صحیح بخاری
کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب
صحیح مسلم مکمل
مترجم مع نووی
امام مسلم کی جمع کردہ بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) احادیث نبوی
کا قابل قدر و بیش بہا مجموعہ
اصل عربی مع مقابل اردو ترجمہ از حضرت
مولانا وحید الزماں جو صحت و طباعت میں بے مثل ہے
(۶ جلدوں میں کامل)
مکتبہ سعودیہ آرٹلری میدان بنس روڈ کراچی

ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

صحیح بخاری جیسی صحیح کتاب

مکمل صحیح مسلم

مترجم مع نووی

امام مسلمؒ کی جمع کردہ بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) احادیث نبوی کا قابل قدر و بیش بہا مجموعہ

اصل عربی مع مقابل اردو ترجمہ از حضرت مولانا وحید الزماں صاحبؒ

جو صحت و طباعت میں بے مثل و بے نظیر ہے

(۶ جلدوں میں کامل)

جلد دوم

طابع و ناشر

مکتبہ سعودیہ آرٹیلری میدان (فون ۳۶۰۸۹) برنس روڈ کراچی

فہرست مضامین صحیح بخاری مترجم مع شرح جلد دوم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کِتَابُ الصَّلٰوۃ

نماز کی کتاب

فائدہ - ایمان کے بعد نماز تمام عبادات میں مقدم ہے اور طہارت نماز کی شرط ہے اور بغیر طہارت کے نماز درست نہیں ہوتی اس لئے طہارت کی کتاب کے بعد نماز کی کتاب کو رکھا۔ قیامت میں سب اعمال سے پہلے نماز کا سوال ہوگا۔ اگر نماز اچھی نکلی تو اور اعمال کا حساب بھی آسانی سے ہو جائیگا اور جو نماز ہی میں فتور نکلا تو بسم اللہ ہی غلط ہوئی اور اعمال کا کیا ٹھکانا اس لئے مومن کو چاہیئے کہ نماز کا بہت خیال رکھے۔ وقت پر پڑھے ناغہ نہ کرے۔ ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے دل لگا کر پڑھے اور حتی المقدور نماز سے پہلے ان کاموں سے فارغ ہو جائے جو دل میں خلل ڈالتے ہیں جیسے کھانا پینا پیشاب پائخانہ وغیرہ۔ آخرت میں نماز کے جو فوائد ہیں وہ تو حدیثوں سے معلوم ہوتے ہیں پر دنیا میں بھی نماز سے بڑے فائدے ہیں۔ ایک تو یہ کہ انسان کو بچپن ہی سے پابندی اوقات کی عادت ہو جاتی ہے جو بڑی اعلیٰ اور مفید صفت ہے۔ دوسرے یہ کہ نماز کے خیال سے انسان طہارت اور صفائی اور پاکیزگی کا بندوبست رکھتا ہے جو حفظ صحت کیلئے نہایت ضروری ہے۔ تیسرے یہ کہ نماز میں جو قیام، رکوع، سجود اور قعود کرتا ہے یہ سب حرکات ہیں جن سے جوڑوں میں طاقت آتی ہے اور سکون سے جو کاہلی اور سستی پیدا ہوتی ہے اس کو رفع کرتے ہیں۔ چوتھے یہ کہ نماز سے شکر گذاری اور اخلاص کی عادت پڑتی ہے۔ جو شخص خداوند کریم کا شکر نہ ادا کرے گا وہ لوگوں کے احسان کب مانے گا۔ پانچویں یہ کہ نماز بہت سے گناہوں سے روکتی ہے۔ اکثر آدمی کے خیال میں آجاتا ہے کہ شامت نفس سے کوئی گناہ کر بیٹھے پر جب نماز کا دھیان ہوتا ہے کہ نماز ناغہ ہو جائے گی تو وہ گناہ چھوڑ دیتا ہے۔ چھٹے یہ کہ نماز تصفیہ قلب اور ازدیاد قوت توجہ کا باعث ہے اس لئے کہ جب تک کوئی شخص اس امر کی عادت نہ کرے یہ قوت اس کو حاصل نہیں ہوتی اور جب تک یہ قوت حاصل نہیں ہوتی اسوقت تک فکر سلیم نہیں ہو سکتی واللہ اعلم

بَابُ بَدْءِ الْاَذَانِ

اذان شروع ہونیکا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ وَلَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ

ترجمہ - عبداللہ بن عمر رضی اللہ سے روایت ہے مسلمان جب مدینہ میں آئے تو جمع ہو کر وقت پر نماز پڑھ لیتے تھے اور کوئی اذان نہ دیتا تھا۔ ایک روز انہوں نے اس باب میں گفتگو کی۔ بعضوں نے کہا کہ نصاریٰ کی طرح ناقوس بنالو (ناقوس دو لکڑیوں کا ہوتا ہے۔ اُن کے مارنے سے آواز ہوتی ہے۔ اگلے زمانہ میں نصاریٰ گھنٹے کے بدلے اس سے کام لیتے تھے۔) بعضوں نے کہا یہود کی طرح ایک نرسنگا کیوں نہیں لیتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک آدمی کو کیوں نہیں مقرر کر دیتے کہ وہ لوگوں کو نماز کے لئے پکار دیا کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بلال اُٹھ اور نماز کے لئے پکار دے۔

فائدہ - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صلاح آپ نے قبول فرمائی۔ اس حدیث سے حضرت عمر کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ دین کے کاموں میں مشورہ کرنا بہتر ہے۔ اور یہ مشورہ آپ پر واجب تھا یا مستحب اس میں اختلاف ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ واجب تھا کس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ - اور یہ جو آپ نے بلال سے فرمایا کہ اُٹھ اور نماز کے لئے پکار دے، یہ پکارنا اذان شرعی کی صورت میں نہ تھا بلکہ اذان شرعی اس کے بعد قرار پائی عبداللہ بن زید کے خواب پر۔ اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اذان کھڑے ہو کر دینی چاہئے اور بیٹھ کر اکثر علماء کے نزدیک درست نہیں۔ نووی نے کہا ہمارے علماء کے نزدیک اذان میں کھڑا ہونا سنت ہے اور بیٹھ کر بھی جائز ہے لیکن سنت کے خلاف ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِشَفْعِ الْاَذَانِ وَاِيْتَارِ الْاِقَامَةِ اِلَّا كَلِمَةَ الْاِقَامَةِ فَاِنَّهَا مُثَنَّاةٌ

اذان کے کلموں کو دو دو بار اور اقامت کے کلموں کو سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے ایک ایک بار کہنا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ زَادَ يَحْيٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ اَيُّوْبَ فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَةَ

ترجمہ - انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال کو حکم ہوا اذان کے لفظ دو دو بار کہنے کا اور اقامت کے لفظ ایک ایک بار کہنے کا۔ ایوب نے کہا سوا قد قامت الصلوٰۃ کے (وہ دو بار کہے)

فائدہ - نووی نے کہا ہمارا اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ تکبیر کے گیارہ کلمے ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ

قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دس کلمے ہیں۔ قد قامت الصلوٰۃ بھی ایک بار ہے اور شافعیؒ کا قدیم قول یہی ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اول اور آخر میں اللہ اکبر ایک ایک بار کہے۔ اس صورت میں آٹھ ہی کلمے ہوں گے اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک تکبیر میں سترہ کلمے ہیں تو ہر ایک کلمہ کو دو۔ دو بار کہے یہ مذہب شاذ ہے۔ خطابی نے کہا جمہور علماء کا عمل حرمین اور حجاز اور شام اور یمن اور مصر اور مغرب میں بھی یہی ہے کہ اقامت کے کلموں کو ایک ایک بار کہنا چاہئے مگر قد قامت الصلوٰۃ کو دو بار کہے۔ اور مالک کے نزدیک قد قامت الصلوٰۃ بھی ایک بار اور اللہ اکبر بھی اگرچہ دو بار کہا جاتا ہے پر وہ مثل ایک بار کے ہے کس لئے کہ اذان میں چار بار کہا جاتا ہے اس لئے کہ اللہ اکبر دو بار ایک ہی سانس میں کہے (نووی)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرُوا أَنْ يُعْلِمُوا وَقْتَ الصَّلٰوةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُونَهُ فَذَكَرُوا أَنْ يُنَوِّرُوا نَارًا أَوْ يَضْرِبُوا نَاقُوسًا فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ

ترجمہ۔ انس بن مالک سے روایت ہے صحابہ نے ذکر کیا کہ نماز کا وقت بتلانے کیلئے کوئی چیز چاہئے۔ بعض نے کہا کہ آگ روشن کرنی چاہئے (نماز کے وقت تاکہ لوگ اسکو دیکھ کر پہچان لیں) یا ایک ناقوس بجانا چاہئے۔ پھر بلال کو اذان دو۔ دو بار کہنے کا اور اقامت ایک ایک بار کہنے کا حکم ہوا۔

خَالِدٌ الْحَذَّاءُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ ذَكَرُوا أَنْ يَعْلَمُوا بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَنْ يُنَوِّرُوا نَارًا ترجمہ اس روایت کا وہی ہے جو اوپر گزرا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ روایت ہے بلال کو حکم ہوا اذان دو۔ دو بار اور اقامت ایک ایک بار کہنے کا

فائدہ۔ کس لئے کہ اذان خبر کرنے کے لئے ہے تو دو۔ دو بار کہنا چاہئے تاکہ سب لوگ سن لیویں اور اقامت میں اس کی حاجت نہیں۔

بَابُ صِفَةِ الْأَذَانِ

اذان کیونکر کہے

عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ هٰذَا الْأَذَانَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ يَعُودُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ

ترجمہ۔ ابی محذورہ (جن کا نام سمرہ یا اوس یا جابر یا سلیمان بن سمرہ ہے) سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اذان سکھلائی اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر دوبارہ کہے اشہد لا الہ الا اللہ دو بار اشہد ان محمدا رسول اللہ دو بار

مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ زَادَ إِسْحٰقُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

پھر حی علی الصلوٰۃ دو بار۔ حی علی الفلاح دو بار۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ

فائدہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اذان سکھلائی اللہ اکبر اللہ اکبر۔ نووی نے کہا صحیح مسلم کے اکثر نسخوں میں یوں ہے اللہ اکبر دو بار۔ اور اور کتابوں میں اللہ اکبر چار بار ہے قاضی عیاض نے کہا مسلم کے بعض نسخوں میں بھی اللہ اکبر چار بار ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ دو بار اشہد ان محمدا رسول اللہ دو بار۔ دوبارہ پھر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ دو۔دو بار کہے۔ اس کو ترجیع کہتے ہیں یعنی شہادتین کو پہلے دو۔ دو بار آہستہ کہنا پھر دو۔ دو بار پکار کر کہنا۔ مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک ترجیع جائز نہیں کیونکہ عبداللہ بن زید کی حدیث میں ترجیع نہیں ہے۔ اور اس کا جواب یہ ہے کہ ابو محذورہ کی حدیث صحیح ہے اور زیادتی ثقہ کی مقبول ہے۔ دوسرے یہ کہ ابو محذورہ کی روایت ۸ھ کی ہے اور عبداللہ بن زید کی روایت اس سے پہلے کی ہے تو پچھلی روایت پر اولیٰ ہے خصوصاً جب اہل مکہ اور مدینہ اور جمہور علماء کا عمل اسی پر ہو (نووی)

پھر حی علی الصلوٰۃ دو بار حی علی الفلاح دو بار اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ۔ اور فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد دو بار اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہے اس کو تثویب کہتے ہیں۔ اور سوا فجر کے اور اذانوں میں اس کا کہنا ثابت نہیں ہے بلکہ بدعت ہے۔ اسی طرح حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ کا کہنا اکثر علماء کے نزدیک ثابت نہیں۔ اور اہل بیت کی کتابوں میں حی علی خیر العمل کہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے۔ احکام میں ہے کہ حی علی خیر العمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اذان میں رائج تھا پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں موقوف کیا گیا اور بیہقی نے سنن کبریٰ میں باسناد صحیح عبداللہ بن روایت کیا کہ وہ کبھی کبھی اذان میں حی علی خیر العمل کہتے اور علی بن حسین سے روایت کیا کہ پہلے اذان یونہی تھی۔ بہرحال اسکا ثبوت موقوفاً ہوا ہے لیکن مرفوعاً نہیں ہوا۔ اور احکام میں اس کا جو رواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بیان کیا ہے یہ صحیح نہیں کیونکہ ابو محذورہ اور عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما کی مشہور روایتوں میں کہیں اس کا پتہ نہیں ہے اور شاید یہ منسوخ ہو گیا ہو (نیل الاوطار مختصراً)

بَابُ اسْتِحْبَابِ اتِّخَاذِ الْمُؤَذِّنَيْنِ لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ

ایک مسجد کے دو مؤذن ہو سکتے ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَّابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمِ الْاَعْمٰی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو مؤذن تھے ایک بلال دوسرے عبداللہ بن ام مکتوم جو اندھے تھے۔

فائدہ۔ یہ پہچان کے لئے بیان کیا غیبت میں داخل نہیں ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ایک مسجد کے لئے ایک وقت میں دو مؤذن ہو سکتے ہیں ایک مؤذن تو صبح صادق سے نکلنے سے پہلے اذان دیوے اور دوسرا صبح صادق کے وقت جیسے بلال اور ابن ام مکتوم کیا کرتے تھے۔ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ ضرورت کے لحاظ سے دو سے زیادہ بھی مؤذن رکھ سکتے ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چار مؤذن رکھے تھے اور جب دو مؤذن ہوں تو ایک کے بعد دوسرا اذان دے۔ البتہ اگر مسجد بڑی ہو اور وقت تنگ ہو تو الگ الگ کونوں میں اذان دے سکتے ہیں اور تکبیر وہی کہے جس نے پہلے اذان دی ہو۔ اگر اذان دینے میں جھگڑا کریں کہ پہلے کون دیوے تو قرعہ ڈالیں۔ (نووی مختصراً)

عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسے عبداللہ بن عمر کی اوپر گذری۔

بَابُ جَوَازِ اَذَانِ الْاَعْمٰی اِذَا كَانَ مَعَهُ بَصِيْرٌ

اندھا اذان دے سکتا ہے اگر کوئی آنکھ والا اسکے ساتھ ہو

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ يُؤَذِّنُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَعْمٰی

ترجمہ۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ام مکتوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اذان دیا کرتے تھے حالانکہ وہ اندھے تھے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا مقصود باب سے یہ ہے کہ اندھے کی اذان درست ہے بلکہ کراہۃً اگر اس کے ساتھ آنکھ والا بھی ہو جیسے عبداللہ بن ام مکتوم کے ساتھ بلال تھے۔ ہمارے اصحاب نے کہا کہ اگر صرف اندھا ہی مؤذن ہو تو مکروہ ہے انتہی۔

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا ہے۔

بَابُ الْاِمْسَاكِ عَنِ الْاِغَارَةِ عَلٰى قَوْمٍ فِيْ دَارِ الْكُفْرِ اِذَا سُمِعَ فِيْهِمُ الْاَذَانُ

جب کسی قوم کو دار الکفر میں اذان دیتے سنے تو پھر اسکو نہ لوٹے

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغِيْرُ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْاَذَانَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ رَاعِيْ مِعْزًى

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سویرے صبح نکلتے ہی حملہ کرتے تھے اور اذان پر کان لگائے رہتے۔ اگر اذان سنتے تو پھر حملہ نہ کرتے (اس خیال سے کہ وہ لوگ مسلمان ہوں گے) اور نہیں تو حملہ کرتے۔ ایک شخص کو آپ نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا یہ تو اسلام پر ہے (یعنی مسلمان ہے) پھر یہ کہتے سنا اشہدان لاالہ الا اللہ۔ اشہدان لاالہ الا اللہ۔ آپ نے فرمایا تو دوزخ سے نکل گیا (یعنی جہنم سے نجات پائی) لوگوں نے دیکھا تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔

باب اِسْتِحْبَابِ الْقَوْلِ مِثْلَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَسْاَلُ لَهُ الْوَسِيْلَةَ

اذان سننے والا وہی کہے جو مؤذن کہتا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے پھر آپ کیلئے وسیلہ مانگے

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اس میں سے حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح مستثنیٰ ہے بدلیل حدیث عمر رضی اللہ عنہ کے اس وقت سننے والا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم مؤذن کو اذان دیتے سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو اس لئے کہ جو کوئی مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ

إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ اللهَ لِي الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

اُس پر دس بار اپنی رحمت اتاریگا۔ اس کے بعد میرے لئے خدا سے وسیلہ مانگو اور وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے جو اللہ کے ایک بندے کے سوا اور کسی کے لائق نہیں اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں گا۔ پھر جو کوئی اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگے اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمْ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

ترجمہ۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور تم میں سے کوئی اللہ اکبر کہے پھر وہ اشہدان لاالہ الا اللہ کہے تو وہ بھی اشہدان لاالہ الا اللہ کہے۔ پھر وہ اشہدان محمدا رسول اللہ کہے تو وہ بھی اشہدان محمدا رسول اللہ کہے پھر وہ حی علی الصلوٰۃ کہے تو یہ لاحول ولاقوۃ الاباللہ کہے۔ پھر وہ حی علی الفلاح کہے تو یہ لاحول ولاقوۃ الاباللہ کہے پھر وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر وہ لاالہ الا اللہ کہے تو یہ بھی لاالہ الا اللہ کہے دل سے یقین رکھ کر تو جنت میں جائے گا۔

عَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهٗ وَأَنَا

ترجمہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص موذن کی اذان سنکر یہ کہے اشہدان لاالہ الا اللہ آخر تک یعنی میں اسبات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوا خدا کے کوئی سچا معبود نہیں اس کا کوئی ساجھی نہیں۔ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں۔ میں خوش ہوں اللہ کے رب ہونے پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول ہونے پر۔ اسلام کے دین کو قبول کرنے پر اسکے گناہ بخشے جائینگے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ اذان کا جواب دینے والا ہر ایک

کلمے کا جواب مؤذن کے ساتھ ساتھ ہی دیتا جائے ساری اذان کے ختم ہونے کا انتظار نہ کرے اور بعد اشہد ان لاالہ الااللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کے وہ دعا پڑھے جو سعد رضی اللہ عنہ نے روایت کی اور ہر ایک عمل میں اخلاص اور دل سے سچائی ضروری ہے ورنہ کچھ فائدہ نہیں۔ اور اذان کا جواب دینا مستحب ہے اگرچہ پاک ہو یا ناپاک ہو، جنبی ہو یا حائضہ۔ البتہ اگر پائخانہ میں ہو یا جماع کر رہا ہو تو جواب نہ دیوے۔ اسی طرح نماز کی حالت میں اور اگر نماز میں جواب دیگا تو مکروہ ہے۔ قاضی عیاض نے کہا اذان جامع ہے تمام عقائد ایمان کو پہلے اثبات ذات ہے اللہ اکبر سے پھر توحید اشہد ان لاالہ الااللہ سے۔ پھر رسالت اشہد ان محمدا رسول اللہ سے۔ پھر نماز جو افضل اعمال ہے اسکی تاکید حی علی الصلوٰۃ سے۔ پھر آخرت کی تدبیر حی علی الفلاح سے۔ پھر اثبات اور توحید کی تکرار کرنا تاکہ معلوم ہو کہ تمام اعمال کا نتیجہ حسن خاتمہ پر موقوف ہے اور حسن خاتمہ جب ہے کہ انسان توحید کے عقیدہ پر قائم رہ کر مرے واللہ اعلم انتہیٰ۔

بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ وَهَرَبِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ سَمَاعِهٖ

اذان کی فضیلت اور اذان سے شیطان کے بھاگنے کا بیان

عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ يَحْيٰى عَنْ عَمِّهٖ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ ابْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوْهُ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ۔ طلحہ بن یحیٰی سے روایت ہے انہوں نے اپنے چچا (عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ) سے سنا۔ انہوں نے کہا کہ میں معاویہ بن ابی سفیان کے پاس بیٹھا اتنے میں ان کو مؤذن بلانے آیا نماز کیلئے معاویہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے دن مؤذن کی گردنیں سب سے لمبی ہونگی۔

فائدہ۔ یعنی خدا کی رحمت اور فضل کے سب سے زیادہ شائق اور منتظر ہوں گے اور ظاہر یہ ہے کہ شوق میں گردن لمبی ہوتی ہے اوپر کی چیز دیکھنے کیلئے۔ بعضوں نے کہا جب لوگ قیامت کے دن پسینے میں ڈوب جائیں گے تو مؤذنوں کی گردنیں لمبی ہونگی وہ اس عذاب سے بچے رہیں گے۔ اور بعضوں نے کہا کہ مؤذن لوگوں کے سردار ہونگے اور عرب سردار کو لمبی گردن والا کہتے ہیں۔ ابن اعرابی نے کہا لمبی گردن سے یہ مراد ہے کہ ان کے اعمال اوروں سے زیادہ ہوں گے۔ قاضی عیاض نے کہا بعضوں نے اس حدیث میں إعناقا بکسر ہمزہ پڑھا ہے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ مؤذن سب سے جلد جنت کو دوڑ جائیں گے (نووی)

عَنْ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُونَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ سُلَيْمَانُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الرَّوْحَاءِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْمَدِينَةِ سِتَّةٌ وَثَلٰثُونَ مِيلًا

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب شیطان اذان کی آواز سنتا ہے تو بھاگ کر اتنی دور چلا جاتا ہے جیسے روحار سلیمان بن مہران۔ اعمش نے کہا میں نے ابو سفیان طلحہ بن نافع سے پوچھا روحار کہاں ہے۔ انہوں نے کہا مدینہ سے چھتیس میل دور ہے۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ أَحَالَ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ وَإِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ ذَهَبَ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شیطان جب اذان کی آواز سنتا ہے تو پادتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز سنائی نہ دیوے۔ پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ پھر جب تکبیر کی آواز سنتا ہے تو چلا جاتا ہے تاکہ آواز سنائی نہ دیوے۔ جب تکبیر ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور وسوسے ڈالتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ أَدْبَرَ الشَّيْطٰنُ وَلَهُ حُصَاصٌ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب موذن اذان دیتا ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر بھاگتا ہے پادتا ہوا یا دوڑتا ہوا۔

فائدہ۔ نووی نے کہا شیطان اذان کے وقت اس لئے بھاگتا ہے تاکہ اذان سنائی نہ دے اور قیامت کے دن اس کی گواہی دینی نہ پڑے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اذان سنے جن ہو یا آدمی وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دیگا۔ اور بعضوں نے کہا اس سے مراد مومن ہیں کس لئے کہ کافر کی گواہی صحیح نہیں اور بعضوں نے کہا کہ شیطان اذان کی عظمت اور بڑائی سے بھاگتا ہے اور بعضوں نے کہا ناامید ہو کر بھاگتا ہے کیونکہ اذان میں توحید الٰہی کا اعلان ہے انتہی مختصراً

عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبِي إِلَى بَنِي حَارِثَةَ

ترجمہ۔ سہیل سے روایت ہے مجھ کو

قَالَ وَمَعِيَ غُلَامٌ لَنَا أَوْ صَاحِبٌ لَنَا فَنَادَاهُ مُنَادٍ مِنْ حَائِطٍ بِاسْمِهِ قَالَ وَأَشْرَفَ الَّذِي مَعِيَ عَلَى الْحَائِطِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي فَقَالَ لَوْ شَعَرْتُ أَنَّكَ تَلْقَى هٰذَا لَمْ أُرْسِلْكَ وَلٰكِنْ إِذَا سَمِعْتَ صَوْتًا فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلٰوةِ وَلّٰى وَلَهُ حُصَاصٌ

میرے باپ نے بنی حارثہ کے پاس بھیجا اور ہمارے ساتھ ایک لڑکا یا ایک آدمی تھا۔ پھر ایک شخص نے باغ میں سے نام لیکر مجھ کو پکارا۔ میرے ساتھ والے نے باغ کے اندر دیکھا تو کسی کو نہ پایا۔ میں نے اپنے باپ سے اس کا بیان کیا۔ انہوں نے کہا اگر میں ایسا جانتا تو تجھ کو نہ بھیجتا۔ جب ایسی آواز تو سنے (جس کا آواز کرنے والا معلوم نہ ہو تو وہ شیطان ہے) تو اذان دے جیسے نماز کے لیے اذان دیتے کیونکہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پادتا ہوا بھاگتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ أَدْبَرَ الشَّيْطٰنُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قُضِيَ التَّأْذِينُ أَقْبَلَ حَتّٰى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ أَدْبَرَ حَتّٰى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ لَهُ اذْكُرْ كَذَا وَاذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ مَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا ہوا چلا جاتا ہے تاکہ اذان نہ سنے پھر جب اذان ہو جاتی ہے تو لوٹ آتا ہے۔ جب تکبیر ہوتی ہے تو پھر بھاگتا ہے۔ جب ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور دل میں خطرہ ڈالتا ہے اور وہ وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو نماز سے پہلے خیال میں نہ تھیں یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ کتنی رکعتیں پڑھیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَيْفَ صَلّٰى

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری۔ اس میں یہ ہے کہ آدمی کو معلوم نہیں رہتا اس نے کیوں کر نماز پڑھی (یعنی شیطان ایسے ایسے خیالوں میں پھنسا دیتا ہے کہ نماز کا دھیان ہی نہیں رہتا کہ کیسے پڑھی کیوں کر پڑھی۔)

بَابُ اسْتِحْبَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ مَعَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالرُّكُوعِ وَفِي الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ وَأَنَّهُ لَا يَفْعَلُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ

تکبیر تحریمہ کے وقت رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت دونوں

مونڈھوں تک دونوں ہاتھ اٹھانا اور سجدوں کے بیچ میں ہاتھ نہ اٹھانے کا بیان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَقَبْلَ اَنْ يَّرْكَعَ فَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے اسی طرح رکوع سے پہلے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور سجدوں کے بیچ میں نہ اٹھاتے۔

فائدہ: نووی نے کہا نماز کے شروع میں تو ہاتھ اٹھانے پر امت نے اجماع کیا ہے لیکن اور مقاموں میں اختلاف ہے۔ شافعی رح، احمد رح اور جمہور علما کے نزدیک رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت بھی ہاتھوں کا اٹھانا مستحب ہے اور امام مالک رح سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے اور شافعی کا یہ قول بھی ہے کہ پہلا تشہد پڑھ کر کھڑا ہو اس وقت بھی دونوں ہاتھ اٹھائے اور یہی ٹھیک ہے کیونکہ بخاری نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا کرتے تھے اور ابو حمید ساعدی سے بھی باسانید صحیحہ جن کو ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کیا یہی ثابت ہے اور ابو بکر بن منذر اور ابو علی طبری اور بعض اہل حدیث کے نزدیک دونوں سجدوں کے بیچ میں بھی ہاتھ اٹھانا مستحب ہے اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک سوا تکبیر تحریمہ کے وقت اور مقاموں میں ہاتھ نہ اٹھائے اور مالک سے بھی مشہور روایت یہی ہے۔ لیکن ہاتھوں کا اٹھانا کسی مقام پر واجب نہیں ہے بالاجماع۔ اور داؤد ظاہری سے اس کا وجوب منقول ہے تکبیر یہ کے وقت اور امام ابوالحسن احمد بن سیار کا یہی قول ہے اب جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ ہاتھوں مونڈھوں اٹھائے اس طرح کہ انگلیوں کے کنارے کانوں کے اوپر تک پہنچیں اور انگوٹھے کانوں لو تک اور اٹھانے کا وقت پہلی روایت میں تکبیر سے پہلے ہے اور دوسری روایت میں تکبیر کے بعد ہے اور تیسری روایت میں تکبیر کے ساتھ ہے انتہی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ لِلصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا بِحَذْوِ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا يَفْعَلُهُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے پھر تکبیر کہتے۔ پھر جب رکوع کا ارادہ کرتے تو ایسا ہی کرتے۔ اور سجدہ سے سر اٹھاتے

وقت ایسا نہ کرتے یعنی ہاتھ اٹھاتے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ لِلصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ۔

ترجمہ: دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لئے اٹھتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے پھر تکبیر کہتے۔

عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّهٗ رَاٰى مَالِكَ ابْنَ الْحُوَيْرِثِ اِذَا صَلّٰى كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ هٰكَذَا۔

ترجمہ: ابوقلابہ سے روایت ہے کہ انھوں نے مالک بن حویرث کو دیکھا کہ انھوں نے نماز پڑھی تو تکبیر پڑھی پھر دونوں ہاتھ اٹھائے پھر جب رکوع کا قصد کیا تو دونوں ہاتھ اٹھائے پھر جب رکوع سے سر اٹھایا تب بھی دونوں ہاتھ اٹھائے اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا اُذُنَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ

ترجمہ:۔ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تکبیر کہتے دونوں ہاتھ اٹھاتے کانوں تک اور جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور جب رکوع سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور ایسا ہی کرتے یعنی ہاتھوں کو اٹھاتے۔

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّهٗ رَاٰى نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ ـــــ ترجمہ: دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھاتے۔

فائدہ: نووی نے کہا مالک، ثوری، شافعی، ابوحنیفہ، احمد اور اکثر علماء کے نزدیک تکبیر تحریمہ واجب ہے۔ اور قاضی عیاض نے ابن مسیب حسن، زہری، قتادہ، حکم اور اوزاعی سے نقل کیا کہ تحریمہ سنت ہے، واجب نہیں ہے اور نماز میں داخل ہونے کے لئے صرف نیت کافی ہے مگر صحیح احادیث سے تکبیر کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔

باب اِثْبَاتِ التَّكْبِيْرِ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ فِي الصَّلٰوةِ اِلَّا رَفْعَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَيَقُوْلُ فِيْهِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

نماز میں جھکتے اور اُٹھتے تکبیر کہے مگر رکوع سے سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہے

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ

ترجمہ: ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے

أَبَاهُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھاتے تو جھکتے اور اُٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا کہ میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز میں ۔

فائدہ : نووی نے کہا ہر ایک حرکت میں تکبیر کہنی چاہیئے مگر رکوع سے سر اٹھاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور اس پر موجودہ اور گذشتہ علماء کا اتفاق ہے ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اس میں اختلاف تھا ۔ اور بعضوں کے نزدیک صرف تکبیر تحریمہ تھی اور بعضوں کے نزدیک اور جگہ بھی ۔ شاید ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کی خبر نہ پہنچی ہوگی ۔ اسی لئے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز میں ، تو ہر دو رکعت نماز میں گیارہ تکبیریں ہیں ۔ ایک تکبیر تحریمہ اور پانچ ہر رکعت میں اور تین رکعت نماز میں سترہ تکبیریں ہیں ۔ ایک پہلے تشہد سے اٹھتے وقت اور ایک تکبیر تحریمہ باقی پندرہ حسب معمول ۔ اور چار رکعت میں بائیس تکبیریں ہیں اور اور پانچوں فرض نماز میں چورانوے تکبیریں ہیں تکبیر تحریمہ واجب ہے اور باقی سنت ہیں اور ایک روایت میں امام احمدؒ سے سب تکبیریں واجب ہیں ۔ انتہیٰ ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكُوْعِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الْمَثْنٰى بَعْدَ الْجُلُوْسِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْهُرَيْرَةَ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کو اٹھتے تکبیر کہتے کھڑے ہوتے ہی ۔ پھر رکوع کے وقت تکبیر کہتے ۔ پھر جب اپنی پیٹھ رکوع سے اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ۔ اس کے بعد کھڑے کھڑے رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ کہتے ۔ پھر جب سجدے کے لئے جھکتے تو تکبیر کہتے ۔ پھر جب سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے ۔ پھر جب سجدے میں جاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے ساری نماز میں ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ نماز کو ختم کرتے اور دو رکعت پڑھ کر بیٹھ کر جب اٹھتے تو تکبیر کہتے ۔ ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں تم سب میں زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ جُرَیْجٍ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اِنِّیْ لَاَشْبَهُکُمْ صَلٰوۃً بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے تکبیر کہتے۔ یہ روایت اسی طرح سے ہے جیسے اوپر گزری۔ مگر اس میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نہیں ہے کہ میں تم سب میں زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز میں۔

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ کَانَ حِیْنَ یَسْتَخْلِفُهٗ مَرْوَانُ عَلَی الْمَدِیْنَةِ اِذَا قَامَ لِلصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَةِ کَبَّرَ فَذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ جُرَیْجٍ وَفِیْ حَدِیْثِهٖ فَاِذَا قَضَاهَا وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلٰی اَهْلِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَشْبَهُکُمْ صَلٰوۃً بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مروان نے مدینہ میں خلیفہ کیا تو وہ نماز کو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے پھر حدیث کو اسی طرح بیان کیا اس میں یہ ہے جب وہ نماز پڑھ چکے اور سلام پھیرا تو مسجد والوں کی طرف منہ کیا اور کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نماز میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہ ہوں۔

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ کَانَ یُکَبِّرُ فِی الصَّلٰوۃِ کُلَّمَا رَفَعَ وَوَضَعَ فَقُلْنَا یَا اَبَا هُرَیْرَةَ مَا هٰذَا التَّکْبِیْرُ فَقَالَ اِنَّهَا لَصَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ: ابوسلمہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز میں تکبیر کہتے اٹھتے اور جھکتے وقت ہم نے کہا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ تکبیر کیسی ہے۔ اُنھوں نے کہا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ کَانَ یُکَبِّرُ کُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَیُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ تکبیر کہتے جب نماز میں جھکتے اور اٹھتے اور بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّیْتُ اَنَا وَعِمْرَانُ ابْنُ حُصَیْنٍ خَلْفَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَکَانَ اِذَا سَجَدَ کَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ کَبَّرَ وَاِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا مِنَ الصَّلٰوۃِ قَالَ اَخَذَ عِمْرَانُ بِیَدِیْ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ صَلّٰی بِنَا هٰذَا صَلٰوۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: مطرف سے روایت ہے کہ میں نے اور عمران بن حصین نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب سجدہ سے سر اُٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے تب بھی تکبیر کہتے جب ہم نماز پڑھ چکے تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا اُنھوں نے ایسی

اَوْ قَالَ قَدْ ذَكَّرَنِیْ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نماز پڑھائی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھاتے تھے یا یوں کہا کہ مجھے یاد دلادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز

باب وُجُوْبُ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَاَنَّهٗ اِذَا لَمْ يُحْسِنِ الْفَاتِحَةَ وَلَا اَمْكَنَهٗ تَعَلُّمُهَا قَرَاَ مَا تَيَسَّرَ لَهٗ غَيْرَهَا

سورۂ فاتحہ ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے اور جو کوئی نہ پڑھ سکے وہ جو سورت ہو سکے پڑھ لے

عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا لِمَنْ يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

ترجمہ، عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہ ہوگی۔

فائدہ: نووی نے کہا اس حدیث سے سورہ فاتحہ کا وجوب نکلتا ہے اور جو شخص یہ سورت پڑھ سکے اس کو اس کا پڑھنا ضروری ہے۔ مالک رح اور شافعی رح اور جمہور علماء صحابہ رض اور تابعین رح کے نزدیک۔ ابو حنیفہ رح نے کہا قرآن کی ایک آیت فرض ہے اور یہ اس حدیث کے خلاف ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْتَرِئْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔

ترجمہ: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ام القرآن (یعنی سورہ فاتحہ) نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہ ہوگی۔

عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ

ترجمہ: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں ہوتی نماز اس کی جو ام القرآن نہ پڑھے۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا اس حدیث میں امام شافعی کے مذہب کی دلیل ہے کہ امام اور مقتدی پر فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے اور جو شخص اکیلا نماز پڑھتا ہو اس پر بھی۔ اور مقتدی پر واجب ہونے کی تصریح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول سے معلوم ہوتی ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ اپنے دل میں پڑھ لے یعنی آہستہ سے پڑھ کہ تو خود ہی سنے۔ اور وہ جو بعض مالکیہ نے کہا کہ دل میں پڑھنا صرف الفاظ کا یاد کرنا اور فکر کرنا ہے تو یہ صحیح نہیں کیونکہ قرأت کے بغیر زبان

کی حرکت کے نہیں ہوتی۔ اور اس کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ خود ہی سنے اسی لئے علماء نے کہا ہے کہ اگر اجنبی دل سے الفاظ کو یاد کرے اور زبان نہ ہلائے تو وہ جائز ہے کیونکہ یہ قرأت نہیں ہے اور قاضی عیاض نے علی ابن طالب اور ربیعہ اور محمد بن ابی صفرہ سے نقل کیا کہ قرأت بالکل واجب نہیں اور ایک روایت شاذ ہے مالک سے۔ اور ثوری اور اوزاعی اور ابو حنیفہ نے کہا کہ آخر کی دو رکعتوں میں قرأت واجب نہیں ہے بلکہ نمازی کو اختیار ہے خواہ قرأت کرے خواہ صرف سبحان اللہ کہہ لیوے خواہ چپ رہے اور صحیح مذہب جس پر سلف اور خلف کے اکثر علماء ہیں یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا ہر رکعت میں واجب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعرابی سے فرمایا پھر ساری نماز میں ایسا کر، انتہے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَصَاعِدًا ترجمہ: دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ جو سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيْلَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنَّا نَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ فَقَالَ اقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ قَالَ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَقَالَ مَرَّةً فَوَّضَ اِلَيَّ عَبْدِيْ فَاِذَا قَالَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ قَالَ هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نے فرمایا جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے یہ تین بار ارشاد فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کبھی ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں۔ انھوں نے کہا چپکے سے پڑھو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نماز میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھوں آدھ بٹ گئی ہے اور میرا بندہ جو مانگے وہ اس کو ملے گا۔ جب بندہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے مجھے سراہا۔ اور جب کہتا ہے الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ نے میری تعریف کی۔ اور جب بندہ کہتا ہے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری خوبی بیان کی اور کبھی یوں کہا بندے نے اپنے کام مجھ کو سپرد کر دیئے۔

وَلَا الضَّالِّیْنَ ○ قَالَ هٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ قَالَ سُفْیَانُ حَدَّثَنِیْ بِهِ الْعَلَاءُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ یَعْقُوْبَ دَخَلْتُ عَلَیْهِ وَهُوَ مَرِیْضٌ فِیْ بَیْتِهٖ فَسَأَلْتُهٗ اَنَا عَنْهُ۔

پھر جب وہ کہتا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور بندہ کے بیچ ہے اور میرے بندہ کو جو مانگے وہ ملے گا۔ پھر جب وہ کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے بندہ کے لئے ہے اور جو وہ مانگے اس کو ملے گا۔ سفیان نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے کہ علاء بن عبدالرحمٰن اپنے گھر میں بیمار تھے میں اُن کے پاس گیا اور یہ حدیث میں نے ان سے پوچھی۔

فائدہ:- نووی نے کہا نماز سے مراد اس حدیث میں سورۂ فاتحہ ہے کیونکہ وہ نماز کا ایسا جزو ہے جس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی اور یہ اس کے واجب ہونے کی دلیل ہے اور بٹنے سے یہ مراد ہے کہ آدھی میں اللہ کی تعریف ہے اور آدھی میں دعا ہے جس میں بندہ کا فائدہ ہے۔ اور جن لوگوں نے سورۂ فاتحہ میں بسم اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کو داخل نہیں کیا ہے وہ اسی حدیث سے دلیل لاتے ہیں اس لئے کہ اگر بسم اللہ اس صورت میں داخل ہوتی تو آپ اس کو بھی بیان کرتے۔ لیکن جو لوگ داخل جانتے ہیں وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ یہاں اُن آیتوں کا بیان کرنا مقصود تھا جو سورۂ فاتحہ سے خاص ہیں اور بسم اللہ اس صورت سے خاص نہیں، انتہیٰ مختصراً۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً لَّمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ سُفْیَانَ وَفِیْ حَدِیْثِهِمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ فَنِصْفُهَا لِیْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِیْ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نماز بٹ گئی ہے آدھوں آدھ مجھ میں اور بندہ میں تو آدھی میری ہے اور آدھی میرے بندہ کی ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً لَّمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ یَقُوْلُهَا ثَلٰثًا بِمِثْلِ حَدِیْثِهِمْ۔ ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے تین بار آپ نے یہ فرمایا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَمَا اَعْلَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَنَّا لَکُمْ وَمَا اَخْفَاهُ اَخْفَیْنَا لَکُمْ

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز بغیر قراءت کے درست نہیں ہوتی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر جس نماز میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکار کر پڑھا ہم نے بھی پکار کر پڑھا اور جس نماز میں آپ نے آہستہ سے پڑھا ہم نے بھی آہستہ سے پڑھا۔

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فِي كُلِّ الصَّلٰوةِ يُقْرَأُ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفٰى مِنَّا اَخْفَيْنَاهُ مِنْكُمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ اَزِدْ عَلٰى اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ اِنْ زِدْتَّ عَلَيْهَا فَهُوَ خَيْرٌ وَّاِنِ انْتَهَيْتَ اِلَيْهَا اَجْزَاَتْ عَنْكَ

ترجمہ: عطا سے روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ساری نماز میں قرأت کرنا چاہیے پھر جس نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو قرأت سنائی ہم نے بھی تم کو سنائی اور جس نماز میں آپ نے آہستہ سے قرأت کی ہم نے بھی آہستہ سے قرأت کی ایک شخص بولا کہ میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھوں انھوں نے کہا اگر تو زیادہ پڑھے (یعنی ایک اور سورہ ملادے) تو بہتر ہے اور جو صرف سورۂ فاتحہ پڑھے تب بھی کافی ہے۔

فائدہ: نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور سورت کا ملانا مستحب ہے اور اس پر اجماع ہے صبح اور جمعہ اور ہر نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور یہ سب علماء کے نزدیک سنت ہے اور قاضی عیاض نے بعض مالکیہ سے سورت کا وجوب نقل کیا ہے اور یہ قول شاذ اور مردود ہے۔ اور تیسری یا چوتھی رکعت میں سورت کا ملانا مستحب ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔ امام مالک نے اسکو مکروہ جانا ہے اور شافعی نے قول جدید میں مستحب کہا ہے۔ اور قدیم صحیح ہے کہ مستحب نہیں ہے اور بعضوں نے کہا کہ نمازی کو اختیار ہے خواہ ان رکعتوں میں قرأت کرے یا صرف تسبیح کہے اور یہ قول ضعیف ہے اور نفل نماز میں سورہ پڑھنا مستحب ہے اور جنازے کی نماز میں مستحب نہیں صرف سورہ فاتحہ پڑھے اس کے بعد آمین کہہ لیوے اور جب سورہ ملانا مستحب ٹھہرا تو اس کے ترک سے سجدۂ سہو لازم نہ ہوگا۔ (انتہٰے مختصراً)

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فِي كُلِّ صَلٰوةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا اَسْمَعَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفٰى مِنَّا اَخْفَيْنَاهُ مِنْكُمْ مَنْ قَرَاَ بِاُمِّ الْكِتَابِ فَقَدْ اَجْزَاَتْ وَمَنْ زَادَ فَهُوَ اَفْضَلُ

ترجمہ: عطا سے روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہر نماز میں قرات ہے پھر جس نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو قرأت سنائی ہم نے بھی تم کو سنائی اور جس نماز میں آپ نے آہستہ سے قرأت کی۔ ہم نے بھی آہستہ سے قرأت کی۔ جو شخص سورۂ فاتحہ پڑھے اس کی نماز ہوگئی اور جو اس سے زیادہ پڑھے تو افضل ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد

فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰی كَمَا كَانَ صَلّٰی ثُمَّ جَاءَ إِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا عَلِّمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَی الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔

میں تشریف لائے۔ ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی۔ پھر آکر آپ کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ پھر گیا اور جیسے پہلے پڑھی تھی پھر پڑھ کر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے وعلیک السلام کہا اور اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی تین بار ایسا کیا۔ آخر وہ شخص بولا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا۔ میں تو اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ مجھے بتلائیے آپ نے فرمایا جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر جتنا قرآن تجھ کو پڑھا جائے پڑھ بعد اس کے رکوع کر اطمینان سے پھر سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اُٹھا کر بیٹھ اطمینان سے پھر ساری نمازیں اسی طرح کر۔

فائدہ: یعنی سب ارکان ٹھہر ٹھہر اطمینان سے ادا کر اس کو تعدیل ارکان کہتے ہیں یہ جمہور علماء کے نزدیک فرض ہے اور ابو حنیفہ رح نے اس کو واجب کہا ہے اور یہ حدیث جمہور کی دلیل ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ وَزَادَ فِيهِ إِذَا قُمْتَ إِلَی الصَّلٰوةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ۔ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں آیا اس نے نماز پڑھی۔ آپ ایک کونے میں تشریف رکھتے تھے۔ پھر ایسا ہی قصہ اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا جب تو نماز کو کھڑا ہو تو قبلے کی طرف منہ کر اور تکبیر کہہ۔

باب نهى المأموم عن جهره بالقراءة خلف امامه

مقتدی کو پکار کر قرآن پڑھنے کی ممانعت اپنی امام کے پیچھے

عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا

ترجمہ: عمران بن حصین سے روایت ہے

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ اَیُّکُمْ قَرَءَ خَلْفِیْ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا وَلَمْ اُرِدْ بِھَا اِلَّا الْخَیْرَ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَکُمْ خَالَجَنِیْھَا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی ظہر یا عصر کی پھر (نماز کے بعد) فرمایا تم میں سے میرے پیچھے کس نے سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھا تھا۔ ایک شخص بولا۔ میں نے ثواب کی نیت سے پڑھا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ میں سمجھا کوئی تم میں سے مجھ سے قرآن کو چھینے لیتا ہے۔

فائدہ - نووی نے کہا اس سے مقصد یہ ہے کہ مقتدی کو آپ نے پکار کر پڑھنے سے ممانعت کی اس طرح پر کہ دوسروں کو اس کا پڑھنا سنائی دیوے، نہ یہ کہ قرآن پڑھنے سے ممانعت کی بلکہ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صحابہ سری (ظہر اور عصر کی) نماز میں بھی امام کے پیچھے سورت پڑھا کرتے تھے۔ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے اور ایک قول شاذ اور ضعیف یہ ہے کہ مقتدی سری نماز میں بھی سورت نہ پڑھے جیسے جہری میں نہیں پڑھتا اور یہ غلط ہے اس لئے کہ جہری میں چپ رہنے کا حکم ہے اور سری میں نہیں ہے بلکہ جہری نماز میں بھی اگر اتنا دور ہووے کہ اس کی قراءت کی آواز سنائی نہ دے تو سورت پڑھے اور یہی صحیح ہے۔ انتہیٰ۔

عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّھْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ یَقْرَأُ خَلْفَہٗ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَیُّکُمْ قَرَاءَ اَوْ اَیُّکُمُ الْقَارِیُٔ قَالَ رَجُلٌ اَنَا فَقَالَ قَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَکُمْ خَالَجَنِیْھَا۔ ترجمہ۔ وہی ہے جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔

عَنْ قَتَادَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّھْرَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَکُمْ خَالَجَنِیْھَا۔ ترجمہ۔ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ حُجَّۃِ مَنْ قَالَ لَا یُجْھَرُ بِالْبَسْمَلَۃِ۔ بسم اللہ پکار کر نہ پڑھنے والے کی دلیل

عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْھُمْ یَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی۔ ان میں سے کسی کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے نہیں سنا۔

فائدہ - یعنی پکار کر نہیں پڑھتے تھے بلکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ سے پڑھ کر الحمد للہ رب العالمین قراءت سے شروع کرتے تھے۔ نووی نے کہا شافعی اور سلف وخلف کی ایک جماعت کا یہ قول ہے کہ بسم اللہ جزو ہے سورہ فاتحہ کا۔ اس صورت میں جہاں فاتحہ جہر سے پڑھے وہاں بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی جہر سے پڑھے۔

عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ اَسَمِعْتَهٗ مِنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَمْ نَحْنُ سَاَلْنَاهُ عَنْهُ ۔ ترجمہ: شعبہ سے اسی اسناد سے یہ حدیث مروی ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ شعبہ نے قتادہ سے پوچھا کیا تم نے اس حدیث کو انس سے سنا ہے اُنھوں نے کہا ہاں ہم نے اس کو ان سے پوچھا تھا۔

فائدہ: اب تو یہ شبہ بھی رفع ہو گیا کہ شاید قتادہ نے اس حدیث کو انس سے نہ سنا ہو اور عن انس کہہ دیا ہو یہ شبہ اس لئے ہوتا ہے کہ قتادہ کی عادت تدلیس کی تھی ورنہ پھر ہر ایک شخص کی عنعنہ میں یہ شبہ نہیں ہوتا۔

عَنْ عَبْدَةَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَجْهَرُ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلَيْهِ يُخْبِرُهٗ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا يَذْكُرُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِيْ اَوَّلِ قِرَاءَةٍ وَلَا فِيْ آخِرِهَا

ترجمہ: عبدہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کلموں کو پکار پڑھتے تھے۔ سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک۔ اور اوزاعی کو قتادہ نے لکھا کہ ان سے انس نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی۔ وہ الحمد للہ رب العالمین سے قرأت شروع کرتے تھے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھتے نہ شروع میں نہ آخر میں۔

عَنْ اِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ ذٰلِكَ

ترجمہ: انس بن مالک سے دوسری روایت ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری۔

بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ الْبَسْمَلَةُ آيَةٌ مِّنْ اَوَّلِ كُلِّ سُوْرَةٍ سِوٰى بَرَاءَةٍ

سوا سورۂ برات کے بسم اللہ کو ہر سورت کا جزو کہنے والے کی دلیل

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ اَظْهُرِنَا اِذَا اَغْفٰى اِغْفَاءَةً ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا مَا اَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَزَلَتْ عَلَيَّ اٰنِفًا سُوْرَةٌ فَقَرَاَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں آپ کو ایک غفلت سی ہوئی (یعنی سو گئے) پھر ہنستے ہوئے سر اٹھایا۔ ہم نے کہا آپ

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ. فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ. ثُمَّ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ فَقُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ وَهُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي فَيَقُولُ مَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَتْ بَعْدَكَ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ۔

کیوں ہنسے۔ آپ نے فرمایا۔ ابھی مجھ پر ایک سورت اتری ہے۔ آپ نے بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم۔ انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر آخر تک پڑھا۔ پھر پوچھا جانتے ہو کوثر کیا چیز ہے۔ ہم نے کہا اللّٰہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کوثر ایک نہر ہے جس کا وعدہ مجھ سے میرے پروردگار نے کیا ہے۔ اس پر بڑی خوبی ہے وہ کیا ہے ایک حوض ہے جس پر قیامت کے دن میری امّت کے لوگ پانی پینے کے لئے آئیں گے۔ اسکے برتن آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔ ایک بندہ کو وہاں سے نکال دینگے۔ میں کہونگا اے پروردگار! یہ تو میری اُمّت میں کا ہے۔ ارشاد ہوگا۔ تم نہیں جانتے ہو جو انہوں نے تمہارے بعد نئے کام کئے۔ ابن حجر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ ہم لوگوں میں مسجد میں بیٹھے تھے۔

فائدہ۔ اس حدیث کے یہاں لانے سے یہی غرض ہے کہ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک کی سورت میں داخل ہے اسی طرح ہر سورت میں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مسجد میں سونا درست ہے اور اپنے ساتھیوں کے سامنے سونا درست ہے اور تابع کو آقا سے ہنسی کا سبب پوچھنا درست ہے (نووی)

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ يَقُولُ أُغْفِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِغْفَاءَةً بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ عَلَيْهِ حَوْضٌ وَلَمْ يَذْكُرْ آنِيَتُهُ عَدَدَ النُّجُومِ۔ **ترجمہ۔** انس رضی اللّٰہ عنہ سے دوسری روایت یہی ہے مگر اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ اس کے برتن شمار میں تاروں کے برابر ہیں بلکہ اتنا ہے کہ کوثر ایک نہر ہے جس کے دینے کا وعدہ مجھ سے میرے رب نے کیا ہے جنت میں اس پر ایک حوض ہے۔

باب وَضْعِ يَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ تَحْتَ صَدْرِهِ فَوْقَ سُرَّتِهِ وَوَضْعِهِمَا عَلَى الْأَرْضِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ

تکبیر تحریمہ کے بعد داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھنا سینے کے نیچے اور ناف کے اوپر اور رکھنا ہاتھوں کا زمین پر مونڈھوں کے برابر

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ

ترجمہ۔ وائل بن حجر سے روایت ہے انہوں نے دیکھا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم کو

كَبَّرَ وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ۔

کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور تکبیر کہی۔ ہمام نے جو اس حدیث کا راوی ہے ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاکر بتلایا۔ پھر کپڑا اوڑھ لیا اور داہنا ہاتھ بائیں پر رکھا جب رکوع کرنے لگے تو ہاتھوں کو کپڑے سے باہر نکالا پھر ان کو اٹھایا اور تکبیر کہی اور رکوع کیا جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو پھر دونوں ہاتھوں کو اٹھایا جب سجدہ کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں کیا۔

فائدہ - یعنی دونوں پہونچوں کے بیچ میں۔ نووی نے یہ کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز شروع کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھادے۔ اسی طرح رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت۔ اور سجدہ کے وقت ہاتھوں کو جدا رکھے۔ مونڈھوں کے برابر اور داہنا ہاتھ بائیں پر باندھے تکبیر تحریمہ کے بعد لیکن ہمارے نزدیک چھاتی کے نیچے اور ناف کے اوپر ہاتھ باندھے۔ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور سفیان ثوری اور ابو اسحاق بن راہویہ اور ابو اسحاق مروزی کے نزدیک ناف کے نیچے باندھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دونوں طرح کی روایتیں ہیں اور امام احمد سے بھی دونوں طرح منقول ہے اور ایک روایت یہ ہے کہ نمازی کو اختیار ہے جیسا چاہے کرے۔ اور اوزاعی اور ابن منذر کا یہی قول ہے۔ اور امام مالک سے اس مسئلہ میں دو روایتیں ہیں، ایک یہ کہ سینے کے نیچے باندھے دوسرے یہ کہ دونوں ہاتھ چھوڑ دے، باندھے نہیں۔ اور یہی روایت مشہور ہے۔ مالکیہ کے نزدیک۔ اور لیث بن سعد کا یہی قول ہے۔ اور امام مالک سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ نفل میں ہاتھ باندھے اور فرض میں ہاتھ چھوڑ دے۔ اور جمہور علماء کی دلیل ایک تو یہی وائل بن حجر کی حدیث ہے دوسری سہل بن سعد کی کہ لوگوں کو حکم ہوتا تھا۔ داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا نماز میں روایت کیا اس کو بخاری نے۔ تیسری ہلب طائی کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھاتے تھے تو بائیں ہاتھ داہنے سے پکڑتے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ حسن ہے۔ چوتھی حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا سینے پر۔ اہلحدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی روایت جو دارقطنی اور بیہقی نے کی ہے حضرت علی سے وہ باتفاق علماء ضعیف ہے۔ (انتہی مختصراً)

بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الصَّلٰوةِ — نماز میں تشہد کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلٰوةِ

ترجمہ۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی

خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَاِذَا قَالَهَا اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْاَلَةِ مَاشَاءَ۔

روایت ہے کہ ہم نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے یوں کہا کرتے تھے کہ سلام ہے اللہ پر، سلام ہے فلاں پر۔ آپ نے ایک دن فرمایا اللہ خود سلام ہے (یعنی سلام اللہ کا نام ہے کیونکہ وہ تمام برائیوں سے سالم ہے) تو جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو یوں کہے۔ التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبات السلام علیک ایہا النبیّ ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اس طرح اس طرح کہنے سے ہر ایک بندے کو خواہ وہ زمین میں ہو یا آسمان پر سلام پہنچ جائے گا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمد عبدہ ورسولہ پھر اس کے بعد جو دعا چاہے مانگے۔

فائدہ: نووی نے کہا اس باب میں تین تشہد منقول ہیں۔ ایک عبد اللہ بن مسعود کا دوسرا ابن عباس کا تیسرا ابو موسیٰ اشعری کا۔ اور علما نے اتفاق کیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک تشہد کا پڑھنا درست ہے لیکن اختلاف اس میں ہے کہ افضل کون سا ہے تو شافعی اور بعض مالکیہ کے نزدیک عبد اللہ بن عباس کا تشہد افضل ہے اس لئے کہ اس میں مبارکات لفظ زیادہ ہے اور قرآن کی اس آیت تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً کے موافق ہے اور ابن عباس رضہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو تشہد اس طرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھلاتے تھے۔ اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور فقہا اور اہلحدیث کے نزدیک عبد اللہ بن مسعود کا تشہد افضل ہے کیونکہ وہ نہایت صحت کے ساتھ مروی ہے اگرچہ باقی تشہد بھی بصحت منقول ہیں اور امام مالک نے حضرت عمرؓ سے جو تشہد موقوفاً مروی ہے اس کو افضل کہا ہے کس لئے کہ حضرت عمر نے اس کو منبر پر سکھلایا۔ صحابہ کے سامنے اور کسی نے انکار نہیں کیا اور وہ تشہد یہ ہے التحیات للہ الزاکیات للہ الطیّبات الصَّلٰوۃ للہ سلام علیک ایہا النبیّ اخیر تک اور اختلاف کیا ہے۔ علما نے کہ تشہد واجب ہے یا سنت۔ شافعی کے نزدیک پہلا تشہد سنت ہے اور آخر کا واجب ہے اور جمہور اہل حدیث کے نزدیک دونوں تشہد واجب ہیں اور امام احمد کے نزدیک پہلا تشہد واجب ہے اور دوسرا فرض ہے اور ابو حنیفہ اور مالک اور جمہور فقہا کے نزدیک دونوں تشہد سنت ہیں، انتہی

عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْاَلَةِ مَا شَاءَ ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا اس میں یہ نہیں ہے کہ پھر اس کے بعد جو دعا چاہے مانگے۔

عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا وَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ بَعْدُ مِنَ الْمَسْاَلَةِ

مَاشَاءَ اَوْمَا اَحَبَّ۔ ترجمہ: وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ پھر تشہد بعد جو دعا چاہے وہ خدا سے مانگے۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا اِذْ جَلَسْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوۃِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَنْصُوْرٍ وَّقَالَ ثُمَّ لْیَتَخَیَّرْ بَعْدُ مِنَ الدُّعَاءِ۔ ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھتے نماز میں پھر اسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گذرا آپ نے فرمایا پھر تشہد کے بعد کوئی اختیار کرے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ كَفِّیْ بَیْنَ كَفَّیْہِ كَمَا یُعَلِّمُنِی السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاقْتَصَّ التَّشَهُّدَ بِمِثْلِ مَا اقْتَصُّوْا

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد مجھ کو سکھلایا اور میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں میں تھا جیسے آپ مجھے قرآن کی ایک سورت سکھلاتے تھے اور بیان کیا تشہد کو اسی طرح جیسے اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَكَانَ یَقُوْلُ اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ رُمْحٍ كَمَا یُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ ترجمہ: عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اس طرح سکھلاتے تھے جیسے کوئی قرآن کی سورت سکھلاتے تو آپ فرماتے التحیات المبارکات آخر تک ———— اور ابن رمح کی روایت میں یوں ہے جیسے قرآن کی سورت سکھلاتے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عباس رضی اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو تشہد اس طرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھلاتے۔

عَنْ حِطَّانَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الرَّقَاشِیِّ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ صَلٰوۃً فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَۃِ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اُقِرَّتِ الصَّلٰوۃُ بِالْبِرِّ وَالزَّكٰوۃِ فَلَمَّا قَضٰی اَبُوْمُوْسَی الصَّلٰوۃَ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ اَیُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَۃَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ ثُمَّ قَالَ اَیُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَۃَ

ترجمہ: حطان بن عبداللہ رقاشی سے روایت ہے کہ میں نے ابو موسیٰ اشعری کے ساتھ نماز پڑھی جب وہ نماز میں بیٹھے تو ایک شخص بولا، نماز نیکی اور زکوٰۃ کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انھوں نے پھر کر پوچھا یہ کلمہ تم سے کس نے کہا سب لوگ سُن ہو رہے (یعنی

لَكَذَا وَكَذَا فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ لَعَلَّكَ يَا
حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ مَا قُلْتُهَا وَلَقَدْ رَهِبْتُ
أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا
قُلْتُهَا وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى
مَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَوتِكُمْ إِنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ
لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلوتَنَا قَالَ إِذَا
صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ
أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا
آمِينَ يُجِبْكُمُ اللهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا
وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ
قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللهُ
لَكُمْ فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ عَلَى لِسَانِ
نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ
حَمِدَهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا
فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ
بِتِلْكَ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ
أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ
الصَّلَوَاتُ لِلهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

کسی نے جواب نہ دیا اور خاموش ہو گئے
پھر انہوں نے کہا تم میں سے کس نے یہ
کلمہ کہا۔ لوگ سن ہو رہے ہے۔ ابو موسیٰ نے
کہا۔ اے حطان! شاید تو نے یہ کلمہ کہا۔
میں نے کہا۔ نہیں میں نے نہیں کہا۔ مجھے
تو تمہارا ڈر تھا۔ کہیں خفا نہ ہو۔ اتنے
میں ایک شخص بولا۔ میں نے یہ کلمہ کہا۔
اور میری نیّت سوائے بھلائی کے اور
کچھ نہ تھی۔ ابو موسیٰ نے کہا تم نہیں جانتے
اپنی نماز میں کیا کہتے ہو۔ حالانکہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا
اور سب راہ بتلادی اور نماز پڑھنا
سکھلا دیا۔ آپ نے فرمایا جب تم نماز
پڑھنا چاہو تو پہلے صفیں باندھو۔ پھر تم
میں سے کوئی امام بنے۔ وہ جب تکبیر
کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب وہ ــــ
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے، تم
کہو آمین۔ اللہ تعالیٰ قبول کریگا۔ جب وہ
تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی تکبیر کہو اور
رکوع کرو اس لئے کہ امام تم سے پہلے رکوع
کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے تو ادھر
کی کسر اُدھر نکل آئے گی (یعنی وہ ایک لحظہ تم
سے پہلے رکوع میں جائیگا۔ لیکن ایک لحظہ
تم سے پہلے سر بھی اٹھا دیگا تو تمہارا اس کا
رکوع برابر رہیگا) اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہٗ کہے
تو تم اللّٰھم ربنا لک الحمد کہو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری سنے
گا کیونکہ وہ خود اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی زبان سے فرماتا ہے کہ سنا اللہ تعالیٰ نے جس نے اسکی تعریف کی اور جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ میں
جائے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ میں جاؤ اس لئے کہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا

ہے تو اودھر کی کسر اودھر نکل آئیگی۔ اور جب امام بیٹھے تو ہر ایک تم میں سے یہ کہے۔ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

عَنْ قَتَادَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ وَفِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ قَتَادَةَ مِنَ الزِّيَادَةِ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اِلَّا فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كَامِلٍ وَحْدَهٗ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ اُخْتِ اَبِي النَّضْرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ مُسْلِمٌ تُرِيْدُ اَحْفَظَ مِنْ سُلَيْمٰنَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ فَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ هُوَ صَحِيْحٌ يَعْنِيْ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا فَقَالَ هُوَ عِنْدِيْ صَحِيْحٌ فَقَالَ لِمَ لَمْ تَضَعْهُ هٰهُنَا فَقَالَ لَيْسَ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدِيْ صَحِيْحٌ وَضَعْتُهٗ هٰهُنَا اِنَّمَا وَضَعْتُ هٰهُنَا مَا اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ

ترجمہ۔ قتادہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند سے ایسی ہی روایت ہے۔ اور جریر نے سلیمان سے روایت کیا اُس نے قتادہ سے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جب امام قرأت کرے تو تم چُپ رہو۔ اور کسی کی روایت میں یہ نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر فرمایا۔ کہ سُنا اللہ تعالیٰ نے جو کوئی اسکی تعریف کرے۔ مگر ابو کامل کی روایت میں ابو عوانہ سے ابو اسحاق نے کہا (جو امام مسلمؒ کے شاگرد تھے) ابو بکر ابو النضر کے بھانجے نے اس روایت میں (جو جریر نے سلیمان سے کی) گفتگو کی۔ امام مسلمؒ نے کہا سلیمان سے زیادہ حافظ کون ہے۔ (یعنی یہ روایت صحیح ہے جس میں سلیمان نے یہ نقل کیا کہ امام جب قرأت کرے تو تم چُپ رہو) ابو بکر نے کہا ابو ہریرہؓ کی حدیث کیسی ہے۔ امام مسلم نے کہا وہ صحیح ہے یعنی وہی حدیث جس میں وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا ہے۔ یعنی جب امام قرأت کرے تو تم چپ رہو۔ ابو بکر نے کہا پھر تم نے اس حدیث کو بیان میں کیوں داخل کیا۔ امام مسلمؒ نے کہا یہ کیا ضروری ہے کہ جو صحیح میرے نزدیک صحیح ہو اسکو میں اس کتاب میں شریک کروں، بلکہ اس کتاب میں میں نے وہ حدیثیں رکھی ہیں جن کی صحت پر سب کا اتفاق ہے۔

فائدہ۔ نوویؒ نے کہا بعضوں نے امام مسلمؒ کے اس قول پر اعتراض کیا ہے کہ اس کتاب میں بہت سی حدیثیں ایسی ہیں جن کی صحت پر علماء کا اتفاق نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ امام مسلمؒ کے نزدیک اسکی صحت پر اتفاق ہوگا۔ اور یہ لازم نہیں کہ امام مسلمؒ اسباب میں دوسروں کی تقلید کریں۔ جنہوں نے اختلاف نقل کیا ہو۔ لیکن یہ زیادتی وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا کی اسکی صحت میں علماء کا اختلاف ہے۔ بیہقی نے سنن کبیر میں ابو داؤد سے نقل کیا کہ زیادتی محفوظ نہیں ہے اور ایسا ہی روایت کیا یحییٰ بن معین اور ابو حاتم رازی اور دار قطنی اور حافظ ابو علی نیشاپوری سے جو حاکم ابو عبداللہ کے شیخ ہیں۔ بیہقیؒ نے کہا کہ ابو علی حافظ نے کہا یہ لفظ غیر محفوظ ہے۔

سلیمان تیمی نے اس کے نقل کرنے میں قتادہ کے تمام اصحاب کا خلاف کیا۔ اور ان سب حافظوں کا اتفاق اس زیادتی کے ضعیف ہونے پر امام مسلمؒ کی تصحیح سے زیادہ مقدم ہے۔ اور خود امام مسلمؒ نے بھی اس کو اپنی صحیح میں داخل نہیں کیا۔ انتہٰی۔

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَضٰى عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔

ترجمہ:۔ قتادہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر یہ فرما دیا کہ سنتا ہے اللہ جو کوئی اس کی تعریف کرے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهٗ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَسْئَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ

ترجمہ۔ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے۔ بشیر بن سعد نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم کیا آپ پر درود بھیجنے کا تو ہم آپ پر کیوں کر درود بھیجیں؟ یہ سنکر آپ چپ ہو رہے بالکل چپ رہے۔ ہم نے کہا کاش! بشیر نے آپ سے نہ پوچھا ہوتا تو بہتر تھا پھر آپ نے فرمایا تم یوں کہو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ اور سلام تم کو معلوم ہے۔

فائدہ۔ علماء نے اختلاف کیا ہے کہ درود آخر تشہد کے بعد پڑھنا واجب ہے یا نہیں۔ ابو حنیفہؒ اور مالکؒ اور جمہور علماء کے نزدیک درود پڑھنا سنت ہے اگر کوئی نہ پڑھے تب بھی نماز ہو جائیگی۔ اور شافعیؒ اور احمدؒ کے نزدیک واجب ہے۔ اگر کوئی نہ پڑھے تو اسکی نماز درست نہ ہوگی۔ اور حضرت عمرؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے ایسا ہی منقول ہے اور شعبیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

اور جن لوگوں نے کہا کہ شافعیؒ نے اس مسئلہ میں اجماع کا خلاف کیا انہوں نے غلطی کی اس لیے کہ شعبیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بیہقیؒ نے ان سے ایسا ہی روایت کیا۔ (نووی مختصراً)

عَنِ ابْنِ اَبِی لَیْلٰی قَالَ لَقِیَنِی کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ فَقَالَ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا قَدْ عَرَفْنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

ترجمہ:۔ ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ کعب بن عجرہ مجھ سے ملے انہوں نے کہا کہ میں تم کو ایک ہدیہ دوں۔ ایک بار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر نکلے ہم نے کہا آپ پر سلام کرنا تو ہم کو معلوم ہے (یعنی تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ) لیکن درود کیوں کر پڑھیں؟ آپ نے فرمایا یوں کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

عَنِ الْحَکَمِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ مِسْعَرٍ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً

ترجمہ۔ حکم سے دوسری روایت ایسی ہی ہے اس میں یہ نہیں ہے "میں تم کو ایک ہدیہ دوں"۔

عَنِ الْحَکَمِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَلَمْ یَقُلْ اَللّٰھُمَّ

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا۔ اس میں یوں ہے وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور اللّٰھم کا لفظ نہیں

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ اَنَّھُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

ترجمہ۔ ابو حمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کیوں کر بھیجیں۔ آپ نے فرمایا کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مجھ پر ایک بار درود بھیجیگا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار بھیجیگا۔

فائدہ۔ نوویؒ نے کہا کہ قاضی عیاض نے کہا مراد یہ ہے کہ دس بار اپنی رحمت اس پر اُتاریگا یا دس گنا ثواب دیگا۔ جیسے آیت ہے جو کوئی نیکی کرے اس کو دس گنا ثواب ہے۔

بَابُ التَّسْمِيعِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّامِينِ — سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد اور آمین کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللّٰھم ربنا لک الحمد کہو۔ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے برابر (یعنی اُسی وقت یا ان کی طرح خضوع اور خشوع سے) ہوگا اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ سُمَيٍّ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ آمِينَ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے برابر ہو جائیگی اس کے اگلے گناہ بخشدیئے جائیں گے ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (ولا الضالین کے بعد) آمین کہتے تھے۔

فائدہ۔ نووی رح نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ امام اور مقتدی دونوں کو سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہنا مستحب ہے۔ اسی طرح اسکو جو اکیلے نماز پڑھتا ہو۔ اور مقتدی کی آمین امام کے ساتھ ہی ہونی چاہیئے نہ اس سے پہلے نہ اس کے بعد اس لئے کہ دوسری روایت میں ہے۔ کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور امام اور منفرد اور مقتدی سب کو آمین پکار کر کہنا چاہیئے اور ابو حنیفہ رح اور مالک رح کے نزدیک آہستہ کہنی چاہیئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ۔ ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا پھر اسی حدیث کو بیان کیا جو اوپر گذری۔ اس میں ابن شہاب رح کا قول نہیں ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ آمِينَ وَالْمَلٰئِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے نماز میں آمین کہے اور فرشتے آسمان کہیں۔ پھر ایک آمین دوسری آمین کے برابر ہو جائے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَ

الْمَلٰٓئِكَةُ فِي السَّمَآءِ اٰمِيْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْقَارِئُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهٗ اٰمِيْنَ فَوَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ اَهْلِ السَّمَآءِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب قرآن پڑھنے والا غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے اور جو شخص اس کے پیچھے ہو وہ آمین کہے اور اس کا کہنا آسمان والوں کے کہنے کے برابر ہو جائے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

بَابُ ائْتِمَامِ الْمَأْمُوْمِ بِالْاِمَامِ

مقتدی کو امام کی پیروی کرنی ضروری ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَقَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا وَرَآءَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ۔

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گرے آپ کے داہنی طرف کا بدن چھل گیا ہم آپ کو دیکھنے گئے تو نماز کا وقت آگیا۔ آپ نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی ہم لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھکر نماز پڑھی۔ پھر جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا امام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اسکی پیروی کیجائے پھر جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سر اُٹھائے تم بھی سر اُٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھکر نماز پڑھے تم بھی سب بیٹھکر پڑھو۔

فائدہ۔ نووی نے کہا ظاہر یہ ہے کہ آپ نے فرض نماز پڑھائی تھی اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ربنا ولک الحمد واو عطف کے ساتھ کہنا درست ہے اور اوپر کی روایت میں بغیر واو ربنا لک الحمد منقول ہے اور دونوں طرح درست ہے۔ اور امام کی پیروی مقتدی پر واجب ہے۔ تکبیر اور قیام اور قعود اور رکوع اور سجود میں۔ لیکن مقتدی سب ارکان امام کے بعد ادا کرے تو تکبیر تحریمہ بھی امام کی تکبیر کے بعد کہے۔ اگر امام کی تکبیر سے پہلے کہے گا تو نماز درست نہ ہو گی۔ لیکن اگر رکوع یا سجود امام سے پہلے یا ساتھ کریگا تو گنہگار ہو گا پر نماز باطل نہ ہو گی۔ اسی طرح اگر امام سے پہلے سلام پھیر دے تو نماز باطل ہو جائے گی اور جو ساتھ پھیریگا تو گنہگار ہو گا۔ اور یہ جو آپ نے فرمایا جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو اس میں علماء کا اختلاف ہے

امام اوزاعیؒ اور احمدؒ بن حنبل کے نزدیک اسی حدیث کے بموجب عمل ضروری ہے اور امام
مالکؒ کے نزدیک جو شخص کھڑا ہو سکے اس کی نماز بیٹھ کر پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں خواہ
کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر پڑھے۔ اور ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ اور جمہور علماء کے نزدیک نماز درست
ہے۔ لیکن مقتدی کو چاہیئے کہ کھڑے ہو کر پڑھے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے مرض موت میں بیٹھکر نماز پڑھائی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سب لوگوں نے آپ کے
پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ اگرچہ بعض علماء نے یہ خیال کیا ہے کہ اس نماز میں ابو بکرؓ امام تھے۔ مگر
صحیح یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امام تھے۔ اور پیروی کرنے سے یہی مقصود ہے کہ مقتدی
ظاہری ارکان کے ادا کرنے میں امام کی تابعداری کرے۔ یہ ضروری نہیں کہ سب باتوں میں مقتدی
امام کے شریک ہو۔ اسیواسطے فرض، نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے اور نفل، فرض
پڑھنے والے کے پیچھے۔ اور ظہر عصر پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے اور عصر ظہر پڑھنے والے کے پیچھے
اور مالکؒ اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک درست نہیں۔ اور ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے خوف کی نماز دو بار پڑھی تو دوسری بار کی نماز آپ کیلئے نفل تھی اور مقتدیوں کیلئے فرض۔
اسی طرح معاذ رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھکر اپنی قوم کے لوگوں
کی امامت کرتے۔ تو معاذ رضی اللہ عنہ کی نماز نفل ہوتی اور انکی قوم کی فرض (نووی مختصراً)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ
فَجُحِشَ فَصَلّٰى لَنَا قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ۔ **ترجمہ۔** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گر پڑے تو آپ نے بیٹھکر نماز پڑھائی۔
پھر اسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گذرا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُرِعَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ
شِقُّهُ الْاَيْمَنُ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمَا وَزَادَ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا۔ ترجمہ۔ انس بن مالک
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گرے آپ کے داہنی
طرف کا بدن چھل گیا۔ پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گذرا۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ
جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ
فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ وَفِيْهِ اِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا۔
ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے
اور گر پڑے تو آپ کی داہنی جانب کا بدن چھل گیا۔ پھر اسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ
جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسِهٖ فَجُحِشَ شِقُّهٗ

الْاَيْمَنِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَلَيْسَ فِيْهِ زِيَادَةُ يُوْنُسَ وَمَالِكٍ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ يَعُوْدُوْنَهٗ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهٖ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَجَلَسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا۔

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ کو دیکھنے کے لئے کچھ صحابہ آئے آپ نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھی۔ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے آپ نے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گئے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اس لئے ہے کہ اسکی پیروی کرو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اُٹھائے تو تم بھی سر اُٹھاؤ اور جب وہ بیٹھکر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

فائدہ۔ نووی رح نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عمل قلیل یا اشارہ نماز کو فاسد نہیں کرتا۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔ ترجمہ۔ دوسری روایت بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهٗ وَهُوَ قَاعِدٌ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيْرَهٗ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا فَرَاٰنَا قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلٰوتِهٖ قُعُوْدًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِنْ كِدْتُمْ اٰنِفًا تَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا اِئْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِكُمْ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا۔

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ہم نے آپکے پیچھے نماز پڑھی اور آپ بیٹھے تھے۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو اللہ اکبر کی آواز سُناتے تھے۔ ایک بار آپ نے ہم کو دیکھا تو کھڑے ہوئے پایا تو آپ نے اشارہ کیا۔ کہ بیٹھ جاؤ تو ہم بیٹھ گئے۔ پھر ہم نے آپ کے ساتھ بیٹھے بیٹھے نماز پڑھی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا تم اسوقت وہ کام کرنیوالے تھے جو فارس اور روم کے لوگ اپنے بادشاہوں کے سامنے کرتے ہیں یعنی وہ کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے ہوئے۔ ایسا مت کرو بلکہ اپنے اماموں کی پیروی کرو۔ اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔ جو وہ بیٹھکر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ خَلْفَهٗ فَاِذَا كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ لِيُسْمِعَنَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ۔ ترجمہ۔ جابر رضی اللہ

عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے جب آپ تکبیر کہتے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم کو سناتے پھر اسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ۔

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام اس لئے ہے کہ اسکی پیروی کی جائے۔ تو اس پر اختلاف مت کرو۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو۔ اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب بیٹھکر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔ ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا يَقُوْلُ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو سکھلاتے تھے۔ فرماتے تھے۔ امام سے جلدی مت کرو۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ اِلَّا قَوْلَهٗ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ وَزَادَ وَلَا تَرْفَعُوْا قَبْلَهٗ۔ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری۔ مگر اس میں ولا الضالین کے وقت آمین کہنے کا ذکر نہیں۔ اور اتنا زیادہ ہے۔ کہ امام سے پہلے سر مت اٹھاؤ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِذَا وَافَقَ قَوْلُ اَهْلِ الْاَرْضِ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام گویا ڈھال ہے (جو مقتدیوں کی حفاظت کرتا ہے) جب وہ بیٹھکر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو اور جب وہ سمع اللہ لمن

قَوْلَ اَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

کہنا آسمان والوں کے کہنے کے ساتھ مل جائیگا تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ ؕ

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام اس لیئے ہے کہ اس کی پیروی کرو جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ کرے تم بھی رکوع کرو۔ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو۔ اور جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

بَابُ اسْتِخْلَافِ الْاِمَامِ اِذَا عَرَضَ لَهُ عُذْرٌ مِّنْ مَّرَضٍ وَّسَفَرٍ وَّغَيْرِهِمَا مَنْ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَاَنَّ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ اِمَامٍ جَالِسٍ لِعَجْزِهٖ عَنِ الْقِيَامِ لَزِمَهُ الْقِيَامُ اِذَا قَدَرَ عَلَيْهِ وَنَسْخِ الْقُعُوْدِ خَلْفَ الْقَاعِدِ فِيْ حَقِّ مَنْ قَدَرَ عَلَى الْقِيَامِ ؕ

جب امام کو عذر ہو تو دوسرے کو نماز پڑھانے کیلئے اپنا خلیفہ کر سکتا ہے اور امام اگر قیام نہ کر سکے اور مقتدی قیام پر قادر ہو تو مقتدی کو قیام لازم ہے اور بیٹھکر پڑھنے کا حکم منسوخ ہے

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا اَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَّرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ:۔ عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا ان سے کہا تم مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری کا قصہ بیان نہیں کرتیں۔ انھوں نے کہا اچھا بیان کرتی ہوں۔ آپ بیمار ہوئے تو پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے کہا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا میرے گئے لگن میں پانی رکھو ہم نے پانی رکھا آپ نے غسل کیا پھر چلنا چاہا تو بیہوش ہوگئے۔ پھر ہوش میں آئے اور پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے کہا

قَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَالَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذٰلِكَ قَالَتْ فَصَلّٰى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلٰوةِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيثَهَا عَلَيْهِ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

نہیں یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا میرے لیئے لگن میں پانی رکھو۔ ہم نے پانی رکھا۔ آپ نے غسل کیا پھر چلنا چاہا تو بیہوش ہو گئے۔ پھر ہوش میں آئے اور پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے کہا نہیں یا رسول اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میرے لیئے لگن میں پانی رکھو ہم نے پانی رکھا۔ آپ نے غسل کیا پھر اٹھنا چاہا تو بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہوش میں آئے اور پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے۔ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں اور لوگ سب کے سب مسجد میں جمع تھے اور عشا کی نماز کے لیئے آپ کے نکلنے کا انتظار کر رہے تھے آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ تم نماز پڑھاؤ جب وہ شخص ابو بکر کے پاس آیا۔ اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو نماز پڑھانے کا حکم کرتے ہیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نرم دل آدمی تھے (ان کو جلد رونا آتا تھا) انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم نماز پڑھاؤ۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں تم اس بات کے زیادہ حقدار ہو۔ پھر کئی دن تک ابو بکر پڑھایا کیئے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کو ہلکا پایا تو دو آدمیوں پر ٹیکہ دے کے ظہر کی نماز کیلئے آپ نکلے ان دو آدمیوں میں ایک عباس (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) تھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے

تھے۔ جب انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا۔ آپ نے اشارہ سے فرمایا پیچھے مت ہٹو اور ان دونوں شخصوں سے فرمایا کہ مجھے ابوبکر کے بازو بٹھا دو انھوں نے آپ کو ابوبکر کے بازو بٹھا دیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے کھڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں پیروی کرتے تھے (یعنی آپ امام تھے اور ابوبکر رض مقتدی) اور سب صحابہ کرام ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پیروی کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے۔ عبیداللہ بن عبداللہ نے کہا کہ میں عبداللہ بن عباس کے پاس گیا اور ان سے کہا میں تم سے وہ حدیث بیان کروں جو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کی انھوں نے کہا بیان کرو۔ میں نے سارا قصہ بیان کیا تو سب باتوں کو انھوں نے قبول کیا۔ اتنا اور کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دوسرے شخص کا نام لیا جو عباس کے ساتھ تھے میں نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

فائدہ ۱: آپ نے غسل کیا پھر اٹھنا چاہا تو بیہوش ہو گئے نووی نے کہا یہ پے در پے بیہوشیاں بیماری کی شدت سے تھیں اور جنون نہیں تھا کیونکہ جنون نقص ہے اور پیغمبر پاک ہیں اس سے۔ اور بیماریوں کی شدت سے ان کا ثواب اور درجہ بڑھانا منظور ہے اور صحابہ نے آپ کا انتظار کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر امام کے آنے کی توقع ہو تو اس کا انتظار جائز ہے بشرطیکہ نماز کا وقت باقی ہو۔ اور ہر بار بیہوشی کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔ اگر سب بیہوشیوں کے بعد ایک ہی غسل کرے تو بھی کافی ہے اور قاضی عیاض نے اس حدیث میں غسل سے وضو مراد لیا ہے۔

عمر نے کہا نہیں تم اس بات کے (نماز پڑھانے کے) زیادہ حقدار ہو۔ نووی نے کہا اس حدیث سے کئی فائدے نکلے۔ ایک تو تمام صحابہ پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔ دوسرے جب امام کو کچھ عذر ہو تو وہ اپنی طرف سے کسی اور کو خلیفہ کر دے۔ تیسرے یہ کہ ابوبکر کے بعد عمرؓ افضل ہیں انتہے مختصراً۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے کھڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں پیروی کرتے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مقتدیوں کو کوئی عذر نہ ہو تو وہ کھڑے کھڑے نماز پڑھیں اگرچہ امام بیٹھا ہوا ہو اور شافعی کا یہی قول ہے۔

اتنا کہا کہ عائشہ رض نے دوسرے شخص کا نام لیا جو عباس کے ساتھ تھے۔ میں نے کہا نہیں انھوں نے کہا وہ حضرت علیؓ تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ فضل بن عباسؓ تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ وہ اسامہ بن زید تھے اور شاید باری باری یہ سب لوگ آگئے ہوں اور ایک طرف عباس قائم رہے ہوں اور اسی واسطے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عباس رضی اللہ عنہ کا نام لیا اور دوسرے کا نہیں لیا۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا اشْتَكَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ فَاسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِهَا فَاَذِنَّ قَالَتْ فَخَرَجَ وَيَدٌ لَّهٗ عَلَى الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيَدٌ لَّهٗ عَلٰى رَجُلٍ اٰخَرَ وَهُوَ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ فِي الْاَرْضِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ وَهُوَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

ترجمہ:۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب سے پہلے ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بیمار ہوئے تو آپ نے بیماری میں اپنی بی بیوں سے حضرت عائشہ کے گھر رہنے کی۔ پس انھوں نے اجازت دیدی آپ باہر نکلے ایک ہاتھ فضل بن عباس پر رکھے ہوئے اور ایک ہاتھ دوسرے شخص پر اور آپ کے پاؤں (ضعف و ناطاقتی کی وجہ سے) زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ عبید اللہ نے کہا میں نے یہ حدیث عبداللہ بن عباس سے بیان کی انھوں نے کہا تو جانتا ہے وہ دوسرا شخص کون تھا جس کا نام حضرت عائشہ نے نہیں لیا۔ وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا یہ حدیث دلیل ہے اس کی جو کہتا ہے کہ باری باری ہر ایک بی بی کے پاس رہنا حضرت پر بھی واجب تھا۔ اور جس نے سنت کہا ہے وہ اس اجازت کو حسن خلق اور معاشرت پر محمول کرتا ہے اور اس حدیث سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت باقی بی بیوں پر معلوم ہوتی ہے اور اس پر علما کا اتفاق ہے لیکن اختلاف اس میں ہے کہ عائشہ خدیجہ سے بھی افضل تھیں یا خدیجہ افضل ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهٗ فِيْ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهٗ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَاَخْبَرْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بِالَّذِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ۔

ترجمہ:۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور درد نہایت شدت کو پہنچ گیا تو آپ نے اپنی بی بیوں سے بیماری میں حضرت عائشہ کے گھر رہنے کی اجازت مانگی انھوں نے اجازت دیدی پھر آپ دو آدمیوں کے درمیان باہر نکلے آپ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے درمیان عباس بن عبدالمطلب اور ایک اور شخص کے۔ عبید اللہ نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عباس کو خبر دی اس چیز سے جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ تو عبید اللہ بن عباس نے مجھ سے کہا تو دوسرے آدمی

کو جانتا ہے جس کا نام عائشہ نے نہیں لیا۔ میں نے کہا نہیں۔ ابن عباس نے کہا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلٰى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَقَعْ فِيْ قَلْبِيْ اَنْ يُّحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهٗ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهٗ اَبَدًا وَاِلَّا اَنِّيْ كُنْتُ اَرٰى اَنَّهٗ لَنْ يَّقُوْمَ مَقَامَهٗ اَحَدٌ اِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهٖ فَاَرَدْتُّ اَنْ يَّعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم کیا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس باب میں تکرار کی اور اسکی وجہ یہ تھی کہ مجھے کبھی اس بات کا خیال نہ تھا کہ لوگ اس شخص سے محبت رکھیں گے جو آپ کی جگہ قایم ہو۔ میں یہ خیال کرتی تھی کہ جو کوئی آپ کی جگہ کھڑا ہوگا۔ لوگ اسے منحوس کہیں گے اس لئے میں نے چاہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس امر سے معاف رکھیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِيْ قَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ لَا يَمْلِكُ دَمْعَهٗ فَلَوْ اَمَرْتَ غَيْرَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا بِيْ اِلَّا كَرَاهِيَةُ اَنْ يَّتَشَاءَمَ النَّاسُ بِاَوَّلِ مَنْ يَّقُوْمُ فِيْ مَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَرَاجَعْتُهٗ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ اَبُوْ بَكْرٍ فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ۔

ترجمہ:۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مرض الموت میں) میرے گھر میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ نماز پڑھاویں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوبکر کا دل نرم ہے جب وہ قرآن پڑھتے ہیں تو آنسوؤں کو تھام نہیں سکتے۔ آپ کسی اور کو نماز پڑھانے کا حکم کریں تو مناسب ہے۔ اور میں نے قسم خدا کی یہ اس لئے کہا کہ مجھے برا لگا کہیں لوگ اسکو منحوس نہ سمجھیں جو آپ کی جگہ پہلے پہل کھڑا ہو اس لئے میں نے دو یا تین بار تکرار کی آپ نے یہی فرمایا ابوبکر کو نماز پڑھائیں اور تم تو یوسف کی ساتھ والیاں ہو۔

فائدہ:۔ جیسے وہ اپنی خواہش کے لئے بار بار ہٹ کرتی تھیں ویسے ہی تم بھی اپنی بات پر اصرار کرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مصلحت نہیں سمجھتی ہو۔ حضرت عائشہ کی یہ تکرار بطور مشورہ اور نیک صلاح کے تھی۔ جیسے عمر نے آپ سے عرض کیا تھا کہ لوگوں کو عمل کرنے دیجئے۔ اور ان کو خوش نہ کیجئے کہ وہ بھروسا کر کے بیٹھ رہیں نہ معاذ اللہ بطور نزاع یا مخالفت کے ایسی پیاری بی بی جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں

کہ اپنے خاوند کا حکم اور خصوصاً بیماری میں ٹالنے والی تھیں اور اوپر کی روایت میں گذرا کہ یہ تکرار بھی انھوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بدنامی سے بچانے کے لئے کی تھی نہ اور کسی نیت سے اور جو حضرت عائشہ رضہ کی نیت معاذ اللہ بد ہوتی تو ہرگز اس حکم میں جو ان کے باپ کے لیے مفید تھا تکرار نہ کرتیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ یُؤْذِنُہٗ بِالصَّلٰوۃِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ رَجُلٌ اَسِیْفٌ وَاِنَّہٗ مَتٰی یَقُمْ مَقَامَکَ لَا یُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ قَالَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ لِحَفْصَۃَ قُوْلِیْ لَہٗ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ رَجُلٌ اَسِیْفٌ وَاِنَّہٗ مَتٰی یَقُمْ مَقَامَکَ لَا یُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَتْ لَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِہٖ خِفَّۃً فَقَامَ یُہَادٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ وَرِجْلَاہُ تَخُطَّانِ فِی الْاَرْضِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ اَبُوْ بَکْرٍ حِسَّہٗ ذَھَبَ یَتَاَخَّرُ فَاَوْمَی اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُمْ مَکَانَکَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی جَلَسَ عَنْ یَسَارِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ جَالِسًا وَّاَبُوْ بَکْرٍ قَائِمًا یَقْتَدِیْ اَبُوْ بَکْرٍ بِصَلٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَقْتَدِی النَّاسُ بِصَلٰوۃِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔

ترجمہ:۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو بلال آپ کو نماز کے واسطے بلانے کے لئے آئے۔ آپ نے فرمایا ابوبکر سے کہو وہ نماز پڑھائیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوبکر کا دل نرم ہے ان کو جھٹ رونا آجاتا ہے۔ جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو قرآن نہ سنا سکیں گے۔ (یعنی رونا آجاتا تھا اور قرآن پڑھانا دشوار ہوگا۔) اگر آپ عمر رضہ کو نماز پڑھانے کا حکم کریں تو مناسب ہے آپ نے فرمایا ابوبکر سے کہو وہ نماز پڑھائیں میں نے حفصہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو کہ ابوبکر نرم دل آدمی ہیں۔ اگر وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو قرأت نہ کر سکیں گے اس لئے عمر کو حکم کیجئے۔ حفصہ نے ایسا ہی عرض کیا۔ آپ نے فرمایا تم یوسف علیہ السلام کی ساتھ والیاں ہو ابوبکر سے کہو وہ نماز پڑھائیں۔ آخر ابوبکر کو حکم کیا انھوں نے نماز پڑھائی۔ جب نماز شروع کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مزاج ذرا بحال دیکھا اور آپ دو آدمیوں کے بیچ ٹیکا دیئے ہوئے نکلے لیکن آپ کے پاؤں زمین پر گھستے جاتے تھے جب مسجد میں پہنچے تو ابوبکر رضہ

نے آپ کی آہٹ پاکر پیچھے ہٹنا چاہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا اسی جگہ رہو اور آپ آن کر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بائیں طرف بیٹھ گئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھا رہے تھے اور ابو بکر کھڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے تھے اور لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَفِیْ حَدِیْثِهِمَا لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ فَاُتِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اُجْلِسَ اِلٰی جَنْبِهٖ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ وَاَبُوْ بَكْرٍ یُسْمِعُهُمُ التَّكْبِیْرَ وَفِیْ حَدِیْثِ عِیْسٰی فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَاَبُوْ بَكْرٍ اِلٰی جَنْبِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ یُسْمِعُ النَّاسَ۔ **ترجمہ:**۔ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بیماری ہوئی جس میں آپ نے انتقال فرمایا اور ابن مسہر کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لا کر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بازو بٹھا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے۔ اور ابو بکر لوگوں کو تکبیر سناتے جاتے تھے اور عیسیٰ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے نماز پڑھاتے تھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے بازو میں تھے وہ لوگوں کو سناتے تھے (یعنی تکبیر کی آواز)۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فِیْ مَرَضِهٖ فَكَانَ یُصَلِّیْ بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ وَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ یَؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَكْرٍ اسْتَاْخَرَ فَاَشَارَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْ كَمَا اَنْتَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ اَبِیْ بَكْرٍ اِلٰی جَنْبِهٖ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ یُصَلِّیْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِیْ بَكْرٍ۔

ترجمہ:۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا نماز پڑھانے کا اپنی بیماری میں تو وہ نماز پڑھاتے تھے۔ ایک آپ نے اپنا مزاج ذرا ہلکا پایا تو آپ باہر نکلے۔ دیکھا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ امام تھے۔ جب ابو بکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا اپنی جگہ رہو۔ اور آپ ابو بکر کے بازو میں بیٹھ گئے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے تھے نماز میں اور لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی پیروی کرتے تھے۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ یُصَلِّیْ لَهُمْ فِیْ وَجَعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ حَتّٰی اِذَا كَانَ

ترجمہ:۔ انس بن مالک سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری میں جس میں آپ نے

يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلٰوةِ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ فَنَظَرَ اِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَاَنَّ وَجْهَهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا قَالَ فَبُهِتْنَا وَنَحْنُ فِي الصَّلٰوةِ مِنْ فَرَحٍ بِخُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ لِلصَّلٰوةِ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اَنْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْخَى السِّتْرَ قَالَ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ :-

انتقال کیا امامت کیا کرتے تھے۔ جب پیر کا دن ہوا اور لوگ نماز میں صفیں باندھے کھڑے تھے۔ آپ نے حجرہ کا پردہ اٹھایا اور ہماری طرف کھڑے کھڑے دیکھا گویا منہ آپ کا مصحف کا ایک ورق تھا (حسن اور جمال اور پاکیزگی اور صفائی میں) پھر آپ اس خوشی سے ہنسے کہ لوگوں کو دین پر مستعد پایا اور نماز پر قائم۔ ہم لوگ خوشی کے مارے نماز ہی میں دیوانے ہو گئے۔ یہ سمجھ کر کہ آپ باہر نکلیں گے (سبحان اللہ صحابہ کرام کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسی سچی محبت اور الفت تھی) اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پچھلے پاؤں پیچھے ہٹے صف میں شریک ہونے کے لئے اور یہ سمجھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب نماز کے واسطے باہر نکلتے ہیں۔ اتنے میں آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنی نماز پوری کر لو (شاید پہلے آپ نے نکلنے کا قصد کیا ہوگا پھر طاقت نہ پائی) اس کے بعد آپ حجرہ کے اندر ہو گئے اور پردہ چھوڑ دیا پھر اسی روز آپ کا انتقال ہوا۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ السِّتَارَةَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ وَحَدِيْثُ صَالِحٍ اَتَمُّ وَاَشْبَعُ۔ ترجمہ۔ اس روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخر بار دیکھنا پیر کے روز تھا جب آپ نے پردہ اٹھایا تھا۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمَا :- ترجمہ:۔ انس بن مالک سے وہی روایت ہے جو اوپر گذری۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَخْرُجْ اِلَيْنَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَذَهَبَ اَبُوْبَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهٗ فَلَمَّا وَضَحَ لَنَا وَجْهُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا قَطُّ كَانَ اَعْجَبَ اِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى

ترجمہ:۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین روز تک باہر نہ نکلے اور نماز ہونے لگی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ (امامت کے لئے) آگے بڑھے۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پردہ اٹھایا جب آپ کا چہرہ کھلا تو ہم کو ایسا بھلا معلوم ہوا کہ ویسی کوئی چیز

اللّٰہ علیہ وسلم حین وضح لنا فاومی نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بیدہٖ الیٰ ابی بکر ان یتقدم وارخی نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الحجاب فلم یقدر علیہ حتّٰی مات صلی اللّٰہ علیہ وسلم

عن ابی موسیٰ قال مرض رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاشتد مرضہ فقال مروا ابا بکر فلیصل بالناس فقالت عائشۃ یا رسول اللّٰہ ان ابا بکر رجل رقیق متی یقم مقامک لا یستطیع ان یصلی بالناس فقال مری ابا بکر فلیصل بالناس فانکن صواحب یوسف قال فصلی بھم ابو بکر حیاۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

ساری عمر میں ہم کو بھلے معلوم نہیں ہوئے۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے ابو بکر رضی اللّٰہ عنہ کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا اور پردہ ڈال لیا۔ اس کے بعد آپ کو وفات تک نہیں دیکھا۔

ترجمہ۔ ابو موسیٰ رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہو گئی۔ آپ نے فرمایا ابو بکر سے کہو نماز پڑھائیں حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللّٰہ ابو بکر کا دل بہت نرم ہے۔ وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ آپ نے فرمایا ابو بکر سے کہو نماز پڑھائیں اور تم تو حضرت یوسف علیہ السلام کی ساتھ والیاں ہوں۔ ابو موسیٰ نے کہا پھر جب تک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم زندہ رہے ابو بکر رضی اللّٰہ عنہ نماز پڑھایا کئے۔

باب تقدیم الجماعۃ من یصلی بھم اذا تاخر الامام ولم یخافوا مفسدۃ بالتقدیم

جب امام کے آنے میں دیر ہو تو جماعت کے لوگ کسی دوسرے شخص کو اس صورت میں امام کر سکتے ہیں جب فساد کا ڈر نہ ہو

عن سھل ابن سعد الساعدی ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ذھب الیٰ بنی عمرو بن عوف لیصلح بینھم فحانت الصلوٰۃ فجاء المؤذن الیٰ ابی بکر فقال اتصلی بالناس فاقیم قال نعم قال فصلی ابو بکر فجاء رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم والناس فی الصلوٰۃ فتخلص حتّٰی وقف فی الصف فصفق الناس وکان ابو بکر لا یلتفت فی الصلوٰۃ فلما اکثر الناس التصفیق التفت فرایٰ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاشار الیہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان امکث مکانک فرفع ابو بکر یدیہ فحمد اللّٰہ علیٰ ما امرہ

ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم عمرو بن عوف کی اولاد کے پاس گئے ان میں صلح کرانے کو اور نماز کا وقت آگیا تو مؤذن ابو بکر کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اگر تم نماز پڑھاؤ تو میں تکبیر کہوں انہوں نے کہا اچھا۔ ابو بکرؓ نے نماز پڑھانی شروع کر دی۔ اتنے میں رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور لوگ نماز میں تھے۔ آپ لوگوں کو چیر کر صف میں جا کر کھڑے ہوئے تو اس وقت لوگ دستک دینے لگے اور ابو بکر نماز میں کسی طرف دھیان نہ کرتے تھے۔ جب لوگوں نے بہت دستکیں دیں

يد رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك ثم استأخر أبو بكر رضي الله عنه حتى استوى في الصف وتقدم النبي صلى الله عليه وسلم فصلى ثم انصرف فقال يا أبا بكر ما منعك أن تثبت إذ أمرتك قال أبو بكر ما كان لابن أبي قحافة أن يصلي بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لي رأيتكم أكثرتم التصفيق من نابه شيء في صلوته فليسبح فإنه إذا سبح التفت إليه وإنما التصفيح للنساء

تو مڑ کر دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو ابوبکر نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ کی تعریف کی اس بات پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو ابوبکر سے پوچھا تم کیوں نہیں ٹھہرے اپنی جگہ پر میں نے تو تم کو حکم کیا تھا ٹھہرے رہنے کا ابوبکر نے کہا ابو قحافہ کے بیٹے (ابوبکر کے باپ کا نام ہے) کا یہ درجہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو تب آپ نے لوگوں سے فرمایا تم نے دستکیں بہت دیں جب نماز میں کوئی حادثہ پیش آئے تو تسبیح کہو جب تسبیح ہوگی تو ادھر خیال کیا جائے گا اور دستک عورتوں کے لئے ہے۔

فائدہ نووی نے کہا اس حدیث سے بہت سے فائدے نکلتے ہیں ایک تو یہ کہ ابوبکر کی امامت اور ان کی فضیلت باقی صحابہ پر دوسرے لوگوں میں صلح کرانے کی فضیلت اور امام کا جانا اس کام کے لئے تیسرے جب امام نہ ہو تو دوسرا اس کا خلیفہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ کسی فساد کا ڈر نہ ہو اور امام برا نہ مانے۔ چوتھے یہ کہ امام کا نائب وہ بنے جو سب لوگوں میں اس کام کے زیادہ لائق ہو۔ پانچویں یہ کہ موذن امامت کے لئے اسی کو کہے جو سب سے افضل ہو اور وہ اس کام کو قبول کرے۔ چھٹے یہ کہ عمل قلیل سے نماز فاسد نہیں ہوتی جیسے دستک دینا ساتویں یہ کہ ضرورت کے وقت نماز میں اور طرف دیکھنا درست ہے آٹھویں یہ کہ اگر کوئی نئی نعمت خدا کی ملے تو اس کا شکر کرنا اور دعا کے لئے دونوں ہاتھوں کا اٹھانا نماز میں درست ہے نویں۔ یہ کہ قدم یا دو قدم چلنا نماز میں درست ہے جب ضرورت ہو دسویں یہ کہ نماز کو پورا کرنے کے لئے امام دوسرے کو خلیفہ کر سکتا ہے ہمارے مذہب میں یہی صحیح ہے گیارھویں یہ کہ امام جب تابع سے کوئی بات کہے اس کی عزت کے لئے نہ بطور وجوب کے اس کا نہ کرنا درست ہے برعایت ادب وغیرہ اور یہ مخالفت نہیں ہے بلکہ ادب اور تواضع اور سمجھ ہے بارھویں یہ کہ بزرگوں کا ادب کرنا ضرور ہے تیرھویں یہ کہ جب نماز میں کوئی حادثہ پیش آئے تو مرد سبحان اللہ کہے اور عورت دستک دیوے اس طرح داہنی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر مارے اور تالی نہ بجاوے کھیل کی طرح پر ورنہ نماز فاسد ہو جائیگی چودھویں یہ کہ

نماز اول وقت پڑھنا مستحب ہے۔ پندرھویں یہ کہ تکبیر اسی وقت کہنا چاہیئے جب امام نماز پڑھانے کے لئے تیار ہو۔ سولہویں یہ کہ جو اذان دیوے وہی اقامت کہے اور اس کا خلاف مکروہ ہے پر اقامت جائز ہو جائیگی۔ سترہویں یہ کہ صف چیر کر آگے بڑھنا درست ہے اگر ضرورت ہو اسی طرح پیچھے ہٹنا کسی عذر سے۔ اٹھارہویں یہ کہ نمازی اس شخص کی اقتدا کر سکتا ہے جس نے اسکے بعد تکبیر تحریمہ کہی ہو کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر کے بعد نماز شروع کی تھی انتہی ما قال النووی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِهِمَا فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ ترجمہ۔ اس روایت میں یہ ہے کہ ابوبکر نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر کیا اور الٹے پاؤں پیچھے ہٹے یہاں تک کہ صف میں شریک ہو گئے۔

عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ ذَهَبَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَقَ الصُّفُوفَ حَتَّى قَامَ عِنْدَ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَفِيهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجَعَ الْقَهْقَرَى ترجمہ۔ اس روایت کا وہی ترجمہ ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے کیلئے گئے۔ اتنا زیادہ ہے جب آپ آئے تو صفوں کو چیرا اور پہلی صف میں آن کر شریک ہو گئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں پیچھے ہٹے۔

فائدہ۔ یوں ہی ہٹنا چاہیئے نہ اس طرح کہ قبلہ کی طرف پیٹھ کرے۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهُ إِدَاوَةً قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَخَذْتُ أُهَرِيقُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ وَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ جُبَّتَهُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهِ فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْجُبَّةِ حَتَّى أَخْرَجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَأَقْبَلْتُ مَعَهُ حَتَّى نَجِدَ النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى لَهُمْ فَأَدْرَكَ

ترجمہ۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تبوک (ایک مقام کا نام ہے) کا جہاد کیا۔ مغیرہ رضؓ نے کہا آپ پائخانہ کیلئے نکلے میں پانی کا ایک ڈول آپکے ساتھ لیکر چلا صبح کی نماز سے پہلے۔ جب آپ لوٹے تو میں ڈول سے پانی ڈالنے لگا آپ کے ہاتھوں پر۔ آپ نے تین بار دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ پھر منہ دھویا پھر جبے کو باہوں پر چڑھانا چاہا تو آستینیں تنگ ہوئیں۔ آپ نے دونوں ہاتھ جبے کے اندر کئے اور جبے کے نیچے سے دونوں باہوں کو نکالا اور کہنیوں تک دھویا پھر موزوں پر مسح کیا اور چلے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلا۔ جب لوگوں میں آئے تو دیکھا کہ انہوں نے عبدالرحمٰن

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْاٰخِرَةَ فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتِمُّ صَلٰوتَهُ فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاَكْثَرُوا التَّسْبِيْحَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهُ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ اَحْسَنْتُمْ اَوْ قَالَ قَدْ اَصَبْتُمْ يَغْبِطُهُمْ اَنْ صَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا

بن عوف کو امام کر لیا ہے۔ وہ نماز پڑھا رہے ہیں۔ آپ نے ایک رکعت پڑھی وہ لوگوں کے ساتھ پڑھی۔ جب عبدالرحمٰن نے سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نماز پوری کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ مسلمانوں کو یہ دیکھ کر گھبراہٹ ہوئی۔ انہوں نے تسبیح کہنا شروع کی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تم نے اچھا کیا یا یوں فرمایا تم نے ٹھیک کیا آپ انکی بر وقت نماز پڑھنے پر تعریف کرنے لگے۔

فائدہ۔ یہ حدیث کتاب الطہارت میں گذر چکی ہے۔

عَنْ حَمْزَةَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبَّادٍ قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَاَرَدْتُ تَاخِيْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ

ترجمہ۔ دوسری روایت مغیرہ سے ویسی ہی ہے جیسی اوپر گذر چکی ہے مغیرہ نے کہا میں عبدالرحمٰن بن عوف کو پیچھے ہٹانا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو رہنے دو۔

بَابُ تَسْبِيْحِ الرَّجُلِ وَتَصْفِيْقِ الْمَرْاَةِ اِذَا نَابَهُمَا شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ

جب نماز میں کوئی حادثہ پیش آئے تو مرد تسبیح کہیں اور عورتیں دستک دیں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ زَادَ حَرْمَلَةُ فِيْ رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَقَدْ رَاَيْتُ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يُسَبِّحُوْنَ وَيُشِيْرُوْنَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تسبیح مردوں کے لئے ہے اور دستک عورتوں کے لئے۔ ابن شہاب نے کہا میں نے کئی ایک عالموں کو دیکھا کہ وہ تسبیح کہتے تھے اور اشارہ بھی کرتے تھے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فِي الصَّلٰوةِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں مردوں کے لئے تسبیح ہے اور عورتوں کے لئے دستک۔

باب الامر بتحسين الصلوٰة واتمامها والخشوع فيها

نماز کو اچھی طرح ادا کرنے اور دل لگا کر پڑھنے کا حکم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ یَا فُلَانُ اَلَا تُحْسِنُ صَلٰوتَكَ اَلَا یَنْظُرُ الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلّٰی کَیْفَ یُصَلِّیْ فَاِنَّمَا یُصَلِّیْ لِنَفْسِهٖ اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاُبْصِرُ مِنْ وَّرَآئِیْ کَمَا اُبْصِرُ مِنْ بَیْنَ یَدَیَّ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز نماز پڑھائی۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر فرمایا اے فلاں! تو اپنی نماز اچھی طرح کیوں نہیں ادا کرتا۔ کیا نمازی خیال نہیں کرتا جب وہ نماز پڑھتا ہے کہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے آخر وہ نماز پڑھتا ہے فائدے کے لئے (نہ نقصان کے لئے) اور میں تو قسم خدا کی پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے آگے سے۔

فائدہ نووی نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کو پشت کی طرف سے بھی دیکھنے کی قوت عطا فرمائی تھی جیسے لوگوں کے سامنے کی طرف آنکھ میں دیکھنے کی قوت دی ہے اور یہ بطور خرق عادت کے ہے۔ اس سے زیادہ اور باتیں خرق عادت کے طور پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی تھیں اور اس امر سے نہ شرع مانع ہے نہ عقل بلکہ شرع وارد ہے تو اس کا اتباع واجب ہے۔ احمد بن حنبل اور جمہور علماء نے کہا کہ یہاں دیکھنے سے مراد حقیقتہً دیکھنا ہے۔ اس حدیث سے نماز کو پورا کرنے کی اور اطمینان سے پڑھنے کی بڑی تاکید نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا کی قسم کھانا بغیر ضرورت کے بھی جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے قسم نہ کھائے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ لَا یَخْفٰی عَلَیَّ رُکُوْعُکُمْ وَلَا سُجُوْدُکُمْ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم سمجھتے ہو کہ میں صرف قبلہ کی طرف دیکھتا ہوں قسم خدا کی مجھ پر تمہارا رکوع اور تمہارا سجدہ پوشیدہ نہیں ہے۔ میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِیْمُوا الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ بَعْدِیْ وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِیْ اِذَا رَکَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ

ترجمہ۔ انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھی طرح رکوع اور سجود کو ادا کرو قسم خدا کی میں تم کو اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوا الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِیْ اِذَا مَا رَکَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُمْ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم رکوع اور سجدہ کو پورا کرو۔ قسم خدا کی میں تم کو پیٹھ کے پیچھے

وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ إِذَا كُنْتُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ

سے دیکھتا ہوں جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو۔

بَابُ تَحْرِيمِ سَبْقِ الْإِمَامِ بِرُكُوعٍ وَسُجُودٍ وَنَحْوِهِمَا

امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرنا حرام ہے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَوٰةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالِانْصِرَافِ فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَمَا رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی۔ بعد نماز کے ہماری طرف متوجہ ہو اور فرمایا اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں، تم مجھ سے پہلے رکوع نہ کرو نہ سجدہ نہ اٹھنا نہ فارغ ہونا کیونکہ میں تم کو اپنے آگے سے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ پھر فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر تم وہ دیکھتے جو میں نے دیکھا تو ہنستے بہت کم اور روتے بہت۔ لوگوں نے کہا آپ نے کیا دیکھا یا رسول اللہ! فرمایا میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا۔

فائدہ۔ نووی نے کہا فارغ ہونے سے مراد سلام ہے یعنی امام سے پہلے سلام نہ پھیرو مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کام امام کے بعد کرو، اس سے پہلے کرنا حرام ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَلَا بِالِانْصِرَافِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا وہ شخص جو امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے خدا سے نہیں ڈرتا کہ وہ اس کے سر کو گدھے کا سر کر دیوے۔

فائدہ۔ یہ بات خدا کے سامنے کچھ مشکل نہیں کہ انسان کو گدھا کر دیوے گدھے کو انسان جو لوگ انسان کی پیدائش پر غور کرتے ہیں اور خدا کے کاموں کو ذرا بھی سمجھتے ہیں ان کو ایسی باتوں کے ماننے میں کچھ شبہ نہیں ہوتا پر جو دل اور دماغ کے اندھے ہیں اور عقل سے معذور ہیں اور بیوقوفوں کی تقلید پر مرتے ہیں وہ ان باتوں کو امکان سے باہر جانتے ہیں اگر سچ پوچھو تو خدا نے ان کا سر گدھے کا سا کر دیا ہے جس میں غور اور فکر کا مادہ بالکل نہیں ہے گو وہ صورت میں انسان ہیں پر حقیقت میں گدھے سے بدتر ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَأْمَنُ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ فِي صَلَاتِهِ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

قبل الامام ان یحول اللہ صورتہ فی صورۃ حمار

فرمایا جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے اسکو ڈر نہیں کہ خدا اس کی صورت پلٹ کر گدھے کی صورت کر دیوے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَاْمَنُ الَّذِیْ بِهٰذَا اَغْبِرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ الرَّبِیْعِ بْنِ مُسْلِمٍ اَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَجْهَ حِمَارٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ اس کا منہ گدھے کا سا ہو جائے۔

باب النھی عن رفع البصر الی السماء فی الصلوٰۃ

نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ یَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَی السَّمَآءِ فِی الصَّلٰوةِ اَوْلَا تَرْجِعُ اِلَیْهِمْ۔

ترجمہ۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا البتہ باز آویں وہ لوگ جو نماز میں آسمان کی طرف دیکھتے ہیں اس حرکت سے ورنہ انکی آنکھیں جاتی رہیں گی۔

فائدہ اللہ جل جلالہ کی ذات مقدس آسمان کی طرف عرش کے اوپر ہے۔ بندہ جب نماز میں کھڑا ہو تو ادب یہ ہے کہ اپنی نگاہ نیچے رکھے نووی نے کہا اس فعل کی ممانعت پر نماز میں اجماع ہے اور دعا میں قاضی عیاض نے کہا اختلاف ہے شریح اور بعضوں نے اسکو مکروہ جانا اور اکثروں نے جائز کہا ہے اس لئے کہ آسمان دعا کا قبلہ ہے جیسے کعبہ نماز کا قبلہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَآءِ فِی الصَّلٰوةِ اِلَی السَّمَآءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگ باز آویں نماز میں دعا کرتے وقت آسمان کی طرف دیکھنے سے ورنہ انکی آنکھیں جاتی رہیں گی۔

باب الامر بالسکون فی الصلوٰۃ والنھی عن الاشارۃ بالید ورفعھا عند السلام واتمام الصفوف الاول والتراص فیھا والامر بالاجتماع۔

نماز میں حرکت بیجا اور سلام کیلئے ہاتھ سے اشارہ کرنیکی ممانعت اور پہلی صفوں کو پورا کرنے کا بیان اور آپس میں ملکر کھڑا ہونے کا بیان

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیْکُمْ کَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ ترجمہ۔ جابر بن سمرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم پر نکلے تو فرمایا یہ کیا بات ہے میں دیکھتا ہوں تم کو ہاتھ اٹھائے ہوئے

اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَاٰنَا حِلَقًا فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّوْنَ الصَّفَّ الْاَوَّلَ وَ يَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ

جیسے شریر گھوڑوں کی دُمیں رجو تھمتی نہیں بار بار ہلے جاتی ہیں) نماز میں حرکت نہ کرو۔ پھر آپ نکلے تو دیکھا ہم نے الگ الگ حلقے باندھے ہیں آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے میں تم کو جدا جدا پاتا ہوں پھر آپ نکلے تو فرمایا تم اس طرح صف کیوں نہیں باندھتے جیسے فرشتے اپنے مالک کے سامنے صف باندھتے ہیں، آپ نے فرمایا پہلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور صفوں میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

فائدہ یعنی بیچ میں خالی جگہ نہیں چھوڑتے۔ اور صفوں کے پورا کرنے سے یہ غرض ہے کہ جب پہلی صف بھر جاتی ہے تو دوسری صف شروع کرتے ہیں، پھر جب دوسری بالکل بھر جاتی ہے تو تیسری شروع کرتے ہیں۔ اسی طرح سے جب تک اگلی صف میں ذرا بھی جگہ خالی رہتی ہے تو پچھلی صف میں نہیں کھڑے ہوتے۔ اور یہ جو حدیث میں ہاتھ اٹھانے سے منع کیا ہے مراد اس سے سلام کے لئے ہاتھ اٹھانا ہے جیسے دوسری روایت میں اس کی تصریح موجود ہے نہ وہ ہاتھ اٹھانا جو رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہوتا ہے وہ تو مستحب ہے اور جاہل ہیں وہ حنفی جو اس حدیث کو اس کی ممانعت کے لئے پیش کرتے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْجَانِبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَ تُوْمِئُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ مَنْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ

ترجمہ۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو کہتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور ہاتھ سے دونوں طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاتھ سے کیا اشارہ کرتے ہو جیسے شریر گھوڑوں کی دُمیں تم کو کافی ہے ہاتھ اپنی ران پر رکھنا اور دائیں اور بائیں اپنے بھائی کو سلام کرنا۔

فائدہ۔ یعنی ہاتھ اٹھانے کی ضرورت نہیں صرف زبان سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا کافی ہے

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا اِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِاَيْدِيْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَنَظَرَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا شَاْنُكُمْ تُشِيْرُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ

ترجمہ۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو ہم جب سلام پھیرتے ہاتھوں سے اشارہ کرتے اور کہتے السلام علیکم السلام علیکم۔ آپ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا

خَيْلٍ شُمُسٍ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ إِلَى صَاحِبِهٖ وَلَا يُومِئْ بِيَدِهٖ۔

کیا حال ہے تمہارا تم ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو گویا تمہارے ہاتھ کیا شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں (جو ہلی جاتی ہیں) جب تم میں سے کوئی سلام پھیرے تو اپنے ساتھ والے کی طرف منہ کرے پر ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ وَإِقَامَتِهَا وَفَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ مِنْهَا وَالْإِزْدِحَامِ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَالْمُسَابَقَةِ عَلَيْهَا وَتَقْدِيمِ أُولِي الْفَضْلِ وَتَقْرِيبِهِمْ مِنَ الْإِمَامِ

صفوں کے برابر کرنے کا بیان اول صف کی پھر اول صف کی فضیلت اور پہلی صف پر ازدحام کرنا اور سبقت کرنا اوپر اسکے اور آگے ہونا فضیلت والوں کا اور نزدیک ہونا انکا امام سے

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُولُ اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا۔

ترجمہ۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے مونڈھوں پہ ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے برابر کھڑے ہو اور آگے پیچھے مت کھڑے ہو نہیں تو تمہارے دلوں میں پھوٹ ہو جائیگی اور میرے نزدیک وہ لوگ کھڑے ہوں جو بہت سمجھ دار اور عقلمند ہیں (یعنی عاقل بالغ) پھر جو ان سے قریب ہیں پھر جو ان سے قریب ہیں ابو مسعودؓ نے کہا آج تم لوگوں میں بڑی پھوٹ ہو گئی۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ امام کے پاس والی صف میں وہ لوگ کھڑے ہوں جو سب سے افضل ہوں پھر ان کے بعد جو ان سے اتر کر ہوں۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ امام سے قریب انہیں لوگوں کو جاہیے جو درجہ میں بڑے ہوں اس لئے کہ کبھی امام کو خلیفہ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ایسے لوگ امام کی بھول چوک کی اصلاح بھی کر سکتے ہیں اور نماز کی ترکیب بھی خوب سیکھ سکتے ہیں اور لوگوں کو سکھا سکتے ہیں۔ اور یہ امر نماز کی صف سے خاص نہیں بلکہ ہر مجلس میں اہل فضل اور کمال کی تقدیم اور ان کی عزت ضروری ہے۔

عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

ترجمہ۔ دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گزرا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثَلَاثًا وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے نزدیک وہ لوگ رہیں۔ جو عقلمند اور سمجھدار ہیں پھر ان سے جو نزدیک ہیں

پھر جو ان سے قریب ہیں اور بچو تم بازار کے ڈنڈوں سے (یعنی وہاں کے جھگڑوں اور لغو باتوں سے)

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ۔

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برابر کرو اپنی صفوں کو اس لئے کہ صف برابر کرنے سے نماز پوری ہوتی ہے (یعنی صف برابر کرنا کوئی فضول اور زائد کام نہیں ہے بلکہ نماز کی تکمیل کے لئے ضروری ہے)

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِيْ۔

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفوں کو پورا کرو میں تم کو پیچھے سے دیکھتا ہوں

عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ اَقِيْمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ

ترجمہ۔ ہمام بن منبہ سے روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی حدیثیں ہم سے بیان کیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ آپ نے فرمایا قائم کرو صف کو نماز میں اس لئے کہ صف برابر کرنے سے نماز اچھی ہوتی ہے۔

عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔

ترجمہ:۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم اپنی صفیں برابر کرو نہیں تو اللہ تم میں پھوٹ ڈال دیگا۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا ظاہر معنی یہی ہے۔ اور بعضوں نے کہا کہ اللہ تمہاری صورتیں بدل دیگا۔ یعنی مسخ کر دیگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ

ترجمہ۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو اس قدر برابر کرتے تھے کہ تیر کی لکڑی ان سے سیدھی ہو سکتی تھی (یہ مبالغہ ہے سیدھی چیز کو تیر کی لکڑی سے تشبیہ دیتے ہیں۔ کوئی صف بہت سیدھی ہوئی تو گویا تیر سیدھے پن میں اس سے گھٹ گیا) یہاں تک کہ آپ کو معلوم ہو گیا ہم صف سیدھا کرنا پہچان گئے۔ پھر ایک دن آپ باہر نکلے اور کھڑے ہوئے

تکبیر کہنے کو تھے اتنے میں ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا تھا آپ نے فرمایا اے خدا کے بندو! اپنی صفیں برابر کرو نہیں تو اللہ تعالیٰ تم میں پھوٹ ڈال دیگا اس لئے کہ آگے پیچھے رہنا اختلاف کی نشانی ہے اور جب تم اس اختلاف کو گوارا کر لوگے تو رفتہ رفتہ دلوں کے اختلاف کو بھی جائز رکھوگے اور یہی پھوٹ ہے جو ساری آفتوں کی جڑ ہے۔

عَنْ اَبِیْ عَوَانَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ

ترجمہ:- وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَہِمُوْا عَلَیْہِ لَاسْتَہَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّھْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْہِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَۃِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْھُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

ترجمہ:- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانتے جو اذان دینے کا اور اول صف میں شریک ہونے کا ثواب ہے پھر ان کو موقع نہ ملتا بغیر قرعہ ڈالے تو وہ قرعہ ڈالتے (یعنی اس قدر ان کا شوق ہوتا کہ کسی کو اذان دینا یا اول صف میں شریک ہونا نہ ملتا بغیر قرعہ میں نام نکلے کے) اگر اول وقت نماز پڑھنے کی فضیلت کو جانتے تو جلدی کرتے اس طرف اور اگر جانتے عشاء اور صبح کی جماعت میں آنے کے ثواب کو البتہ آتے اگر چل نہ سکتے تو سرین کے بل رگڑتے ہوئے آتے۔

فائدہ نووی نے کہا عشاء اور صبح کی جماعت فضیلت زیادہ اس لئے ہے کہ یہ دونوں نمازیں نفس پر مشکل ہیں اور دونوں میں نیند کا وقت ہوتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ اَصْحَابِہٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ لَھُمْ تَقَدَّمُوْا وَائْتَمُّوْا بِیْ وَلْیَاْتَمَّ بِکُمْ مَنْ بَعْدَکُمْ لَا یَزَالُ قَوْمٌ یَّتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرَھُمُ اللّٰہُ۔

ترجمہ:- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا (یعنی اول صف اول میں شریک ہونے میں دیر کی) آپ نے فرمایا آگے بڑھو اور میری پیروی کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری پیروی کریں اور بعض لوگ ایسے ہوں گے جو پیچھے ہٹتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو پیچھے کر دے گا اپنی رحمت اور فضل میں یا جنت میں جانے میں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْمًا فِیْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ۔ ترجمہ:- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مسجد میں سب سے آخر دیکھا۔ پھر اسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گزرا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ اَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَکَانَتْ قُرْعَۃً وَقَالَ ابْنُ حَرْبٍ الصَّفِّ الْاَوَّلِ مَا کَانَتْ اِلَّا قُرْعَۃً ترجمہ-

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اول صف کی فضیلت جانتے البتہ اس پر قرعہ ڈالتے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر اول صف ہے اور سب سے بری آخر صف ہے۔ اور عورتوں میں سب سے بری اول صف ہے (اگر مردوں کی صفیں ان کے پاس ہوں) اور سب سے بہتر آخر صف ہے (جو مردوں سے دور ہے)

فائدہ:۔ اگر نری عورتیں ہوں تو ان کی اول صف مردوں کی طرح بہتر ہے اور اول صف سے مراد وہ صف ہے جو امام کے پاس ہو خواہ اس کے لوگ بعد آئے ہوں یا پہلے اور خواہ وہ ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ تک برابر ہو یا بیچ میں کچھ حائل ہو جانے سے ناقص ہو اور یہی قول صحیح ہے (نووی)

عَنْ سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ:۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ اَمْرِ النِّسَاءِ الْمُصَلِّیَاتِ وَرَاءَ الرِّجَالِ اَنْ لَّا یَرْفَعْنَ رُءُوْسَهُنَّ مِنَ السُّجُوْدِ حَتّٰى یَرْفَعَ الرِّجَالُ

جب عورتیں مردوں کے پیچھے نماز پڑھتی ہوں تو سر اٹھائیں جب تک مرد سر نہ اٹھا لیں۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِیْ اُزُرِهِمْ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ مِثْلَ الصِّبْیَانِ مِنْ ضِیْقِ الْاُزُرِ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ یَّا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَكُنَّ حَتّٰى یَرْفَعَ الرِّجَالُ۔

ترجمہ۔ سہل بن سعد سے روایت ہے میں نے مردوں کو دیکھا لڑکوں کی طرح گلے میں ازاریں باندھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے اس لیے کہ ازاریں تنگ تھیں (یعنی کپڑا کم تھا تو کھل جانے کے ڈر سے باندھ لیتے) ایک کہنے والے نے کہا اے عورتوں تم اپنا سر مت اٹھاؤ (سجدہ سے) جب تک مرد سر اٹھا نہ لیں (ایسا نہ ہو کہ کسی مرد کی ستر پر نظر پڑ جائے)

بَابُ خُرُوْجِ النِّسَاءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ اِذَا لَمْ یَتَرَتَّبْ عَلَیْهِ فِتْنَةٌ وَاَنَّهَا لَا تَخْرُجُ مُطَیَّبَةً۔

عورتوں کا نماز کیلئے مسجد میں جانا جبکہ کسی طرح کے فتنہ کا خوف نہ ہو اور عورتوں کو خوشبو لگا کر باہر نکلنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَاْذَنَتْ اَحَدَكُمْ امْرَاَتُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعْهَا:

ترجمہ:۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد میں جانا چاہے تو اس کو منع نہ کرے

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَاْذَنَّكُمْ اِلَيْهَا قَالَ فَقَالَ بِلَالُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهُ سَبًّا سَيِّئًا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ ۔

ترجمہ:۔ سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اپنی عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے مت روکو جب وہ تم سے جانے کی اجازت مانگیں۔ بلال نے یہ سن کر کہا قسم خدا کی ہم تو ان کو منع کریں گے۔ سالم نے کہا عبداللہ یہ سنتے ہی بلال کی طرف متوجہ ہوئے اور ایسی بری گالی ان کو دی ویسی کبھی نہیں دی تھی۔ اور کہا میں تو تجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو کہتا ہے ہم منع کریں گے۔

فائدہ۔ گویا مقابلہ کرتا ہے حدیث کا اپنی رائے سے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہی حال بعض مقلدوں کا ہے خدا ان کو ہدایت کرے اور ان کے حال پر رحم کرے کہ حدیث کے مقابل میں مجتہد کی رائے اور قیاس کو پیش کرتے ہیں مسلمان کا ہرگز یہ کام نہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یا فعل کے سامنے کسی اور کے قول یا فعل کی سند لائے بلکہ ایسی بے ادبی اور شیطنت میں خوف ہے کفر کا۔ ہمارا تو یہ عقیدہ اور عمل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول وفعل کے سامنے سارے جہاں کے قول وفعل کی کوئی حقیقت نہیں۔ خدائے تعالیٰ ہمارا اور سب مومنوں کا خاتمہ بخیر کرے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت کی توفیق بخشے:۔ ؎

بجز ابروئے تو محراب دل حافظ نیست ؎ طاعت غیر تو در مذہب ما نتواں کرد

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کی مسجدوں میں جانے سے مت منع کرو۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا یہ حدیثیں صاف ہیں عورتوں کو مسجدوں میں جانے کے جواز میں پر علماء نے اس میں شرطیں لگائی ہیں کہ خوشبو نہ لگائیں، بنی ٹھنی نہ ہو، ایسا زیور نہ پہنے ہو جو آواز دے جوان نہ ہو کسی فساد کا ڈر نہ ہو۔ اور نکلنے کی ممانعت تنزیہی ہے اس صورت میں کہ عورت خاوند والی ہو اور شرطیں پائی جائیں۔ اگر عورت خاوند والی نہ ہو تو حرام ہے انتہی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اسْتَاْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ اِلَى الْمَسَاجِدِ فَاْذَنُوْا لَهُنَّ :۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تمہاری

عورتیں تم سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو ان کو اجازت دو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ لَا نَدَعُهُنَّ يَخْرُجْنَ فَيَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا قَالَ فَزَبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ لَا نَدَعُهُنَّ ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو رات کو مسجد میں جانے سے مت منع کرو۔ عبداللہ کا ایک بیٹا بولا ہم تو ان کو نہیں چھوڑیں گے پھر وہ فریب کیا کریں گی عبداللہ نے اس کو جھڑکا اور کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں تو کہتا ہے ہم ان کو نہیں چھوڑیں گے۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

ترجمہ۔ وہی جو اوپر گزرا:۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنُوْا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ وَاقِدٌ اِذًا يَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا قَالَ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِهِ وَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ لَا ۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجازت دو عورتوں کو رات کو مسجد میں جانے کی ان کا ایک بیٹا جس کا نام واقد تھا کہنے لگا پھر تو وہ یہی بہانا کریں گی۔ عبداللہ نے اس کے سینے پر مارا اور کہا میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تو نہیں مانتا۔

عَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ

ترجمہ۔ بلال بن عبداللہ بن عمر نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت منع کرو عورتوں کو مسجد میں جانے کے ثواب سے جب وہ تم سے اجازت چاہیں۔ بلال نے کہا ہم تو خدا کی قسم ان کو منع کریں گے۔ عبداللہ نے کہا میں تو کہتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا اور تو کہتا ہے ہم منع کریں گے

عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ كَانَتْ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَطَيَّبْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ ۔

ترجمہ۔ زینب ثقفیہ نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم عورتوں میں سے کوئی عشاء کی نماز میں آنا چاہے تو اس رات کو خوشبو نہ لگاوے۔

عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا :-

ترجمہ ۔ زینب سے روایت ہے جو عبد اللہ کی بی بی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو خوشبو لگا کر نہ آئے ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ :-

ترجمہ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت خوشبو کی دھونی لے وہ ہمارے ساتھ عشاء کی جماعت میں شریک نہ ہو ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ لَوْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ اَنِسَاءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُنِعْنَ الْمَسْجِدَ قَالَتْ نَعَمْ :-

ترجمہ ۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان باتوں کو دیکھتے جو اب عورتیں کرنے لگی ہیں (یعنی بناؤ سنگھار خوشبو آواز دار زیورات باریک کپڑے پہننا) البتہ ان کو مسجد میں آنے سے منع کر دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کی گئی تھیں ۔ عمرہ نے کہا میں حضرت عائشہ رضی سے پوچھا کیا بنی اسرائیل کی عورتیں مسجد میں آنے سے منع کی گئی تھیں ۔ انھوں نے کہا ہاں !

فائدہ : ۔ اس حدیث سے عورتوں کے باہر نکلنے کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی بلکہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عورتیں بلا مزاحمت مسجدوں میں نماز کے لئے آیا جایا کرتیں اور یہ جو بیان ہوا یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قیاس ہے اگر دلیل بھی ہو تو بن ٹھن کر غیر مردوں کو دکھانے کی نیت سے نکلنے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور جب نیت بد ہو تو ہر ایک فعل مباح کیا مستحب بھی منع ہو جاتا ہے ۔

عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ۔ ترجمہ ۔ وہی جو اوپر گذرا ۔

بَابُ التَّوَسُّطِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ الْجَهْرِيَّةِ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْاِسْرَارِ اِذَا خَافَ مِنَ الْجَهْرِ مَفْسَدَةً

جہری نماز میں قرآن بہت پکار کے نہ پڑھنا جب کسی فساد کا ڈر ہو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهٗ

ترجمہ ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مت پکار کر پڑھ نماز میں اور نہ بہت آہستہ یہ آیت اس وقت اتری جب آپ کا زور

بالقرآن فإذا سمع ذلك المشركون سبوا القرآن ومن أنزله ومن جاء به فقال الله عز وجل لنبيه صلى الله عليه وسلم ولا تجهر بصلاتك فيسمع المشركون قراءتك ولا تخافت بها عن أصحابك أسمعهم القرآن ولا تجهر ذلك الجهر وابتغ بين ذلك سبيلا يقول بين الجهر والمخافتة:۔

ڈر سے مکہ میں (ایک گھر میں) پوشیدہ تھے جب نماز پڑھتے تو قرآن بلند آواز سے پڑھتے اور مشرک اس کو سن کر قرآن کو اور قرآن کے اتارنے اور لانے والے کو برا کہتے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے فرمایا اتنا آہستہ مت پڑھ کہ تیرے ساتھ والے نہ سنیں یعنی اتنی آواز سے پڑھ کہ وہ سنیں اور اتنا پکار کے مت پڑھ (کہ کافروں تک آواز جائے) بلکہ بیچ کی چال یعنی دھیمی آواز سے پڑھ۔

عن عائشة في قوله تعالى ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها قال أنزل هذا في الدعاء

ترجمہ:۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ آیت ولا تجہر بصلاتک آخر تک دعا کے باب میں اتری (یعنی دعا نہ بہت زور سے مانگے نہ بہت آہستہ)

عن هشام بهذا الإسناد مثله: ترجمہ:۔ دوسری روایت کا بھی وہی ترجمہ جو اوپر گزرا۔

باب الاستماع للقرآن - قرآن سننے کا حکم

عن ابن عباس في قوله تعالى لا تحرك به لسانك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا نزل عليه جبريل بالوحي كان مما يحرك به لسانه وشفتيه فيشتد عليه فكان ذلك يعرف منه فأنزل الله تبارك وتعالى لا تحرك به لسانك لتعجل به أخذه إن علينا جمعه وقرآنه إن علينا أن نجمعه في صدرك وقرآنه فتقرأه فإذا قرأناه فاتبع قرآنه قال أنزلناه فاستمع له إن علينا بيانه أن نبينه بلسانك فكان إذا أتاه جبريل أطرق فإذا ذهب قرأه كما وعده الله تعالى:۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مت ہلا اپنی زبان کو۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ جب جبرئیل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی لے کر آتے آپ وحی کو سنتے جاتے اور اپنی زبان اور ہونٹوں کو بھی ہلاتے جاتے اس ڈر سے کہ کہیں بھول نہ جائیں۔ آپ بھی جبرئیل کے ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے اس میں بڑی مشکل ہوتی اور یہ سختی آپ کے چہرے سے ظاہر ہوتی تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری مت ہلا اپنی زبان جلد یاد کرنے کے لئے یہ ہمارا کام ہے کہ اسے تیرے دل میں جما دیں اور تجھے پڑھا دیں پھر جب ہم پڑھیں (یعنی ہمارا فرشتہ پڑھے) تو تو دل لگا کر سنیں۔ یہ ہمارا کام ہے کہ تیری زبان سے اس کو نکلوا دیں گے اس کے بعد جب جبرئیل علیہ السلام آتے تو آپ گردن جھکا لیتے

(اور خاموش سنا کرتے) پھر جبرئیل علیہ السلام کے جاتے ہی آپ ویسا ہی پڑھ کر سنا دیتے جیسے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَأُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَقْرَأَهُ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مت ہلا اپنی زبان کو جلدی یاد کرنے کیلئے۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن اترنے سے بڑی تکلیف اٹھاتے اپنے ہونٹوں کو ہلاتے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اسی طرح اپنے ہونٹوں کو ہلا کر سعید کو دکھلایا۔ سعید نے کہا میں بھی اسی طرح ہلاتا ہوں جیسے عبداللہ بن عباس نے ہلایا تھا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری مت ہلا اپنی زبان کو جلدی یاد کرنے کیلئے۔ یہ ہمارا کام ہے تیرے دل میں جما دینا اور پڑھا دینا پھر جب ہم پڑھیں تو دل لگا کر سن۔ عبداللہ بن عباس نے کہا اس آیت کے اترنے کے بعد جب جبرئیل علیہ السلام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے تو آپ انکی قرارت سنتے رہتے۔ جب جبرئیل علیہ السلام چلے جاتے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح پڑھ دیتے جیسے جبرئیل علیہ السلام نے پڑھایا تھا۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ وَالْقِرَاءَةِ عَلَى الْجِنِّ

صبح کی نماز میں قرآن پکار کر پڑھنا اور جنوں کے سامنے قرآن پڑھنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ وَمَا رَآهُمْ انْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنوں کو قرآن نہیں سنایا نہ ان کو دیکھا۔ آپ اپنے اصحاب کے ساتھ عکاظ کے بازار کو گئے اس وقت شیطانوں کا آسمان پر جانا بند ہو گیا تھا اور ان پر آگ کے کوڑے برسائے جاتے تھے تو شیاطین اپنے لوگوں میں گئے اور کہنے لگے ہمارا آسمان پر جانا بند

الشُّهُبُ قَالُوا مَا ذَاكَ إِلَّا مِنْ شَيْءٍ حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْطَلَقُوا يَضْرِبُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَمَرَّ النَّفَرُ الَّذِينَ أَخَذُوا نَحْوَ تِهَامَةَ وَهُوَ بِنَخْلٍ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظَ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ وَقَالُوا هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَرَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ

ہو گیا اور ہم پر آگ کے کوڑے برسنے لگے۔ انہوں نے کہا اس کا سبب ضرور کوئی نیا امر ہے تو پورب پچھم کی طرف پھر کر خبر لو اور دیکھو کیا وجہ ہے جو آسمان کی خبریں آنا بند ہو گئیں۔ وہ زمین میں پورب اور پچھم کی طرف پھرنے لگے۔ کچھ لوگ ان میں کے تہامہ (حجاز کے ملک کو کہتے ہیں) کی طرف آئے عکاظ کے بازار کو جانے کیلئے۔ آپ اس وقت نخل میں (نخل ایک مقام کا نام ہے)، اپنے اصحاب کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ جب انہوں نے قرآن سنا تو ادھر دل لگایا اور کہنے لگے آسمان کی خبریں موقوف ہونے کا یہی سبب ہے۔ پھر وہ اپنی قوم کے پاس لوٹ گئے اور کہنے لگے اے ہماری قوم کے لوگو! ہم نے ایک عجب قرآن سنا جو سیدھی راہ کی طرف لیجاتا ہے پھر ہم اس پر ایمان لائے اور ہم کبھی خدا کے ساتھ شریک نہ کریں گے تب اللہ نے سورۂ جن اپنے پیغمبر پر اتاری قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن آخر تک۔

فائدہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں کو قرآن نہیں سنایا۔ نووی نے کہا اس کے بعد ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جنوں کا قاصد آیا۔ میں اس کے ساتھ گیا اور جنوں کو قرآن سنایا۔ علماء نے کہا یہ دونوں الگ الگ قصے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ابتدائے نبوت میں ہے جب جن خود آئے تھے اور قرآن سنکر گئے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا علم وحی اترنے کے بعد ہوا۔ اور عبداللہ بن مسعود کی حدیث دور زمانے کی ہے جب اسلام خوب پھیل گیا تھا۔

شیاطین کہنے لگے ہمارا آسمان پر جانا بند ہو گیا اور ہم پر آگ کے کوڑے برسنے لگے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے بعد ہوا اس سے پہلے کا نہ تھا اسی واسطے شیطانوں کو اس کی فکر پیدا ہوئی اور چاروں طرف پھر کر کھوج لگانے لگے۔ اور اس زمانہ میں ملک عرب میں کاہن اور نجومی بہت تھے

ان کو یہ بات معلوم ہوئی کہ آسمان سے خبروں کا آنا بند ہو گیا اور آگ کے کوڑے برسنے لگے جس کو عوام تارا ٹوٹنا کہتے ہیں اور عربی میں اس کو شہاب کہتے ہیں، تو شہاب ہمارے پیغمبر کی نبوت کی دلیل ہے۔ اور علماء کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ شہاب ہمیشہ سے ہے جب سے دنیا قائم ہے اور ابن عباس اور زہری کا یہی قول ہے اور عرب کے پرانے شعروں سے بھی اسکا ثبوت ہوتا ہے اور ابن عباس سے ایک حدیث بھی اس باب میں مروی ہے۔ زہری سے اس آیت کے بارے میں پوچھا اب جو کوئی سنے گا وہ کوڑا کھائے گا انہوں نے کہا شہاب پہلے بھی تھا لیکن ہمارے پیغمبر کی نبوت کے بعد سے وہ نہایت سخت اور موٹا ہو گیا اور بعضوں نے کہا کہ شہاب قدیم ہے لیکن شیطانوں کا شہاب سے جلایا جانا ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے بعد ہوا واللہ اعلم۔

آپ مقام نخل میں اپنے اصحاب کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے جب انہوں (جنوں) نے قرآن سنا تو ادھر دل لگایا اور کہنے لگے آسمان کی خبریں موقوف ہونے کا یہی سبب ہے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صبح کی نماز میں قرارت پکار کر کرنی چاہئے۔ امام عبداللہ مازری نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ وہ قرآن سنتے ہی ایمان لائے۔ اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ جنوں کو آخرت میں گناہوں پر عذاب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے میں جہنم کو جنوں اور آدمیوں سے بھروں گا۔ اسی طرح صحیح قول یہ ہے کہ انکو مومنین کی طرح ثواب بھی سلے اور جنت کی نعمتیں بھی ملیں گی۔ اور بعضوں کے نزدیک وہ جانوروں کی طرح خاک ہو جائیں گے۔

عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلْقَمَةَ هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ فَقَالَ عَلْقَمَةُ أَنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ هَلْ شَهِدَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ لَا وَلَكِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَقَدْنَاهُ فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْأَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ فَقُلْنَا اسْتُطِيرَ أَوِ اغْتِيلَ قَالَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا هُوَ جَاءٍ مِنْ قِبَلِ حِرَاءٍ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْنَاكَ فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ فَبِتْنَا بِشَرِّ

ترجمہ۔ عامر سے روایت ہے میں نے علقمہ سے پوچھا کیا لیلۃ الجن کو ابن مسعود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے انہوں نے کہا میں نے ابن مسعود سے پوچھا اور کہا کہ لیلۃ الجن کو کوئی تم میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا (یعنی جس رات آپ نے جنوں سے ملاقات فرمائی) انہوں نے کہا نہیں۔ لیکن ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ گم ہو گئے ہم نے آپ کو پہاڑ کی وادیوں اور گھاٹیوں میں ڈھونڈھا۔ آپ نہ ملے۔ ہم سمجھے کہ

لَيْلَةً بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَقَالَ أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ قَالَ فَانْطَلَقَ بِنَا فَأَرَانَا آثَارَهُمْ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ وَسَأَلُوهُ الزَّادَ فَقَالَ لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْفَرَ مَا يَكُونُ لَحْمًا وَكُلُّ بَعَرَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمْ.

آپ کو جن اڑا لے گئے یا کسی نے چپکے سے مار ڈالا اور رات ہم نے نہایت برے طور سے بسر کی۔ جب صبح ہوئی تو دیکھا آپ حرا (جبل نور پہاڑ ہے جو مکہ اور منا کے بیچ میں ہے) کی طرف سے آرہے ہیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ رات کو آپ ہم کو نہ ملے۔ ہم نے ڈھونڈھا جب بھی نہ پایا۔ آخر ہم نے برے طور سے رات کاٹی۔ آپ نے فرمایا مجھ جنوں کی طرف سے ایک بلانے والا آیا میں اس کے ساتھ گیا اور جنوں کو قرآن سنایا پھر ہم کو اپنے ساتھ لیگئے اور ان کو نشان اور ان کے انگاروں کے نشان بتلائے جنوں نے آپ سے توشہ چاہا۔ آپ نے فرمایا اس جانور کی ہر ہڈی جو اللہ کے نام پر کاٹا جاوے تمہاری خوراک ہے تمہارے ہاتھ میں پڑتی ہے وہ گوشت سے پر ہو جاویگی اور ہر ایک اونٹ کی مینگنی تمہارے جانوروں کی خوراک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہڈی اور مینگنی سے استنجا مت کرو کیونکہ وہ تمہارے بھائی جنوں اور ان کے جانوروں کی خوراک ہے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لیلۃ الجن کو نہ تھے اور وہ روایت باطل ہوتی ہے جو سنن ابوداؤد میں ہے جسمیں نبیذ سے وضو کرنے کا ذکر ہے اس لئے کہ امام مسلم کی روایت صحیح ہے اور ابوداؤد کی روایت میں زید ہے مولی عمرو بن حریث کا اور وہ مجہول ہے۔

عَنْ دَاوُدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَأَلُوهُ الزَّادَ وَكَانُوا مِنْ جِنِّ الْجَزِيرَةِ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ مِنْ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ مُفَصَّلًا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔ یہ جو اوپر کی روایت میں مذکور ہے کہ جنوں نے آپ سے توشہ چاہا شعبی کا قول ہے اور حدیث ختم ہو گئی یہاں تک کہ ان کے انگاروں کے نشان بتلائے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْلِهِ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ ترجمہ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَهُ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں لیلۃ الجن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نہ تھا لیکن مجھ کو آرزو رہ گئی کاش میں آپ کے ساتھ ہوتا۔

عَنْ مَعْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ

ترجمہ۔ معن سے روایت ہے میں نے

مَسْرُوقًا مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْكَ يَعْنِيْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اٰذَنَتْهُ بِهِمْ شَجَرَةٌ

اپنے باپ سے سُنا انہوں نے کہا میں نے مسروق سے پوچھا جس رات جنوں نے قرآن آکر سنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کی خبر کس نے دی۔ انہوں نے کہا مجھ سے تمہارے باپ (یعنی عبداللہ بن مسعود) نے بیان کیا کہ آپ کو جنوں کے آنے کی خبر درخت نے دی۔

فائدہ - نووی نے کہا یہ حدیث دلیل ہے اس امر کی کہ اللہ تعالیٰ کبھی جماد کو قوت تمیز عطا کرتا ہے اور قرآن کی آیتوں سے اس کا ثبوت موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعض پتھر خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں۔ اور فرمایا ہر چیز اس کی پاکی لولتی ہے لیکن تم نہیں سمجھتے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں مکہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو مجھے سلام کیا کرتا تھا اور ایک حدیث میں ہے کہ دو درخت آپ کے پاس آئے اور ستون حنانہ نے آپ کے ہی فراق میں رونا شروع کر دیا اور کھانے نے تسبیح کہی اور موسیٰ علیہ السلام کے کپڑے ایک پتھر لیکر بھاگا۔ اور احد اور حراء نے جنبش کی انتہےٰ۔

میں کہتا ہوں کہ ان باتوں میں عقل سلیم کی رو سے ذرا بھی شبہ نہیں ہو سکتا اس لئے کہ قوت تکلم اور تمیز جو انسان کے دماغ اور زبان میں ہے یہ بھی خدا کی دی ہوئی ہے ورنہ دماغ اور زبان فی نفسہ دونوں چہاڑ اور پتھر کی طرح جمادات ہیں۔ البتہ ان امور میں وہی لوگ شبہ کرتے ہیں جو خداوند کریم کی قدرت کاملہ میں غور نہیں کرتے اور بیوقوفوں کی تقلید پر مرتے ہیں اور ہر بات کو بے سوچے سمجھے اختیار کر لیتے ہیں۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر میں قرارت کا بیان

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ وَكَذٰلِكَ فِي الصُّبْحِ

ترجمہ - ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو نماز پڑھاتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور کبھی ایک دو آیت ہم کو سنا دیتے تھے اور ظہر کی پہلی رکعت دوسری رکعت سے لمبی ہوتی۔ اسی طرح صبح کی نماز میں

فائدہ - پہلی رکعت دوسری سے لمبی ہوتی یعنی پہلی رکعت بہ نسبت دوسری کے لمبی ہوتی۔ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر رکعت میں پوری ایک سورت پڑھنا اگرچہ چھوٹی ہو

افضل ہے اس سے کہ لمبی سورت میں سے ایک یا دو رکوع پڑھے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ظہر اور فجر کی پہلی رکعت دوسری کی نسبت لمبی کرنا بہتر ہے اور یہی ٹھیک اور صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃٍ وَّیُسْمِعُنَا الْاٰیَۃَ اَحْیَانًا وَّیَقْرَأُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُخْرَیَیْنِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔

ترجمہ۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھتے تھے اور کبھی ایک آدھ آیت ہم کو سنا دیتے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے۔

فائدہ۔ پچھلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور دوسری سورت کا پڑھنا افضل ہے اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک پچھلی دو رکعتوں میں قرارت واجب نہیں ہے بلکہ خاموشی یا تسبیح کافی ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا نَحْزُرُ قِیَامَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِیَامَہٗ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الظُّھْرِ قَدْرَ قِرَاءَۃِ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَۃِ وَحَزَرْنَا قِیَامَہٗ فِی الْاُخْرَیَیْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِکَ وَحَزَرْنَا قِیَامَہٗ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰی قَدْرِ قِیَامِہٖ فِی الْاُخْرَیَیْنِ مِنَ الظُّھْرِ وَفِی الْاُخْرَیَیْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ ذٰلِکَ وَلَمْ یَذْکُرْ اَبُوْ بَکْرٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ وَقَالَ قَدْرَ ثَلٰثِیْنَ اٰیَۃً

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم ظہر اور عصر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیام کا اندازہ کرتے تھے تو معلوم ہوا کہ آپ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں اتنی دیر قیام کرتے تھے جتنی دیر میں سورہ الم تنزیل السجدہ پڑھی جائے اور پچھلی دو رکعتوں میں اس کا آدھا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر اور عصر کی پچھلی دو رکعتوں میں اس کا آدھا اور ابو بکر نے اپنی روایت میں سورہ الم تنزیل سجدہ کا ذکر نہیں کیا بلکہ تیس ۳۰ آیتوں کے برابر کہا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِیْ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ قَدْرَ ثَلٰثِیْنَ اٰیَۃً وَّفِی الْاُخْرَیَیْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشَرَۃَ اٰیَۃً اَوْ قَالَ نِصْفَ ذٰلِکَ وَفِی الْعَصْرِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ فِیْ کُلِّ

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں ہر رکعت میں تیس آیتوں کے برابر قرارت کرتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کے برابر یا یوں کہا اس کا آدھا۔ اور عصر کی

رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذٰلِكَ

پہلی دو رکعتوں میں ہر رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر اور پچھلی دو رکعتوں میں اس کا آدھا۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ اَنَّ اَهْلَ الْكُوفَةِ شَكَوْا سَعْدًا اِلٰى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرُوْا مِنْ صَلٰوتِهٖ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ عُمَرُ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ لَهٗ مَا عَابُوْهُ بِهٖ مِنْ اَمْرِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَخْرِمُ عَنْهَا اِنِّيْ لَاَرْكُدُ بِهِمْ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ فَقَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا اَبَا اِسْحٰقَ

ترجمہ۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کوفہ والوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت سعد کی شکایت کی یعنی ان کی نماز کی۔ حضرت عمرؓ نے سعد کو بلا بھیجا۔ وہ آئے۔ انہوں نے بیان کیا جو کوفہ والوں نے شکایت کی تھی نماز کی سعد نے کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح نماز پڑھاتا ہوں اس میں کمی نہیں کرتا۔ پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابو اسحاق! تم سے یہی امید ہے۔

فائدہ۔ ابو اسحاق یہ کنیت ہے سعد کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ منہ پر تعریف کرنا درست ہے اگر کسی ضرر کا ڈر نہ ہو۔ اسی طرح امام کا دریافت کرنا اپنے عاملوں کی شکایت کو ضروری ہے۔

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذر چکا۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَوْكَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَمُدُّ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ وَمَا اٰلُوْ مَا اقْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ اَوْ ذَاكَ ظَنِّيْ بِكَ

ترجمہ۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے سعدؓ سے کہا لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں ہر بات کی یہاں تک کہ نماز کی بھی۔ سعد نے کہا میں تو پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر پڑھتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں میں کوتاہی نہیں کرتا۔ حضرت عمر نے کہا تم سے ایسا ہی گمان ہے یا میرا گمان تمہارے ساتھ ایسا ہی ہے۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ وَزَادَ فَقَالَ تُعَلِّمُنِي الْاَعْرَابُ بِالصَّلٰوةِ

ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ سعد نے کہا یہ گنوار لوگ مجھ کو نماز سکھلاتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَقَدْ کَانَتْ صَلٰوۃُ الظُّھْرِ تُقَامُ فَیَذْھَبُ الذَّاھِبُ اِلَی الْبَقِیْعِ فَیَقْضِیْ حَاجَتَہٗ ثُمَّ یَتَوَضَّأُ ثُمَّ یَاْتِیْ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی مِمَّا یُطَوِّلُھَا

ترجمہ۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ظہر کی نماز کھڑی ہو جاتی پھر جانے والا بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر وضو کر کے آتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی رکعت میں ہوتے اسقدر اسکو لمبا کرتے۔

عَنْ قَزَعَۃَ قَالَ اَتَیْتُ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَھُوَ مَکْثُوْرٌ عَلَیْہِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْہُ قُلْتُ اِنِّیْ لَا اَسْاَلُکَ عَمَّا سَاَلَکَ ھٰؤُلَاۗءِ عَنْہُ قُلْتُ اَسْاَلُکَ عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَالَکَ فِیْ ذٰلِکَ مِنْ خَیْرٍ فَاَعَادَھَا عَلَیْہِ فَقَالَ کَانَتْ صَلٰوۃُ الظُّھْرِ تُقَامُ فَیَنْطَلِقُ اَحَدُنَا اِلَی الْبَقِیْعِ فَیَقْضِیْ حَاجَتَہٗ ثُمَّ یَاْتِیْ اَھْلَہٗ فَیَتَوَضَّأُ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلَی الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی۔

ترجمہ۔ قزعہ سے روایت ہے کہ میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اُن کے پاس بہت سے لوگ جمع تھے۔ جب سب چلے گئے تو میں نے کہا میں تم سے وہ باتیں نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے بلکہ میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھتا ہوں۔ انہوں نے کہا اس کے پوچھنے میں تیری بھلائی نہ ہو گی (کیونکہ تو ویسی نماز نہ پڑھ سکے گا پھر کیا فائدہ) قزعہ نے دوبارہ یہی پوچھا جب ابوسعید نے کہا کہ ظہر کی نماز کھڑی ہوتی اور ہم میں سے کوئی بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر آکر وضو کرتا پھر مسجد میں آتا، دیکھتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی رکعت میں ہوتے۔

بَابُ الْقِرَاءَۃِ فِی الصُّبْحِ

فجر کی نماز میں قرارت کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلّٰی لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَکَّۃَ فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَۃَ الْمُؤْمِنِیْنَ حَتّٰی جَاۗءَ ذِکْرُ مُوْسٰی وَھَارُوْنَ اَوْ ذِکْرُ عِیْسٰی مُحَمَّدُ ابْنُ عَبَّادٍ یَشُکُّ اَوِ اخْتَلَفُوْا عَلَیْہِ اَخَذَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَعْلَۃٌ فَرَکَعَ وَعَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذٰلِکَ وَفِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَحَذَفَ فَرَکَعَ وَفِیْ حَدِیْثِہٖ وَعَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ عَمْرٍو وَلَمْ یَقُلِ ابْنُ الْعَاصِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن سائب ؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فجر کی نماز مکہ میں پڑھائی اور سورۂ مومنون شروع کی یہاں تک کہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا ذکر آیا یا عیسیٰ کا شک ہے محمد بن عباد کو (جو اس حدیث کا راوی ہے) یا راویوں کا اختلاف ہے آپ کو کھانسی لگی تو رکوع کر دیا عبداللہ بن سائب اس وقت موجود تھے عبدالرزاق کی روایت میں ہے آپ نے قرارت

موقوف کردی اور رکوع کر دیا۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ سورت کا پڑھنا ضروری نہیں اور قرارت موقوف کرنا جائز ہے اگر عذر سے ہو باتفاق علماء اور جو عذر نہو تب بھی جائز ہے اور مکروہ نہیں مگر ہمارے نزدیک اولیٰ کے خلاف ہے اور مالک کے نزدیک مشہور روایت میں مکروہ ہے۔

عَنْ عَمْرِو ابْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ

ترجمہ۔ عمرو بن حویث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز میں اذا الشمس کورت پڑھی۔

عَنْ قُطْبَةَ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَصَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَءَ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ حَتّٰى قَرَءَ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ قَالَ فَجَعَلْتُ أُرَدِّدُهَا وَلَا أَدْرِيْ مَا قَالَ

ترجمہ۔ قطبہ بن مالک رضہ سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی تو سورہ ق پڑھی۔ جب آپ نے یہ آیت پڑھی والنخل باسقات میں بھی اسکو پڑھنے لگا لیکن مطلب نہ سمجھا (مطلب اس کا یہ ہے اور درخت کھجور کی لمبی لمبی جس میں گھنے خوشے لگے ہیں)

عَنْ قُطْبَةَ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي الْفَجْرِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ

ترجمہ۔ قطبہ بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فجر میں پڑھتے سنا والنخل باسقات لہا طلع نضید (یہ آیت سورہ ق میں ہے)

عَنْ زِيَادِ ابْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهٖ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَءَ فِيْ أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ وَرُبَّمَا قَالَ قٓ

ترجمہ۔ زیاد بن علاقہ نے اپنے چچا (قطبہ بن مالک) سے سنا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی فجر کی آپ نے پہلی رکعت میں یہ پڑھا والنخل باسقات لہا طلع نضید یا یوں کہا سورہ ق پڑھی۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَءُ فِي الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَكَانَ صَلٰوتُهٗ بَعْدُ تَخْفِيْفًا

ترجمہ۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز میں سورہ قاف والقرآن المجید پڑھتے تھے اور باقی نمازیں ہلکی پڑھتے تھے۔

عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ ابْنَ سَمُرَةَ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُخَفِّفُ الصَّلٰوةَ وَلَا يُصَلِّيْ صَلٰوةَ هٰٓؤُلَاءِ قَالَ وَأَنْبَأَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ سماک سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے بارے میں۔ انہوں نے کہا آپ ہلکی نماز پڑھتے تھے۔ ان لوگوں کی طرح

كَانَ يَقْرَءُ فِي الْفَجْرِ بِقَافٍ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَنَحْوِهَا۔

(بڑی بڑی سورتیں) نہیں پڑھتے تھے اور فجر کی نماز میں آپ ق والقرآن المجید یا اس کے برابر سورتیں پڑھتے تھے۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِي الصُّبْحِ اَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ

ترجمہ۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز میں واللیل اذا یغشٰی پڑھتے تھے اور عصر میں بھی اتنی بڑی سورتیں اور فجر کی نماز میں اس سے لمبی سورتیں پڑھتے تھے

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَءُ فِي الظُّهْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الصُّبْحِ بِاَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ

ترجمہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے تھے اور فجر کی نماز میں اس سے لمبی سورتیں پڑھتے تھے۔

عَنْ اَبِي بَرْزَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَءُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ

ترجمہ۔ ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لیکر سو آیتوں تک پڑھتے تھے

عَنْ اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي الْفَجْرِ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَءُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِيْ بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ اِنَّهَا لَاٰخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ

ترجمہ۔ ام فضل بنت حارث نے عبداللہ بن عباس کو سورہ والمرسلات عرفا پڑھتے سنا۔ تو کہا بیٹا تو نے یہ سورت پڑھ کر مجھ کو یاد دلایا۔ سب سے آخر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سورت سنی تھی۔ آپ نے مغرب کی نماز میں ۔۔۔ پڑھا تھا۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيْثِ صَالِحٍ ثُمَّ مَا صَلّٰى بَعْدُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر اس کے بعد آپ نے وفات تک نماز نہیں پڑھی (یعنی امامت نہیں کی۔)

عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ بِالطُّوْرِ فِي الْمَغْرِبِ۔

ترجمہ۔ جبیر بن مطعم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سورہ طور کو مغرب کی نماز میں سنا۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ

عشاء کی نماز میں قرأت کا بیان

عَنْ بَرَاءٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فَقَرَءَ فِيْ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ التِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝

ترجمہ۔ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں تھے آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی تو سورہ والتین والزیتون ایک رکعت میں پڑھی۔

عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ اَنَّهٗ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فَقَرَءَ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝

ترجمہ۔ براء بن عازب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ آپ نے سورۂ والتین والزیتون پڑھی

عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَءَ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِّنْهُ

ترجمہ۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشاء کی نماز میں سورۂ والتین پڑھی میں نے ایسا خوش الحان کسی کو نہیں پایا۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَاْتِيْ فَيَؤُمُّ قَوْمَهٗ فَصَلَّى لَيْلَةً مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتٰى قَوْمَهٗ فَاَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى وَحْدَهٗ وَانْصَرَفَ فَقَالُوْا لَهٗ اَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ وَلَاٰتِيَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاُخْبِرَنَّهٗ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَاِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتٰى فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُعَاذٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اقْرَاْ بِكَذَا وَاقْرَاْ بِكَذَا قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِعَمْرٍو اِنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ اقْرَاْ وَالشَّمْسِ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے معاذ بن جبل رض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر گھر آکر اپنے لوگوں کی امامت کرتے۔ وہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتھ عشاء کی نماز پڑھ آئے پھر اپنی قوم کی امامت کی اور سورۂ بقرہ شروع کی۔ ایک شخص نے منہ موڑا اور سلام پھیر دیا اور اکیلے نماز پڑھ کر چلا گیا۔ لوگوں نے کہا شاید تو منافق ہے۔ وہ بولا نہیں میں منافق نہیں ہوں قسم خدا کی اور میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤنگا اور آپ سے کہوں گا۔ پھر وہ آپ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اونٹوں والے ہیں دن بھر اونٹوں سے پانی نکالتے ہیں

وَضُحٰهَا وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَقَالَ عَمْرٌو وَنَحْوَ هٰذَا۔

اور معاذ آپ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر آئے اور سورۂ بقرہ شروع کی۔ یہ سُنکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معاذ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے معاذ! کیا تو فسادی ہے (جو لوگوں کو نفرت دلانا چاہتا ہے اور فتنہ کھڑا کرتا ہے) یہ یہ سورت پڑھا کر۔ جابرؓ نے کہا آپ نے فرمایا والشمس وضحٰہا والضحیٰ واللیل اذا یغشٰی سبح اسم ربک الاعلیٰ۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ فرض پڑھنے والے کی اقتدار نفل پڑھنے والے کے پیچھے جائز ہے کیونکہ معاذ رضی اللہ عنہ فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ادا کر چکے تھے پھر اُن کی نماز دوبارہ نفل ہوتی اور اُن کے قوم کی فرض۔ اور مسلم کے سوا اور کتابوں میں یہ امر تصریح کے ساتھ منقول ہے اور شافعی کا یہی مذہب ہے لیکن ربیعہ اور مالک اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ نے اس کو جائز نہیں رکھا اور معاذ کی حدیث کی تاویل کی ہے کہ وہ منسوخ ہے یا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نفل کی نیت کرتے ہونگے یا حضرت کو اس کی خبر نہ ہوگی۔ اور یہ سب تاویلیں بلا دلیل ہیں اور ظاہر حدیث کے چھوڑنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ عذر کی وجہ سے نماز کا توڑنا اور اقتدار کا ترک کرنا درست ہے۔ تیسرے یہ کہ جو شخص بُری بات کرے اس کو سخت لفظ کہنا درست ہے۔ چوتھے یہ کہ مقتدیوں کی رعایت سے نماز کو ہلکا کرنا چاہیئے واللہ اعلم۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْاَنْصَارِيُّ بِاَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِّنَّا فَصَلّٰى فَاُخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّهٗ مُنَافِقٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ مَا قَالَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ فَتَّانًا يَا مُعَاذُ اِذَا اَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَاْ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى۔

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو قرارت لمبی کی۔ ایک شخص نے ہم میں سے نماز توڑ دی اور اکیلے پڑھ لی۔ معاذ کو جب یہ خبر پہنچی تو انہوں نے کہا وہ منافق ہے۔ یہ خبر اس شخص کو پہنچی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور معاذ نے جو کہا تھا وہ بیان کیا۔ آپ نے اے معاذ! تو فسادی ہونا چاہتا ہے جب تو امامت کرے تو والشمس وضحٰہا اور سبح اسم ربک الاعلیٰ اور اقرأ باسم ربک اور واللیل اذا یغشٰی پڑھ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشَاءَ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى

ترجمہ۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھتے

قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ تِلْكَ الصَّلٰوةَ

پھر اپنے لوگوں میں آکر وہی نماز پڑھاتے۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْتِيْ مَسْجِدَ قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے پھر اپنے لوگوں کی مسجد میں آکر امامت کرتے۔

بَابُ اَمْرِ الْاَئِمَّةِ بِتَخْفِيْفِ الصَّلٰوةِ فِيْ تَمَامٍ

اماموں کے لئے نماز کو پورا اور ہلکا پڑھنے کا حکم

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فَمَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِيْ مَوْعِظَةٍ قَطُّ اَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ اَمَّ النَّاسَ فَلْيُوْجِزْ فَاِنَّ مِنْ وَّرَائِهِ الْكَبِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَذَا الْحَاجَةِ

ترجمہ۔ ابومسعود انصاری سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں فلاں شخص کی وجہ سے صبح کی جماعت میں نہیں آتا کیونکہ وہ قرارت لمبی کرتا ہے۔ تو میں نے آپ کو نصیحت کرنے میں کبھی اتنے غصہ میں نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! تم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو دین سے نفرت کراتے ہیں۔ جو کوئی تم میں امامت کرے تو مختصر نماز پڑھے اس لئے کہ اس کے پیچھے بوڑھا اور ناتواں اور کام والا ہوتا ہے۔

فائدہ۔ یعنی مقتدیوں میں سب قسم کے لوگ ہوتے ہیں بوڑھے بیمار ضعیف ناتواں تو فرض نماز کو بہت لمبا نہ کرنا چاہئے البتہ یہ ضروری ہے کہ ارکان کو اچھی طرح سنت کے موافق ادا کرے اور اس میں کوتاہی نہ کرے اور وہ سورتیں پڑھے جو متوسط ہیں جیسے والشمس، والضحیٰ اقرا وغیرہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عذر کی وجہ سے جماعت میں اگر شریک نہ ہو تو جائز ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الصَّغِيْرَ وَالْكَبِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَالْمَرِيْضَ فَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھے اس لئے کہ جماعت میں بچے اور بوڑھے اور ناتواں اور بیمار ہوتے ہیں اور جب اکیلے نماز پڑھے تو جس طرح جی چاہے پڑھے۔

فائدہ۔ یعنی جتنی چاہے قرارت لمبی کرے۔

عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفِ الصَّلٰوةَ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَفِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِذَا قَامَ وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ صَلٰوتَهُ مَا شَاءَ

ترجمہ۔ ہمام بن منبہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر کئی حدیثیں بیان کیں اُن میں سے ایک یہ بھی تھی کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھے کس لئے کہ جماعت میں بوڑھے اور ناتواں ہوتے ہیں۔ البتہ جب اکیلے پڑھے تو جس طرح اپنا جی چاہے اپنی نماز ادا کرے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِي النَّاسِ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَذَا الْحَاجَةِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھے اس لئے کہ لوگوں میں ناتواں اور بیمار اور کام والے ہوتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بَدَلَ السَّقِيمِ الْكَبِيرَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گذرا۔ اس روایت میں بیمار کے بدلے بوڑھا ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا قَالَ ادْنُهْ فَجَلَّسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِي صَدْرِي بَيْنَ ثَدْيَيَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِي ظَهْرِي بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ أُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِنَّ فِيهِمْ ذَا الْحَاجَةِ فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ

ترجمہ۔ عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا تم اپنی قوم کی امامت کرو انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے دل میں کچھ پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا میرے نزدیک آ اور مجھے اپنے سامنے بٹھایا پھر اپنی ہتھیلی میرے سینہ پر رکھی۔ اس کے بعد فرمایا پھر جا اور اپنی ہتھیلی میری پیٹھ پر مونڈھوں کے درمیان میں رکھی۔ اس کے بعد فرمایا جا اپنی قوم کی امامت پر۔ اور جو کوئی کسی قوم کی امامت کرے تو وہ ہلکی نماز پڑھے کس لئے کہ

لوگوں میں کوئی بوڑھا ہے کوئی بیمار ہے، کوئی ناتواں ہے کوئی کام والا ہے۔ البتہ جب اکیلے پڑھے تو جس طرح جی چاہے پڑھے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا یہ جو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اپنے دل میں کچھ پاتا ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ڈر ہوا ہوگا کہ کہیں امام بننے سے غرور اور تکبر نہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے اسکو دور کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتھیلی کی برکت سے۔ یا مراد یہ ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے دل میں وسوسے بہت آتے ہونگے اور ایسا شخص امامت کے لائق نہیں۔ خود مسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ شیطان نے میری نماز میں ہرج ڈال دیا ہے، مجھے قرآن پڑھتے پڑھتے بھلا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ایک شیطان ہے جس کا نام خنزب ہے۔ جب تو اس قسم کا وسوسہ پائے تو اللہ کی پناہ مانگ (یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ) اور بائیں طرف تین بار تھوک۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ایسا ہی کیا وہ حال جاتا رہا انتہٰی۔

عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ اٰخِرُ مَا عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ

ترجمہ۔ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر بات جو مجھ سے بیان کی وہ یہ تھی کہ جب تو لوگوں کی امامت کرے تو نماز کو ہلکا کر۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْجِزُ فِی الصَّلٰوةِ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختصر نماز پڑھتے تھے لیکن پوری (یعنی رکوع اور سجود اور سب ارکان کو اچھی طرح ادا کرتے تھے)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اَخَفِّ النَّاسِ صَلٰوةً فِیْ تَمَامٍ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ہلکی اور پوری نماز پڑھتے تھے۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَآءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَّلَا اَتَمَّ صَلٰوةً مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے کسی امام کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ ہلکی اور پوری نماز نہیں پڑھی۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِیِّ مَعَ اُمِّهٖ وَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ فَيَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں بچے کا رونا سنتے جو اپنی ماں کے

الْخَفِيْفَةِ اَوْ بِالسُّوْرَةِ الْقَصِيْرَةِ۔

ساتھ ہوتا آپ چھوٹی سورت پڑھتے۔

فائدہ۔ اور نماز کو جلدی ختم کر دیتے تاکہ عورت کو تکلیف نہ ہو اور بچہ زیادہ نہ روئے سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاص و عام سب پر شفقت تھی اور آپ رحمۃ للعالمین تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو مقتدیوں کی رعایت ضروری ہے۔ اور عورتوں کا مردوں کے ساتھ نماز پڑھنا اور بچوں کا مسجد میں لے جانا درست ہے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ بہت چھوٹے بچے جو پاخانہ یا پیشاب ہر جگہ کر دیتے ہیں مسجد میں نہ لائے جائیں (نووی)

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ لَاَدْخُلُ الصَّلٰوةَ اُرِيْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاُخَفِّفُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهِ بِهٖ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس کو لمبا کروں۔ میں بچے کا رونا سنکر نماز کو اس خیال سے ہلکا کر دیتا ہوں کہ ماں کو اپنے بچے کے رونے پر بہت رنج ہوگا۔

بَابُ اعْتِدَالِ اَرْكَانِ الصَّلٰوةِ وَتَخْفِيْفِهَا فِىْ تَمَامٍ

نماز میں سب ارکان کو اعتدال سے پورا کرنا اور نماز کو ہلکا پڑھنا

عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ الصَّلٰوةَ مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ قِيَامَهٗ فَرَكْعَتَهٗ فَاعْتِدَالَهٗ بَعْدَ رُكُوْعِهٖ فَسَجْدَتَهٗ فَجَلْسَتَهٗ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتَهٗ فَجَلْسَتَهٗ مَا بَيْنَ التَّسْلِيْمِ وَ الْاِنْصِرَافِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ

ترجمہ۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کو جانچا تو معلوم ہوا کہ آپ کا قیام پھر رکوع پھر رکوع سے کھڑا ہونا پھر سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان کا جلسہ پھر دوسرا سجدہ اور سجدے اور سلام کے بیچ کا جلسہ یہ سب برابر سرابر تھے۔

فائدہ۔ یعنی قریب قریب تھوڑا بہت فرق ہوگا۔ شاید قیام اور تشہد کا جلسہ کچھ زیادہ ہو۔ نووی نے کہا یہ حدیث بعض احوال پر محمول ہے ورنہ دوسری احادیث سے یہ امر ثابت ہے کہ آپ کا قیام طویل ہوتا۔ اور آپ فجر کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لیکر سو آیتوں تک پڑھتے اور ظہر میں الم تنزیل السجدہ پڑھتے اور نماز ظہر کی ہوتی۔ پھر جانے والا حاجت کیلئے بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر آ کر وضو کرتا اور مسجد میں آتا تو آپ پہلی رکعت میں ہوتے اور آپ نے سورۂ مومنون پڑھی اور مغرب میں والطور اور والمرسلات اور بخاری کی روایت میں سورۂ اعراف۔ بہرحال ان حدیثوں سے یہ امر نکلتا ہے کہ آپ قیام کو طویل کرتے اور کبھی

ایسا بھی کرتے ہوں گے جیسے اس حدیث میں ہے۔

عَنِ الْحَكَمِ قَالَ غَلَبَ عَلَى الْكُوفَةِ رَجُلٌ قَدْ سَمَّاهُ زَمَنَ ابْنِ الْأَشْعَثِ فَأَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَكَانَ يُصَلِّي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ قَدْرَ مَا أَقُولُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ الْحَكَمُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى فَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ يَقُولُ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوعُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى فَلَمْ تَكُنْ صَلٰوتُهُ هٰكَذَا۔

ترجمہ۔ حکم سے روایت ہے کہ ابن اشعث کے زمانہ میں ایک شخص کوفہ پر غالب ہوا اُس کا نام حکم نے بیان کیا (وہ شخص مطر بن ناجیہ تھا جیسے دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے) اس نے ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود کو نماز پڑھانے کا حکم کیا۔ وہ نماز پڑھاتے تھے تو جب رکوع سے سر اٹھاتے اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ میں یہ دعا پڑھ لیتا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ میں نے یہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام اور رکوع اور رکوع کے بعد قیام اور سجدہ اور سجدوں کے بیچ کا جلسہ یہ سب برابر برابر ہوتے۔

شعبہ نے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن مرہ سے بیان کی تو انہوں نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو دیکھا تھا اُن کی نماز تو ایسی نہ تھی (اس سے معلوم ہوا کہ حکم کی روایت ابن ابی لیلیٰ سے اعتبار کے قابل نہیں ہے)۔

عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ مَطَرَ ابْنَ نَاجِيَةَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى الْكُوفَةِ أَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ترجمہ۔ حکم سے روایت ہے مطر بن ناجیہ جب کوفہ پر غالب ہوا تو ابو عبیدہ کو نماز پڑھانے کا حکم کیا۔ پھر حدیث کو آخر تک اسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گذرا۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنِّي لَا آلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا قَالَ فَكَانَ أَنَسٌ يَصْنَعُ شَيْئًا لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُونَهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں کوتاہی نہیں کرتا تمہارے ساتھ نماز پڑھنے میں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ پڑھتے تھے ثابت

رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ انْتَصَبَ قَائِمًا حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ مَكَثَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ

نے کہا انس ایک کام کرتے تھے میں تم کو وہ کام کرتے ہوئے نہیں دیکھتا۔ وہ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہوتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا کہ وہ بھول گئے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اتنا ٹھیرتے کہ کہنے والا کہتا کہ وہ بھول گئے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ اَحَدٍ اَوْجَزَ صَلٰوةً مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَمَامٍ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَارِبَةً وَكَانَتْ صَلٰوةُ اَبِيْ بَكْرٍ مُتَقَارِبَةً فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ مَدَّ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَوْهَمَ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَوْهَمَ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کے پیچھے اتنی مختصر نماز نہیں پڑھی جتنی مختصر اور پھر پوری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پڑھی۔ آپ کی نماز قریب قریب ہوتی (یعنی ہر ایک رکن جیسے قیام اور رکوع اور سجود یہ سب ایک دوسرے کے برابر سرابر ہوتے۔) اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز بھی ایسی تھی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہوا تو انہوں نے فجر کی نماز کو لمبا کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ ہم لوگ کہنے لگتے کہ شاید آپ بھول گئے پھر سجدے میں جاتے اور دونوں سجدوں کے بیچ میں اتنی دیر تک بیٹھتے کہ ہم کہتے آپ بھول گئے۔

بَابُ مُتَابَعَةِ الْاِمَامِ وَالْعَمَلِ بَعْدَهٗ

امام کی پیروی کرنا اور ہر ایک کام امام کے بعد کرنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ اَرَ اَحَدًا يَحْنِيْ ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن یزید سے روایت ہے مجھ سے براء بن عازب نے حدیث بیان کی وہ جھوٹے نہ تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے۔ پھر جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو میں کسی کو اپنی پیٹھ جھکاتے نہ دیکھتا

جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَخِرُّ مَنْ وَرَاءَهُ سُجَّدًا۔

یہاں تک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی پیشانی زمین پر رکھتے۔ اس کے بعد سب لوگ آپ کے پیچھے سجدے میں جاتے۔

فائدہ - یہ جو اس روایت میں ہے وہ جھوٹے نہ تھے عبداللہ بن یزید کا قول ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ براء تو صحابی تھے اور صحابی سب ثقہ ہیں۔ ان کے ساتھ جھوٹ بولنے کا گمان نہیں ہو سکتا تو حدیث کی صحت میں کوئی شبہ نہیں اور ابن معین نے جو کہا ہے کہ یہ قول ابو اسحاق کا ہے اور مطلب یہ ہے کہ عبداللہ بن یزید جھوٹے نہ تھے تو یہ خطا ہے سوا اس کے عبداللہ بن یزید بھی صحابی ہیں۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مقتدی سجدے کے لئے نہ جھکے جب تک امام اپنی پیشانی زمین پر نہ لگا دے البتہ اگر امام کے جلدی سر اٹھانے کا ڈر ہو تو مضائقہ نہیں کہ امام کے ساتھ ہی سجدے میں جھکے پر سنت یہی ہے کہ ہر ایک رکن کو امام کے شروع کرنے کے بعد شروع کرے (نووی مختصراً)

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَقَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ۔

ترجمہ - عبداللہ بن یزید سے روایت ہے مجھ سے براء نے بیان کیا اور وہ جھوٹے نہ تھے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوئی نہ جھکتا (سجدہ کے لئے) جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں نہ جاتے پھر ہم آپ کے بعد سجدے میں جاتے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ يَزِيدَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَكَعَ رَكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ نَتَّبِعُهُ۔

ترجمہ - عبداللہ بن یزید سے روایت ہے وہ کہتے تھے منبر پر حدیث بیان کی ہم سے براء بن عازب نے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ رکوع کرتے تھے ہم بھی رکوع کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ کو زمین پہ پیشانی رکھتے دیکھتے اس وقت ہم بھی سجدے میں جاتے۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْنُو أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى

ترجمہ - براء سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (نماز پڑھتے) تھے

تَرَاهُ قَدْ سَجَدَ وَقَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْكُوفِيُّونَ أَبَانُ وَغَيْرُهُ قَالَ حَتَّى نَرَاهُ يَسْجُدُ

تو ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدے میں نہ دیکھتا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ وَكَانَ لَا يَحْنِي رَجُلٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَسْتَتِمَّ سَاجِدًا

ترجمہ۔ عمرو بن حریث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو میں نے سنا آپ کو فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس (یعنی سورۂ اذا الشمس کورت) پڑھتے ہوئے۔ اور ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا جب تک آپ پوری طرح سجدے میں نہ جاتے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے

عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

ترجمہ۔ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے تو فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ اللہم ربنا لک الحمد آخر تک یعنی سنا اللہ نے جو کوئی اس کی تعریف کرے یا اللہ تیری تعریف کرتا ہوں آسمانوں بھر اور زمین بھر اور جو چیز تو چاہے اس کے بعد اس بھر۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تعریف اللہ تعالیٰ کی جسم ہوتی تو آسمان زمین بھر جاتے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقتدی اور امام سب کو یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

ترجمہ۔ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کیا کرتے اللہم ربنا لک الحمد ملاء السموات وملاء الارض وملاء ما شئت من شیء بعد

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَمَاءِ الْبَارِدِ اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ

ترجمہ۔ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں فرمایا کرتے تھے یا اللہ تیری تعریف ہے آسمان بھر اور زمین بھر کر اور پھر جو چیز تو چاہے اس بھر کر۔ یا اللہ پاک کر مجھ کو برف اور اولے اور ٹھنڈے پانی سے

وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ

یا اللہ پاک کر مجھ کو گناہوں سے اور خطاؤں سے جیسے سفید کپڑا صاف ہوتا ہے میل سے

فائدہ: نووی نے کہا یہ مبالغہ ہے۔ مجازاً گناہوں سے پاک ہونے کے لئے اور گناہ اور خطا ایک ہیں یا گناہ سے حق العباد مراد ہے اور خطا سے حق اللہ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ مُعَاذٍ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّرَنِ وَفِي رِوَايَةِ يَزِيدَ مِنَ الدَّنَسِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

ترجمہ:- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اخیر تک اے پروردگار ہمارے تجھ کو سراہتا ہوں آسمانوں بھر اور زمین بھر اور پھر جو چیز تو چاہے اس کے بعد اس بھر تو لائق ہے تعریف اور بزرگی کے بہت سچی بات جو بندہ نے کہی (اور ہم سب تیرے بندے ہیں) یہ ہے اے اللہ ہمارے جو تو دیوے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اس کا کوئی دینے والا نہیں۔ کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے سامنے فائدہ نہیں دیتی (بلکہ جو تو چاہے وہ ہوتا ہے۔ اس دعا کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ بندے کی سب باتوں میں یہ بڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ اس میں تفویض ہے ہر امر کی خداوند کریم کو اور بیان ہے بندوں کی عاجزی کا اور شہنشاہ مالک کی قدرت کاملہ کا سبحان اللہ)

فائدہ:- دنیا کے کاموں اور مقصدوں کے لئے لوگ کوشش کرتے ہیں اور بہت لوگ کوشش سے فائدہ ہونے کے بھی قائل ہیں پر بہت بڑے غور اور خوض کے بعد یہ بات نکلتی ہے کہ ہر ایک مقصد کے لئے صدہا ہزارہا اسباب ہوتے ہیں اور ان اسباب میں سے بہت سے اتفاقی اور غیر اختیاری اسباب کا جمع کرنا بندے کی قدرت سے باہر ہے۔ پس ہر ایک مقصد کا حاصل کرنا قدرت سے باہر ہے اور جب باہر ہوا تو تقدیر الٰہی پر شاکر رہنا اور ظاہر میں جھوٹ موٹھ دنیا داروں کی ملامت سے بچنے کے لئے ہاتھ پاؤں کو ہلانا لیکن بھروسا اور اعتقاد خدا پر رکھنا ٹھیک ہے اور علماء اور فضلاء اور عرفاء کا یہی طریقہ ہے اور اسی میں راحت ہے اور رنج اور غم سے خلاصی ہے۔ اس کے خلاف میں تباہی اور بربادی اور مصیبت ہے۔ میں تو تدبیر کے بہت خلاف ہوں۔ اور پہلے میں کچھ تدبیر کا قائل تھا اب نہیں اور خدا پر اعتماد کرنے کو بہتر سمجھتا ہوں يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ

صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا رفع رأسہ من الرکوع قال اللّٰہم ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وما بینہما وملء ما شئت من شیء بعد اہل الثناء والمجد لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد ترجمہ عبداللہ بن سے اسی طرح روایت ہے جیسے اوپر گذری مگر اس روایت میں احق ما قال العبد وکلنا لک عبد نہیں ہے۔ عن ابن عباس عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الی قولہ وملء ما شئت من شیء بعد ولم یذکر ما بعدہ ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہی روایت ہے جو اوپر گذری ہے۔ اس میں یہ دعا ملء ما شئت من شیء بعد تک ہے آگے نہیں ہے۔

باب النہی عن قراءۃ القرآن فی الرکوع والسجود

رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے کی ممانعت

عن ابن عباس قال کشف رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الستارۃ والناس صفوف خلف ابی بکر فقال ایہا الناس انہ لم یبق من مبشرات النبوۃ الا الرؤیا الصالحۃ یراہا المسلم او تری لہ الا وانی نہیت ان اقرء القرآن راکعا او ساجدا فاما الرکوع فعظموا فیہ الرب واما السجود فاجتہدوا فی الدعاء فقمن ان یستجاب لکم قال ابوبکر حدثنا سفیان عن سلیمان

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مرض الموت میں) پردہ اٹھایا اور لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف باندھے کھڑے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ لوگو! اب نبوت کی خوش خبری دینے والوں میں سے کچھ نہیں رہا (کیونکہ مجھ پر نبوت کا خاتمہ ہوگیا) مگر نیک خواب جس کو مسلمان دیکھے یا اس کے واسطے کوئی اور دیکھے۔ اور تم کو معلوم رہے کہ مجھے رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ رکوع میں تو اپنے رب کی بڑائی کرو (یعنی سبحان ربی العظیم کہو) اور سجدہ کے اندر دعا میں کوشش کرو تو تمہاری دعا قبول ہو۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا اس حدیث سے رکوع اور سجود میں قرآن پڑھنے کی ممانعت نکلی بلکہ رکوع میں صرف تسبیح کرے اور سجدے میں تسبیح اور دعا۔ اگر کسی نے رکوع یا سجدہ میں سورۂ فاتحہ کی قرارت کے سوا اور کوئی سورت پڑھی تو مکروہ ہے لیکن نماز باطل نہ ہوگی۔ اور سورۂ فاتحہ کے پڑھنے میں دو قول ہیں۔ ایک یہ ہے کہ اور سورتوں کی مکروہ ہے اور نماز باطل نہ ہوگی اور دوسرا یہ ہے کہ حرام ہے اور نماز باطل ہو جائے گی۔ یہ جب ہے کہ قصداً پڑھے اور جو بھولے سے پڑھے تو نماز مکروہ نہ ہوگی لیکن امام شافعیؒ کے نزدیک دونوں صورتوں

میں سجدہ سہو کرے۔ اور علماء نے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین تین بار کہنا مستحب جانا ہے۔ اگر ایک بار کہے گا تو بھی کافی ہے اور یہ تسبیح رکوع اور سجود میں سنت ہے واجب نہیں۔ مالکؒ اور ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے اور امام احمدؒ اور اہل حدیث کے ایک طائفہ کے نزدیک ظاہر حدیث کی دلیل کی رو سے واجب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتْرَ وَرَأْسُهٗ مَعْصُوْبٌ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُّبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ اَوْ تُرٰى لَهٗ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُفْيَانَ ترجمہ:- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا اور مرض الموت میں آپ کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی تو فرمایا اے اللہ میں نے (تیرا پیغام) پہنچا دیا۔ تین بار ایسا ہی فرمایا۔ پھر فرمایا اب نبوت کی خبر دینے والوں میں سے کوئی چیز نہیں رہی مگر نیک خواب جو نیک بندہ دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔ اس کے بعد ایسا ہی بیان کیا جیسے اوپر گذرا۔

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَأَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا۔

ترجمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع یا سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع کیا

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ

ترجمہ:- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے مجھ کو منع کیا تھا اور میں یہ نہیں کہتا کہ تم کو منع کیا۔

فائدہ۔ اس سے یہ غرض نہیں کہ تم کو رکوع یا سجدے میں قرآن پڑھنے کی اجازت ہے بلکہ سب کے لئے ممانعت عام ہے پر احتیاطاً حضرت علی نے حدیث کے نقل کرنے میں اتنا تصرف بھی جائز نہ رکھا۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ حِبِّيْ اَنْ اَقْرَأَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا

ترجمہ:- حضرت علیؓ نے کہا مجھ کو میرے محبوب یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع و سجدہ میں قرآن پڑھنے سے

عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ قَالُوْا نَهَانِيْ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْ رِوَايَتِهِمُ النَّهْيَ عَنْهَا فِي السُّجُوْدِ كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ وَزَيْدُ ابْنُ اَسْلَمَ وَالْوَلِيْدُ ابْنُ كَثِيْرٍ وَدَاوٗدُ ابْنُ قَيْسٍ ترجمہ:- حضرت علی نے کہا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

واٰلہ وسلم نے رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع کیا۔ اس روایت میں سجدہ کا ذکر نہیں ہے۔
عَنْ عَلِیٍّ وَلَمْ یَذْکُرْ فِی السُّجُوْدِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس روایت میں بھی سجدہ کا ذکر نہیں ہے۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ نُھِیْتُ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاَنَا رَاکِعٌ لَا یَذْکُرُ فِی الْاِسْنَادِ عَلِیًّا ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھے رکوع میں قرآن پڑھنے کی ممانعت ہوئی۔ اس اسناد میں حضرت علی کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ مَا یَقُوْلُ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع اور سجدے میں کیا کہنا چاہیئے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ فِی السُّجُوْدِ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ سجدہ میں اپنے پروردگار سے بہت نزدیک ہوتا ہے تو سجدے میں بہت دعا کرو۔

فائدہ: نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ نزدیک ہوتا ہے اس کی رحمت اور فضل سے اور اس حدیث میں رغبت ہے سجدہ میں دعا کے لئے اور دلیل ہے اس شخص کی جو سجدہ کو قیام سے افضل بتاتا ہے اور اس باب میں تین قول ہیں۔ ایک یہ کہ سجدے میں بہت دیر کرنا اور سجدے اور رکوع زیادہ کرنا طول قیام سے افضل ہے۔ اس کو ترمذی اور بغوی نے علماء کی ایک جماعت سے نقل کیا اور ابن عمر بھی سجدے کے طول کو افضل جانتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ طول قیام افضل ہے امام شافعی کا یہی مذہب ہے کیونکہ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت صحیح مسلم میں موجود ہے کہ افضل نماز وہ ہے جس میں قنوت یعنی قیام طویل ہو اور قیام کا ذکر قرارت ہے اور سجدہ کا ذکر تسبیح ہے اور قرأت افضل ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ قیام میں سجدے سے زیادہ طول کرتے۔ تیسرا یہ کہ فضیلت میں دونوں امر برابر ہیں اور امام احمدؒ نے اس مسئلہ میں توقف کیا ہے اور کوئی حکم نہیں دیا اور اسحاق بن راہویہ نے کہا کہ دن میں رکوع اور سجود زیادہ کرنا افضل ہے اور رات کو قیام طویل انتہی۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِہٖ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سجدہ میں یہ دعا کرتے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ آخر تک یعنی اے اللہ بخش دے میرے سب گناہوں کو

تھوڑے ہوں یا بہت اول ہوں یا آخر چھپے ہوں یا کھلے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ قرآن پر عمل کرتے تھے۔

ترجمہ:۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں اکثر یہ فرماتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ۔

فائدہ:۔ قرآن میں یہ وارد ہے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اس کے موافق آپ تسبیح اور استغفار بہت کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِيْ اَرَاكَ اَحْدَثْتَهَا تَقُوْلُهَا قَالَ جُعِلَتْ لِيْ عَلَامَةٌ فِيْ اُمَّتِيْ اِذَا رَاَيْتُهَا قُلْتُهَا اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات سے پہلے اکثر فرماتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا کلمے ہیں جن کو آپ نے نکالا ہے۔ آپ انہی کو کہا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا خدا نے میرے لئے ایک نشانی مقرر کر دی ہے میری امت میں۔ جب میں اس کو دیکھتا ہوں تو ان کلموں کو کہتا ہوں اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ آخر سورت تک

فائدہ:۔ سورۂ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ مکہ کے فتح ہونے کے بعد اتری جب اسلام پھیل گیا اور لوگ جوق درجوق مسلمان ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خوشخبری دی اور فرمایا اب خدا کی پاکی بیان کرو اور استغفار کرو اور ضمناً اس سورت میں آپ کی وفات کے قرب کی طرف اشارہ ہے کیونکہ نبوت کا کام پورا ہوگیا۔
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استغفار بصیغہ متکلم درست ہے اور بعضوں نے اسکو مکروہ جانا ہے اس خیال سے کہ کہیں پھر گناہ نہ کرے اور جھوٹ میں مبتلا ہووے پر بہتر یہ ہے کہ یوں کہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ نَزَلَ عَلَيْهِ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ يُصَلِّيْ صَلٰوةً اِلَّا دَعَا اَوْ قَالَ فِيْهَا سُبْحَانَكَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِكَ

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جب سے سورۂ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ اتری

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ | آپ جب نماز پڑھتے تو دعا کرتے اور فرماتے
سُبْحَانَکَ رَبِّیْ وَ بِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ یعنی پاک ہے تو اے میرے رب اور شکر ہے
تیرا یا اللہ بخش دے مجھ کو۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاکَ تُکْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فَقَالَ خَبَّرَنِیْ رَبِّیْ اِنِّیْ سَاَرٰی عَلَامَةً فِیْ اُمَّتِیْ فَاِذَا رَاَیْتُھَا اَکْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فَقَدْ رَاَیْتُھَا اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ فَتْحُ مَکَّةَ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اکثر یہ فرماتے تھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ آپ نے فرمایا مجھ سے میرے رب نے بیان کیا کہ تو اپنی امت میں ایک نشانی دیکھے گا پھر جب میں اس نشانی کو دیکھتا ہوں تو تسبیح کہتا ہوں یعنی یہی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہتا ہوں۔ وہ نشانی شاید یہ ہے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ آخر تک یعنی جب اللہ کی مدد آگئی اور مکہ فتح ہو گیا اور لوگ خدا کے دین میں جوق جوق شریک ہونے لگے تو اللہ
کی تعریف کر پاکی بول اور بخشش مانگ اس سے وہ بخشنے والا ہے۔

عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ کَیْفَ تَقُوْلُ اَنْتَ فِی الرُّکُوْعِ قَالَ اَمَّا سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ فَاَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ افْتَقَدْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَظَنَنْتُ اَنَّہٗ ذَھَبَ اِلٰی بَعْضِ نِسَآئِہٖ فَتَجَسَّسْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاِذَا ھُوَ رَاکِعٌ اَوْ سَاجِدٌ یَقُوْلُ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اِنِّیْ لَفِیْ شَاْنٍ وَّاِنَّکَ لَفِیْ اٰخَرَ

ترجمہ:۔ ابن جریج سے روایت ہے کہ میں نے عطار سے کہا تم رکوع میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ تو مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے روایت کیا انہوں نے حضرت عائشہ سے سنا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایک رات اپنے پاس نہ پایا تو میں سمجھی شاید آپ کسی اور بی بی کے پاس گئے ہیں اور میں نے ڈھونڈا پھر لوٹی
تو آپ رکوع یا سجدے میں تھے اور فرما رہے تھے سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ
میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر صدقے ہوں میں کس خیال میں تھی اور آپ کس کام

میں مصروف ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِّنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات بچھونے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پایا۔ میں نے ڈھونڈا تو میرا ہاتھ آپ کے تلوے پر پڑا۔ آپ سجدہ میں تھے اور دونوں پاؤں کھڑے تھے اور فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ آخر تک یعنی اے اللہ میرے میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیرے غصے سے اور تیری بخشش کی تیرے عذاب سے اور میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ مجھے تیری تعریف کرنے کی طاقت نہیں، تو ایسا ہی ہے جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی۔

فائدہ۔ اس حدیث میں اُن لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں عورت کے چھونے سے وضو نہیں جاتا۔ ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے پر مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ اور اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ عورت کے چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس حدیث میں وہ تاویل کرتے ہیں کہ یہ شاید لمس حائل کے اوپر سے ہوگا اور وہ ضرر نہیں کرتا۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں کہتے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ یعنی پاک ہے وہ خداوند برکت والا پروردگار فرشتوں کا اور روح کا۔

فائدہ۔ روح ایک بڑا فرشتہ ہے یا حضرت جبرئیل کو کہتے ہیں، یا روح ایک مخلوق ہے جن کو فرشتے نہیں دیکھتے جیسے ہم فرشتوں کو نہیں دیکھتے (نووی)۔ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا

بَابُ فَضْلِ السُّجُودِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ — سجدے کی فضیلت و ترغیب

عَنْ مَعْدَانَ ابْنِ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ أَوْ قَالَ قُلْتُ

ترجمہ: معدان بن ابی طلحہ یعمری سے روایت ہے کہ میں ثوبان سے ملا جو مولیٰ (غلام آزاد) تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ مجھ کو ایسا کام بتلاؤ جس کی وجہ اللہ تعالے

بأحب الأعمال إلى الله فسكت ثم سألته فسكت ثم سألته الثالثة فقال سألت عن ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عليك بكثرة السجود لله فإنك لا تسجد لله سجدة إلا رفعك الله بها درجة وحط عنك بها خطيئة قال معدان ثم لقيت أبا الدرداء فسألته فقال لي مثل ما قال لي ثوبان

مجھ کو جنت میں لیجائے یا یوں کہا مجھے وہ کام بتاؤ جو سب کاموں سے زیادہ اللہ کو پسند ہے۔ یہ سنکر ثوبان چپ ہو رہے پھر میں نے پوچھا پھر چپ ہو رہے۔ پھر تیسری پوچھا تو کہا میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تو سجدہ بہت کیا کر اس واسطے کہ ہر ایک سجدہ سے اللہ تعالیٰ تیرا ایک درجہ بلند کریگا اور تیرا ایک گناہ معاف کرے گا۔ معدان نے کہا پھر میں ابو الدرداء سے ملا اُن سے پوچھا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کہا جیسا ثوبان نے کہا تھا۔

عن ربيعة بن كعب الأسلمي قال كنت أبيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتيته بوضوئه وحاجته فقال لي سل فقلت أسألك مرافقتك في الجنة فقال أو غير ذلك قلت هو ذاك قال فأعني على نفسك بكثرة السجود

ترجمہ: ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے کہ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رہا کرتا اور آپ کے پاس وضو اور حاجت کا پانی لایا کرتا۔ ایک بار آپ نے فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے۔ میں نے کہا میں جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کچھ اور۔ میں نے کہا بس یہی۔ آپ نے فرمایا اچھا کثرت سجود سے تو میری مدد کر۔

فائدہ: یعنی سجدہ اکثر کیا کر تو امید ہے میرا ساتھ تجھ کو جنت میں مل جاوے کیونکہ سجدہ وہ عبادت ہے جس میں بندہ کو خدا سے نہایت قرب حاصل ہوتا ہے۔

باب أعضاء السجود والنهي عن كف الشعر والثوب وعقص الرأس في الصلاة

سجدے کے اعضاء اور بال کپڑے سمیٹنے کی ممانعت اور چوٹی باندھ کر نماز پڑھنے کا بیان

عن ابن عباس قال أمر النبي صلى الله عليه وسلم أن يسجد على سبعة أعظم ونهي أن يكف شعره وثيابه هذا حديث يحيى وقال أبو الربيع على سبعة أعظم ونهي أن يكف شعره و

ترجمہ: عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم کیا گیا اور منع کیا بال اور کپڑے کے سمیٹنے سے۔ یہ یحییٰ کی روایت ہے اور ابو الربیع نے کہا سات

بَابُ الْعَقِبَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَ الْجَبْهَةِ

ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا اور بال اور کپڑے سمیٹنے کی ممانعت کی۔ سات ہڈیاں یہ ہیں

دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں اور پیشانی۔

فائدہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ کے سات اعضاء ہیں اور سجدہ کرنے والے کو وہ سب اعضاء زمین سے لگانا چاہئے اور سجدہ پیشانی اور ناک دونوں پر کرنا چاہئے لیکن پیشانی کا تو زمین پر رکھنا واجب ہے اور ناک لگانا مستحب ہے۔ اگر ناک لگائی اور پیشانی نہ لگائی تو سجدہ درست نہ ہوگا امام مالک اور امام شافعی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک دونوں میں سے ایک کا لگانا کافی ہے اور امام احمد اور حبیب کے نزدیک ظاہر حدیث کے بموجب دونوں کا لگانا ضروری ہے اور اکثر علماء نے کہا ہے ظاہر حدیث کے بموجب ناک اور پیشانی ایک عضو کے حکم میں ہے ورنہ سجدہ کے اعضاء آٹھ ہو جائیں گے۔ دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں اور ناک اور پیشانی (نووی ملخصا)

(بال اور کپڑے کے سمیٹنے سے منع کیا) بال کا سمیٹنا یہ ہے کہ سر پر جوڑے کی طرح باندھے اس طرح باتفاق علماء نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا أَكُفَّ ثَوْبًا وَشَعَرًا

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا اور کپڑے اور بال نہ سمیٹنے کا حکم ہوا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ الشَّعَرَ وَالثِّيَابَ

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوا سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا اور ممانعت ہوئی بال اور کپڑے سمیٹنے کی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعَرَ

ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا پیشانی پر اور اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے ناک پر اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں قدموں کی انگلیوں پر اور حکم ہوا کپڑے اور بال نہ سمیٹنے کا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

عَلٰى سَبْعٍ وَّلَا اَكُفَّ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ

فرمایا مجھے حکم ہوا ہے سات اعضاء پر سجدہ کرنیکا اور بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹنے کا وہ سات اعضاء یہ ہیں۔ پیشانی اور ناک (یہ دونوں ایک عضو کے حکم میں ہیں) دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں قدم۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّيْ وَرَاْسُهٗ مَعْقُوْصٌ مِّنْ وَّرَائِهٖ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهٗ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَالَكَ وَ رَاْسِيْ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عباسؓ نے عبداللہ بن حارث کو دیکھا کہ وہ جوڑہ باندھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے تو عبداللہ بن عباس ان کے جوڑے کو کھولنے لگے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا تم نے میرا سر کیوں چھوا عبداللہ بن عباس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ستر کھول کر نماز پڑھے

فائدہ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کا اعادہ ضروری ہے اگر جوڑا باندھ کر نماز پڑھے لیکن جمہور علماء کے نزدیک اعادہ ضروری نہیں بلکہ نماز مکروہ ہوگی۔

بَابُ الْاِعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ وَوَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الْاَرْضِ وَرَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ عَنِ الْجَنْبَيْنِ وَرَفْعِ الْبَطْنِ عَنِ الْفَخِذَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

سجدہ میں دونوں ہتھیلیاں زمین سے لگانے اور دونو کہنیاں پہلوؤں سے اور پیٹ کو رانوں سے جدا رکھنے کا بیان

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَ لَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ

ترجمہ:۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سجدہ میں اعضاء کو برابر رکھو اور کوئی تم میں سے اپنی باہوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

فائدہ یعنی کہنیاں زمین سے نہ لگائے اور نہ پسلیوں سے ملائے جیسے کتا بیٹھتا ہے بلکہ کہنیاں زمین سے اٹھی رہیں اور دونوں باہیں کشادہ رکھے اتنی کہ اگر بدن ننگا ہو تو بغلیں نظر آئیں۔ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَّلَا يَتَبَسَّطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ:۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھ اور کہنیاں زمین سے اٹھالے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ

ترجمہ:۔ عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے روایت ہے (بحینہ عبداللہ کی ماں کا نام ہے مالک کی بی بی کا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونوں ہاتھوں کو (پہلوؤں سے) جدا رکھتے اتنا کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی۔

عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيعَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يُجَنِّحُ فِي سُجُودِهِ حَتّٰى يُرٰى وَضَحُ إِبْطَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ اللَّيْثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ يَدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ حَتّٰى إِنِّي لَأَرٰى بَيَاضَ إِبْطَيْهِ

ترجمہ:۔ جعفر بن ربیعہ سے دوسری روایت ایسی ہی ہے جیسے اوپر گزری۔ عمرو بن الحارث کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے (یعنی پہلوؤں سے جدا رکھتے) یہاں تک کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی اور لیث کی روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ بغلوں سے جدا رکھتے یہاں تک کہ میں آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھتا۔

عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ مَرَّتْ

ترجمہ:۔ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جب سجدہ میں ہوتے اس وقت اگر بکری کا بچہ نکلنا چاہتا تو نکل جاتا۔

فائدہ یعنی ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھتے کہ ان کے تلے سے بکری کا بچہ نکل سکتا۔

عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ خَوّٰى بِيَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى وَضَحُ إِبْطَيْهِ مِنْ وَرَائِهِ وَإِذَا قَعَدَ اطْمَأَنَّ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو (پہلوؤں سے) اتنا جدا رکھتے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی پیچھے سے دکھلائی دیتی اور جب بیٹھتے تو اپنی بائیں ران پر ٹیکا دیتے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا کہ یہ پہلے قعدے میں ہے لیکن اخیر قعدے میں تورک سنت ہے جیسی بخاری نے اپنی صحیح میں ابو حمید ساعدی سے روایت کیا۔ تورک یہ ہے کہ دونوں

پاؤں کو ایک طرف نکال دے اور سرین پر زور دے کر بیٹھے۔

عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ جَافَى حَتّٰى يُرٰى مِنْ خَلْفِهِ وَضَحُ إِبْطَيْهِ قَالَ وَكِيْعٌ يَعْنِيْ بَيَاضَهُمَا

ترجمہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو جدا رکھتے یہاں تک کہ پیچھے سے آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

بَابُ مَا يَجْمَعُ صِفَةَ الصَّلٰوةِ وَمَا يُفْتَتَحُ بِهٖ وَيُخْتَمُ بِهٖ وَصِفَةَ الرُّكُوْعِ وَالْاِعْتِدَالِ مِنْهُ وَالسُّجُوْدِ وَالْاِعْتِدَالِ مِنْهُ وَالتَّشَهُّدِ بَعْدَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الرُّبَاعِيَّةِ وَصِفَةَ الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَفِي التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ

نماز کی صفت کی جامعیت اور جس سے نماز شروع کیجاتی ہے اس کا بیان رکوع سجدہ سے اعتدال کی ترتیب، چار رکعت نماز میں ہر دو رکعت کے بعد تشہد کا بیان۔ دونوں تشہد کے درمیان اور پہلے تشہد میں بیٹھنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَاْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطٰنِ وَيَنْهٰى اَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع کرتے نماز کو اللہ اکبر کہہ کر اور قراءت کو الحمد للہ رب العالمین سے (تو بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ سے کہتے) اور جب رکوع کرتے تو سر کو نہ اونچا رکھتے نہ نیچا بلکہ (پیٹھ کے برابر رکھتے) بیچ میں اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سجدہ نہ کرتے یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو دوسرا سجدہ نہ کرتے یہاں تک کہ سیدھا بیٹھ جاتے اور ہر دو رکعت کے بعد (قعدے میں) التحیات پڑھتے اور بایاں پاؤں بچھا کر داہنا پاؤں کھڑا کرتے اور منع کرتے شیطان کی بیٹھک سے اور

عُقْبِ الشَّیْطٰنِ | منع کرتے تھے اس بات سے کہ آدمی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر درندے جانور کی طرح بچھائے اور نماز کو سلام سے ختم کرتے تھے۔

فائدہ منع کرتے تھے شیطان کی بیٹھک سے جس کو اقعاء کہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ دونوں سرین کو زمین سے لگائے اور پنڈلیوں کو کھڑا کرے اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھے جیسے کتا بیٹھتا ہے۔

منع کرتے تھے اس بات سے کہ آدمی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر درندے جانور کی طرح بچھائے اور نماز کو سلام سے ختم کرتے تھے۔ اس حدیث سے بہت سے مسئلے معلوم ہوئے پہلے یہ کہ قرارت الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرے۔ یہ دلیل ہے امام مالکؒ اور ان لوگوں کی جو بسم اللہ کو سورہ فاتحہ میں داخل نہیں سمجھتے۔ اور شافعی اور اکثر علماء نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ مقصود اس عبارت کا یہ ہے کہ قرآن کی سورتوں میں سے پہلے یہ سورت پڑھتے تھے یعنی الحمد کی سورت۔ اور یہ مطلب نہیں کہ الحمد للہ رب العٰلمین بغیر بسم اللہ کے پڑھتے تھے اور بہت سی دلیلیں اس امر پر قائم ہوئی ہیں کہ بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا جزو ہے۔ دوسرے یہ کہ رکوع میں پیٹھ کو آگے پیچھے سے برابر رکھنا چاہیئے۔ تیسرے یہ کہ جب رکوع سے سر اٹھائے تو سیدھا کھڑا ہو اسی طرح دونوں سجدوں کے بیچ میں سیدھا بیٹھے۔ چوتھے یہ کہ ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھے اور امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کے نزدیک اس حدیث کی رو سے دونوں تشہد واجب ہیں۔ اور مالک اور ابو حنیفہ اور اکثر علماء کے نزدیک دونوں تشہد سنت ہیں اور امام شافعی کے نزدیک پہلا تشہد سنت اور دوسرا واجب ہے۔ پانچویں یہ کہ بایاں پاؤں بچھائے اور داہنا پاؤں کھڑا کرے قعدے میں امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں قعدوں میں اسی طرح بیٹھے اور امام مالک کے نزدیک دونوں قعدوں میں تورک سنت ہے اور شافعی کے نزدیک جس جلسہ کے بعد سلام ہو اس میں تورک سنت ہے اور تورک کا بیان اوپر گذر چکا ہے اور امام شافعی کے نزدیک نماز میں چار جلسے ہیں ایک دونوں سجدوں کے بیچ میں دوسرے ہر رکعت کے بعد دوسرے سجدہ سے فراغت پاکر قیام سے پہلے اس کو جلسہ استراحت کہتے ہیں۔ تیسرے تشہد اولیٰ کا جلسہ۔ چوتھے تشہد اخیر کا جلسہ۔ پانچویں یہ کہ نماز کو ختم کرے سلام پر۔ مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور سلف کا یہی قول ہے کہ سلام فرض ہے اور بغیر اس کے نماز صحیح نہیں ہوتی لیکن امام ابو حنیفہ اور ثوری اور اوزاعی کے نزدیک سلام سنت ہے اگر نہ کرے تب بھی نماز صحیح ہو جائے گی بلکہ ابو حنیفہ کے نزدیک اگر سلام کے بدلے کوئی فعل نماز کے منافی جیسے حدث وغیرہ کرے تب بھی نماز تمام ہو جائیگی (نووی مختصراً)

بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ وَنَدْبِ الصَّلٰوةِ اِلٰى سُتْرَةٍ وَّالنَّهْيِ عَنِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ وَحُكْمِ الْمُرُوْرِ وَدَفْعِ الْمَارِّ وَجَوَازِ الْاِعْتِرَاضِ بَيْنَ

الْمُصَلِّي وَالصَّلٰوةِ اِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْاَمْرِ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ وَبَيَانِ السُّتْر
وَمَا يَتَعَلَّقُ بِذٰلِكَ

نمازی کے سترہ کا بیان، سترہ کی طرف نماز پڑھنے کا اسباب اور نمازی کے آگے گذرنے کی ممانعت۔ گذرنے والے کو دفع کرنے اور نمازی کے آگے لیٹنے کے جواز کا بیان۔ سواری کی طرف نماز پڑھنے۔ سترہ کے نزدیک ہونے کا حکم اور اس کے اندازہ کا بیان۔ مسائل سیر کے متعلق کا بیان

عَنْ مُوْسَى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ

ترجمہ:۔ موسیٰ بن طلحہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کچھ رکھ لیوے اور نماز پڑھے اور پرواہ نہ کرے جو چیز چاہے اس کے پرے سے جائے۔

فائدہ پالان کی لکڑی دو ڈھائی ہاتھ کے برابر ہوتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف زمین پر لکیر کھینچ لینا کافی نہیں ہے اگرچہ ایک حدیث اس باب میں آئی ہے کہ لکیر کھینچنا کافی ہے اور امام احمد کا یہی قول ہے پر وہ حدیث ضعیف ہے۔

عَنْ مُوْسَى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ اَيْدِيْنَا فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيْ اَحَدِكُمْ ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَلَا يَضُرُّهُ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

ترجمہ:۔ موسیٰ بن طلحہ نے اپنے باپ سے سنا ہم نماز پڑھتے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے نکلا کرتے تھے تو بیان کیا ہم نے اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر پالان کی پچھلی لکڑی برابر کوئی چیز تمہارے سامنے ہو تو پھر سامنے سے کسی چیز کا جانا ضرر نہیں کرتا۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال ہوا مصلی کے سترہ کے بارہ میں۔ آپ نے فرمایا کہ پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر چاہیئے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَنْ

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

سُتْرَةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ كَمُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ
واٰلہ وسلم سے سوال ہوا نمازی کے سترہ کا آپ نے فرمایا پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ اَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْاُمَرَاءُ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم جب عید کے دن باہر نکلتے تو حکم کرتے برچھا گاڑنے کا اپنے سامنے پھر نماز پڑھتے اس کی آڑ میں اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے اور یہ امر سفر میں کرتے اسی وجہ سے امیروں نے اس کو مقرر کر لیا ہے (کہ برچھا ساتھ رکھتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكُزُ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَغْرِزُ الْعَنَزَةَ وَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا زَادَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَهِيَ الْحَرْبَةُ

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم برچھی کو گاڑتے اور اسی کی طرف نماز پڑھتے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْرِضُ رَاحِلَتَهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ اِلَيْهَا

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اپنی اونٹنی کو قبلہ کی طرف کر کے اس طرف نماز پڑھتے تھے

فائدہ۔ اونٹنی کی آڑ میں نووی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے نماز جائز ہونے پر حیوان کے نزدیک اور اونٹ کے نزدیک۔ اور اونٹوں کے تھان میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اس ڈر سے کہ کہیں وہ بجڑ کھڑے ہوں اور نماز میں خلل واقع ہو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ اِلٰى رَاحِلَتِهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى اِلٰى بَعِيْرٍ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اپنی اونٹنی کی طرف نماز پڑھتے تھے اور ابن نمیر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے نماز پڑھی اونٹ کی طرف۔

عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ قَالَ فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوْئِهِ فَمِنْ نَائِلٍ وَنَاضِحٍ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ سَاقَيْهِ قَالَ فَتَوَضَّاَ

ترجمہ۔ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ ابطح (ایک مقام ہے باب مکہ پر) میں تھے ایک لال چمڑے کے شامیانے میں تو بلال آپ کے لئے وضو کا پانی لے کر نکلے (اور آپ نے وضو کیا) پھر کسی کو پانی

وَاَذَّنَ بِلَالٌ قَالَ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا يَقُوْلُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا يَقُوْلُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ ثُمَّ رُكِزَتْ لَهٗ عَنَزَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ لَا يُمْنَعُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

ملا اور کسیکو نہ ملا تو اس نے دوسرے سے لیکر ذرا سا چھڑک لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرخ جوڑا پہنے ہوئے باہر نکلے گویا میں اس وقت آپ کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے وضو کیا اور بلال اذان دی میں نے ان کے منہ کی پیروی کی جو دائیں بائیں طرف پھر کر کہتے تھے حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح۔ پھر آپ کے لئے ایک بھالا گاڑا گیا اور آپ آگے بڑھے اور ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں (قصر کیا اس لئے کہ سفر میں تھے) آپ کے سامنے سے گدھے اور کتے نکل رہے تھے۔ (مگر) آپ روکتے نہ تھے (کیونکہ بھالے کا سترہ تھا) پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں (دونوں نمازوں کو جمع کیا پھر برابر دو ہی رکعتیں پڑھتے رہے قصر سے) یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچے۔

فائدہ۔ کسی کو پانی ملا اور کسی کو نہ ملا تو اس نے دوسرے سے لیکر ذرا سا چھڑک لیا یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو سے جو پانی بچا اس کو لوگوں نے تبرک سمجھ کر لینا شروع کیا کسی کو تو پانی مل گیا اور کسی کو نہ ملا تو دوسرے اس پر دو چار قطرے چھڑک دیئے اور دوسری روایت میں یہ امر تصریح سے موجود ہے کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ وہ وضو کا بچا ہوا پانی لے رہے تھے۔ نووی نے کہا کہ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صالحین کے آثار سے برکت حاصل کرنا درست ہے اور ان کے بچے ہوئے پانی کا استعمال بطور تبرک کے جائز ہے۔

نووی نے کہا اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مؤذن کو حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح میں دائیں بائیں طرف منہ پھیرنا چاہیئے لیکن قدم اور سینہ اپنا قبلہ کی طرف سے نہ پھیرے صرف سر اور گردن پھرائے۔ اور اس باب میں تین مذہب ہیں ایک یہ کہ حی علی الصلوۃ میں دونوں بار داہنی طرف منہ پھیرے اور حی علی الفلاح میں دونوں بار بائیں طرف منہ پھیرے اور یہ صحیح ہے۔ دوسرا یہ کہ پہلے ایک بار حی علی الصلوۃ داہنی طرف منہ پھرا کر کہے اور ایک بائیں طرف منہ پھرا کر اسی طرح حی علی الفلاح۔ تیسرا یہ کہ پہلے داہنی طرف منہ پھرا کر حی علی الصلوۃ کہے پھر قبلہ کی طرف منہ کرے پھر داہنی طرف منہ پھیرے اور حی علی الصلوۃ کہے پھر بائیں طرف منہ پھیرے اور حی علی الفلاح کہے پھر قبلہ کی طرف منہ کرے پھر بائیں طرف منہ کرے اور حی علی الفلاح کہے۔

عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ اَنَّ اَبَاهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ

ترجمہ۔ عون بن ابی جحیفہ سے روایت ان کے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ وَرَاَيْتُ بِلَالًا اَخْرَجَ وَضُوْءً فَرَاَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ اَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَاَيْتُ بِلَالًا اَخْرَجَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا فَصَلّٰى اِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَاَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ

وآلہ وسلم کو چمڑے کے شامیانہ میں اور میں نے بلال کو دیکھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا تو لوگ اس کو لینے کیلئے جھپٹنے لگے۔ پھر جس کو پانی مل گیا اس نے بدن پر مل لیا اور جس کو نہ ملا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے ہاتھ تر کر لیا پھر میں نے بلال کو دیکھا انہوں نے برچھا نکالا اور اس کو گاڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرخ جوڑا پہنے ہوئے اسکو پنڈلیوں تک اٹھائے ہوئے نکلے اور برچھے کی طرف کھڑے ہو کر لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے آدمیوں کو اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ برچھے کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَعُمَرَ ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَفِيْ حَدِيْثِ مَالِكِ ابْنِ مِغْوَلٍ فَلَمَّا كَانَ بِالْهَاجِرَةِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادٰى بِالصَّلٰوةِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی مطلب ہے جو اوپر گذرا کچھ کمی بیشی ہے۔ مالک بن مغول کی روایت میں ہے جب دوپہر ہوگئی تو بلال نکلے اور نماز کے لیے اذان دی۔

عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ اِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّاَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِيْهِ عَوْنٌ عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ وَكَانَ يَمُرُّ مِنْ وَّرَائِهَا الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ

ترجمہ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوپہر کو بطحا کی طرف نکلے اور وضو کیا پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے برچھی لگی ہوئی تھی۔ اس کے پار عورتیں اور گدھے گذر رہے تھے

فائدہ - اس حدیث سے سفر میں قصر اور جمع دونوں ثابت ہوئیں اور یہ بھی نکلا کہ اگر سفر میں پہلی نماز کے وقت رہنے کا اتفاق ہو جیسے ظہر کے وقت تو عصر بھی اسی وقت پڑھ لیوے اور یہ جمع تقدیم ہے اور جو پہلی نماز کے وقت چلنے کا اتفاق ہو جیسے ظہر کے وقت تو ظہر کی تاخیر کرے اور عصر کے وقت ظہر اور عصر دونوں پڑھ لیوے اور یہ جمع تاخیر ہے۔ عَنْ شُعْبَةَ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا مِثْلَهٗ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ الْحَكَمِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَاْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْءِهٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا حکم کی روایت میں ہے کہ لوگوں نے آپ کا وضو کا بچا ہوا پانی لینا شروع کیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى اَتَانٍ وَّاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ فَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں گدھے کی مادہ پر سوار ہو کر آیا اُن دنوں میں جوان ہونے کو تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے۔ میں صف کے سامنے آکر اترا اور گدھی کو چھوڑ دیا وہ چرنے لگی اور میں صف میں شریک ہو گیا پھر کسی نے مجھ پر اعتراض نہ کیا۔

فائدہ کہ تم صف میں کیسے چلے آئے اور گدھی کو وہاں کیوں چھوڑا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سترہ تھا اور امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے بھی کافی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی عمر میں اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت کتنی تھی۔ بعضوں نے کہا دس برس کی بعضوں نے کہا تیرہ برس کی بعضوں نے کہا پندرہ برس کی اور یہی ٹھیک ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ اَقْبَلَ يَسِيْرُ عَلٰى حِمَارٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ بِمِنًى فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَالَ فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ گدھے پر چڑھ کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ میں حجۃ الوداع میں کھڑے ہوئے نماز پڑھا رہے تھے تو گدھا صفوں کے سامنے سے ہو کر نکلا پھر وہ اترے اور صف میں شریک ہوئے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِعَرَفَةَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ آپ عرفات میں نماز پڑھا رہے تھے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ مِنًى وَّلَا عَرَفَةَ وَقَالَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ ترجمہ اس روایت میں نہ منیٰ کا ذکر ہے نہ عرفات کا بلکہ حجۃ الوداع کہا یا مکہ کے فتح کا دن کہا لیکن صحیح حجۃ الوداع ہے)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَدَعْ اَحَدًا يَّمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

ترجمہ:۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہو تو اپنے سامنے سے کسی کو نہ نکلنے دے بلکہ اس کو دفع کرے جہاں تک ہو سکے۔ اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

فائدہ۔ دفع کرنے کا حکم بطور استحباب کے ہے نہ بطور وجوب کے اور کسی عالم نے اسکو واجب نہیں کہا اور لڑنے سے یہ غرض نہیں کہ ہتھیار چلائے یا ایسا مارے کہ وہ مرجائے پھر اگر واجبی طور سے دفع کرنے میں مرجائے تو باتفاق علماء اس پر قصاص نہیں لیکن دیت واجب ہوگی یا نہیں۔ اس میں دو قول ہیں یہ سب اس صورت میں ہے کہ نمازی نے اپنے سامنے آڑ کرلی ہو یا ایسے کونے میں نماز پڑھتا ہو جہاں سے گذرنے کی ضرورت نہ ہو۔ انتہی مختصر

عَنْ اَبِیْ صَالِحِ السَّمَّانِ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا مَعَ اَبِیْ سَعِیْدٍ یُصَلِّیْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلٰی شَیْءٍ یَسْتُرُہٗ مِنَ النَّاسِ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ مِّنْ بَنِیْ اَبِیْ مُعَیْطٍ اَرَادَ اَنْ یَّجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْهِ فَدَفَعَ فِیْ نَحْرِہٖ فَنَظَرَ فَلَمْ یَجِدْ مَسَاغًا اِلَّا بَیْنَ یَدَیْ اَبِیْ سَعِیْدٍ فَعَادَ فَدَفَعَ فِیْ نَحْرِہٖ اَشَدَّ مِنَ الدَّفْعَةِ الْاُوْلٰی فَمَثَلَ قَائِمًا فَنَالَ مِنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ثُمَّ زَاحَمَ النَّاسَ فَخَرَجَ فَدَخَلَ عَلٰی مَرْوَانَ فَشَکَا اِلَیْهِ مَا لَقِیَ قَالَ وَدَخَلَ اَبُوْ سَعِیْدٍ عَلٰی مَرْوَانَ فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ مَا لَکَ وَلِابْنِ اَخِیْکَ جَاءَ یَشْکُوْکَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی شَیْءٍ یَسْتُرُہٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ یَّجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلْیَدْفَعْ فِیْ نَحْرِہٖ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطٰنٌ

ترجمہ۔ ابو صالح سمان سے روایت ہے میں ابو سعید کے ساتھ تھا وہ نماز پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کسی چیز کی آڑ میں لوگوں سے علیحدہ۔ اتنے میں ابو معیط کی قوم کا ایک جوان آیا اور اس نے ان کے سامنے سے نکلنا چاہا۔ ابو سعید نے اس کے سینہ میں مارا اس نے دیکھا تو اور طرف راستہ نہ پایا اور پھر دوبارہ ان کے سامنے سے نکلنا چاہا ابو سعید نے اور زور سے ایک مار ماری۔ وہ سیدھا کھڑا ہو گیا اور ابو سعید سے لڑنے لگا پھر لوگوں نے آکر اسے روکا پھر نکلا اور مروان (جو مدینہ کا حاکم تھا) کے پاس شکوہ کیا۔ ابو سعید مروان کے پاس گئے۔ مروان نے کہا تو نے کیا کہا جو تیرے بھائی کا بیٹا شکایت کرتا ہے۔ ابو سعید نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے کسی چیز کی آڑ میں نماز پڑھے اور کوئی شخص اس کے سامنے سے نکلنا چاہے تو اس کے سینہ پر مارے اگر وہ نہ مانے بس اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

فائدہ یعنی شیطان کے کہے پر عمل کرتا ہے اور منع کرنے پر بُری بات سے باز نہیں آتا یا شیطان کے سے کام کرتا ہے جو اچھی بات نہیں مانتا یا خود شیطان ہے یعنی شریر اور خیرہ سر سرکش ہے۔ یہ سب صفات شیطان کی ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ

ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ

نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے جانے نہ دے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہے (یعنی جس کو خدا قرآن میں نُقَيِّضْ لَهُ کی آیت میں قرین فرماتا ہے۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا جیسے اوپر گزرا۔ ترجمہ۔ بسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید

عَنْ بُسْرِ ابْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ ابْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي قَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ سَنَةً

بن خالد جہنی نے ان کو بھیجا ابو جہیم (عبداللہ بن حارث بن صمہ انصاری) کے پاس یہ پوچھنے کیلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کے بارہ میں کیا فرمایا ہے جو نمازی کے سامنے سے گزرے۔ ابو جہیم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گذرنیوالا جانے جو وبال اس پر ہے البتہ اگر چالیس تک کھڑا رہے تو اس بہتر ہو سامنے گذرنے سے۔ ابو النضر نے کہا کہ میں نہیں جانتا بسر نے کیا کہا چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔ عَنْ بُسْرِ ابْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ

ترجمہ۔ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس جگہ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تھے اس میں اور قبلہ کی دیوار میں اتنی جگہ رہتی کہ ایک بکری نکل جائے (تو آپ دیوار کے بہت قریب کھڑے ہوتے تھے (یہی سنت ہے کہ نمازی حتی المقدور ستره کے قریب کھڑا ہو۔)

عَنْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ يَتَحَرَّى مَوْضِعَ مَكَانِ الْمُصْحَفِ يُسَبِّحُ فِيهِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَرَّى ذٰلِكَ الْمَكَانَ وَكَانَ بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقِبْلَةِ قَدْرُ مَمَرِّ الشَّاةِ

ترجمہ۔ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے وہ ڈھونڈتے تھے مصحف کی جگہ کو (یعنی جہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مصحف رکھتے تھے) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جگہ کو ڈھونڈتے

تھے اور درمیان منبر اور قبلہ کے ایک بکری کے گذرنے کی جگہ تھی۔

فائدہ - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے کوئی ایک جگہ مقرر کرنے میں قباحت نہیں بشرطیکہ وہ جگہ دوسری اور جگہوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہو ورنہ مکروہ ہے اور تدریس یا افتار کے لئے جگہ مقرر کرنے میں قباحت نہیں۔

عَنْ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ سَلَمَةُ يَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِيْ عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ لَهٗ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَهَا

ترجمہ:- یزید سے روایت ہے سلمہ ڈھونڈ کر اس ستون کے پاس نماز پڑھتے تھے جو مصحف کے نزدیک ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابو مسلم! میں دیکھتا ہوں کہ جس طرح ہو سکتا ہے تم اسی ستون کے پاس نماز پڑھتے ہو۔ انہوں نے (جواب میں) کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ڈھونڈ کر اسی ستون کے پاس نماز پڑھتے تھے۔

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَإِنَّهٗ يَسْتُرُهٗ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهٗ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِيْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِيْ فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطٰنٌ

ترجمہ:- ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو اور اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی شے ہو تو وہ آڑ کے لئے کافی ہے۔ اگر اتنی بڑی (یا اس سے اونچی) کوئی شے اس کے سامنے نہ ہو اور گدھا یا عورت یا سیاہ کتا سامنے سے جائے تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ میں نے کہا اے ابو ذر! یہ سیاہ کتے کی کیا خصوصیت ہے اگر لال کتا ہو یا زرد ہو۔ انہوں نے (جواباً) کہا اے میرے بھتیجے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسے ہی پوچھا جیسے تو نے مجھ سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

فائدہ - سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے یعنی شریر ہوتا ہے۔ نووی نے کہا اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں ان چیزوں کے سامنے سے گذر جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور عورت اور گدھے میں شبہ ہے اور مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک کسی چیز کے سامنے نکل جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ انہوں نے

اس حدیث کی تاویل کی ہے کہ قطع صلوٰۃ سے مراد اس کا نقص ہے نہ ابطال۔ اور بعضوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ حدیث قطع کی منسوخ ہے۔ دوسری حدیث لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ سے مگر یہ دعویٰ ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ نسخ کے لیے تاریخ کا ہونا ضروری ہے علاوہ اس کے حدیث لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ ضعیف ہے انتہیٰ۔) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ كَنَحْوِ حَدِيثِهِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَيَقِي ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ۔

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز عورت اور گدھے اور کتے کے سامنے سے نکلنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور ان سب سے بچاؤ یوں ہو سکتا ہے کہ نمازی کے سامنے کوئی چیز پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور میں قبلہ کی طرف آپ کے سامنے آڑی پڑی ہوتی جیسے جنازہ سامنے آڑا پڑا ہوتا ہے۔

فائدہ۔ اس حدیث سے ان علماء نے استدلال کیا ہے جو کہتے ہیں عورت کے سامنے جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی لیکن نماز عورت کے سامنے پڑھنا مکروہ کہا ہے تاکہ دل پریشان نہ ہو اور حضرت کی بات اور تھی۔ دوسرے یہ کہ اس وقت گھروں میں چراغ نہ تھا تاریکی تھی۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوتَهُ مِنَ اللَّيْلِ كُلَّهَا وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی تہجد کی نماز پوری ادا کرتے اور میں آپ کے سامنے قبلہ کی طرف آڑی پڑی رہتی جب آپ وتر ادا کرنا چاہتے تو مجھے جگا دیتے۔ میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ وتر کی تاخیر آخر رات تک مستحب ہے اور جس شخص کو خود اپنی آنکھ کھلنے یا دوسرے کے جگا دینے پر بھروسا ہو تو اس کو مستحب ہے کہ وتر کو آخر رات میں پڑھے اگرچہ تہجد نہ پڑھتا ہو کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تہجد نہیں پڑھتی تھیں جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے پر وتر آپ کے ساتھ پڑھتی تھیں

اور جس شخص کو جاگنے کا بھروسا ہو وہ عشا کے بعد ہی وتر پڑھ لے۔

عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ يَا عَائِشَةُ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ قُلْنَا الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ فَقَالَتْ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَدَابَّةُ سَوْءٍ لَقَدْ رَأَيْتُنِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَرِضَةً كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ وَهُوَ يُصَلِّي

ترجمہ۔ عروہ بن زبیر سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نماز کن چیزوں کے سامنے جانے سے ٹوٹ جاتی ہے۔ ہم نے کہا عورت اور گدھے کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ عورت بھی ایک برا جانور ہے۔ میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جنازہ کی طرح آڑی پڑی رہتی تھی اور آپ نماز پڑھا کرتے

عَنْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ شَبَّهْتُمُوْنَا بِالْحَمِيْرِ وَالْكِلَابِ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيْرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً فَتَبْدُوْ لِيَ الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأُوْذِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ۔

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ذکر ہوا کہ کتے اور گدھے اور عورت کے سامنے سے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ انھوں نے کہا تم نے ہم کو گدھوں اور کتوں کے برابر کردیا۔ قسم ہے خدا کی میں نے خود دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے سامنے تخت پر تھی قبلہ کی طرف لیٹی ہوئی مجھے حاجت ہوتی تو آپ کے سامنے بیٹھنا اور آپ کو تکلیف دینا مجھے برا لگتا میں تخت کے پایوں کے پاس سے کھسک جاتی۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَدَلْتُمُوْنَا بِالْكِلَابِ وَالْحُمُرِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيْرِ فَيَجِيْءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيْرَ فَيُصَلِّي فَأَكْرَهُ أَنْ أُسْنِحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيْرِ حَتّٰى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تم نے ہم کو کتوں اور گدھوں کے برابر کردیا حالانکہ میں نے خود اپنے تئیں تخت پر لیٹے ہوئے دیکھا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آتے اور تخت کے بیچ میں نماز پڑھتے۔ مجھے آپ کے سامنے نکلنا برا معلوم ہوتا تو میں تخت کے پایوں کی طرف کھسک کر لحاف سے باہر آتی۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سوتی اور

فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ

پھر میرے پاؤں آپ کے سامنے قبلے کی طرف ہوتے تو جب آپ سجدہ کرنے لگتے میرا پاؤں دبا دیتے میں پاؤں سمیٹ لیتی پھر آپ جب کھڑے ہو جاتے میں پاؤں پھیلا لیتی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہا ان دنوں گھروں میں چراغ نہ تھا۔

فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور جمہور علماء کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہے وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ یہ چھونا کپڑے وغیرہ کے اوپر سے ہوگا اور اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا اَصَابَنِيْ ثَوْبُهُ اِذَا سَجَدَ

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں حیض کی حالت میں آپ کے سامنے ہوتی۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپ کا کپڑا میرے بدن سے لگ جاتا جب آپ سجدہ کرتے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا اِلٰى جَنْبِهِ وَاَنَا حَائِضٌ وَعَلَيَّ مِرْطٌ وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ اِلٰى جَنْبِهِ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور میں حیض کی حالت میں آپ کے پہلو کی طرف ہوتی اور میں ایک چادر اوڑھے ہوتی اس میں سے کچھ ٹکڑا آپ پر بھی ہوتا۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت نمازی کے پہلو میں کھڑی ہو تو نماز باطل نہ ہوگی۔ یہی ہمارا اور اکثر علماء کا مذہب ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک نماز باطل ہو جائے گی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حائضہ عورت کے کپڑے پاک ہیں مگر وہ مقام جہاں خون لگا ہو یا اور کوئی اور نجاست ہے البتہ وہ نجس ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حائضہ کے سامنے نماز پڑھ سکتے ہیں اور ایک ہی کپڑا کچھ حائضہ پر ہو اور کچھ نمازی پر تو بھی قباحت نہیں۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّصِفَةِ لُبْسِهٖ — ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا ایک کپڑا اوڑھے تہہ بند پہن کر نماز درست ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو دو کپڑے ہیں۔

فائدہ۔ یعنی ایسے بہت لوگ ہیں جن کے پاس ایک کپڑے کے سوا دوسرا کپڑا نہیں۔ اور نماز تو سب پر فرض ہے تو ایک کپڑے میں ضرور نماز درست ہوگی۔ اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں البتہ ابن مسعود سے اس کا خلاف منقول ہے پر اس کی سند معلوم نہیں ہوتی اور اسباب بہا جماع ہے کہ نماز دو کپڑوں میں افضل ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی ہے۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے ایسا ہی مروی ہے جیسے اوپر گذرا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَادٰی رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُصَلِّیْ اَحَدُنَا فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ اَوَ كُلُّكُمْ یَجِدُ ثَوْبَیْنِ

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارا کیا ہم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُصَلِّیْ اَحَدُكُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقَیْهِ مِنْهُ شَیْءٌ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اس طرح پر نماز نہ پڑھے کہ اس کے کاندھے پر کچھ نہ ہو۔

فائدہ۔ کیونکہ اگر کاندھے پر کپڑا نہ ہوگا تو احتمال ہے ستر کھلنے کا۔ اگر ہاتھ سے روکے تو ہاتھ باندھنے کی سنت میں خلل آئے گا۔ اور یہ ممانعت ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک کے نزدیک تنزیہی ہے۔ اگر کوئی ایک کپڑے میں اسی طرح نماز پڑھے کہ کاندھوں پر کچھ نہ ہو تو نماز مکروہ ہوگی پر باطل نہ ہوگی۔ اور امام احمد اور بعض سلف کے نزدیک اگر کاندھوں پر کچھ کپڑا رکھنے کی گنجائش ہو اور نہ رکھے تو نماز صحیح نہ ہوگی۔ اور ایک روایت میں امام احمد سے یہ ہے کہ نماز صحیح ہو جائے گی لیکن گنہ گار ہوگا۔

عَنْ عُمَرَ ابْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّشْتَمِلًا بِهٖ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقَیْهِ

ترجمہ: عمر بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ آپ ام سلمہ کے گھر ایک کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور اسکے دونوں کنارے آپ کے مونڈھوں پر تھے۔ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ بِهٰذَا غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ مُتَوَشِّحًا وَلَمْ یَقُلْ مُشْتَمِلًا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ آپ نے اس کپڑے کے ساتھ توشح کیا۔

فائدہ۔ نووی نے کہا توشح یہ ہے کہ کپڑے کا جو کنارہ داہنے کاندھے پر ہو اس کو بائیں ہاتھ کے تلے سے لیجائے اور جو بائیں کاندھے پر ہو اس کو داہنے ہاتھ کے تلے سے

لیجائے پھر دونوں کناروں کو ملا کر سینہ پر باندھ لیوے۔

عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

ترجمہ:۔ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اس کے دونوں کناروں میں آپ نے خلاف کیا تھا (یعنی داہنے کنارے کو بائیں طرف اور بائیں کو داہنی طرف لے گئے تھے جیسے ابھی گذرا)

عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُلْتَحِفًا مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ زَادَ عِيسَى ابْنُ حَمَّادٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ

ترجمہ:۔ عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ اس کو لپیٹے ہوئے تھے اور اسکے دونوں میں مخالفت کی تھی۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک کپڑے میں توشح کئے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا (توشح کے معنے اوپر بیان ہو چکے ہیں۔

عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ وَعِنْدَهُ ثِيَابُهُ وَقَالَ جَابِرٌ إِنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ

ترجمہ:۔ ابوالزبیر مکی سے روایت ہے کہ انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑے میں توشح کئے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا حالانکہ ان کے پاس کپڑے موجود تھے (تو انہوں نے اس لئے کیا کہ جواز معلوم ہو) اور جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ

ترجمہ:۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور دیکھا کہ آپ ایک بوریئے پر نماز پڑھ رہے ہیں۔ اسی پر سجدہ کرتے تھے اور دیکھا آپ کو ایک کپڑے میں توشح کئے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ وَفِي

بِرِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ وَسُوَيْدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلٰوةِ

نماز کی جگہوں کا بیان

عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْاَرْضِ اَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً وَاَيْنَمَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّهْ فَهُوَ مَسْجِدٌ وَفِي حَدِيْثِ اَبِي كَامِلٍ ثُمَّ حَيْثُمَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّهْ فَاِنَّهُ مَسْجِدٌ

ترجمہ:- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ زمین میں سب سے پہلے کونسی مسجد بنائی گئی ہے آپ نے فرمایا مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) میں نے پوچھا پھر کونسی آپ نے فرمایا پھر مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)، میں نے پوچھا ان دونوں مسجدوں کے بننے میں کتنا فاصلہ ہے۔ آپ نے فرمایا چالیس برس کا۔ اور تجھ کو تو جہاں نماز کا وقت آجائے وہیں پڑھ لے وہ مسجد ہے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سب مقاموں میں نماز درست ہے مگر وہ مقام مستثنیٰ ہیں جہاں نماز پڑھنے کی ممانعت ہوئی ہے جیسے قبرستان یا گھورہ نجس مقام وغیرہ یا اونٹوں کے رہنے کی جگہ میں یا سڑک میں یا حمام میں۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ يَزِيْدَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنْتُ اَقْرَأُ عَلٰى اَبِي الْقُرْاٰنَ فِي السُّدَّةِ فَاِذَا قَرَاْتُ السَّجْدَةَ سَجَدَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَتِ اَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيْقِ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوَّلِ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْاَرْضِ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا ثُمَّ الْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُ مَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ

ترجمہ۔ ابراہیم بن یزید تیمی سے روایت ہے میں اپنے باپ کو قرآن سنایا کرتا سدہ میں (سدہ وہ مقام جو مسجد سے خارج ہو دروازہ کے باہر جہاں لوگ بیٹھ کر خرید و فروخت اور باتیں کرتے ہیں اور نسائی کی روایت میں سکہ ہے یعنی گلی میں) جب میں سجدہ کی آیت پڑھتا تو وہ سجدہ کرتے میں نے ان سے کہا باوا تم راستہ میں سجدہ کرتے ہو۔ انہوں نے کہا میں نے ابوذر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلے کونسی مسجد بنی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ

مسجد حرام۔ میں نے پوچھا پھر کونسی مسجد۔ آپ نے فرمایا مسجد اقصےٰ۔ میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنے برس کا فرق ہے آپ نے فرمایا چالیس برس کا۔ پھر ساری زمین تیرے لئے مسجد ہے جہاں نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ لے۔

فائدہ۔ اور جب نماز پڑھنا درست ہوا تو سجدہ بھی درست ہوگا۔ نووی نے کہا استاد اور شاگرد پر جو قرآن پڑھاتا پڑھتا ہو سجدہ کی آیت میں سجدہ ہے یا نہیں۔ اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعضوں کے نزدیک ایک بار پہلی بار میں سجدہ کرے اور بعضوں کے نزدیک ایک بار بھی ضروری نہیں ہے۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلٰى كُلِّ اَحْمَرَ وَاَسْوَدَ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَيِّبَةً طَهُوْرًا وَّمَسْجِدًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ صَلّٰى حَيْثُ كَانَ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَ يَدَيْ مَسِيْرَةِ شَهْرٍ وَّاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ کو پانچ چیزیں ملی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں۔ ایک تو یہ کہ ہر پیغمبر خاص اپنی قوم والوں کی طرف بھیجا گیا اور میں سرخ اور سیاہ ہر شخص کی طرف بھیجا گیا (سرد ملکوں کے لوگ سرخ ہیں اور گرم ملکوں کے لوگ سیاہ تو مطلب یہ ہے کہ میری نبوت عام ہے کسی ملک سے خاص نہیں) اور مجھے غنیمت (جہاد کی لوٹ کا مال) حلال ہوا مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا اور میرے لئے ساری زمین پاک اور پاک کرنے والی کی گئی۔ پھر جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آجائے وہ وہیں نماز پڑھ لے اور مجھے مدد دی گئی رعب سے جو ایک مہینہ کے فاصلہ سے پڑتا ہے (یعنی میری دھاک ایک مہینے کی راہ سے پڑجاتی ہے) اور مجھے شفاعت عطا ہوئی۔

فائدہ۔ میرے لئے ساری زمین پاک کرنے والی کی گئی۔ یہ دلیل ہے مالک اور ابو حنیفہ کی کہ تیمم زمین کی جنس سے درست ہے جیسے پتھر اینٹ چونا وغیرہ خاک کی خصوصیت نہیں ہے اور مجھے شفاعت عطا ہوئی یعنی شفاعت عام جو محشر والوں کی پریشانی کے وقت ہوگی اور جس وقت سب پیغمبر لوگوں کو جواب دیدیں گے ورنہ شفاعت خاص تو اور لوگ بھی کریں گے یا مراد وہ شفاعت ہے جو رد نہ ہوگی یا وہ شفاعت جو رتی برابر ایمان والے کے لئے بھی فائدہ بخش ہوگی۔ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ

ترجمہ:۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَّجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَآءَ وَذَكَرَ خَصْلَةً اُخْرٰى

ہم لوگوں کو اور لوگوں پر فضیلت ملی تین باتوں کی وجہ سے۔ ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح کی گئیں اور ہمارے لئے ساری زمین نماز کی جگہ ہے اور زمین کی خاک ہم کو پاک کرنے والی ہے جب پانی نہ ملے اور ایک بات اور بیان کی۔

فائدہ۔ نووی نے کہا وہ تیسری بات نسائی کی روایت میں یہ ہے کہ مجھ کو سورہ بقرہ کی اخیر آیتیں عرش کے تلے سے ملیں اور مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملیں نہ میرے بعد ملیں گی عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَّمَسْجِدًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَّخُتِمَ بِیَ النَّبِيُّوْنَ

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ کو چھ باتوں کی وجہ سے اور پیغمبروں پر فضیلت دی گئی۔ پہلی تو مجھ کو وہ کلام ملا جس میں لفظ تھوڑے اور معنے بہت ہیں (یعنی کلام اللہ یا خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلمات) اور میں مدد دیا گیا رعب سے۔ اور مجھے غنیمتیں حلال کی گئیں اور میرے لئے ساری زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ کی گئی اور میں تمام مخلوقات کی طرف (خواہ جن ہوں یا آدمی عرب کے ہوں یا غیر عرب کے) بھیجا گیا اور میرے اوپر نبوت ختم کی گئی۔

فائدہ۔ اب میرے بعد دنیا میں کوئی نبی نئی کتاب یا شریعت لیکر آنے والا نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلا شک قیامت کے قریب آویں گے پر وہ ساری دین کی باتوں میں ہمارے پیغمبر کے تابع ہوں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا اَنَا نَآئِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ يَدَیَّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے خدا نے وہ باتیں دیکر بھیجا جن میں لفظ تھوڑے ہیں اور معانی بہت ہیں اور مجھے مدد ملی رعب سے اور میں ایک بار سو رہا تھا اتنے میں زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تشریف لے گئے اور تم زمین سے خزانے نکال رہے ہو (یعنی ملک کے ملک فتح کرتے ہو وہاں کی سب دولتیں لوٹتے ہو۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گزری۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ عَلَى الْعَدُوِّ وَاُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُوتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے دشمن پر مدد ملی رعب سے اور مجھے وہ باتیں ملیں جن میں لفظ کم ہیں پر معانی بہت ہیں اور میں ایک بار سو رہا تھا اتنے میں زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوهُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ

ترجمہ۔ ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر پھر بیان کیں کئی حدیثیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مدد ملی رعب سے اور مجھے وہ باتیں دی گئیں جن معانی بہت ہیں (اور الفاظ تھوڑے ہیں)

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي عُلُوِّ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو ابْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ فِيهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اِنَّهُ اَرْسَلَ اِلَى الْمَلَاِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِينَ سُيُوفَهُمْ قَالَ فَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَاَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَاُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى اَلْقَى بِفِنَاءِ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ اِنَّهُ اَمَرَ بِالْمَسْجِدِ قَالَ فَاَرْسَلَ اِلَى مَلَاِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو شہر کے بلند حصہ میں ایک محلہ میں اترے جس کو بنی عمرو بن عوف کا محلہ کہتے ہیں وہاں چودہ دن رہے پھر آپ نے بنو نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے آئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا گویا میں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ اپنی اونٹنی پر تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے اور بنو نجار کے لوگ آپ کے گرداگرد تھے یہاں تک کہ آپ ابوایوب کے مکان کے

بِحَائِطِكُمْ هٰذَا فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ مَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ أَنَسٌ فَكَانَ فِيْهِ مَا أَقُوْلُ كَانَ فِيْهِ نَخْلٌ وَقُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَخَرِبٌ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ وَبِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةً وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً قَالَ فَكَانُوْا يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

صحن میں اترے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں نماز کا وقت آجاتا وہاں نماز پڑھ لیتے اور بکریوں کے رہنے کی جگہ میں بھی نماز پڑھ لیتے (کیونکہ بکریاں غریب ہوتی ہیں ان سے اندیشہ نہیں ہے کہ وہ ستاویں گی) اس کے بعد آپ نے مسجد بنانے کا حکم کیا تو بنو نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا۔ وہ آئے۔ آپ نے اُن سے فرمایا تم اپنا باغ میرے ہاتھ بیچ ڈالو۔ انھوں نے کہا قسم خدا کی ہم تو اس باغ کی قیمت نہ لیں گے۔ ہم خدا ہی سے اس کا بدلہ چاہتے ہیں (یعنی آخرت کا ثواب چاہتے ہیں ہم کو روپیہ درکار نہیں۔) انس نے کہا اس باغ میں جو چیزیں تھیں ان کو میں کہتا ہوں اس میں کھجور کے درخت تھے اور مشرکوں کی قبریں تھیں اور کھنڈر تھے آپ نے حکم کیا تو درخت کاٹے گئے اور مشرکوں کی قبریں کھود کر پھینک دی گئیں۔ اور کھنڈر برابر کئے گئے اور درختوں کی لکڑی قبلہ کی طرف رکھ دی گئی اور دروازہ کے دونوں طرف پتھر لگائے گئے جب یہ کام شروع ہوا تو صحابہ رجز پڑھتے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کے ساتھ تھے وہ لوگ یہ کہتے تھے یا اللہ بہتری اور بھلائی تو آخرت کی بہتری اور بھلائی ہے تو انصار اور مہاجرین کی مدد فرما (یہ ترجمہ اس موزوں کلام کا ہے جو حدیث میں عربی زبان میں ہے۔)

فائدہ۔ ہم خدا ہی سے اس کا بدلہ چاہتے ہیں۔ نووی نے کہا یہ حدیث یوں ہی مشہور ہے صحیحین وغیرہ میں۔ لیکن محمد بن سعد نے طبقات واحدی سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ باغ دس دینار کو خریدا اور ابوبکر نے وہ دینار ادا کئے آپ نے حکم کیا تو درخت کاٹے گئے اور مشرکوں کی قبریں کھود کر پھینک دی گئیں۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ میوہ دار درختوں کا کاٹنا کسی ضرورت کیوقت درست ہے جیسے لکڑی کی حاجت ہو یا اور درختوں کا ان کے بدلہ لگانا منظور ہو یا ان کے گر پڑنے کا ڈر ہو یا مسجد بنانے کی ضرورت ہو یا کافروں کے ملک میں ان کو سزا دینے کے لئے کاٹے اسی طرح پرانی قبروں کا کھودنا اور جب وہ مٹی جس میں خون اور پیپ مُردے کی ملی نکال کر پھینک دی جائے تو اس زمین میں نماز درست ہے اور اس کو مسجد کر سکتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قبرستان کی زمین مالک کی ملک میں رہتی ہے اور وہ اس کو

بیچ سکتا ہے بشرطیکہ وقف نہ کر چکا ہو۔

جب یہ (یعنی مسجد کی تعمیر کا) کام شروع ہوا تو صحابہ رجز پڑھتے تھے یعنی شعر پڑھ گاتے جاتے تھے تاکہ مشقت سہل ہو جائے۔ علماء نے کہا کہ اگر کلام موزوں ہو تو اس کو شعر نہ کہیں گے جب تک کہنے والے کی شعر کہنے کی نیت نہ ہو اور اسی سبب سے بعض موزوں کلام خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہیں پر وہ شعر نہیں ہیں کیونکہ شعر کہنا آپ پر حرام تھا

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ اَنْ یُّبْنَی الْمَسْجِدُ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد بننے سے پہلے بکریوں کی رہنے کی جگہ میں نماز پڑھا کرتے تھے

عَنْ اَنَسٍ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

فائدہ۔ نووی نے کہا امام احمد اور امام مالک نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جس جانور کا گوشت حلال ہے اس کا پیشاب یا خانہ پاک ہے۔

بَابُ تَحْوِیْلِ الْقِبْلَۃِ مِنَ الْقُدْسِ اِلَی الْکَعْبَۃِ

بیت المقدس کی طرف سے خانہ کعبہ کی طرف قبلہ کا ہونا

عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّۃَ عَشَرَ شَهْرًا حَتّٰی نَزَلَتِ الْاٰیَۃُ الَّتِیْ فِی الْبَقَرَۃِ وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ شَطْرَہٗ فَنَزَلَتْ بَعْدَ مَا صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ فَحَدَّثَهُمْ بِالْحَدِیْثِ فَوَلَّوْا وُجُوْهَهُمْ قِبَلَ الْبَیْتِ

ترجمہ:- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی سولہ مہینے تک یہاں تک کہ یہ آیت اتری جو سورہ بقرہ میں ہے تم جہاں پر ہو منہ اپنا کعبے کی طرف کرو۔ تو یہ آیت اس وقت اتری جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے۔ ایک شخص آپ کے ساتھیوں میں سے یہ سنکر چلا۔ راستے میں انصار کے کچھ لوگوں کو (بیت المقدس کی طرف حسب معمول) نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ اس نے ان سے یہ حدیث بیان کی (کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ یہ سن کر) وہ لوگ (نماز ہی میں) کعبے کی طرف پھر گئے۔

فائدہ۔ امام نووی نے کہا اس حدیث سے نسخ کا جواز اور وقوع ثابت ہوتا ہے

اور یہ بھی نکلتا ہے کہ ایک معتبر شخص کی خبر اس باب میں مقبول ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اگر ایک ہی نماز کسی وجہ سے دو طرف پڑھی جائے (جیسے قبلے کی جانب میں شبہ ہو پہلے ایک طرف شروع کیے پھر نماز ہی میں معلوم ہو کہ قبلہ دوسری طرف ہے اور ادھر پھر جائے بلکہ اگر چار رکعتی نماز کی ہر ایک رکعت ایک طرف پڑھی جائے (اس طرح کہ نمازی کی رائے ہر رکعت پر قبلے کی جانب میں بدلتی جائے تو نماز صحیح ہے) پھر علماء نے اختلاف کیا ہے کہ بیت المقدس کی طرف آپ کا نماز پڑھنا قرآن سے تھا یا حدیث سے۔ اگر حدیث سے ہوگا تو یہ بھی ثابت ہوا کہ قرآن سے حدیث منسوخ ہو سکتی ہے اسی طرح حدیث سے قرآن منسوخ ہو سکتا ہے۔ اکثر علماء اصول کا یہی قول ہے پر شافعی سے اس کے خلاف منقول ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صُرِفْنَا نَحْوَ الْكَعْبَةِ

ترجمہ۔ براء بن عازب سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سولہ مہینے یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی پھر ہم نے کعبے کی طرف منہ کیا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ لوگ قبا میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن اترا اور کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا۔ یہ سن کر لوگ کعبے کی طرف پھر گئے اور پہلے ان کے منہ شام کی طرف تھے پھر کعبے کی طرف گھوم گئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَنَزَلَتْ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ

ترجمہ:۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت المقدس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے اتنے میں یہ آیت اتری قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ اخیر تک یعنی ہم دیکھتے تمہارے منہ پھرانے کو آسمان کی طرف۔ بیشک ہم پھیر دیں گے

وَقَدْ صَلَّوْا رَكْعَةً فَنَادَى أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ فَمَالُوا كَمَا هُمْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ

منہ تمہارا اس قبلہ کی طرف جس کو تم پسند کرتے ہو۔ تو پھیرو تم اپنا منہ کعبے طرف پھر ایک شخص بنی سلمہ میں سے جا رہا تھا اس نے دیکھا لوگوں کو فجر کی نماز میں رکوع میں اور ایک رکعت پڑھ چکے تو پکارا۔ سنو! قبلہ بدل گیا۔ یہ سن کر وہ لوگ اسی حالت میں قبلے کی طرف پھر گئے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ وَاتِّخَاذِ الصُّوَرِ فِيهَا وَالنَّهْيِ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ

قبروں پر مسجد بنانے اور ان میں مورتیں رکھنے کی ممانعت۔ قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ:۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کو انہوں نے حبش میں دیکھا تھا۔ اس میں تصویریں لگی تھیں آپ نے فرمایا ان لوگوں کا یہی حال تھا جب ان میں کوئی نیک آدمی مر جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بناتے اور وہاں صورتیں بناتے۔ یہ لوگ قیامت کے دن خدا کے سامنے سب سے بدتر ہوں گے۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کے پاس یا قبر کے اوپر مسجد بنانا یا قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے کیونکہ اگلے مشرکین اور یہود اور نصاریٰ ایسا کیا کرتے تھے کہ پیغمبروں یا نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بناتے تھے۔ اگر کوئی قبر کو مسجد نہ بنائے لیکن مسجد کی طرح وہاں ہر وقت آیا جایا کرے یا قبر کے سامنے جھکے یا اس طرف نماز پڑھے تو اسکا بھی یہی حکم ہے

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ تَذَاكَرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَذَكَرَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ كَنِيسَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لوگوں نے باتیں کیں آپ کی بیماری میں تو ام سلمہ اور ام حبیبہ نے ایک گرجا کا حال بیان کیا پھر ذکر کیا اسی طرح جیسے اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذَكَرْنَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیوں نے ایک گرجا کا حال بیان کیا جو

انہوں نے دیکھا تھا حبش کے ملک میں جسکا نام ماریہ تھا پھر ویسا ہی روایت کیا جیسے اوپر ذکر کیا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ فَلَوْلَا ذٰلِكَ لَأُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنَّهُ خَشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَلَوْلَا ذَاكَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَتْ

ترجمہ ۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُس بیماری میں جس کے بعد پھر تندرست نہیں ہوئے لعنت کرے اللہ یہود اور نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کا خیال نہ ہوتا تو آپ کی قبر کھلی جگہ میں ہوتی (حجرہ میں نہ ہوتی مگر آپ ڈرے کہیں لوگ آپ کی قبر کو مسجد نہ بنالیں ۔)

فائدہ ۔ یہود و نصاریٰ نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا یعنی مسجدوں کی طرح وہاں روشنی کرنے نذر نیاز چڑھانے دعا مانگنے عبادت کرنے اور روزمرہ آنے جانے لگے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

ترجمہ ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تباہ کرے یہودیوں کو کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

ترجمہ ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ یہود اور نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نُزِلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلٰى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا

ترجمہ ۔ عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے حضرت عائشہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے چادر اپنے منہ پر ڈالنا شروع کی ۔ جب آپ گھبراتے تو چادر کو منہ پر سے ہٹاتے اور فرماتے یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ آپ ڈراتے تھے کہ کہیں اپنے لوگ بھی ایسا نہ کریں۔

عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِخَمْسٍ وَّ هُوَ يَقُوْلُ اِنِّيْ اَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ مِنْكُمْ خَلِيْلٌ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدِ اتَّخَذَنِيْ خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ خَلِيْلًا وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ اُمَّتِيْ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّيْ اَنْهٰكُمْ عَنْ ذٰلِكَ

ترجمہ۔ جندب بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفات سے پانچ روز پہلے سنا۔ آپ فرماتے تھے میں بیزار ہوں اس بات سے کہ کسی کو تم میں سے اپنا دوست بناؤں سوا خدا کے کیونکہ اللہ نے مجھے دوست بنایا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا اور جو میں اپنی امت میں سے کسی کو دوست بنانے والا ہوتا تو ابوبکر کو دوست بناتا۔ تم خبردار ہو۔ تم سے پہلے لوگ اپنے پیغمبروں اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجد بنا لیتے تھے۔ کہیں تم قبروں کو مسجد نہ بنانا میں تم کو اس بات سے منع کرتا ہوں۔

فائدہ۔ دوست سے مراد یہاں وہ ہے کہ جس کی طرف دل لگا رہے پیغمبر کو ایسی دوستی کسی سے نہ تھی کیونکہ یہ دوستی خدا کی دوستی میں خلل ڈالتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ایسی دوستی میں کسی سے رکھتا تو ابوبکر صدیق سے رکھتا۔ اس حدیث سے ابوبکر صدیقؓ کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی۔ نووی نے کہا آپ نے اپنی قبر اور کسی کی قبر کو مسجد بنانے سے اس لئے ممانعت کی کہ کہیں لوگ قبر کی تعظیم حد سے نہ بڑھائیں اور گناہ میں پڑ جائیں اور کبھی یہ گناہ کفر تک پہنچ جائے گا جیسی اگلی امتوں کا حال ہوا۔ اور جب صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں مسجد نبوی کو بڑھانے کی ضرورت ہوئی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ جس میں قبریں تھیں وہاں تک مسجد آپہنچی تو ان لوگوں نے قبر کو چھپا دیا اور اس کے گرد اونچی اونچی دیواریں اٹھادیں تاکہ آپ کی قبر دکھلائی نہ دے اور عوام اس طرف نماز نہ پڑھیں اور آفت میں نہ پڑیں پھر دو دیواریں شمالی جانب سے اور اٹھائیں کہ کوئی شخص قبر کی طرف منہ نہ کر سکے اور اسی لئے دوسری حدیث میں وارد ہوا کہ اگر یہ ڈر نہ ہوتا تو آپ اپنی قبر کو کھلا رکھتے۔

بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا

مسجد بنانے کی فضیلت اور اسکا اجر

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ يَذْكُرُ اَنَّهٗ سَمِعَ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ حِيْنَ بَنٰى مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ قَدْ اَكْثَرْتُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ

ترجمہ۔ عبیداللہ خولانی سے روایت ہے حضرت عثمان نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد کو بنایا تو لوگوں نے برا سمجھا۔ حضرت عثمان نے کہا تم نے مجھ پر

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَقَالَ ابْنُ عِيْسٰى فِيْ رِوَايَتِهٖ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ

بہت زیادتی کی میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اتنا سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کے لئے مسجد بنائے اور ایک روایت میں ہے (کہ خالص خدا کی رضامندی اس کو مقصود ہو نہ شہرت و ناموری یا ضد یا نفسانیت) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ویسا ہی ایک گھر بنائیگا۔

فائدہ - ویسا ہی گھر یعنی صرف گھر کہلانے میں کیونکہ جنت کے گھر کو دنیا کے گھر سے کیا نسبت ہے یا وہ گھر جنت کے گھروں پر ایسی فضیلت رکھتا ہوگا جیسے مسجد دنیا میں اور گھروں پر رکھتی ہے۔

عَنْ مَحْمُوْدِ ابْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ اَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَاَحَبُّوْا اَنْ يَّدَعَهٗ عَلٰى هَيْئَتِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهٗ

ترجمہ:- محمود بن لبید سے روایت ہے حضرت عثمان نے مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے برا سمجھا اس کو اور یہ چاہا کہ مسجد کو اپنے حال پر چھوڑ دیں (یعنی جیسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تھی) حضرت عثمان نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص خدا کے لئے ایک مسجد بناوے تو اللہ اس کے لئے جنت میں ایک گھر ویسا ہی بنائیگا۔

بَابُ النَّدْبِ اِلٰى وَضْعِ الْاَيْدِيْ عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوْعِ وَنَسْخِ التَّطْبِيْقِ

رکوع میں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنا اور تطبیق کا منسوخ ہونا

فائدہ - تطبیق اسے کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر رانوں کے بیچ میں رکھ لینا پہلے حکم تھا کہ رکوع میں ایسا ہی کرے بعد اس کے یہ حکم منسوخ ہوگیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم ہوا۔ اب اگر کوئی تطبیق کرے تو مکروہ ہے۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے مگر ابن مسعود اور علقمہ اور اسود کے نزدیک تطبیق سنت ہے ان کو نسخ کی حدیث نہیں پہنچی جس کو سعد بن ابی وقاص نے روایت کیا ہے (نووی)

عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا اَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فِيْ دَارِهٖ فَقَالَ اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا

ترجمہ- اسود اور علقمہ سے روایت ہے ہم دونوں عبداللہ بن مسعود کے پاس آئے ان کے گھر میں۔ انہوں نے پوچھا

فَلَمْ يَأْمُرْنَا بِأَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ قَالَ وَذَهَبْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ فَأَخَذَ بِأَيْدِينَا فَجَعَلَ أَحَدَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ قَالَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلَى رُكَبِنَا قَالَ فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا وَطَبَّقَ بَيْنَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مِيقَاتِهَا وَيَخْنُقُونَهَا إِلَى شَرَقِ الْمَوْتَى فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ قَدْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً وَإِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَصَلُّوا جَمِيعًا وَإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ وَإِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْرِشْ ذِرَاعَيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَلْيَجْنَأْ وَلْيُطَبِّقْ بَيْنَ كَفَّيْهِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَاهُمْ

کیا ان لوگوں نے (یعنی اس زمانہ کے نوابوں اور امیروں نے) نماز پڑھ لی تمہارے پیچھے۔ ہم نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا اٹھو نماز پڑھ لو کیونکہ نماز کا وقت ہو گیا اور امیروں اور نوابوں کی انتظاری میں اپنی نمازیں دیر کرنا ضروری نہیں پھر ہم کو حکم نہ کیا اذان دینے اور نہ اقامت کا۔ ہم ان کے پیچھے کھڑے ہونے لگے تو ہمارے ہاتھ پکڑ کر ایک کو داہنی طرف کیا اور ایک کو بائیں طرف۔ جب رکوع کیا تو ہم نے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے۔ انہوں نے ہمارے ہاتھ پر مارا اور ہتھیلیوں کو جوڑ کر رانوں کے بیچ میں رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو کہا اب تمہارے نواب اور امیر ایسے پیدا ہونگے جو نمازیں اس کے وقت سے دیر کریں گے اور نماز کو تنگ کریں گے یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے کے قریب ہو گا (یعنی عصر کی نمازیں اتنی دیر کریں گے) جب تم ان کو ایسا کرتے دیکھو تو اپنی نماز وقت پر پڑھ لو (یعنی افضل وقت پر) پھر ان کے ساتھ دوبارہ نفل کے طور پر پڑھ لو۔ اور جب تم تین آدمی ہو تو سب مل کر نماز پڑھو (یعنی برابر کھڑے ہو۔ امام بیچ میں رہے) اور جب تین سے زیادہ ہوں تو ایک آدمی امام بنے اور وہ آگے کھڑا ہو اور جب رکوع کرے تو اپنے ہاتھوں کو رانوں پر رکھے اور جھکے اور دونوں ہتھیلیاں جوڑ کر رانوں میں رکھ لے گویا میں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں کو دیکھ رہا ہوں۔

فائدہ - امیروں اور نوابوں کی انتظاری میں اپنی نمازیں دیر نہ کرنا ضروری نہیں پھر ہم کو حکم نہ کیا اذان دینے اور نہ اقامت کا - یہ مذہب عبداللہ بن مسعود کا ہے اور بعض سلف کا جو کوئی گھر میں اکیلی نماز پڑھے اس بستی میں جہاں اذان اور اقامت ہوتی ہے تو اس کو اذان اور اقامت کہنا ضروری نہیں لیکن جمہور علمائے سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ اقامت سنت ہے اس کے لئے بھی اور اذان میں اختلاف ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جماعت گھر میں بھی ادا کرنا درست ہے۔ لیکن اس سے فرض کفایہ ادا نہ ہوگا جب تک جماعت مسجد

ہیں نہ پڑھی جائے اور عبداللہ بن مسعود نے یہ خیال کیا کہ فرض ساقط ہو جائے گا امیروں اور نوابوں کی جماعت ادا کرنے سے گو وہ دیر میں پڑھیں۔

جب تم ان کو ایسا کرتے یعنی عصر کی نماز دیر سے پڑھتے دیکھو تو اپنی نماز وقت پر پڑھ لو پھر ان کے ساتھ دوبارہ نفل کے طور پر پڑھ لو تاکہ شر و فساد نہ پیدا ہو اور امیروں کی تکلیف سے بچو وہ یہ جانیں گے کہ تم فرض انکے ساتھ پڑھتے اور تم اپنا فرض ادا کر چکو گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فتنہ اور فساد سے بچنا بہتر ہے اگر گناہ میں نہ پڑے اور جو بغیر گناہ میں فتنہ سے نہ بچ سکے تو گناہ نہ کرے اور فتنہ پر صبر کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اول وقت پڑھنا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی ایک نماز کو دوبارہ پڑھے تو پہلی بار کی نماز فرض ہوگی اور دوسرے بار کی نفل۔ یہی صحیح ہے۔ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَّجَرِيْرٍ فَلَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى اخْتِلَافِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ **ترجمہ**۔ علقمہ اور اسود سے روایت ہے وہ دونوں عبداللہ بن مسعود کے پاس گئے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری۔

عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَصَلّٰى مَنْ خَلْفَكُمْ قَالَا نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ اَحَدَهُمَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا اَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا فَضَرَبَ اَيْدِيَنَا ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ علقمہ اور اسود سے روایت ہے وہ دونوں عبداللہ بن مسعود کے پاس انہوں نے کہا کیا تمہارے پیچھے لوگ نماز پڑھ چکے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر عبداللہ ان دونوں کے بیچ میں کھڑے ہوئے اور ایک کو داہنی طرف کھڑا کیا اور ایک کو بائیں طرف پھر رکوع کیا تو ہم نے اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا۔ عبداللہ نے ہمارے ہاتھ پر مارا اور تطبیق کی (یعنی دونوں ہتھیلیوں کو ملایا) اور رانوں کے بیچ میں رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔

عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ قَالَ وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَقَالَ لِيْ اَبِيْ اضْرِبْ بِكَفَّيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ قَالَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى فَضَرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ اِنَّا نُهِيْنَا عَنْ هٰذَا وَاُمِرْنَا اَنْ نَّضْرِبَ بِالْاَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ

ترجمہ۔ مصعب بن سعد سے روایت ہے میں نے اپنے باپ کے بازو میں نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھے انہوں نے میرے ہاتھ پر مارا اور کہا کہ ہم منع کئے گئے ایسا کرنے سے اور حکم ہوا دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا (یعنی رکوع میں

اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ تطبیق کا حکم منسوخ ہو گیا۔ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰی قَوْلِہٖ فَنُھِیْنَا عَنْہُ وَلَمْ یَذْکُرْ مَا بَعْدَہٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ رَکَعْتُ فَقُلْتُ بِیَدَیَّ ھٰکَذَا یَعْنِیْ طَبَّقَ بِھِمَا وَوَضَعَھُمَا بَیْنَ فَخِذَیْہِ فَقَالَ اَبِیْ قَدْ کُنَّا نَفْعَلُ ھٰذَا ثُمَّ اُمِرْنَا بِالرُّکَبِ۔

ترجمہ:۔ مصعب بن سعد سے روایت ہے ہیں نے رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے بیچ میں رکھ لیا۔ میرے باپ نے کہا پہلے ہم ایسا کیا کرتے تھے پھر ہم کو گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم ہوا۔

عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدِ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ اَبِیْ فَلَمَّا رَکَعْتُ شَبَّکْتُ اَصَابِعِیْ وَجَعَلْتُھُمَا بَیْنَ رُکْبَتَیَّ فَضَرَبَ یَدَیَّ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ قَدْ کُنَّا نَفْعَلُ ھٰذَا ثُمَّ اُمِرْنَا اَنْ نَّرْفَعَ اِلَی الرُّکَبِ

ترجمہ۔ مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ کے بازو میں نماز پڑھی۔ جب میں رکوع میں گیا تو دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک میں ایک ڈال کر دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھ لیا۔ انہوں نے میرے ہاتھ پر مارا۔ جب نماز پڑھ چکے تو کہا پہلے ہم ایسا کرتے تھے پھر ہم کو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم ہوا۔

بَابُ جَوَازِ الْاِقْعَاءِ عَلَی الْعَقِبَیْنِ — ایڑیوں پر سُرین رکھ کر بیٹھنا

فائدہ۔ ایڑیوں پر سرین رکھ کر بیٹھنے کو عربی میں اقعار کہتے ہیں۔

عَنْ طَاؤُسٍ یَقُوْلُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِی الْاِقْعَاءِ عَلَی الْقَدَمَیْنِ فَقَالَ ھِیَ السُّنَّۃُ فَقُلْنَا لَہٗ اِنَّا لَنَرَاہُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلْ ھِیَ سُنَّۃُ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ طاؤس سے روایت ہے کہ ہم نے ابن عباس سے کہا اقعار کی بیٹھک میں کیا کہتے ہو۔ انہوں نے کہا یہ سنت ہے ہم نے کہا ہم تو اس بیٹھک کو آدمی پر دیا پاؤں پر ستم سمجھتے تھے۔ انہوں نے کہا واہ وہ تو سنت ہے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔

(فائدہ۔ نووی نے کہا اقعار کے باب میں دو حدیثیں وارد ہیں۔ ایک حدیث کی رو سے تو اقعار سنت ہے اور دوسری حدیث میں ممانعت ہے۔ اور علماء نے اختلاف کیا ہے اقعار کے حکم اور اقعار کی تفسیر میں۔ اور صحیح یہ ہے کہ اقعار کی دو قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ اپنے دونوں سرین زمین پر لگا دیوے اور پنڈلیوں کو کھڑا کرے اور ہاتھوں کو کتے کی طرح زمین پر رکھے یہ مکروہ ہے اور حدیث میں اسی کی ممانعت ہے۔ دوسرے یہ کہ دونوں سجدوں کے بیچ میں ایڑیوں پر بیٹھے اور یہی ابن عباس رضی اللہ عنہ کی مراد ہے اور یہ اقعار دونوں سجدوں

سے کے بیچ میں مسنون ہے۔ شافعی کے نزدیک اور صحابہ اور سلف سے منقول ہے (انتہے مختصرا)

بَابُ تَحْرِيْمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ وَنَسْخِ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَتِهٖ

نماز میں باتیں کرنا حرام ہے

عن معاوية ابن الحكم السلمي قال بينا انا اصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ عطس رجل من القوم فقلت يرحمك الله فرماني القوم بابصارهم فقلت واثكل امياه ما شانكم تنظرون الي فجعلوا يضربون بايديهم على افخاذهم فلما رايتهم يصمتونني لكني سكت فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فبابي هو وامي ما رايت معلما قبله ولا بعده احسن تعليما منه فوالله ما كهرني ولا ضربني ولا شتمني ثم قال ان هذه الصلوة لا يصلح فيها شيء من كلام الناس انما هو التسبيح والتكبير وقراءة القران او كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت يا رسول الله اني حديث عهد بجاهلية وقد جاء الله بالاسلام وان منا رجالا ياتون الكهان قال فلا تاتهم قال ومنا رجال يتطيرون قال ذاك شيء يجدونه في صدورهم فلا يصدنهم وقال ابن الصباح فلا يصدنكم قال قلت ومنا رجال يخطون قال كان نبي من الانبياء يخط فمن وافق خطه فذاك قال وكانت لي جارية ترعى غنما

ترجمہ۔ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا اتنے میں ہم لوگوں میں سے ایک شخص چھینکا۔ میں نے کہا یرحمک اللہ تو لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کردیا۔ میں نے کہا کہ کاش مجھ پر میری ماں رو چکتی (یعنی میں مر جاتا) تم کیوں مجھ کو گھورتے ہو۔ یہ سنکر وہ لوگ اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے۔ جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھ کو چپ کرنا چاہتے ہیں تو میں چپ ہو رہا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ چکے تو قسم ہے میرے ماں باپ کی کہ میں نے آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد کوئی آپ سے بہتر سکھانے والا دیکھا۔ قسم اللہ کی نہ آپ نے مجھ کو جھڑکا نہ مارا نہ گالی دی۔ یوں فرمایا کہ نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں وہ تو تسبیح اور تکبیر اور قرآن مجید پڑھنا ہے یا جیسا آپ نے فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا جاہلیت کا زمانہ ابھی گذرا ہے اب اللہ تعالیٰ نے اسلام نصیب کیا۔ ہم میں سے بعض لوگ کاہنوں (پنڈتوں نجومیوں) کے پاس جاتے ہیں آپ نے فرمایا تو ان کے پاس مت جا پھر میں نے کہا بعض ہم میں سے بُرا شگون

لِي قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ لَكِنِّي صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ ائْتِنِي بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ

لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ان کے دلوں کی بات ہے تو کسی کام سے ان کو نہ روکے یا تم کو نہ روکے۔ پھر میں نے کہا ہم میں سے بعض لوگ لکیریں کھینچتے ہیں (یعنی کاغذ پر یا زمین پر) جیسے رمال کیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک پیغمبر لکیریں کیا کرتے تھے پھر جو ویسی ہی لکیر کرے وہ تو درست ہے۔ معاویہ نے کہا میری ایک لونڈی تھی جو احد اور جوانیہ (ایک مقام کا نام ہے) کی طرف بکریاں چرایا کرتی تھی۔ ایک دن میں جو وہاں آنکلا تو دیکھا کہ بھیڑیا ایک بکری کو لے گیا ہے۔ آخر میں بھی آدمی ہوں مجھ کو بھی غصہ آجاتا ہے جیسے ان کو غصہ آتا ہے۔ میں اس کو ایک پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور میرے دل پر یہ امر بہت گراں گذرا۔ میں کہا یا رسول اللہ میں اس لونڈی کو آزاد کردوں۔ آپ نے فرمایا اس کو میرے پاس لے کر آ۔ میں آپ کے پاس لیکر گیا۔ آپ نے اس سے پوچھا اللہ کہاں ہے۔ اس نے کہا آسمان پر۔ آپ نے فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ اللہ کے رسول یعنی آپ کو اللہ نے بھیجا ہے تب آپ نے فرمایا تو اس کو آزاد کردے یہ مومنہ ہے۔

فائدہ۔ یہ سنکر وہ لوگ اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے میرے چپ کرنے کے لئے شاید اس وقت تک ایسے کاموں کے لئے تسبیح کا رواج نہوا ہوگا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں ضرورت کے واسطے فعل قلیل درست ہے اور اس میں کراہت نہیں ہے (نووی)

میں نے آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد کوئی آپ سے بہتر سکھانے والا دیکھا۔ اس حدیث میں بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق عظیم کا جس کی گواہی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دی ہے اور نظیر ہے سکھانے والوں کے لئے کہ کس طرح تحمل اور نرمی اور شفقت تعلیم میں لازم ہے

نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز میں بات کرنی حرام ہے اگرچہ ضرورت یا مصلحت سے ہو پھر اگر بہت ہی ضرورت کسی کو آگاہ کرنے کی یا اندر آنے کے لئے اجازت دینے کی واقع ہو تو تسبیح کہے اگر نماز پڑھنے والا مرد ہے اور جو عورت ہو تو دستک دے۔ یہی ہمارا اور مالک اور ابوحنیفہ اور جمہور سلف وخلف کا مذہب ہے اور

علماء کی ایک جماعت کے نزدیک جیسے اوزاعی وغیرہ نماز میں بات کرنا کسی مصلحت کی وجہ سے درست ہے اور دلیل اُن کی ذوالیدین کی حدیث ہے جس کو ہم اپنے مقام پر بیان کرینگے ان شاء اللہ۔ یہ اختلاف اس شخص میں ہے جو جان بوجھ کر قصداً نماز میں بات کرے لیکن اگر بھولے سے بات کرے تو تھوڑی بات کرنے سے ہمارے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی اور امام مالک اور احمد اور جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک نماز باطل ہو جائیگی ہماری دلیل ذوالیدین کی حدیث ہے۔ اور جو بھول کر بہت سی باتیں کرے تو اس میں ہمارے اصحاب کے دو قول ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ نماز باطل ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر وہ شخص باتیں کرے جو نومسلم ہو اور نماز کے احکام سے خوب واقف نہ ہو تو اس کی نماز بھی باطل نہ ہوگی اور دلیل اس کی یہی حدیث معاویہ بن حکم کی ہے انہوں نے ناواقفیت کی وجہ سے نماز میں باتیں کیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انکی نماز لوٹانے کا حکم نہ کیا صرف اتنا سکھلا دیا کہ نماز میں باتیں کرنا حرام ہے۔

وہ تو تسبیح اور تکبیر اور قرآن مجید پڑھنا ہے یا جیسا آپ نے فرمایا یعنی نماز میں اللہ کی پاکی بیان کرنا تکبیر کہنا قرآن پڑھنا ہے اور جو باتیں اس کے مثل ہیں جیسے تشہد دعا سلام وغیرہ یہ سب احکام مشروع ہیں پر لوگوں میں جو آپس میں باتیں ہوتی ہیں اس قسم کی باتیں نماز میں نہ کرنی چاہئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں بات نہ کروں گا پھر تسبیح کہے یا تکبیر یا قرآن پڑھے تو اس کی قسم نہ ٹوٹے گی۔ ہمارا صحیح اور مشہور مذہب یہی ہے اور یہ بھی نکلا کہ تکبیر تحریمہ فرض ہے اور نماز کا جزو ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ چھینک کا جواب دینا درست نہیں اور چھینک کا جواب بھی دنیا کی باتوں میں داخل ہے جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ البتہ چھینکنے والا آہستہ سے الحمد للہ کہہ لیوے۔ ہمارا اور مالک کا یہی قول ہے اور عبداللہ بن عمر اور نخعی اور احمد کے نزدیک پکار کر کہے (نووی)

ہم میں سے بعض لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تو ان کے پاس مت جا۔ علماء نے کہا آپ نے کاہنوں کے پاس جانے سے منع فرمایا کیونکہ وہ آیندہ کی بات بتلاتے ہیں اور کبھی اتفاق سے انکی کوئی بات ٹھیک ہو جاتی ہے تو ڈر ہے کہ آدمی دھوکہ میں پڑ جائے اور ان کا اعتقاد پیدا ہو جائے۔ اور صحیح صحیح حدیثوں سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ نے کاہنوں کے پاس جانے اور انکی بات سچ جاننے سے منع فرمایا۔ ان کو جو شیرینی وغیرہ ملتی ہے وہ باجماع اہل اسلام بالکل حرام ہے۔ بغوی نے کہا کہ اتفاق کیا ہے علماء نے کاہن کی شیرینی کے حرام ہونے پر یعنی جو شیرینی وغیرہ اس کو کہانت (آیندہ کی بات بتلانے) پر ملتی ہے کیونکہ کہانت کا فعل باطل ہے اس پر اجرت لینا جائز نہیں۔ ماوردی نے احکام سلطانیہ میں لکھا ہے کہ محتسب کو باز رکھنا چاہئے کہانت کی

اجرت دینے اور لینے سے اسی طرح ہر کھیل کی اجرت سے اور سزا دینی چاہیئے دینے اور لینے والے کو اور خطابی نے کہا کہ کاہن کو جو شیرینی ملتی ہے کہانت کے عوض وہ حرام ہے اسی طرح عراف کو۔ اور کاہن اور عراف میں یہ فرق ہے کہ کاہن تو غیب دانی کا دعویٰ کرتا ہے اور آیندہ کی باتیں اور راز کی باتیں بتلاتا ہے اور عراف وہ ہے جو چور کا پتہ لگاتا ہے اور چوری کا مال نکالدینے کا دعویٰ کرتا ہے یا کھوئی ہوئی چیز کے سراغ لگا دینے کا اپنے علم کے زور سے۔ خطابی نے دوسری حدیث کی شرح میں یہ بھی کہا کہ عرب کے ملک میں کاہن وہ لوگ تھے جو بہت باتوں کے پہچاننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض یہ کہتے کہ ہمارا دوست کوئی جن ہے جو خبریں بتلا دیا کرتا ہے اور بعض یہ کہتے کہ ہم کو ایسی سمجھ ملی ہے جس کی وجہ سے ہم یہ باتیں دریافت کر لیا کرتے ہیں۔ ان ہی لوگوں میں عراف بھی تھے جو چوری کا مال نکالدینے کا اور چور کو پہچان لینے کا اور عورت کے آشنا کو پہچان لینے کا دعویٰ کرتے۔ کاہن منجم کو بھی کہتے ہیں۔ بہرحال حدیث سے یہ امر صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے پاس جانا یا ان سے کوئی بات پوچھنا یا ان کی بات کو ماننا یہ سب منع ہے۔ تمام ہوا کلام خطابی کا۔

مترجم کہتا ہے کہ دین اسلام کی خوبیوں اور برکتوں میں سے یہ بھی ایک بڑی خوبی اور برکت ہے جو کہ لوگوں کو غلط خیالات اور جھوٹے وسوسے اور بے اصل وہموں سے نجات دیتا ہے۔ جو لوگ مسلمان نہیں ہیں اور نجومیوں رمالوں پنڈتوں کے معتقد ہیں ان کی جان آئے دن ضیق میں رہتی ہے کہ ہر بات کے کرنے یا نہ کرنے میں ان کو تامل ہے وہ اپنی عقل سے بالکل کام نہیں لے سکتے آخر میں ساری دنیا میں بدنام اور بے وقوف بنتے ہیں۔ ہمارے زمانے میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوئے ہیں جو اگلے مسلمانوں سے بھی زیادہ عقل پر چلنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ پر یہ کیسی چھوٹے اس دعوے پر شرم نہیں کرتے اور نجومیوں اور رمالوں سے غیب کی باتیں پوچھتے ہیں اور ان پر اعتقاد رکھتے ہیں لاحول و لاقوۃ الا باللہ۔

میں نے کہا ہم میں سے بعض برا شگون لیتے ہیں یعنی بدشگون لینا نرا ڈھکوسلا ہے دل کا ایک لغو وسوسہ ہے۔ تو بدشگونی کے خیال سے کسی نیک کام سے باز نہ آنا چاہیئے۔ یعنی بدشگونی کا خیال اگر دل میں گذرے تو قباحت نہیں نہ آدمی اس کی وجہ سے گنہگار ہوتا ہے لیکن اس پر عمل کرنا منع ہے اور گناہ کا باعث ہے اور بہت سی صحیح حدیثوں سے یہ امر ثابت ہے کہ بدفالی منع ہے۔

پھر میں نے کہا ہم میں سے بعض لوگ لکیریں کھینچا کرتے ہیں جیسے رمال کاغذ یا زمین پر کھینچا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک پیغمبر لکیریں کیا کرتے تھے پھر جو ویسی ہی لکیر کرے وہ تو درست ہے ورنہ درست نہیں۔ اور چونکہ ہم کو وہ علم جو اس پیغمبر کو ملا تھا صحیح طور

سے نہیں پہنچا اس لئے ہم کو لکیریں کھینچکر کچھ بات بتلانا درست نہیں۔ نووی نے کہا علمار کی تمام گفتگو کا اس باب میں حاصل یہ ہے کہ ہماری شریعت میں علم رمل بالکل منع ہے۔

آخر میں بھی آدمی مجھ کو بھی غصہ آجاتا ہے جیسے ان کو آتا ہے میں نے اسکو ایک دبا اور میرے دل پر یہ امر بہت گراں گذرا یعنی اس لونڈی کا مارنا۔ ہر چند غلام لونڈی کو قصور کے اوپر سزا دینا درست ہے مگر نہ ایسی سزا جو ظلم کے درجہ کو پہنچ جائے۔ بھول چوک غفلت یہ سب سے ہوتی ہے خود میاں سے ہوتی ہے پھر غلام لونڈی کو بھی اپنی طرح سمجھے ان کی بھول چوک غفلت کو بھی معاف کرے۔ اگر کوئی شخص ایسا برتاؤ نہ کرسکے اور غلام لونڈی پر ظلم کرے تو حاکم وقت اس کو سزا دے سکتا ہے۔ اس زمانہ میں بہت لوگ ناسمجھی سے اسلام پر معترض ہوتے ہیں کہ اس دین میں غلامی جائز کی گئی ہے حالانکہ وہ غلامی جو شریعت اسلام کی رو سے جائز کی گئی ہے اور جیسا اس کا استعمال شریعت میں بتایا گیا ہے وہ مثل فرزند کے ہے اور نوکری سے بدرجہا فائق ہے مگر ہند کے لوگ شاید نوکری کو عربوں کی غلامی سے بہتر خیال کرتے ہیں۔ ان کو یہ معلوم نہیں کہ عرب میں غلام میاں کے ساتھ کھاتا ہے میاں کے برابر بیٹھتا ہے میاں کا سا کپڑا پہنتا ہے اور ہند میں جو نوکروں کو ساتھ کھلانا یا برابر بٹھانا ایک گناہ عظیم خیال کیا جاتا ہے پھر جس امر کا تم خود برتاؤ کرو تو یہ تمھاری برائی ہے اس امر میں کوئی برائی نہیں۔ شریعت اور اخلاق کے سارے کام ایسے ہیں جو نہایت عمدہ ہیں پر اگر ان کو کوئی بری طرح استعمال کرے تو برے معلوم ہوتے ہیں ایسے ہی غلامی کو خیال کرنا چاہیئے۔

آپ نے اس لونڈی سے پوچھا اللہ کہاں ہے؟! اس نے کہا آسمان پر۔ حدیث میں فی السماء کا لفظ جس کے معنے علی السماء ہے کیونکہ فی علی کے معنوں میں مستعمل ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ اور فرمایا لَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ۔ نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے اور اس میں دو مذہب ہیں جن کا کتاب الایمان میں گذرا۔ ایک مذہب یہ ہے کہ ان حدیثوں پر ایمان لائیں اور زیادہ کھوج ان کے مطلب میں نہ کریں اور اسبات کا اعتقاد رکھیں کہ اللہ کے مثل کوئی چیز نہیں ہے اور وہ مخلوقات کی نشانیوں سے پاک ہے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ ان کی تاویل کریں جس طرح سے لائق ہے۔ اب جس نے تاویل کی ہے وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس لونڈی کا امتحان منظور تھا کہ وہ موحد ہے خدائے واحد کو مانتی ہے یا مشرک بت پرست ہے۔ جب اس لونڈی نے کہا کہ خدا آسمان پر ہے تو معلوم ہوگیا کہ وہ موحد ہے بتوں کو نہیں پوجتی اور اس سے یہ مطلب نہیں کہ خدا آسمان میں رکا ہوا ہے بلکہ آسمان دعا کا قبلہ ہے جیسے کعبہ نماز کا قبلہ ہے۔ قاضی عیاض نے

کہا مسلمانوں کے فقہا اور محدثین اور متکلمین اور ناظرین اور مقلدین ان میں سے کسی کا اختلاف نہیں کہ جو ظاہر نصوص اللہ تعالیٰ کے آسمان کے اندر ہونے کے باب میں آئے ہیں جیسے ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمُ الْاَرْضَ ان میں تاویل کی گئی ہے۔ اب جو جہت فوق کے قائل ہیں بغیر تحدید اور تکییف کے محدثین اور فقہاء اور متکلمین میں سے وہ کہتے ہیں فی السماء سے (جس کے ظاہری معنے آسمان کے اندر ہیں) علی السماء مراد ہے (یعنی آسمان کے اوپر) اور جو لوگ ناظرین اور متکلمین میں سے نفی اور استحالہ جہت کے قائل ہیں وہ اور طرح کی تاویلیں کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں فی السماء سے مراد یہ ہے کہ اسکی سلطنت اور حکومت آسمان ہے۔ بہرحال اہل سنت اور اہل حق اس بات پر متفق ہیں کہ ذات الٰہی میں فکر نہ کرنی چاہیئے۔ اور کیفیت اور شکل بیان کرنا حرام ہے اور اس سے خدا کے وجود یا توحید میں شک نہیں نہیں پیدا ہوتا۔ اب بعضوں نے اس بات سے ڈر کر خدا کے لئے جہت کو بھی ثابت کر دیا ہے اور تکییف اور اثبات جہات میں فرق نہیں ہے لیکن جو باتیں شرع میں خدا کے لئے وارد ہوئی ہیں جیسے وہ اپنے بندوں پر قاہر ہے اور وہ عرش کے اوپر ہے ان کا قائل ہونا اور تنزیہ کے باب میں اس جامع آیت لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ پر جمی رہنا سب برائیوں سے بچاتا ہے جس کو خدا توفیق دے۔ تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا۔

مترجم کہتا ہے کہ قاضی نے جو عقیدہ بیان کیا ہے وہی اعتقاد ہے تمام سلف اہل سنت کا جیسے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا۔ ان سب کا اعتقاد یہی ہے کہ شرع میں جو بات خدا کے لئے وارد ہے اس کو بولنا چاہیئے اور جو وارد نہیں ہے وہ نہ بولنا چاہیئے۔ اب شرع سے یہ امر ثابت ہیں کہ خدا عرش کے اوپر ہے اپنے بندوں کے اوپر آسمان کے اوپر اور وہ ہمارے ساتھ ہے اور گردن کی رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے اور اس کا نزدیک اور ساتھ ہونا عرش پر ہونے کے خلاف نہیں ہے کیونکہ وہ عرش پر رہ کر ہماری چھپی اور کھلی رتی رتی سب باتوں کو جانتا ہے تو وہ ہمارے ساتھ ہوا جہاں ہم ہوں اسی واسطے ایک ہی آیت میں خدا نے فرمایا کہ وہ عرش پر ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے۔ اب یہ باتیں کہ خدا کسی اور مکان اور جہت میں نہیں ہے یا وہ ہر مکان اور ہر جہت میں ہے اور وہ نہ جوہر ہے نہ عرض اور وہ جسم نہیں ہے پچھلے لوگوں کی تراشی ہوئی باتیں ہیں جن کی اصل کتاب اور سنت سے بالکل نہیں پائی جاتی۔ اور [illegible] تفصیل سے کتاب انتصار فی الاستواء میں بیان کیا ہے جس کا جی چاہے ملاحظہ کرے۔

آپ نے لونڈی سے فرمایا میں کون ہوں۔ اُس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں تب آپ نے فرمایا اس کو آزاد کر دے یہ مومنہ ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ

نکلتا ہے کہ مسلمان بردے کا آزاد کرنا کافر بردے کے آزاد کرنے سے بہتر ہے لیکن علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ کفارہ کے سوا اور مقاموں میں کافر بردے کا بھی آزاد کرنا درست ہے۔ اور کفارۂ قتل میں کافر بردے کا آزاد کرنا درست نہیں ہے کیونکہ قرآن میں مومنہ کی قید ہے اور کفارۂ ظہار اور یمین اور صوم میں شافعی اور مالک اور جمہور کے نزدیک مومن ہونا ضروری ہے۔ ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک کافر بھی درست ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ایمان پورا نہیں ہوتا جب تک خدا کی توحید اور حضرت کی رسالت کا قائل نہو اسکا ایمان صحیح ہے اور وہ اہل قبلہ اور اہل جنت میں سے ہے۔ اب یہ ضروری نہیں کہ دلائل سے ان باتوں کو سمجھے اور یہی صحیح ہے عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے ہم سلام کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سلام کیا کرتے تھے اور آپ نماز میں ہوتے آپ جواب دیتے۔ جب ہم نجاشی کے پاس لوٹ کر آئے تو ہم نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے جواب نہ دیا۔ نماز کے بعد ہم نے پوچھا یا رسول اللہ پہلے ہم آپ کو سلام کیا کرتے تھے اور آپ نماز میں ہوتے تو جواب دیتے تھے لیکن اب آپ نے جواب نہیں دیا (اس کی کیا وجہ ہے) آپ نے فرمایا (نماز میں سلام کرنے سے) دل پریشان ہوتا ہے (اور خضوع اور خشوع میں فرق آتا ہے) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِهِ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنُهِينَا عَنِ الْكَلَامِ

ترجمہ۔ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ ہم نماز میں باتیں کیا کرتے۔ ہر شخص اپنے پاس والے سے نماز پڑھنے میں بات کرتا یہاں تک یہ آیت وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ اتری یعنی اللہ کے سامنے چپ چاپ کھڑے ہو جب سے ہم کو حکم ہوا چپ چاپ رہنے اور بات کرنا منع ہو گیا۔ عَنْ اِسْمٰعِيلَ ابْنِ اَبِي خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي لِحَاجَةٍ ثُمَّ اَدْرَكْتُهُ وَهُوَ يَسِيرُ قَالَ قُتَيْبَةُ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مجھ کو کام کے لئے بھیجا پھر میں لوٹ کر آپ کے پاس پہنچا آپ چل رہے تھے سواری پر قتیبہ

دَعَانِي فَقَالَ إِنَّكَ سَلَّمْتَ آنِفًا وَأَنَا أُصَلِّي وَهُوَ مُنَوَجِّهٌ حِينَئِذٍ قِبَلَ الْمَشْرِقِ

کی روایت میں ہے نماز پڑھ رہے تھے (نفل کیونکہ نفل سواری پر درست ہے) میں نے سلام کیا۔ آپ نے اشارہ سے جواب دیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجھ کو بلایا اور فرمایا کہ تونے ابھی مجھ کو سلام کیا تھا اور میں نماز پڑھ رہا تھا (اس لئے جواب نہ دے سکا) حالانکہ آپ کا منہ پورب کی طرف تھا اور قبلہ پورب کی طرف نہ تھا تو معلوم ہوا کہ نفل سواری پر پڑھنے کے لئے قبلہ کی طرف منہ ہونا ضروری نہیں)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي بِيَدِهِ هٰكَذَا وَأَوْمَأَ زُهَيْرٌ بِيَدِهِ ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي هٰكَذَا وَأَوْمَأَ زُهَيْرٌ أَيْضًا بِيَدِهِ نَحْوَ الْأَرْضِ وَأَنَا أَسْمَعُهُ يَقْرَأُ يُومِئُ بِرَأْسِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي أَرْسَلْتُكَ لَهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أُكَلِّمَكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ زُهَيْرٌ وَأَبُو الزُّبَيْرِ جَالِسٌ مُسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةِ فَقَالَ بِيَدِهِ أَبُو الزُّبَيْرِ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَقَالَ بِيَدِهِ إِلَى غَيْرِ الْكَعْبَةِ

ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی مصطلق (ایک قبیلہ ہے) کی طرف جا رہے تھے۔ راہ میں مجھے ایک کام کو بھیجا پھر میں لوٹ کر آپ کے پاس آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے بات کی تو آپ نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا۔ زہیر نے بتلایا جس طرح آپ نے اشارہ کیا۔ پھر میں نے بات کی تو آپ نے اس طرح اشارہ کیا۔ زہیر نے اسکو بھی بتلایا زمین کی طرف اشارہ کرکے اور میں سن رہا تھا۔ آپ قرآن پڑھ رہے تھے اور سر سے اشارہ کر رہے تھے (رکوع اور سجدہ کے لئے) جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تونے اس کام میں جس کام کے لئے میں نے تجھکو بھیجا تھا اور میں تجھ سے بات نہ کرسکا کیونکہ میں نماز پڑھتا تھا۔ زہیر نے کہا ابو الزبیر قبلہ کی طرف منہ کئے بیٹھے تھے (جب یہ حدیث بیان کی) انہوں نے بنی مصطلق کی طرف اشارہ کیا تو وہ کعبے کی طرف نہ تھے (بلکہ بنی مصطلق کا رخ اور تھا تو معلوم ہوا تو آپ نے نفل سوا کعبے کے اور طرف بھی سواری پر پڑھا۔)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ فَرَجَعْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَوَجْهُهُ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا۔ جب میں لوٹ کر آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا منہ قبلے کی طرف نہ تھا۔ میں نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا

جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں جواب ضرور دیتا مگر میں نماز پڑھ رہا تھا۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حَمَّادٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

فائدہ - نووی نے کہا ان حدیثوں میں کئی فائدے ہیں۔ ایک تو یہ کہ نماز میں بات کرنا حرام ہے خواہ ضرورت سے ہو یا بلا ضرورت۔ دوسرے یہ کہ سلام کا جواب دینا زبان سے حرام ہے البتہ اشارے سے جائز بلکہ مستحب ہے شافعی اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے۔ اور علماء کی ایک جماعت جیسے ابوہریرہؓ اور جابرؓ اور سعید ابن المسیبؒ اور قتادہؒ اور اسحاقؒ نے یہ کہا ہے کہ زبان سے جواب دے اور بعضوں نے کہا ہے کہ دل میں جواب دے اور عطار اور نخعی اور ثوری نے کہا ہے کہ نماز پڑھے بعد میں جواب دے اور ابو حنیفہ رحنے کہا ہے کہ جواب نہ دے نہ زبان سے نہ اشارے سے۔ اب نمازی کو سلام کرنا مکروہ ہے یا جائز اس میں خلاف ہے۔ شافعیؒ نے کہا کہ نمازی کو سلام نہ کرے اگر کرے تو جواب کا حق نہیں رکھتا کیونکہ وہ نماز میں ہے کیونکر جواب دیگا) علماء نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ اگر نمازی قصداً جان بوجھ کر کہ نماز میں بات کرنا حرام ہے بلا ضرورت بات کرے تو نماز باطل ہو جائیگی لیکن اگر ضرورت سے کرے تو شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد کے نزدیک نماز باطل ہو جائیگی اور اوزاعی اور بعض مالکیہ کے نزدیک ضرورت سے بات کرنا نماز میں جائز ہے اور اگر بھولے سے بات کرے تو ہمارے نزدیک نماز باطل نہ ہوگی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک باطل ہو جائے گی۔ تیسرے یہ کہ اشارے سے سلام کا جواب نماز میں درست ہے اور خفیف عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ چوتھے یہ کہ اگر کسی عذر سے سلام کا جواب نہ دے سکے تو سلام کرنے والے سے وہ عذر بیان کر دے تاکہ اس کے دل کو رنج نہ ہو۔

بَابُ جَوَازِ لَعْنِ الشَّيْطٰنِ فِيْ اَثْنَاءِ الصَّلٰوةِ وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ وَجَوَازِ الْعَمَلِ الْقَلِيْلِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز کے اندر شیطان پر لعنت کرنا اور اس سے پناہ مانگنا اور عمل قلیل کرنا درست ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ جَعَلَ يَفْتِكُ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلٰوةَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمْكَنَنِيْ مِنْهُ فَذَعَتُّهٗ فَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَرْبِطَهٗ اِلٰى

ترجمہ - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک جگہ شریر جن میری نماز توڑنے کیلئے پچھلی رات کے وقت مجھے پکڑنے لگا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے قابو میں کر دیا

جَنْبِ سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوْا تَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ أَجْمَعُوْنَ أَوْ كُلُّكُمْ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمٰنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَّهُ اللّٰهُ خَاسِئًا

میں نے اس کا گلا دبایا اور میرا قصد یہ تھا کہ میں اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کو تم سب اس کو دیکھ لو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آئی۔ انہوں نے یہ دعا کی تھی اے میرے پروردگار مجھے بخشدے اور مجھے ایسی سلطنت دے جو میرے بعد پھر کسیکو نہ ملے (تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی ہی سلطنت دی۔ شیطان ان کے تابع تھے جن مسخر تھے ہوا اور پرند اُن کی اطاعت میں تھے) پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلت کے ساتھ بھگا دیا۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن موجود ہیں اور بعض آدمیوں کو دکھائی دیتے ہیں اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شیطان اور اس کے کنبے والے تم کو دیکھتے ہیں اس طرح سے کہ تم اُن کو نہیں دیکھتے تو یہ محمول ہے غالب اور اکثر احوال پر اور اگر شیطان اور جنوں کا دیکھنا محال ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جن کو کیوں کر دیکھتے اور کیسے فرماتے کہ میرا قصد اس کے باندھ دینے کا تھا تاکہ سب لوگ اس کو دیکھیں بلکہ مدینے کے بچے اس سے کھیلیں۔ قاضی عیاض نے کہا بعضوں نے یہ کہا ہے کہ ان کا دیکھنا ان کی اصلی صورتوں میں بدلیل ظاہر آیت کے محال ہے مگر پیغمبروں کے لئے جائز ہے اور جن کے لئے خرق عادت ہو سکتا ہے اور اور لوگ جو دیکھتے ہیں وہ دوسری صورتوں میں دیکھتے ہیں۔ نووی نے کہا یہ نرا دعویٰ ہے اگر اس کی کوئی صحیح دلیل نہو تو وہ قبول کے لائق نہیں۔ امام عبداللہ مازری نے کہا کہ جن اجسام لطیفہ ہیں روحانیہ تو احتمال ہے کہ وہ ایسی صورت پکڑ لیں جس کی وجہ سے ان کو باندھ سکیں پھر وہ اپنی اصلی صورت پر نہ جا سکیں تاکہ بچے ان سے کھیل سکیں اور اگر خرق عادت ہو تو اور باتیں بھی ممکن ہیں انتہٰے۔ یہ جو فرمایا کہ مجھ کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آئی۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی تھی اور ایسی سلطنت جو جنوں اور پرندوں اور ہوا کو بھی شامل ہو انہیں کے واسطے خاص تھی اس لئے میں نے اس سلطنت میں ان کا شریک ہونا مناسب نہ جانا مجھ سے نہو سکا۔ عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَوْلُهُ فَذَعَتُّهُ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ فَذَعَتُّهُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَ

ترجمہ۔ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو ہم نے سنا آپ کہتے تھے میں پناہ

بَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمٰنَ لَأَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ

مانگتا ہوں اللہ کی تجھ سے۔ پھر فرمایا کہ میں تجھ پر لعنت کرتا ہوں جیسی اللہ نے تجھ پر لعنت کی تین بار اور اپنا داہنا ہاتھ بڑھایا جیسے کوئی چیز لیتے ہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج ہم نے نماز میں آپ کو وہ باتیں کرتے سنا جو پہلے کبھی نہیں سنی تھیں اور یہ بھی ہم نے نہیں دیکھا آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا آپ نے فرمایا اللہ کا دشمن ابلیس میرا منہ جلانے کے لئے انگارے کا ایک شعلہ لے کر آیا میں نے تین بار میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں پھر میں نے کہا کہ میں تجھ پر لعنت کرتا ہوں جیسی اللہ نے تجھ پر لعنت کی پوری لعنت وہ پیچھے نہ ہٹا تینوں بار۔ آخر میں نے چاہا کہ اسکو پکڑ لوں۔ قسم خدا کی اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح تک بندھا رہتا اور مدینے کے بچے اس سے کھیلتے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بغیر قسم دیئے کے بھی قسم کھانا درست ہے جب کوئی امر عظیم ہو یا مبالغہ منظور ہو کسی خبر کی صحت میں اور حدیثوں میں ایسا بہت آیا ہے۔

باب

جَوَازُ حَمْلِ الصِّبْيَانِ فِي الصَّلٰوةِ وَأَنَّ ثِيَابَهُمْ مَحْمُولَةٌ عَلَى الطَّهَارَةِ حَتّٰى يَتَحَقَّقَ نَجَاسَتُهَا وَأَنَّ الْفِعْلَ الْقَلِيلَ لَا يُبْطِلُ الصَّلٰوةَ وَكَذَا إِذَا فَرَّقَ الْأَفْعَالَ

نماز میں بچوں کا اٹھا لینا درست ہے، ان کے کپڑے جب تک نجاست ثابت نہ ہو طہارت پر محمول ہیں اور عمل قلیل و عمل متفرق نماز کو باطل نہیں کرتا

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَبِي الْعَاصِ ابْنِ الرَّبِيعِ فَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا

ترجمہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور آپ امامہ بنت زینب اپنی نواسی جو ابو العاص کی بیٹی تھی کو اٹھائے ہوئے تھے جب آپ کھڑے ہوتے تو اس کو اٹھا لیتے

پھر جب سجدہ کرتے تو اس کو زمین پر بٹھا دیتے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ لڑکوں کا بدن اور کپڑا پاک سمجھا جائیگا جب تک ان کی نجاست پر یقین نہو اور فعل قلیل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ اور امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ لڑکے یا لڑکی یا اور کسی پاک جانور کا فرض یا نفل نماز میں اٹھانا درست ہے اور امام او مقتدی اور منفرد سب کے لئے جائز ہے اور مالکیہ نے اسکا جواز نفل نماز سے خاص کیا ہے لیکن یہ لغو ہے کیونکہ خود حدیث سے ثابت ہے کہ آپ امام تھے اور امامہ کو اٹھائے ہوئے تھے۔ بعض مالکیہ نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے بعضوں نے کہا کہ یہ حضرت سے خاص ہے۔ بعضوں نے کہا کہ ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا مگر یہ سب باتیں باطل اور مردود ہیں اور حدیث سے اس امر کا جواز ثابت ہے کہ قواعد شرع کے یہ امر خلاف نہیں ہے کیونکہ آدمی پاک ہے اور بچے کے بدن اور کپڑے کو پاک سمجھنا چاہئے جب تک نجاست پر کوئی دلیل قائم نہو۔ (انتہے مختصراً)

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَۃُ بِنْتُ اَبِی الْعَاصِ وَھِیَ بِنْتُ زَیْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَاتِقِہٖ فَاِذَا رَکَعَ وَضَعَھَا وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَھَا

ترجمہ۔ ابو قتادہ انصاری رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امامت کرتے ہوئے دیکھا اور امامہ بنت ابو عاص آپ کی نواسی آپ کے کاندھے پر تھیں جب آپ رکوع کرتے تو ان کو بٹھا دیتے اور جب سجدہ سے کھڑے ہوتے تو پھر ان کو کاندھے پر بٹھا لیتے۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ الْاَنْصَارِیِّ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ لِلنَّاسِ وَاُمَامَۃُ بِنْتُ اَبِی الْعَاصِ عَلٰی عُنُقِہٖ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَھَا

ترجمہ۔ ابو قتادہ انصاری رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز پڑھا رہے تھے اور امامہ بنت ابی العاص آپ کی گردن پر تھیں آپ جب سجدہ کرتے تو ان کو بٹھلا دیتے۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ یَقُوْلُ بَیْنَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ جُلُوْسٌ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِھِمْ غَیْرَ اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ اَنَّہٗ اَمَّ النَّاسَ فِیْ تِلْکَ الصَّلٰوۃِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم امامت کر رہے تھے۔

باب جَوَازِ الْخُطْوَۃِ وَالْخُطْوَتَیْنِ فِی الصَّلٰوۃِ وَاَنَّہٗ لَا کَرَاھَۃَ فِیْ ذٰلِکَ اِذَا کَانَ لِحَاجَۃٍ وَّجَوَازِ صَلٰوۃِ الْاِمَامِ عَلٰی مَوْضِعٍ اَرْفَعَ مِنَ الْمَاْمُوْمِیْنَ لِلْحَاجَۃِ کَتَعْلِیْمِھِمُ الصَّلٰوۃَ اَوْ غَیْرِ ذٰلِکَ

نماز میں ضرورت سے دو ایک قدم چلنا درست ہے، اور کسی ضرورت کی وجہ سے امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ ہونا بھی درست ہے

عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ اَنَّ نَفَرًا جَاءُوْا اِلٰی سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَدْ تَمَارَوْا فِی الْمِنْبَرِ مِنْ اَیِّ عُوْدٍ هُوَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ مِنْ اَیِّ عُوْدٍ هُوَ وَمَنْ عَمِلَهٗ وَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا عَبَّاسٍ فَحَدِّثْنَا قَالَ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى امْرَاَةٍ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ اِنَّهٗ لَيُسَمِّيْهَا يَوْمَئِذٍ اُنْظُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ اَعْوَادًا اُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا فَعَمِلَ هٰذِهِ الثَّلَاثَ دَرَجَاتٍ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُضِعَتْ هٰذَا الْمَوْضِعَ فَهِيَ مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَيْهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ وَرَاءَهٗ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ رَكَعَ فَنَزَلَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ فِیْ اَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِیْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِیْ۔

ترجمہ۔ ابو حازم سے روایت ہے کہ کچھ لوگ سہل بن سعد کے پاس آئے اور منبر کے بارہ میں جھگڑنے لگے کہ وہ کس لکڑی کا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں جانتا ہوں وہ جس لکڑی کا تھا اور جس نے اسے بنایا اور میں نے دیکھا جب پہلی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر بیٹھے میں نے کہا اے ابو عباس ہم سے یہ سب حال پھر بیان کرو۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت کو کہلا بھیجا۔ ابو حازم نے کہا سہل بن سعد اس دن اس عورت کا نام لے رہے تھے تو اپنے غلام کو جو بڑھئی ہے اتنی فرصت دے کہ میرے لئے چند لکڑیاں بنا دے۔ میں اُن لکڑیوں پر لوگوں سے بات کروں گا (یعنی وعظ و نصیحت کروں گا) پھر اس غلام نے تین سیڑھیوں کا منبر بنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا تو وہ مسجد میں اس مقام میں رکھا گیا۔ اس کی لکڑی غابہ کے جھاؤ کی تھی (غابہ مدینہ کی بلندی میں ایک مقام ہے) اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے تکبیر کہی اور آپ منبر پر تھے۔ پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور الٹے پاؤں پیچھے اترے یہاں تک کہ سجدہ کیا منبر کی جڑ میں پھر لوٹے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے۔ اس کے بعد آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے

اور فرمایا کہ اے لوگو! میں یہ اس لئے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری طرح نماز پڑھنا سیکھو
فائدہ۔ یعنی میں اونچی جگہ اس واسطے کھڑا ہوا کہ تم سب کو دکھلائی دوں ورنہ بعض لوگ مجھ کو نہ دیکھ سکتے۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ضرورت کے لئے نماز میں ایک دو قدم پیچھے یا آگے یا داہنے یا بائیں ہٹنا درست ہے اور اس نماز میں کچھ کراہت نہیں ہوتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی ضرورت سے امام بلند جگہ پر کھڑا ہو اور مقتدی پست جگہ میں ہوں تو کچھ قباحت نہیں ہے۔ علماء نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر میں تین سیڑھیاں تھیں تو آپ دو قدم چل کر نیچے اترے اور منبر کے بازو سجدہ کیا۔ منبر بنانے کا استحباب اور خطیب کا منبر پر کھڑا ہونا یا اور کسی اونچے مقام پر اور عمل قلیل سے نماز فاسد نہ ہونا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ عمل قلیل سے نماز نہیں ٹوٹتی مگر بلا ضرورت مکروہ ہے اسی طرح عمل کثیر بدفعات ہو ہو تو نماز نہیں ٹوٹتی کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کئی بار منبر پر چڑھے اور اترے ہوں گے۔ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ اَتَوْا سَھْلَ ابْنَ سَعْدٍ فَسَاَلُوْہُ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ مِنْبَرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَاقُوا الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ حَازِمٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ کَرَاھَۃِ الْاِخْتِصَارِ فِی الصَّلٰوۃِ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع کیا۔

فائدہ۔ حدیث میں مختصراً کا لفظ آیا ہے جس کے معنے اکثر علماء کے نزدیک یہی ہیں کہ کمر پر ہاتھ رکھ کر اور بعضوں نے کہا لکڑی ہاتھ میں لیکر اس پر ٹیکا دیکر اور بعضوں نے کہا کہ مختصراً کے معنےٰ یہ ہیں کہ پوری سورت نہ پڑھے اول یا آخر سے دو چار آیتیں پڑھ لے اور بعضوں نے کہا کہ نماز کے ارکان اچھی طرح ادا نہ کرے اور قیام اور رکوع اور سجدہ میں جتنا ٹھیرنا چاہئے اتنا نہ ٹھیرے۔ اور صحیح وہی معنےٰ ہے جو پہلے مذکور ہوا۔ اور اس کے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہودی ایسا کیا کرتے تھے۔ اور بعضوں نے کہا کہ یہ فعل شیطان کا ہے اور بعضوں نے کہا ابلیس جنت سے اسی طرح اترا تھا یعنی ہاتھ کمر پر رکھے ہوئے بعضوں نے کہا مغرور لوگ ایسا کیا کرتے ہیں۔

بَابُ كَرَاهَةِ مَسْحِ الْحَصٰى وَتَسْوِيَةِ التُّرَابِ فِى الصَّلٰوةِ

نماز میں کنکریاں پونچھنے اور مٹی برابر کرنے کی ممانعت

عَنْ مُعَيْقِبٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْحَ فِى الْمَسْجِدِ يَعْنِى الْحَصٰى قَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً

ترجمہ۔ معیقب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کنکریاں پونچھنے کا ذکر آیا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ضرورت پڑے تو ایک بار پونچھ لے (اور بار بار ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ یہ ادب اور تواضع کے خلاف ہے) عَنْ مُعَيْقِبٍ اَنَّهُمْ سَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَسْحِ فِى الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَاحِدَةً ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِيْهِ حَدَّثَنِىْ مُعَيْقِبٌ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ مُعَيْقِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِى الرَّجُلِ يُسَوِّى التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً

ترجمہ۔ معیقب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کی جگہ پر مٹی برابر کرنے کے بارہ میں فرمایا کہ اگر ضرورت پڑے تو ایک بار کرے۔

بَابُ النَّهْىِ عَنِ الْبُصَاقِ فِى الْمَسْجِدِ فِى الصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا مسجد میں تھوکنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى بُصَاقًا فِى جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّى فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ اِذَا صَلّٰى

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبلہ کی دیوار میں تھوک لگا ہوا دیکھا (یعنی گاڑھا بلغم) آپ نے اس کو کھرچ ڈالا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ اللہ اس کے منہ کے سامنے ہے جب وہ نماز پڑھ رہا ہے۔

فائدہ۔ پھر جب اللہ تعالیٰ منہ کے سامنے ہوا تو ادھر تھوکنا بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے۔ نووی نے کہا اللہ کے سامنے ہونے سے یہاں مراد یہ ہے کہ وہ جہت سامنے ہے جس نے اس کو بڑا کیا (یعنی قبلہ)، اور بعضوں نے کہا قبلہ۔ اللہ مراد ہے یعنی قبلہ اللہ کا سامنے ہے اور بعضوں نے کہا ثواب اسکا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی

وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ إِلَّا الضَّحَّاكَ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ

روایت ہے جیسے اوپر گذری۔ اس میں بصاق یعنی تھوک کے بدلے نخامہ ہے۔ نخامہ کہتے ہیں غلیظ بلغم کو جو سر یا سینہ سے نکلتا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهَى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ أَمَامَهُ وَلَكِنْ يَبْزُقُ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی جانب میں بلغم دیکھا۔ آپ نے ایک کنکری سے اسے کھرچ ڈالا پھر داہنے یا سامنے کی طرف تھوکنے سے منع فرمایا اور فرمایا بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھوکو۔

فائدہ۔ اس حدیث سے جہمیہ کا رد ہو گیا جو قائل ہیں کہ خدا ہر ایک جگہ اور ہر مکان میں ہے اور دلیل لاتے ہیں ابن عمر کی حدیث سے جو ابھی گذری کہ اللہ نمازی کے سامنے ہے کیونکہ اگر اللہ ہر جگہ اور مکان میں ہوتا تو بائیں طرف اور قدم کے نیچے بھی معاذ اللہ وہ ہوگا پھر اُدھر تھوکنا کیونکر جائز ہو۔ اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے اور اس کا علم اور قدرت سب جگہ ہے یعنی وہ عرش پر رہ کر ہر ایک چیز کو جانتا ہے اور سب پر اختیار رکھتا ہے۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ترجمہ۔ ابو ہریرہ اور ابو سعید سے ایسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ أَوْ مُخَاطًا أَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهُ

ترجمہ۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلے کی دیوار میں تھوک یا رینٹ دیکھا آپ نے اُس کو کھرچ ڈالا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ رَبِّهِ فَيَتَنَخَّعُ أَمَامَهُ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُسْتَقْبَلَ فَيُتَنَخَّعَ فِي وَجْهِهِ فَإِذَا تَنَخَّعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَنَخَّعْ عَنْ يَسَارِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَقُلْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں قبلے کی طرف تھوک دیکھا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہارا کیا حال ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے پروردگار کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے پھر اپنے سامنے تھوکتا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی

هٰكَذَا وَوَصَفَ الْقَاسِمُ فَتَفَلَ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ مَسَحَ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ

اس بات کو پسند کرتا ہے کہ کوئی اس کی طرف منہ کرے پھر اس کے منہ پر تھوک دے جب تم میں سے کسی کو تھوک آئے تو بائیں طرف قدم کے نیچے تھوکے۔ اگر جگہ نہ ہو تو ایسا کرے۔ قاسم نے جو اس حدیث کا راوی ہے یوں بیان کیا کہ اپنے کپڑے میں تھوکا پھر اسی کپڑے کو مل ڈالا۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس قدر فعل نماز میں درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تھوک یا بلغم یا رینٹ یہ سب پاک ہیں اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے مگر خطابی نے ابراہیم نخعی سے نقل کیا کہ تھوک نجس ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے (نووی) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَزَادَ فِي حَدِيْثِ هُشَيْمٍ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ ثَوْبَهُ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ **ترجمہ**۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جیسے اوپر گذری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ابوہریرہ رضؓ نے کہا کہ گویا میں اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ کپڑے اُلٹ پلٹ کرتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہے تو گویا اپنے پروردگار سے کان میں بات کرتا ہے (ایسا قرب نماز میں ہوتا ہے تو خوب دل لگا کر نماز پڑھنا چاہئے۔) اس لئے اپنے سامنے اور داہنی طرف نہ تھوکے لیکن بائیں طرف قدم کے نیچے۔

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اگر تھوکے تو مٹی میں دبا دیوے (یہ جب ہے کہ مسجد کچی ہو اور اگر زمین پکی ہو تو تھوک کو پونچھ ڈالے تاکہ اور نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔)

عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ قَتَادَةَ عَنِ التَّفْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ التَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ

ترجمہ۔ شعبہ سے روایت ہے کہ میں نے قتادہ سے پوچھا مسجد میں تھوکنا کیسا ہے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا | علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ

مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور کفارہ اس کا یہ ہے کہ اس کو مٹی میں داب دے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا کہ مسجد میں تھوکنا بالکل گناہ ہے۔ اگرچہ تھوکنے کی ضرورت پڑے تو اپنے کپڑے میں تھوکے۔ اگر مسجد میں تھوکا تو گنہگار ہوا۔ اب اس کا کفارہ یہ ہے کہ مٹی میں دبا دے۔ اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ تھوکنا اسی کے لئے گناہ ہے جو اس کو مٹی میں نہ دبائے تو اس نے غلطی کی۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ حَسَنُهَا وَسَیِّئُهَا فَوَجَدْتُّ فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا الْاَذٰی یُمَاطُ عَنِ الطَّرِیْقِ وَ وَجَدْتُّ فِیْ مَسَاوِیْ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ وَلَا تُدْفَنُ

ترجمہ۔ ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے میری امت کے اچھے برے سب اعمال لائے گئے تو میں نے ان کے نیک کاموں میں یہ بھی دیکھا راہ سے ایذا دینے والی چیز (جیسے کانٹا پتھر نجاست وغیرہ) ہٹانا اور ان کے برے اعمال میں میں نے دیکھا بلغم جو مسجد میں ہو اور دفن نہ کیا جائے۔

فائدہ۔ یعنی پونچھا نہ جائے یا مٹی میں دبایا نہ جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صرف تھوکنے والا گنہگار نہ ہو بلکہ اور جو کوئی مسجد میں تھوک دیکھے اور اس کو دفن نہ کرے وہ بھی گنہگار ہو گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الشِّخِّیْرِ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُهٗ تَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهٖ

ترجمہ۔ عبداللہ بن شخیر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے تھوکا پھر زمین پر مل ڈالا اپنی جوتی سے۔ (اس وقت مسجد کچی تھی تو زمین پر مل ڈالنا کافی تھا۔ اگر مسجد پکی ہو تو پونچھنا ضروری ہے۔) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الشِّخِّیْرِ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ فَتَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ الْیُسْرٰی ترجمہ۔ اس روایت میں یہ ہے کہ آپ نے اس کو اپنی بائیں جوتی سے مل دیا۔

بَابُ جَوَازِ الصَّلٰوةِ فِی النَّعْلَیْنِ جوتیاں پہنکر نماز پڑھنے کا بیان

عَنْ اَبِیْ مَسْلَمَةَ سَعِیْدِ ابْنِ یَزِیْدَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِی النَّعْلَیْنِ قَالَ نَعَمْ

ترجمہ۔ ابومسلمہ سعید بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جوتیاں پہن کر نماز پڑھتے تھے۔ انہوں نے کہا ہاں

فائدہ۔ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جوتی اور موزے پہنے ہوئے نماز پڑھنا درست ہے جب تک کہ ان کی نجاست کا یقین نہ ہو۔ اگر موزے کے نیچے نجاست لگ جائے تو صرف زمین پر اس کا رگڑنا نماز کے لئے کافی ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں۔

عَنْ سَعِيدِ ابْنِ يَزِيدَ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ

بیل بوٹے والے کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ وَقَالَ شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ فَاذْهَبُوا بِهَا إِلٰى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّتِهِ

ترجمہ۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس میں نقش و نگار تھے اور فرمایا میرا دل ان نقشوں میں پڑ گیا۔ اس کو لے جاؤ ابو جہم کے پاس اور مجھے اس کی کملی لا دو۔

فائدہ۔ ابو جہم نے یہ نقش و نگار کی چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحفہ میں دی تھی۔ آپ نے قبول کیا پھر نماز میں دل اس کے بیل بوٹوں پر چلا گیا اور خشوع اور خضوع میں خلل واقع ہوا اس واسطے آپ نے اسکو واپس کر دیا اور اس کے بدلے ابو جہم سے سادہ کمبل منگوا لیا تاکہ ابو جہم کو رنج نہ ہو۔ سبحان اللہ پیغمبروں کی نماز کیسے خلوص سے ہوتی تھی کہ جس چیز کا ذرا بھی خیال نماز میں آ جاتا اس چیز کو دور کر دیتے۔ نووی نے کہا کہ اس حدیث سے یہ بات نکلی کہ نماز میں کمال حضور اور خضوع لازم ہے اور جو چیز حضور قلب کو مانع ہو اُس کو دور کر دینا چاہئے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسجد کے محراب یا دیوار کو آراستہ کرنا اور اس پر نقش و نگار کرنا مکروہ ہے ایسا نہ ہو کہ نماز میں اُن چیزوں کی طرف خیال ہو جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر نماز میں کوئی اور خیال آ جائے تو نماز ہو جاتی ہے اور اس پر فقہا کا اجماع ہے لیکن بعض سلف اور اصحاب زہد سے منقول ہے کہ نماز صحیح نہیں ہوئی۔ ہمارے اصحاب کے نزدیک نماز میں سجدے کی جگہ دیکھنا چاہئے اور دوسری طرف نگاہ ڈالنی نہ چاہیئے۔ اور بعضوں نے کہا کہ آنکھیں بند کرنا مکروہ ہے اور میرے نزدیک کراہت کی کوئی وجہ نہیں ہے مگر جب نقصان کا ڈر ہو انتہٰی مختصرًا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي خَمِيصَةٍ ذَاتِ أَعْلَامٍ فَنَظَرَ إِلٰى عَلَمِهَا فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ

ترجمہ۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھنے کے لئے

قَالَ اذْهَبُوْا بِهٰذِهِ الْخَمِيْصَةِ إِلَى أَبِي جَهْمِ ابْنِ حُذَيْفَةَ وَاْتُوْنِي بِانْبِجَانِيَّتِهِ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا فِي صَلٰوتِي

کھڑے ہوئے جس پر نقش و نگار تھے آپ اس کے نشانوں کی طرف دیکھنے لگے جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اس چادر کو ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لیجاؤ اور ان کا کمبل مجھ کو لادو کیونکہ اس چادر نے مجھے ابھی نماز میں غافل کر دیا۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ خَمِيْصَةٌ لَهَا عَلَمٌ فَكَانَ يَتَشَاغَلُ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ فَاَعْطَاهَا اَبَا جَهْمٍ وَاَخَذَ كِسَاءً لَهُ اَنْبِجَانِيًّا

ترجمہ۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک چادر تھی جس میں بیل بوٹے تھے۔ آپ نماز میں اس کے بیل بوٹے کی کی طرف لگ جاتے۔ آخر آپ نے وہ چادر ابوجہم کو دیدی اور ان سے سادہ کمبل لے لیا (جس میں نقش و نگار نہ تھا)

بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ الَّذِيْ يُرِيْدُ اَكْلَهُ فِي الْحَالِ

جب کھانا سامنے آجائے اور اسکے کھانے کا قصد ہو تو بغیر کھائے نماز پڑھنا مکروہ ہے،

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے آجائے اودھر نماز کھڑی ہو تو پہلے کھانا کھالو۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِهِ قَبْلَ اَنْ تُصَلُّوْا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عشار کی نماز قریب آئے اور کھانا بھی سامنے آجائے تو مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھالو اور کھانا چھوڑ کر نماز کی طرف جلدی نہ کرو (اس لئے کہ کھانے کی طرف دل لگا رہے گا)

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسے انس کی پہلی روایت اوپر گذری۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَ لَا يَعْجَلَنَّ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ

وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے سامنے شام کا کھانا رکھا جائے اُدھر نماز کھڑی ہو تو پہلے کھانا کھا لے اور نماز کے لئے جلدی نہ کرے جب تک کھانے سے فارغ نہ ہو۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری۔

عَنِ ابْنِ عَتِيْقٍ قَالَ تَحَدَّثْتُ اَنَا وَالْقَاسِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ حَدِيْثًا وَكَانَ الْقَاسِمُ رَجُلًا لَحَّانَةً وَكَانَ لِاُمِّ وَلَدٍ فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ مَالَكَ لَا تَحَدَّثُ كَمَا يَتَحَدَّثُ ابْنُ اَخِيْ هٰذَا اَمَا اِنِّيْ قَدْ عَلِمْتُ مِنْ اَيْنَ اُتِيْتَ هٰذَا اَدَّبَتْهُ اُمُّهٗ وَاَنْتَ اَدَّبَتْكَ اُمُّكَ قَالَ فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَاَضَبَّ عَلَيْهَا فَلَمَّا رَاٰى مَائِدَةَ عَائِشَةَ قَدْ اُتِيَ بِهَا قَامَ قَالَتْ اَيْنَ قَالَ اُصَلِّيْ قَالَتِ اجْلِسْ قَالَ اِنِّيْ اُصَلِّيْ قَالَتِ اجْلِسْ غُدَرُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ

ترجمہ۔ ابن ابی عتیق سے روایت ہے کہ میں اور قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق (حضرت عائشہ کے بھتیجے) ایک حدیث بیان کرنے لگے اور قاسم بن محمد غلطی بہت کرتے تھے اور ان کی ماں ام ولد تھیں (یعنی وہ کنیز زادی تھیں) حضرت عائشہ نے ان سے کہا قاسم تجھے کیا ہوا تو اس بھتیجے (یعنی ابن عتیق) کی طرح باتیں نہیں کرتا۔ البتہ میں جانتی ہوں تو جہاں سے آیا اس کو اس کی ماں نے تعلیم کیا (اور وہ آزاد تھی تو اس کا لڑکا بھی اچھا ہوشیار ہوا) اور تجھ کو تیری ماں نے (جو لونڈی تھی آخر لونڈی کا اثر کہاں جاتا ہے) یہ سن کر قاسم کو غصہ آیا اور حضرت عائشہ پر طیش کیا جب انہوں نے کہ حضرت عائشہ کے لئے دسترخوان بچھایا گیا تو وہ اٹھے۔ حضرت عائشہ نے پوچھا کہاں جاتا ہے۔ قاسم نے کہا نماز کو جاتا ہوں۔ حضرت عائشہ نے کہا بیٹھ۔ انہوں نے کہا میں نماز کو جاتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ارے بے وفا بیٹھ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے جب کھانا سامنے آئے یا پاخانہ یا پیشاب لگا ہوا ہو۔

فائدہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قاسم کو بیوفا اس لئے کہا کہ ذرا سی بات میں وہ خفا ہو گئے اور یہ نہ سمجھے کہ حضرت عائشہ اول تو سب مومنین کی ماں اور سب کے نزدیک واجب التعظیم ہیں اور قاسم کی تو سگی پھوپھی بھی تھیں اور ان کے باپ محمد کے مارے جانے کے بعد حضرت عائشہ ہی نے ان کو پالا پوسا تھا۔ پھر جس شخص کے ایسے احسان ہوں اور وہ اپنا بزرگ ہو اس کی بات کا برا ماننا خصوصاً جب کہ وہ بات سچ ہو کمال درجہ کی ناشکری اور بے وفائی ہے عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةَ الْقَاسِمِ

ترجمہ حضرت عائشہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسی اوپر گذری پر اس میں قاسم کے قصہ کا ذکر نہیں ہے،

فائدہ۔ نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب کھانا سامنے آجائے تو نماز پڑھنا مکروہ ہے اس شخص کے لئے جو کھانے کا ارادہ رکھتا ہو کیونکہ اگر کھانے سے پہلے نماز پڑھے گا تو شاید نماز میں کھانے کا خیال رہے اور دل نہ لگے۔ ایسے ہی جسوقت پاخانہ یا پیشاب کی حاجت ہو۔ اور یہ کراہت اُس وقت ہے جب وقت میں گنجائش ہو۔ اگر وقت تنگ ہو اور یہ خیال ہو کہ اگر کھانا کھائے یا استنجا کرے تو نماز کا وقت جاتا رہے گا تو نماز پڑھ لے اور ہمارے بعض اصحاب سے یہ منقول ہے کہ ایسی حالت میں بھی نماز نہ پڑھے بلکہ کھانے اور استنجے سے فارغ ہو کر پڑھے گو وقت چلا جائے اس لئے کہ مقصود نماز سے دل لگنا ہے۔ جب دل ہی نہ لگے تو کیا فائدہ اور اگر وقت میں گنجائش ہو لیکن نماز پہلے پڑھے تو مکروہ ہوگی اگرچہ درست ہو جائے گی اور اہل ظاہر سے منقول ہے کہ نماز صحیح نہ ہوگی (نووی)

باب نَهْيِ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا أَوْ كُرَّاثًا أَوْ نَحْوَهَا مِمَّا لَهُ رَائِحَةٌ كَرِيهَةٌ مِنْ حُضُورِ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَذْهَبَ ذٰلِكَ الرِّيحُ وَإِخْرَاجِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ

لہسن پیاز یا اور کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانا اسوقت تک ممنوع ہے جب تک کہ اُسکی بو منہ سے نہ جائے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّومَ فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ قَالَ زُهَيْرٌ فِي غَزْوَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ خَيْبَرَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خیبر کے جنگ میں جو شخص اس درخت میں سے کھائے (یعنی لہسن کے درخت کو) تو وہ مسجد میں نہ آئے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ممانعت ہر مسجد کیلئے ہے اور قاضی عیاض نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ خاص مسجد نبوی میں جانے سے ممانعت ہے اور یہ ممانعت مسجد میں جانے سے ہے نہ پیاز اور لہسن کھانے سے کیونکہ پیاز اور لہسن کا کھانا باجماع علماء درست ہے اور قاضی عیاض نے بعض علماء سے ان کی حرمت نقل کی ہے کیونکہ وہ مانع ہے جماعت میں شریک ہونے سے اور جماعت میں آنا ہے نزدیک فرض عین ہے اور قیاس کیا ہے علماء نے پیاز لہسن پر بدبودار چیز کو

اور مسجد پر ہر مجلس علم اور عبادت کو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسَاجِدَنَا حَتّٰى يَذْهَبَ رِيْحُهَا يَعْنِي الثُّوْمَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اس درخت میں سے کھائے یعنی لہسن کے درخت میں سے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ پھٹکے جب تک اس کی بدبو دور نہ ہو۔

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنِ الثُّوْمِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبْنَا وَلَا يُصَلِّيْ مَعَنَا

ترجمہ۔ عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ انس رضی اللہ عنہ سے لہسن کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت میں سے کھائے وہ ہمارے پاس نہ آئے نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَلَا يُؤْذِيَنَّا بِرِيْحِ الثُّوْمِ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت میں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ پھٹکے اور نہ ہم کو لہسن کی بو سے ستائے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَغَلَبَتْنَا الْحَاجَةُ فَاَكَلْنَا مِنْهُمَا فَقَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسُ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیاز اور گندنا کھانے سے منع کیا۔ پھر ہم کو ضرورت ہوئی اور ہم نے کھایا تو آپ نے فرمایا جو کوئی اس بدبودار درخت میں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے اس لئے کہ فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے جس سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

فائدہ۔ یعنی صرف بدبودار چیز کے استعمال سے آدمی ناخوش ہوتے ہیں بلکہ فرشتوں کو بد بو ناگوار ہے اور ان کو تکلیف ہوتی ہے۔ جب پیاز اور لہسن کی بو کا یہ حال ہے تو بدبودار تمباکو کے استعمال سے بھی فرشتوں کو نفرت ہوگی۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر مسجد اور نمازیوں سے خالی ہو تب بھی ان چیزوں کا استعمال کر کے مسجد میں نہ جائے شاید وہاں فرشتے موجود ہوں۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَفِيْ رِوَايَةٍ

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے

حَرْمَلَةُ وَرَوَعُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْلِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَ أَنَّهُ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهُ رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن کھائے وہ ہم سے جدا رہے یا ہماری مجلس سے جدا رہے اور اپنے گھر بیٹھے۔ایک مرتبہ آپ کے پاس ہانڈی لائی گئی جس میں ترکاریاں تھیں آپ نے اس میں بدبو پائی تو پوچھا اس میں کیا پڑا ہے جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا اس کو فلاں صحابی کے پاس لے جاؤ۔جب اس نے دیکھا تو اس کا کھانا برا سمجھا (اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں کھایا) آپ نے فرمایا تو کھالے۔میں تو اس سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تو نہیں کرتا (یعنی فرشتوں سے)

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ الثُّومِ وَقَالَ مَرَّةً مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ

ترجمہ۔جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت یعنی لہسن میں سے کھائے اور کبھی یوں فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن یا گندنا کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے اس لئے کہ فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے ان چیزوں سے جن سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے (یعنی بدبو اور غلاظت سے) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيدُ الثُّومَ فَلَا يَغْشَنَا فِي مَسْجِدِنَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْبَصَلَ وَالْكُرَّاثَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔اس روایت میں صرف لہسن کا ذکر ہے اور پیاز اور گندنے کا ذکر نہیں ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمْ نَعْدُ أَنْ فُتِحَتْ خَيْبَرُ فَوَقَعْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تِلْكَ الْبَقْلَةِ الثُّومِ وَالنَّاسُ جِيَاعٌ فَأَكَلْنَا مِنْهَا أَكْلًا شَدِيدًا ثُمَّ رُحْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّيحَ فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيثَةِ شَيْئًا فَلَا يَقْرَبَنَّا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّاسُ حُرِّمَتْ

ترجمہ۔ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوٹے نہ تھے کہ خیبر کا قلعہ فتح ہو گیا اس روز ہم لوگ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ لہسن پر گرے لوگ بھوکے تھے خوب کھایا پھر مسجد میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بو معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا جو شخص ناپاک درخت میں سے کھائے وہ مسجد کے پاس نہ پھٹکے

حُرِّمَتْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ بِي تَحْرِيمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لِي وَلٰكِنَّهَا شَجَرَةٌ أَكْرَهُ رِيحَهَا

لوگ بولے لھسن حرام ہوگیا۔ حرام ہوگیا۔ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اے لوگو! میں وہ چیز حرام نہیں کرتا جس کو اللہ تعالیٰ نے میرے لئے حلال کیا ہے لیکن لھسن کی بو مجھے بری معلوم ہوتی ہے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لھسن حرام نہیں ہے اور اس پر علماء کا اجماع ہے۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا کھانا درست تھا یا نہیں اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ درست تھا۔ آپ کو اس کی بو سے نفرت تھی اس واسطے نہ کھاتے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى زَرَّاعَةِ بَصَلٍ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَنَزَلَ نَاسٌ مِنْهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهُ وَلَمْ يَأْكُلْ آخَرُونَ فَرُحْنَا إِلَيْهِ فَدَعَا الَّذِينَ لَمْ يَأْكُلُوا الْبَصَلَ وَأَخَّرَ الْآخَرِينَ حَتَّى ذَهَبَ رِيحُهَا

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیاز کے کھیت پر اپنے اصحاب کے ساتھ گذرے تو بعض لوگ اترے انہوں نے پیاز کھائی اور بعضوں نے کھائی۔ پھر ہم آپ کے پاس گئے تو جن لوگوں نے پیاز نہ کھائی تھی انکو تو آپ نے پاس بلالیا اور جنہوں نے کھائی تھی ان کے بلانے میں دیر کی یہاں تک کہ اس کی بو جاتی رہی۔

عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيكًا نَقَرَنِي ثَلَاثَ نَقَرَاتٍ وَإِنِّي لَا أُرَاهُ إِلَّا حُضُورَ أَجَلِي وَإِنَّ أَقْوَامًا يَأْمُرُونَنِي أَنْ أَسْتَخْلِفَ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّعَ دِينَهُ وَلَا خِلَافَتَهُ وَلَا الَّذِي بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ عَجِلَ بِي أَمْرٌ فَالْخِلَافَةُ شُورَى بَيْنَ هٰؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَإِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَقْوَامًا يَطْعَنُونَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ أَنَا ضَرَبْتُهُمْ بِيَدِي هٰذِهِ

ترجمہ۔ معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے جمعہ کے دن خطبہ پڑھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرغ نے مجھے تین ٹھونگیں ماریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ میری موت اب نزدیک ہے۔ بعض لوگ مجھ سے یہ کہتے ہیں کہ تم اپنا جانشین اور خلیفہ کسیکو کر دو لیکن اللہ تعالیٰ اپنے دین کو برباد نہیں کریگا نہ اپنی خلافت کو نہ اس چیز کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکر بھیجا تھا اگر میری موت جلد ہو جائے تو خلافت مشورہ کرنے پر چھ آدمیوں کے اندر رہیگی۔

عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ
أَعْدَاءُ اللّٰهِ الْكَفَرَةُ الضُّلَّالُ ثُمَّ إِنِّي لَا أَدَعُ
بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ مَا
رَاجَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا أَغْلَظَ لِي
فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهِ حَتّٰى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ
فِي صَدْرِي فَقَالَ يَا عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ
الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ وَإِنِّي إِنْ
أَعِشْ أَقْضِ فِيهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِي بِهَا مَنْ
يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ
اللّٰهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ عَلَى أُمَرَاءِ الْأَمْصَارِ
فَإِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ عَلَيْهِمْ لِيَعْدِلُوا عَلَيْهِمْ
وَلِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ
وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ فَيْئَهُمْ وَيَرْفَعُوا إِلَيَّ مَا
أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِهِمْ ثُمَّ إِنَّكُمْ
أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا
إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هٰذَا الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَلَقَدْ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ
أَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ فَمَنْ أَكَلَهُمَا
فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا۔

جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات تک
راضی رہے اور میں جانتا ہوں کہ بعض لوگ
طعن کرتے ہیں اس کام میں جن کو میں خود
اپنے اس ہاتھ سے مارا ہے اسلام پر پھر
اگر انہوں نے ایسا کیا (یعنی اس طعن کو درست
سمجھے) (تو وہ دشمن ہیں اللہ کے اور کافر گمراہ
ہیں اور میں اپنے بعد کسی چیز کو اتنا مشکل
نہیں چھوڑتا جتنا کلالہ۔ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی بات کو اتنی بار
نہیں پوچھا جتنی بار کلالہ کو پوچھا اور آپ نے
بھی مجھ پر کسی بات میں اتنی سختی نہیں کی جتنی
اس میں کی یہاں تک کہ آپ نے اپنی انگلی
سے ٹھونسا مارا میرے سینے میں اور فرمایا
اے عمر کیا تجھ کو وہ آیت بس نہیں جو گرمی
کے موسم میں اُتری سورۂ نساء کے آخر میں
(وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْكَلَالَةِ آخر تک) اور میں اگر
جیوں تو کلالہ میں ایسا فیصلہ کروں گا جس کے
موافق ہر شخص حکم کرے خواہ قرآن پڑھا ہو
یا نہ پڑھا ہو۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا یا اللہ میں
تجھ کو گواہ کرتا ہوں ان لوگوں پر جن کو میں نے
ملکوں کی حکومت دی ہے (یعنی نائبوں اور
صوبہ داروں اور عاملوں پر) میں نے ان کو اسی لئے بھیجا کہ وہ انصاف کریں اور لوگوں دین کی
باتیں بتلائیں اور اپنے پیغمبر کا طریقہ سکھائیں اور ان کا کمایا ہوا مال جو لڑائی میں ہاتھ آئے بانٹ دیں
اور جس بات میں ان کو مشکل پیش آئے اس کو مجھ سے دریافت کریں۔ پھر اے لوگو! میں دیکھتا ہوں
تم دو درختوں کو کھاتے ہو اور میں ان کو ناپاک سمجھتا ہوں وہ کون پیاز اور لہسن اور میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ جب ان دونوں کی بو کسی شخص میں سے آتی تو آپ کے
حکم سے وہ نکالا جاتا مسجد سے بقیع کی طرف۔ اب اگر کوئی ان کو کھائے تو خوب پکا کر دے تاکہ ان کے
منہ میں بو نہ رہے۔

فائدہ۔ اگر میری موت جلد ہو جائے تو مشورہ پر خلافت چھ آدمیوں کے اندر رہیگی

یعنی لوگ مشورہ کر کے چھ آدمیوں میں سے جس کو چاہیں خلیفہ کر لیں۔ وہ چھ آدمی یہ تھے عثمان علی۔ طلحہ۔ زبیر۔ سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمٰن بن عوف۔ اور سعید بن زید بھی اگرچہ عشرہ مبشرہ میں سے تھے لیکن حضرت عمرؓ نے اپنی قرابت کی وجہ سے ان کا نام نہیں لیا۔
میں اپنے بعد کسی چیز کو اتنا مشکل نہ چھوڑتا جتنا کلالہ۔ کلالہ وہ شخص ہے جو مر جائے اور اولاد نہ چھوڑے نہ ماں باپ۔
اب اگر کوئی پیاز لہسن کھائے تو خوب پکا کر کھائے (تاکہ منہ میں بو نہ رہے) اس حدیث سے اگرچہ پیاز اور لہسن کی اباحت نکلتی ہے مگر کچی پیاز اور لہسن کھانے کی کراہت بھی نکلتی ہے کیونکہ کچی میں بو بہت ہوتی ہے۔ پھر جب پیاز اور لہسن کا یہ حال ہوا تو تمباکو کھا کر یا حقہ یا چرٹ پیکر یا اور کوئی بدبودار چیز استعمال کر کے مسجد میں آنا ضرور مکروہ ہوگا اگر خوب منہ صاف اور پاک کر کے تو قباحت نہیں ہے۔ عَنْ قَتَادَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ قتادہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت ایسی ہی ہے جیسی اوپر گذری۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَشْدِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا يَقُولُهُ مَنْ سَمِعَ النَّاشِدَ

مسجد میں گم شدہ چیز ڈھونڈھنے کی ممانعت اور ڈھونڈھنے والے کو کیا کہنا چاہئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کو کوئی گم شدہ چیز مسجد میں ڈھونڈھتے سنے (یعنی وہ اپنی بلند آواز سے اپنی چیز کے لئے لوگوں کو پکارے) تو کہے خدا کرے تیری چیز نہ ملے۔ اس لئے کہ مسجدیں اسواسطے نہیں بنائی گئیں

فائدہ۔ کہ لوگ اس میں اپنی گم شدہ چیزیں ڈھونڈھیں یا خرید و فروخت یا دنیا کے اور معاملات کریں۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ
ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری۔

عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ

ترجمہ۔ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مسجد میں پکارا اور کہا سرخ اونٹ کی طرف کس نے پکارا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا کرے تجھے نہ ملے مسجدیں تو جن کاموں کے لئے بنی ہیں ان ہی کے لئے بنی ہیں۔

فائدہ - ان میں اور کام نہیں کرنا چاہیئے - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں بلند آواز کرنا مکروہ ہے لیکن ابو حنیفہؒ نے علم اور خصومت کے لئے جائز رکھا ہے اور مسجدیں جن کاموں کیلئے بنی ہیں وہ یہ ہیں ذکر الٰہی اور نماز اور علم دین اور ذکر خیر - قاضی نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں کوئی دنیا کا کام جیسے سلائی وغیرہ منع ہے اور بعضوں نے لڑکوں کے پڑھانے سے بھی مسجد میں منع کیا ہے - اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ مسجد میں دنیا کے وہ کام منع ہیں جن سے خاص خاص شخصوں کو فائدہ ہوتا ہے لیکن عام نفع کے کام جیسے درستی اسباب اور سامان جہاد وغیرہ تو وہ درست ہیں (نووی)

عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا صَلَّى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ

ترجمہ - بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ چکے تو ایک شخص کھڑا ہوا اور پکارا اور کہا کس نے پکارا سرخ اونٹ کی طرف - آپ نے فرمایا تیرا اونٹ نہ ملے مسجدیں جن کاموں کے لئے بنائی گئی ہیں انہی کے لئے بنائی گئی ہیں - عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا ترجمہ - بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار آیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز پڑھ چکے تھے اور اپنا سر مسجد کے دروازہ سے اندر کیا پھر اسی طرح بیان کیا جیسا کہ اوپر گذرا -

بَابُ السَّهْوِ فِي الصَّلٰوةِ وَالسُّجُوْدِ لَهٗ نماز میں بھولنے اور سجدہ سہو کرنے کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ -

ترجمہ - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی نماز پڑھتا ہے تو شیطان بھلانے کیلئے اس کے پاس آتا ہے یہاں تک کہ اس کو یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں - جب ایسا ہو تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا -

فائدہ - امام عبداللہ مازری نے کہا سہو کے باب میں پانچ حدیثیں آئی ہیں - ایک تو یہی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی - اس میں یہ ہے کہ جب نماز کی رکعتوں میں شک ہو کتنی پڑھیں تو دو سجدے کر لے - لیکن یہ بیان نہیں کہ دو سجدے کب کرے سلام سے پہلے یا

سلام کے بعد۔ ایک حدیث ابوسعید کی ہے اس میں یہ ہے کہ سلام سے پہلے دو سجدے کرے ایک حدیث ابن مسعود کی ہے جس میں پانچویں رکعت کے لئے کھڑے ہونا اور بعد سلام کے سجدہ سہو کرنا مذکور ہے۔ ایک حدیث ذوالیدین کی ہے جس میں دو رکعت کے بعد بھول سے سلام کرنا اور باتیں کرنا اور بعد سلام کے سجدہ سہو منقول ہے۔ ایک حدیث ابن بحینہ کی ہے اس میں دو رکعتیں پڑھ کر اُٹھ کھڑے ہونے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا بیان ہے۔ اب علماء نے ان احادیث پر عمل کرنے میں اختلاف کیا ہے۔ داؤد ظاہری نے کہا ان پر قیاس درست نہیں ہے اور ہر ایک حدیث پر جیسے وارد ہے اسی طرح عمل کرنا چاہئے۔ امام احمد بھی داؤد کے ساتھ ہیں ان خاص نمازوں میں جن کا ذکر ان حدیثوں میں ہے اور باقی نمازوں میں ان کے نزدیک سلام سے پہلے سجدہ کرنا چاہئے۔ پھر جن لوگوں نے قیاس پر عمل کیا ہے ان میں سے بعض یہ کہتے ہیں نمازی کو اختیار ہے چاہے بعد سلام کے سجدہ کرے چاہے قبل سلام کے۔ اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک ہمیشہ سلام کے بعد سجدہ کرے۔ اور شافعی کے نزدیک ہمیشہ سلام سے پہلے سجدہ کرے۔ اور امام مالک کے نزدیک اگر سہو سے کچھ نماز میں زیادتی ہوئی ہو تو سلام کے بعد سجدہ کرے اور جو کمی ہوئی ہو تو سلام سے پہلے کرے اور سب سے قوی مذہب امام مالک کا ہے پھر شافعی کا۔ لیکن امام مالک کے مذہب پر اگر دو سہو ہوئے ہوں ایک سے زیادتی ہوئی ہو اور ایک سے کمی تو سلام سے پہلے سجدہ کرے اور یہ اختلاف افضل میں ہے نہ جواز میں۔ اور دو یا تین یا زیادہ سہووں کے لئے دو ہی سجدے کافی ہیں اور اس پر علماء کا اتفاق ہے (نووی مختصراً)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِیَ بِالْاَذَانِ اَدْبَرَ الشَّیْطٰنُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا یَسْمَعَ الْاَذَانَ فَاِذَا قُضِیَ الْاَذَانُ اَقْبَلَ فَاِذَا ثُوِّبَ بِهَا اَدْبَرَ فَاِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى یَخْطِرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ یَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا لِمَا لَمْ یَكُنْ یَذْكُرُ حَتّٰى یَظَلَّ الرَّجُلُ اِنْ یَدْرِیْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا لَمْ یَدْرِ اَحَدُكُمْ كَمْ صَلّٰى فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان سنائی نہ دے پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو آتا ہے۔ جب تکبیر ہوتی ہے تو پھر بھاگتا ہے پھر جب تکبیر ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور نمازی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ کہتا ہے وہ بات یاد کر، یہ بات یاد کر۔ اُن اُن باتوں کو یاد دلاتا ہے جو کبھی یاد نہ کرتا یہاں تک کہ وہ بھول جاتا ہے کتنی رکعتیں پڑھیں پھر جب تم میں سے کسی کو یاد نہ رہے کتنی کتنی رکعتیں پڑھیں تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اس کے مطلب میں علماء نے اختلاف کیا ہے۔ امام حسن بصری اور سلف کی ایک جماعت نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور کہا ہے کہ جب نمازی کو رکعتوں کی کمی یا زیادتی میں شک ہو تو وہ بیٹھ کر دو سجدے کر لے۔ اور شعبی اور اوزاعی اور سلف کی ایک جماعت نے یہ کہا ہے کہ پھر نئے سرے سے نماز پڑھے یہاں تک کہ یقین حاصل ہو۔ اگر پھر شک ہو تو پھر سرے سے پڑھے چار بار تک۔ اگر چوتھی بار بھی شک ہو تو اعادہ نہ کرے۔ اور مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جب شک ہو تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو ایک رکعت اور پڑھے اور سجدہ سہو کرے تاکہ چار کا یقین ہو جائے۔ انتہیٰ مختصراً۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَوٰةِ وَلَّى وَلَهُ ضُرَاطٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فَهَنَّاهُ وَمَنَّاهُ وَذَكَّرَهُ مِنْ حَاجَاتِهِ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شیطان جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو پادتا ہوا پیٹھ موڑ کر چلا جاتا ہے پھر اس کو آکر رغبتیں دلاتا ہے اور آرزوئیں دلاتا ہے اور وہ کام یاد دلاتا ہے جو اس کو کبھی یاد نہ آتے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوٰتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَوٰتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن بحینہ اسدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی نماز میں دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور بیٹھنا بھول گئے لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب آپ نماز پڑھ چکے اور ہم انتظار میں تھے کہ اب سلام پھیریں گے آپ نے تکبیر کہی اور دو سجدے کئے بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے پھر سلام پھیرا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَوٰةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَوٰتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن بحینہ اسدی سے روایت ہے جو حلیف تھے بنی عبدالمطلب کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز میں بیچ کا قعدہ بھول گئے اور اٹھ کھڑے ہوئے جب آپ نماز پوری کر چکے تو دو سجدے کئے ہر سجدے کے لئے تکبیر کہی سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے۔ اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ دو سجدے کئے۔ یہ عوض تھا اس قعدہ کا جو آپ بھول گئے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَزْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي

ترجمہ۔ عبداللہ بن مالک بن بحینہ ازدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الشَّفْعَ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَجْلِسَ فِي صَلَاتِهِ فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ الصَّلَاةِ سَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ

پہلا دوگانہ پڑھ کر کھڑے ہوگئے جس کے بعد بیٹھنے کا قصد تھا۔ پھر آپ نماز پڑھتے چلے گئے جب نماز تمام ہوئی تو سلام سے پہلے سجدہ کیا پھر سلام پھیرا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهُ صَلَاتَهُ وَإِنْ كَانَ صَلَّى إِتْمَامًا لِأَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی نماز میں شک کرے (کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں) اور معلوم نہ ہو سکے تین پڑھیں یا چار تو شک کو دور کرے اور جس قدر کا یقین ہو اس کو قائم کرے پھر سلام سے پہلے دو سجدے کر لے۔ اب اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے مل کر چھ رکعتیں ہو جائیں گی اور اگر پوری چار پڑھی ہیں تو ان دونوں سجدوں سے شیطان کے منہ میں خاک پڑے گی

فائدہ۔ یعنی وہ ذلیل اور خوار ہوگا۔ اس کا مطلب تو یہ تھا کہ نماز میں خلل آئے اور یہاں کچھ خلل نہیں ہوا بلکہ اور دو سجدوں کا ثواب زیادہ حاصل ہوا الحمد للہ۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي مَعْنَاهُ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ كَمَا قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ زَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَثَنَى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدُ

ترجمہ۔ علقمہ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی اور نماز میں کچھ کمی بیشی ہوئی جب آپ نے سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہوا ہے آپ نے فرمایا وہ کیا۔ لوگوں نے کہا آپ نے ایسا ایسا کیا۔ یہ سنکر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو جھکایا اور قبلے کی طرف منہ کیا اور دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا اور ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا کہ اگر نماز کے باب میں کوئی نیا حکم ہوتا تو میں تم کو بتلاتا۔ بات اتنی ہے کہ

سَجْدَتَيْنِ۔ | میں بھی آدمی ہوں جیسے اور آدمی بھولتے ہیں

میں بھی بھولتا ہوں۔ جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دو۔ اور جب تم میں سے کوئی نماز میں شک کرے تو سوچ کر جو ٹھیک معلوم ہو اُس پر نماز پوری کرے پھر دو سجدے کرے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دین کی باتوں میں بھول چوک ہوتی تھی۔ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور یہی ظاہر ہے قرآن اور حدیث سے پر اللہ تعالیٰ آپ کو جتا دیتا اور آپ بھول چوک پر قائم نہ رہتے۔ اب یہ جتانا بھول کے ساتھ ہی ہوتا یا دیر کے بعد۔ اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام الحرمین نے اس میں آپ کی حیات تک دیر جائز رکھی ہے اور علماء کے ایک طائفہ نے عبادات اور تبلیغات میں سہو کو جائز نہیں رکھا ہے جیسے تبلیغی اقوال میں سہو جائز نہیں ہے مگر یہ مذہب صحیح نہیں ہے۔ انتہیٰ مختصراً۔ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰى ذٰلِكَ لِلصَّوَابِ وَفِيْ رِوَايَةِ وَكِيْعٍ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ۔ **ترجمہ** دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا۔ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ مَنْصُوْرٌ فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰى لِلصَّوَابِ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ اَقْرَبَ ذٰلِكَ لِلصَّوَابِ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ الَّذِيْ يَرٰى اَنَّهُ الصَّوَابُ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ هٰؤُلَاءِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا۔ کچھ لفظوں کا اختلاف ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهُ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں جس میں سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا کیا نماز زیادہ ہو گئی آپ نے فرمایا کیسا۔ انہوں نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں تب آپ نے دو سجدے کئے۔

فائدہ۔ یہ حدیث دلیل ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور سلف کی کہ جو شخص ایک رکعت زیادہ پڑھ لے بھولے اس کی نماز باطل نہ ہو گی بلکہ اگر سلام کے بعد علم ہو تو نماز صحیح ہو گئی اب سجدہ سہو کرے۔ اگر سلام کے قریب بھی اس کا علم ہو اور جو دیر کے بعد معلوم ہو تو سجدہ نہ کرے۔ اور اگر سلام سے پہلے یہ بات معلوم ہو تو فوراً بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے اگرچہ قیام میں ہو یا رکوع میں یا سجدے میں۔ اب سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے یا سلام کے بعد۔ اس میں اختلاف ہے جیسے اوپر گذرا۔ اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا یہ قول ہے کہ اگر بھولے سے پانچویں رکعت پڑھ لی اور آخر کا قعدہ نہیں کیا تو نماز باطل ہو گئی (یعنی نفل ہو گئی) اب ایک رکعت اور پڑھ لے اور چھیوں رکعتیں نفل ہو جائیں گی

اور فرض پھر سرے سے پڑھے اور جو قعدہ آخر کر چکا ہے تو پانچویں کے ساتھ ایک رکعت اور ملالے اب چار فرض ادا ہو گئے اور دو نفل۔ اس حدیث سے ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا مذہب رد ہوتا ہے کیونکہ حضرت نے نہ پانچویں کے ساتھ ایک اور رکعت ملائی نہ قعدہ اخیر کیا اس لئے کہ آپ کو بعد سلام کے معلوم ہوا۔ اب شافعی کا یہ قول ہے کہ زیادتی خواہ قلیل ہو یا کثیر نماز کو باطل نہیں کرتی مثلاً ایک رکوع کے بدلے کئی رکوع بھولے سے کرے یا تین یا چار سجدے کرے البتہ ایسی صورت میں سجدہ سہو کر لینا مستحب ہے واجب نہیں ہے (نووی مختصراً)

عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عَلْقَمَةُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ يَا أَبَا شِبْلٍ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ كَلَّا مَا فَعَلْتُ قَالُوا بَلَى قَالَ وَكُنْتُ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ وَأَنَا غُلَامٌ فَقُلْتُ بَلَى قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ لِي وَأَنْتَ أَيْضًا يَا أَعْوَرُ تَقُولُ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ زِيدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ لَا قَالُوا فَإِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَانْفَتَلَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

ترجمہ۔ ابراہیم بن سوید سے روایت ہے علقمہ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں پڑھیں اور جب سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا کہ اے ابو شبل (علقمہ کی کنیت ہے) تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ لوگوں نے کہا بیشک تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں اور میں ایک کونے میں تھا کم سن بچہ تھا۔ میں نے بھی کہا ہاں تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ انہوں نے کہا او کانے تو بھی یہی کہتا ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ یہ سنکر وہ مڑے اور دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا اور کہا عبداللہ بن مسعود نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہم کو پانچ رکعتیں پڑھائیں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے کھس پھس شروع کی۔ آپ نے فرمایا کیا ہوا تم کو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز بڑھ گئی آپ نے فرمایا نہیں۔ انہوں نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ یہ سنکر آپ مڑے اور دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا اور فرمایا میں آدمی ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔ ابن نمیر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو دو سجدے کرے۔

فائدہ۔ ابراہیم بن سوید علقمہ کے شاگرد تھے۔ اور اپنے شاگرد یا چھوٹے نا سمجھ والے کو ایسے الفاظ کہنے میں مضائقہ نہیں بشرطیکہ وہ برا نہ مانے۔ یہ ابراہیم کانے تھے اور یہ وہ ابراہیم نہیں ہیں جو علقمہ کے مشہور شاگرد اور حماد کے استاد ہیں وہ ابراہیم بن یزید نخعی ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّیْتَ خَمْسًا قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُوْنَ وَاَنْسٰی كَمَا تَنْسَوْنَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں پڑھیں۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ کیا نماز بڑھ گئی۔ آپ نے فرمایا کیسے۔ ہم نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے فرمایا میں آدمی ہوں تمھاری طرح یاد رکھتا ہوں جیسے تم یاد رکھتے ہو اور بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو پھر سہو کے دو سجدے کئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ اَوْ نَقَصَ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ وَالْوَهْمُ مِنِّیْ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوةِ شَیْءٌ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰی كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِیَ اَحَدُكُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ تَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے زیادہ کیا یا کم کیا۔ ابراہیم نے کہا جو اس حدیث کے راوی ہیں قسم خدا کی یہ بھول مجھ سے ہوئی ہے۔ ہم نے کہا یارسول اللہ کیا نماز کے باب میں کوئی نیا حکم ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ ہم نے بیان کیا جو آپ نے کیا تھا تب آپ نے فرمایا جو کوئی نماز میں زیادتی کرے یا کمی تو وہ دو سجدے کرے پھر آپ نے دو سجدے کئے۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر سلام پھیرنے کے بعد کوئی بات بھی کر لیوے تو بھی قباحت نہیں دو سجدے سہو کے کر لیوے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سہو کے دو سجدے سلام اور کلام کے پیچھے کئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِمَّا زَادَ اَوْ نَقَصَ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ وَاَیْمُ اللّٰهِ مَا جَاءَ ذَاكَ اِلَّا مِنْ قِبَلِیْ قَالَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدَثَ فِی الصَّلٰوةِ شَیْءٌ فَقَالَ لَا قَالَ فَقُلْنَا لَهُ الَّذِیْ صَنَعَ فَقَالَ اِذَا زَادَ الرَّجُلُ اَوْ نَقَصَ فَلْیَسْجُدْ

ترجمہ۔ عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے زیادہ کیا یا کم کیا۔ ابراہیم نے کہا قسم اللہ کی یہ (وہم) میری ہی طرف سے ہے ہم نے کہا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہوا ہے

سَجْدَتَيْنِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

تو آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر ہم نے وہ بات کہی جو آپ نے کی تھی (یعنی زیادتی یا نقصان) تو آپ نے فرمایا جب کوئی آدمی کچھ زیادہ کرے یا کم کرے تو چاہیئے کہ سہو کے دو سجدے کرلے۔ کہا (راوی نے) پھر آپ نے سہو کے دو سجدے کئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَوٰتَيِ الْعَشِيِّ إِمَّا الظُّهْرَ وَإِمَّا الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَى جِذْعًا فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَاسْتَنَدَ إِلَيْهَا مُغْضَبًا وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يَتَكَلَّمَا وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ يَقُولُونَ قُصِرَتِ الصَّلوٰةُ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقُصِرَتِ الصَّلوٰةُ أَمْ نَسِيتَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا صَدَقَ لَمْ تُصَلِّ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ قَالَ وَأُخْبِرْتُ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر ایک لکڑی کے پاس آئے جو مسجد میں قبلہ کی طرف لگی ہوئی تھی اور اس پر ٹیکا دے کر غصے میں کھڑے ہوئے۔ اس وقت جماعت میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بھی موجود تھے وہ دونوں ڈر سے بات نہ کرسکے اور لوگ جلدی جلدی یہ کہتے ہوئے نکلے کہ نماز گھٹ گئی پھر ایک شخص جس کو ذوالیدین (دو ہاتھ والا اگرچہ سب کے دو ہاتھ ہوتے ہیں پر اس کے ہاتھ لمبے تھے اس واسطے یہ نام ہوگیا) کہتے ہوئے کھڑا ہوا اور یا رسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سنکر دائیں اور بائیں دیکھا اور کہا کہ ذوالیدین کیا کہتا ہے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ سچ کہتا آپ نے دو ہی رکعتیں پڑھیں ہیں۔ یہ سنکر آپ دو رکعتیں اپ نے دو رکعتیں اور پڑھیں اور سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا۔ محمد بن سیرین نے کہا مجھ سے یہ بیان کیا گیا کہ عمران بن حصین سے کہا اور سلام پھیرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلوٰةِ الْعَشِيِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلوٰةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقُصِرَتِ الصَّلوٰةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا تو ذوالیدین اٹھا اور عرض کیا یارسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی ہے یا آپ بھول گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ۔

فرمایا یہ کوئی بات نہیں ہوئی (یعنی نہ نماز گھٹی نہیں بھولا) وہ بولا کچھ تو ضرور ہوا ہے یارسول اللہ! آپ نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور پوچھا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے۔ وہ لوگ بولے ہاں یارسول اللہ وہ سچ کہتا ہے تب آپ نے جتنی نماز رہ گئی تھی وہ پوری کی۔ پھر دو سجدے کئے بیٹھے بیٹھے سلام کے بعد۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ سَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سُلَيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا تو بنی سلیم میں سے ایک شخص آیا اور عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے۔ اور بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گذری۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا اَنَا اُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سُلَيْمٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میں ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا تو بنی سلیم میں سے ایک شخص اٹھا پھر وہی قصہ بیان کیا جو اوپر گذرا۔

عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِیْ ثَلٰثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِیْ يَدَيْهِ طُوْلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَكَرَ لَهٗ صَنِيْعَهٗ وَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ

ترجمہ۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور اپنے گھر چلے گئے تب آپ کے پاس ایک شخص گیا جس کو خرباق کہتے تھے اور اس کے ہاتھ ذرا لمبے تھے۔ وہ آپ سے بولا جو آپ نے کیا تھا (یعنی تین رکعتیں پڑھنے کا حال بیان کیا) آپ چادر کھینچتے ہوئے غصہ میں نکلے (کیونکہ آپ کو نماز کا بہت خیال تھا اور اسی وجہ سے جلدی کی اور چادر اوڑھنے کے موافق بھی نہ ٹھیرے) یہاں تک کہ لوگوں کے پاس پہنچ گئے اور پوچھا کیا یہ سچ کہتا ہے۔ لوگوں نے کہا ہاں۔ پھر آپ نے ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ فَقَامَ رَجُلٌ بَسِيطُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور حجرے میں چلے گئے۔ پھر آپ اٹھ کر حجرہ میں چلے گئے اتنے میں ایک شخص لمبے ہاتھ والا اٹھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی۔ آپ یہ سنکر غصہ میں نکلے اور جو رکعت رہ گئی تھی اس کو پڑھا پھر سلام پھیرا پھر سہو کے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

بَابُ سُجُودِ التِّلَاوَةِ

سجدۂ تلاوت کا بیان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَيَقْرَأُ سُورَةً فِيهَا سَجْدَةٌ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتّٰى مَا يَجِدُ بَعْضُنَا مَوْضِعًا لِمَكَانِ جَبْهَتِهِ

ترجمہ۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن پڑھتے تھے تو وہ سورۃ پڑھتے جس میں سجدہ کی آیت ہوتی اور سجدہ کرتے اور آپ کے ساتھ جو لوگ ہوتے وہ بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہم میں سے بعضوں کو اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔

فائدہ۔ نووی نے کہا ہمارا اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ سجدۂ تلاوت سنت ہے اور ابوحنیفہ اس کو واجب کہتے ہیں اور سجدہ تلاوت پڑھنے اور سننے والے پر سنت ہے اور مستحب ہے اُس سامع پر جو نہیں سُنتا۔ اب اگر سننے والا نماز پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہے تو سننے والے کو اختیار ہے جتنا چاہے اپنا سجدہ لمبا کرے یا چھوٹا پڑھنے والے کے سجدے سے اور جو پڑھنے والا بوجہ حدث یا نابالغی کے سجدہ نہ کرے جب بھی سننے والا سجدہ کرسکتا ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ نابالغ اور محدث اور کافر کی تلاوت سے سننے والا سجدہ نہ کرے لیکن صحیح پہلا قول ہے انتہٰی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رُبَّمَا قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَيَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَيَسْجُدُ بِنَا حَتَّى ازْدَحَمْنَا عِنْدَهُ حَتّٰى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِيَسْجُدَ فِيهِ فِي غَيْرِ صَلٰوةٍ

ترجمہ۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی قرآن پڑھتے اور سجدہ آیت تلاوت کرتے تو ہمارے ساتھ سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہجوم کی وجہ سے ہم میں سے کسیکو سجدہ کی جگہ نہ ملتی۔ اور یہ نماز کے باہر ہوتا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ترجمہ۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

سَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَءَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ غَيْرَ اَنَّ شَيْخًا اَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى جَبْهَتِهٖ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ والنجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا۔ آپ کے پاس جتنے لوگ تھے ان سب نے سجدہ کیا مگر ہمارے بوڑھے (امیہ بن خلف) نے ایک مٹھی بھر مٹی یا کنکر ہاتھ میں لے کر پیشانی سے لگایا اور کہا مجھ کو یہی کافی ہے۔ عبداللہ نے کہا میں نے دیکھا اس کو وہ بوڑھا کفر کی حالت میں مارا گیا۔

فائدہ۔ بدر کی لڑائی میں اس کی ناشکر اور بے ادبی کا یہ صلہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان نہیں دیا۔ جس وقت سورہ والنجم اتری اور آپ نے سجدہ کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ سب لوگوں نے یہاں تک کہ مشرکوں اور جنوں نے بھی سجدہ کیا۔ ابن عباس نے کہا بلکہ یہ خبر مشہور ہو گئی کہ مکہ والے مسلمان ہو گئے۔ قاضی عیاض نے کہا ان سب کے سجدہ کرنے کا سبب یہ تھا کہ یہ سجدہ سب سجدوں سے پہلے اترا۔ عبداللہ بن مسعود نے ایسا ہی کہا ہے اور یہ جو بعض مفسرین اور مخبرین نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلطی سے اس سورت میں ایک آیت پڑھ دی تھی جس سے مشرکوں کے اوتار کی تعریف نکلتی تھی یہ بالکل جھوٹ اور بے اصل ہے اس واسطے کہ اللہ کے سوا دوسرے کسی معبود کی تعریف کرنا کفر ہے اور کفر کی نسبت آپ کی طرف محال ہے اور شیطان کی یہ طاقت نہیں کہ آپ کی زبان سے ایسی بات نکلوا دے (نووی)

عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَاَلَ زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْاِمَامِ فِيْ شَيْءٍ وَزَعَمَ اَنَّهٗ قَرَاَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى فَلَمْ يَسْجُدْ

ترجمہ۔ عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ انہوں نے زید بن ثابت سے امام کے پیچھے پڑھنے کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے کہا امام کے پیچھے (سوا سورہ فاتحہ کے) کچھ نہ پڑھنا چاہیے اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سورہ والنجم پڑھی پھر آپ نے سجدہ نہیں کیا۔

فائدہ۔ امام ابو حنیفہ نے زید بن ثابت کے قول سے استدلال کیا ہے اور امام کے پیچھے مطلق قرارت سے منع کیا ہے خواہ سورۃ فاتحہ ہو یا اور کوئی سورۃ خواہ سری نماز ہو یا جہری اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ مقتدی کو سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنا چاہیے سری اور جہری نماز میں اور زید کے قول کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی اور فرمایا کہ جب تم میرے پیچھے نماز پڑھو تو کوئی سورت نہ پڑھو سوائے سورہ فاتحہ کے۔ اور اس کے سوا اور حدیثیں بھی ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثیں زید بن ثابت کے قول پر مقدم ہیں۔ دوسرے یہ کہ زید کا مطلب قرارت کی ممانعت

سے یہ ہے کہ سوا سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورت نہ پڑھی جائے اور یہ تاویل ضروری ہے تاکہ اور احادیث کے خلاف نہو وے۔ اور یہ جو زید نے کہا کہ انہوں نے سورہ والنجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پڑھی اور آپ نے سجدہ نہیں کیا۔ یہ بظاہر امام مالکؒ کی دلیل ہے جو کہتے ہیں مفصل میں کوئی سجدہ نہیں ہے اور سورۂ والنجم اور اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک کے سجدے منسوخ ہیں اس حدیث سے یا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ نہیں کیا مفصل میں جب سے مدینہ میں آئے اور یہ مذہب ضعیف ہے کیونکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ہم نے اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا اور علماء نے اس امر پر اجماع کیا ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۷ ہجری میں مسلمان ہوئے اور ابن عباس کی حدیث کی اسناد ضعیف ہے وہ دلیل لانے کے لائق نہیں۔ اور زید کی حدیث سے سجدے کا ترک ثابت ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ سجدہ تلاوت سنت ہے تو اس کا ترک جائز ہے اب علماء نے اختلاف کیا ہے کہ سارے قرآن میں تلاوت کے کتنے سجدے ہیں تو امام شافعی اور علماء کے ایک گروہ کا یہ قول ہے کہ قرآن میں سب چودہ سجدے ہیں دو سورۂ حج میں ہیں اور تین مفصل میں۔ اور صاد میں سجدۂ تلاوت نہیں ہے بلکہ سجدہ شکر ہے۔ اور امام مالک اور علماء کی ایک جماعت کے نزدیک سب گیارہ سجدے ہیں ان کے نزدیک مفصل کے تینوں سجدے ساقط ہیں اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک سب سجدے چودہ ہیں لیکن سورہ حج میں ایک ہی سجدہ ہے اور صاد میں ایک سجدہ ہے اور احمد اور ابن شریح کے نزدیک پندرہ سجدے ہیں۔ انہوں نے حج کے دونوں سجدوں کو اور صاد کے سجدے کو بھی قائم رکھا ہے اور دوسرے مقامات کے سجدے مشہور ہیں۔ صرف حٰم کے سجدے کے مقام میں اختلاف ہے امام مالک اور سلف کی ایک جماعت کے نزدیک یہ سجدہ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ۔ پر ہے اور ابوحنیفہ اور شافعی اور جمہور کے نزدیک لَا يَسْاَمُوْنَ ۔ پر (نووی)

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَرَاَ لَهُمْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْهَا

ترجمہ۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سورۂ اذا السماء انشقت پڑھی تو سجدہ کیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سورت میں سجدہ کیا تھا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں سجدہ کیا۔

ساتھ اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذا السماء انشقت واقرا باسم ربک میں سجدہ کیا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فَقَرَأَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِیْهَا فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ السَّجْدَةُ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَآ اَزَالُ اَسْجُدُ بِهَا حَتّٰی اَلْقَاهُ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی فَلَآ اَزَالُ اَسْجُدُ

ترجمہ۔ ابورافع سے روایت ہے کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ انہوں نے سورۂ اذا السماء انشقت پڑھی اور اس میں سجدہ کیا (نماز کے بعد) میں نے کہا یہ سجدہ تم نے کیسا کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے تو یہ سجدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کیا اور میں اس کو کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے ملوں۔ ابن عبد الاعلیٰ کی روایت میں یوں ہے کہ میں یہ سجدہ ہمیشہ کرتا ہوں گا۔

عَنِ التَّیْمِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهُمْ لَمْ یَقُوْلُوْا خَلْفَ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَسْجُدُ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَقُلْتُ تَسْجُدُ فِیْهَا فَقَالَ نَعَمْ رَاَیْتُ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِیْهَا فَلَآ اَزَالُ اَسْجُدُ فِیْهَا حَتّٰی اَلْقَاهُ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

ترجمہ۔ ابورافع سے روایت ہے کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ سورۂ اذا السماء انشقت میں سجدہ کرتے تھے۔ میں نے کہا تم اس سورت میں سجدہ کرتے ہو۔ انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے اپنے چہیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا وہ اس سورت میں سجدہ کرتے تھے تو میں بھی اس سورت میں ہمیشہ سجدہ کیا کروں گا یہاں تک کہ میں آپ سے (عالم آخرت میں) مل جاؤں۔

بَابُ صِفَةِ الْجُلُوْسِ فِی الصَّلٰوةِ وَکَیْفِیَّةِ وَضْعِ الْیَدَیْنِ عَلَی الْفَخِذَیْنِ

نماز میں بیٹھنے اور دونوں رانوں پر دونوں ہاتھ رکھنے کی کیفیت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ فِى الصَّلٰوةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى بَيْنَ فَخِذِهٖ وَسَاقِهٖ وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِى الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى الَّتِىْ تَلِى الْاِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى بَاسِطَهَا عَلَيْهَا۔

اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر بچھا دیتے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَعَدَ فِى التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلَاثًا وَّخَمْسِيْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ

اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو ران اور پنڈلی کے بیچ میں کر لیتے اور داہنا پاؤں بچھاتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ کرتے۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دعا کرنے کے لئے بیٹھتے تو داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنا انگوٹھا بیچ کی انگلی پر رکھتے اور بائیں ہتھیلی کو بایاں گھٹنا دیتے۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کے کلمے کی انگلی کو اٹھاتے اس سے دعا کرتے

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے تو بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ داہنے گھٹنے پر رکھتے اور ۵۳ کی شکل بناتے

فائدہ۔ نووی نے کہا یہ جو عبداللہ بن زبیر کی حدیث میں بیٹھنے کی شکل آئی ہے اسکو تورک کہتے ہیں اور یہ سنت ہے۔ لیکن اس روایت میں جو داہنے قدم بچھانے کا ذکر ہے یہ مشکل ہے کیونکہ تورک میں باتفاق علماء داہنا پاؤں کھڑا رکھنا سنت ہے اور احادیث صحیحہ سے یہی ثابت ہے۔ قاضی عیاض نے کہا شاید یہ غلطی ہے اور صحیح یہ ہے کہ بچھایا

بائیں قدم کو لیکن بائیں قدم کا تو ذکر خود روایت میں موجود ہے کہ اس کو ران اور پنڈلی کے بیچ میں کر لیتے اور شاید فرش کی جگہ نصب کا لفظ صحیح ہو یعنی کھڑا کیا داہنے قدم کو۔ اور ایک تاویل یہ ہے کہ داہنے قدم کا بچھانا بھی درست ہے اور یہی صحیح اور مختار ہے اگرچہ انگلیوں کے پوروں پر کھڑا کرنا پاؤں کا مستحب ہے اور اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ کیوں کر بیٹھنا افضل ہے دونوں جلسوں میں۔ امام مالک کے نزدیک تورک افضل ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں میں افتراش افضل ہے یعنی بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور داہنا پاؤں کھڑا کرنا۔ اور امام شافعی کے نزدیک پہلے جلسہ میں افتراش اور دوسرے میں تورک افضل ہے۔ اب یہ جو ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اپنا انگوٹھا بیچ کی انگلی پر رکھا اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ ۵۳ کی شکل بنائی۔ ان میں تطبیق یوں ہے کہ کبھی ایسا کیا اور کبھی ایسا کیا۔ اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ پہلی روایت میں بیچ کی انگلی پر رکھنے سے یہ مراد ہے کہ اس کے نیچے کے قریب رکھا اس صورت میں ۵۳ کی شکل بن جاوے گی۔ اور احادیث صحیحہ کے دلائل کی رو سے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا مستحب ہے لیکن ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ الا اللہ کہتے وقت اشارہ کرے۔ اور یہ اشارہ صرف کلمے کی انگلی سے چاہیئے۔ اگر وہ کٹی ہو یا کوئی عذر ہو تو دوسری انگلی سے اشارہ نہ کرے اور سنت یہ ہے کہ اشارہ کرتے وقت اپنی نگاہ بھی ادھر ہی رکھے (انتہیٰ مختصراً)

مترجم کہتا ہے کہ احادیث صحیحہ سے یہ امر ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو اسی طرح بیٹھتے یعنی کلمے کی انگلی سے اشارہ کئے ہوئے۔ اب خاص الا اللہ کے وقت اشارہ کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے اس لئے اہل حدیث کا عمل اس پر ہے کہ وہ شروع قعدہ سے اخیر تک کلمے کی انگلی سے اشارہ کئے رہتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ أَنَّهُ قَالَ رَاٰنِي عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي فَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ اَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْاِبْهَامَ وَوَضَعَ

ترجمہ۔ علی بن عبد الرحمن معاوی سے روایت ہے مجھ کو عبد اللہ بن عمر نے دیکھا نماز میں کنکریوں سے کھیلتے ہوئے۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھ کو منع کیا اور کہا کہ ایسا کیا کر جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے۔ میں نے کہا وہ کیسے کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آپ جب نماز میں بیٹھتے تو داہنی ہتھیلی دائیں ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے اور اس انگلی سے اشارہ کرتے

كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى جو انگوٹھے کے پاس ہے (یعنی کلمہ کی انگلی سے) اور بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بِهٖ عَنْ مُسْلِمٍ ثُمَّ حَدَّثَنِيْهِ مُسْلِمٌ۔ ترجمہ اس حدیث کا وہی ہے جو اوپر بیان ہوا۔

بَابُ السَّلَامِ لِلتَّحْلِيْلِ مِنَ الصَّلٰوةِ عِنْدَ فَرَاغِهَا وَكَيْفِيَّتِهٖ

نماز ختم کرتے وقت سلام کیوں کر پھیرنا چاہئے۔

عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ اَنَّ اَمِيْرًا كَانَ بِمَكَّةَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنّٰى عَلِقَهَا قَالَ الْحَكَمُ فِيْ حَدِيْثِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ

ترجمہ۔ ابو معمر سے روایت ہے کہ مکہ میں ایک امیر تھا وہ دو سلام پھیرا کرتا۔ عبد اللہ نے کہا اس نے یہ سنت کہاں سے سیکھی۔ حکم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شُعْبَةُ دَفْعَةً مَرَّةً اَنَّ اَمِيْرًا اَوْ رَجُلًا سَلَّمَ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنّٰى عَلِقَهَا ترجمہ اس روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا یعنی ایک امیر یا ایک آدمی نے دو سلام پھیرے تو عبد اللہ نے کہا اس نے یہ سنت کہاں سے سیکھی۔

عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ حَتّٰى اَرٰى بَيَاضَ خَدِّهٖ

ترجمہ۔ سعد سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے دیکھا کرتا یہاں تک کہ آپ کے رخسارے کی سفیدی مجھ کو دکھلائی دیتی تھی۔

فائدہ۔ نووی نے کہا کہ اس میں امام شافعی اور جمہور سلف و خلف کی دلیل ہے جو کہتے ہیں نماز کے بعد دو سلام کرنے چاہئیں۔ اور امام مالک اور علماء کی ایک جماعت کا یہ قول ہے کہ ایک ہی سلام کرنا سنت ہے پر ان کی دلیلیں ضعیف ہیں اور احادیث صحیحہ سے دو سلام کرنا ثابت ہوتا ہے اور بغرض تسلیم یہ بات نکلتی ہے کہ ایک سلام پر اقتصار کرنا جائز ہے۔ اب اس پر علماء کا اجماع ہے کہ ایک ہی سلام واجب ہے مگر ایک سلام کرے تو منہ قبلے ہی کی طرف رکھے اور جو دو سلام کرے تو ایک داہنی طرف کرے اور ایک بائیں طرف کرے۔ اور ہر سلام میں اتنا منہ پھیرے کہ اس طرف سے ایک گال دکھلائی دے۔ یہی صحیح ہے اور بعضوں نے کہا کہ دونوں گال دکھلائی دیویں۔ اور سلام نماز کا ایک رکن ہے

جس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی جمہور صحابہ اور تابعین اور علماء کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک لفظ سلام سنت ہے اور نماز سے باہر آسکتا ہے کوئی کام نماز کے خلاف کرنے سے سلام ہو یا کلام یا حدث ہو یا قیام انتہیٰ۔

بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

نماز کے بعد کیا پڑھنا چاہیے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم پہچانتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا ختم جب آپ تکبیر کہتے۔

عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي مَعْبَدٍ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهٰذَا قَالَ عَمْرٌو وَقَدْ أَخْبَرَنِيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا ختم ہونا جب پہچانتے جب تکبیر کی آواز سنتے۔ اس حدیث کو عمرو بن دینار نے ابو سعید سے روایت کیا۔ عمرو نے کہا میں دوبارہ جب اس حدیث کا ذکر ابو معبد سے کیا تو انہوں نے انکار کیا اور کہا میں نے تم سے یہ حدیث بیان نہیں کی حالانکہ انہوں ہی نے مجھ سے بیان کی تھی

فائدہ۔ اگرچہ ابو معبد نے دوبارہ اس حدیث کی روایت سے انکار کیا مگر عمرو بن دینار ثقہ ہیں تو یہ روایت امام مسلم اور جمہور فقہاء اور اہل حدیث کے مذہب کے نزدیک حجت ہوگی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تھا اور میں جب اس ذکر کی آواز سنتا تو معلوم کرتا کہ لوگ نماز سے فارغ ہوئے

فائدہ۔ نووی نے کہا یہ دلیل ہے بعض علماء سلف کی جو کہتے ہیں فرض نماز کے بعد بلند آواز سے تکبیر کہنا یا ذکر کرنا مستحب ہے۔ اور متاخرین میں سے ابن حزم ظاہری نے اس کو مستحب جانا ہے۔ ابن بطال اور اور علماء نے یہ نقل کیا ہے کہ سارے مذاہب والے ذکر جہری کو مستحب نہیں جانتے۔ اور امام شافعی نے یہ کہا ہے کہ شاید

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جہر لوگوں کو سکھلانے کیلئے کبھی کبھی کیا ہو۔ نہ اس لئے کہ جہر کرنا مستحب ہے یا لوگ ہمیشہ ایسا کرتے تھے اور امام یا مقتدی دونوں کو لازم ہے کہ فرض کے بعد اگر ذکر کریں تو آہستہ سے کریں مگر جب امام لوگوں کو تعلیم کرنا چاہے تو تھوڑی دیر کے لئے جہر کر سکتا ہے انتہی۔

باب اسْتِحْبَابِ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَمِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ

تشہد اور سلام کے درمیان عذاب قبر اور عذاب جہنم اور زندگی اور موت و مسیح دجال کے فتنہ اور گناہ و قرض سے پناہ مانگنے کا استحباب

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ وَهِيَ تَقُولُ هَلْ شَعَرْتِ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ فَارْتَاعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّمَا تُفْتَنُ يَهُودُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَبِثْنَا لَيَالِيَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ شَعَرْتِ أَنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

ترجمہ۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ایک یہودی عورت میرے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ کہنے لگی تم کو معلوم ہے تم قبر میں آزمائے جاؤ گے (یعنی تمہارا امتحان ہوگا اور جو امتحان میں پورے نہ اُترے تو عذاب ہوگا)۔ یہ سُنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانپ گئے اور فرمایا یہود کے واسطے یہ ہوگا۔ حضرت عائشہ نے کہا پھر ہم چند راتیں ٹھیرے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تجھ کو معلوم ہے کہ میرے اوپر وحی اتری ہے کہ قبر میں تمھاری آزمائش ہوگی۔ حضرت عائشہ نے کہا میں نے سنا اُس دن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ اس کے بعد قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ قَالَتْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَجُوزَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ دَخَلَتَا عَلَيَّ فَزَعَمَتَا أَنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ صَدَقَتَا إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ ثُمَّ قَالَتْ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلَاةٍ إِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

ترجمہ - ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس مدینہ والوں میں دو یہودی بڑھیاں آئیں اور کہنے لگیں کہ قبر والوں کو عذاب ہوتا ہے قبروں میں - میں نے ان کو جھٹلایا اور مجھے اُن کو سچا کہنا اچھا نہ لگا - پھر وہ دونوں چلی گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے - میں نے آپ سے بیان کیا جو اُن بڑھیوں نے کہا تھا - آپ نے فرمایا انھوں نے سچ کہا قبر والوں کو ایسا عذاب ہوتا ہے جس کو جانور تک سُنتے ہیں - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس کے بعد میں نے دیکھا آپ ہر نماز میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے -

عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَفِيهِ قَالَتْ وَمَا صَلَّى صَلَاةً بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا سَمِعْتُهُ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ - ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسا ہی مروی ہے جو اوپر گذرا - اس روایت میں یہ ہے کہ اس کے بعد آپ نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں قبر کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو -

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

ترجمہ - ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نماز میں دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتے تھے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

ترجمہ - ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں تشہد پڑھے تو چار چیزوں سے پناہ مانگے کہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے عذاب سے اور دجال کے فتنہ سے -

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

ترجمہ - ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

يَدْعُوْفِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ قَالَتْ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَّا اَكْثَرَمَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ

آلہ وسلم نماز میں یہ دعا مانگتے۔ یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے قبر کے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیرے دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری زندگی اور موت کے فتنے سے۔ یا اللہ پناہ مانگتا ہو میں تیری گناہ سے اور قرضداری سے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ! آپ اکثر قرض داری سے کیوں پناہ مانگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلاف کرتا ہے

فائدہ۔ تو اگرچہ قرضداری کوئی گناہ نہیں پر اس کی وجہ سے اور گناہ سرزد ہوتے ہیں اس واسطے قرضداری سے پناہ مانگے۔ حقیقت میں قرضداری بری بلا ہے آدمی کو چاہیئے کہ بغیر سخت ضرورت کے قرض نہ لے۔ اور سخت ضرورت یہ ہے کہ مارے بھوک کے مرتا ہو اس کے سوا اور کوئی ایسی ضرورت نہیں جس کے لئے قرض کی بلائیں پڑے۔ اور شادی یا موت کی رسمیں تو محض لغو ہیں ان کے لئے مسلمان کو قرض لینا ضروری نہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِّنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے اخیر تشہد پڑھ چکے تو چار چیزوں سے پناہ مانگے جہنم کے عذاب سے قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے عذاب سے اور دجال کی برائی سے۔

عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِّنَ التَّشَهُّدِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْاٰخِرَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اس میں صرف تشہد کا لفظ ہے اخیر کا لفظ نہیں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فساد سے اور دجال کی برائی سے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پناہ مانگو اللہ کے ساتھ اللہ کے عذاب سے۔ پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی دجال کے فتنہ سے۔ پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

ترجمہ۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے اور دجال کے فتنہ سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ قَالَ مُسْلِمُ ابْنُ الْحَجَّاجِ بَلَغَنِيْ اَنَّ طَاوٗسًا قَالَ لِابْنِهٖ دَعَوْتَ بِهَا فِيْ صَلٰوتِكَ فَقَالَ لَا قَالَ اَعِدْ صَلٰوتَكَ لِاَنَّ طَاوٗسًا رَوَاهُ عَنْ ثَلَاثَةٍ اَوْ اَرْبَعَةٍ اَوْ كَمَا قَالَ

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو دعا سکھاتے تھے جس طرح ان کو قرآن کی سورت سکھاتے۔ کہو اے اللہ ہم پناہ مانگتے ہیں تجھ سے دوزخ کے عذاب سے قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتے ہیں تجھ سے دجال کے فتنہ سے اور پناہ مانگتے ہیں تجھ سے زندگی اور موت کے فتنے سے۔ کہا مسلم بن حجاج نے پہنچا مجھ کو کہ طاؤس نے اپنے بیٹے سے کہا تو نے نماز میں یہ دعا مانگی۔ کہا نہیں۔ کہا اپنی نماز پھر پڑھ۔ تحقیق کہ طاؤس نے اس حدیث کو تین یا چار راویوں سے روایت کیا یا جیسا کہ کہا۔

فائدہ۔ امام نووی نے کہا کہ طاؤس کے اس قول سے اس دعا کے پڑھنے کی بہت تاکید ثابت ہوئی ہے۔ اور ظاہراً یہ بات نکلتی ہے کہ اس دعا کا پڑھنا واجب ہے جب تو انہوں نے نماز کے اعادہ کا حکم دیا لیکن اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ یہ دعا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اور شاید طاؤس کی غرض تاکید تھی نہ وجوب۔ انتہٰی۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَبَيَانِ صِفَتِهٖ نماز کے بعد کیا ذکر کرنا چاہیے

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ قَالَ الْوَلِيْدُ فَقُلْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ قَالَ يَقُوْلُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

ترجمہ۔ ثوبان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کرتے اور کہتے اللھم سے اخیر تک۔ ولید نے کہا میں اوزاعی سے پوچھا استغفار کیوں کرتے کہا استغفر اللہ کہتے یعنی میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

ترجمہ۔ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پھیرتے نہ بیٹھتے مگر اس قدر کہ کہتے اللھم سے اخیر تک یعنی یا اللہ تو سب عیبوں سے سالم ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے یعنی تمام عالم کی اور اے بزرگی اور عزت والے تو بڑی برکت والا ہے اور ابن نمیر کی روایت میں یاذا الجلال ہے۔

عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر ہوا۔ اور اس روایت میں بھی یاذا الجلال والاکرام ہے۔

عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ إِلٰى مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

ترجمہ۔ وراد سے جو مغیرہ بن شعبہ کے مولیٰ ہیں روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہ نے حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے اور سلام پھیرتے تو کہتے لاالٰہ سے اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں مگر اللہ اکیلا ہے وہ۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ سلطنت اسی کی ہے اور اسی کو تعریف ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ یا اللہ جو تو دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو نہ دے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور کسی کی کوشش تیرے آگے پیش نہیں جاتی۔

عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ

ترجمہ۔ وراد سے جو مغیرہ بن شعبہ کے

عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّاَبُوْكُرَيْبٍ فِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَ فَاَمْلَاهَا عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ فَكَتَبْتُ بِهَا اِلٰى مُعَاوِيَةَ

آزاد کردہ غلام ہیں روایت ہے اور مغیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر کی روایت کے مثل راوی ہیں اور ابوبکر اور ابوکریب نے اپنی روایتو ں میں کہا کہ وراد نے کہا کہ مجھے مغیرہ نے بتایا اور میں نے اس دعا کو حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا۔

عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ اَنَّ وَرَّادًا مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ كَتَبَ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لَهٗ وَرَّادٌ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا اِلَّا قَوْلَهٗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فَاِنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ ترجمہ ابولبابہ نے معاویہ کو کہا مغیرہ نے وراد کے ہاتھ سے لکھوا بھیجا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب سلام پھیرے نماز مثل ابوبکر اور ابوکریب کی روایت کے مگر اس میں وہو علی کل شیئ قدیر کو ذکر نہیں کیا۔

عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ ترجمہ وراد کاتب مغیرہ نے کہا کہ معاویہ نے مغیرہ کو لکھ بھیجا مثل روایت منصور اور اعمش کے۔

عَنْ عَبْدَةَ ابْنِ اَبِيْ لُبَابَةَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ سَمِعَا وَرَّادًا كَاتِبَ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ يَقُوْلُ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ اكْتُبْ اِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

ترجمہ عبدہ اور عبدالملک دونوں نے وارد سے جو منشی تھے مغیرہ کے کہ لکھ بھیجا معاویہ نے مغیرہ کو کہ مجھے کوئی دعا ایسی لکھ بھیجو جو سنی ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے۔ غرض انہوں نے لکھ بھیجا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے جب نماز سے فارغ ہوتے لا الہ سے اخر تک اور ترجمہ اس دعا کا اوپر گذر چکا ہے

عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ حِيْنَ يُسَلِّمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ

ترجمہ ابوالزبیر نے کہا ابن الزبیر ہمیشہ ہر نماز کے بعد سلام پھیرنے وقت لا الہ الا اللہ سے کافرون تک پڑھتے یعنی کوئی معبود لائق عبادت کے نہیں نہ اس کا کوئی شریک ہے۔ اسی کی ہے سلطنت اور اسی کیلئے ہے سب تعریف اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے

الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ وَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

اور نہ گناہ سے بچنے کی طاقت نہ عبادت کرنے کی قوت ہے مگر ساتھ اللہ کے۔ نہیں کوئی معبود لائق عبادت کے اور نہیں پوجتے ہیں ہم مگر اسی کو۔ اسی کا ہے سب احسان اور اسی کو سب بزرگی اور اسی کے لئے ہے تعریف اچھی۔ نہیں ہے کوئی معبود عبادت کے لائق مگر اللہ۔ ہم صرف اسی کی عبادت کرنے والے اگرچہ کافر بڑے سے بُرا مانیں۔ اور کہا راوی نے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے بعد یہی پڑھا کرتے۔

عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ مَوْلًى لَّهُمْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُهَلِّلُ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِیْ اٰخِرِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

ترجمہ۔ ابی الزبیر سے جو مولیٰ ہیں ان کے روایت ہے کہ عبداللہ بن زبیر اس دعا کے ساتھ یعنی جو اوپر مذکور ہوئی ہر نماز کے بعد اپنی آواز بلند کرتے تھے جیسے ابن نمیر نے روایت کی ہے اور اس کے آخر میں یہ کہا کہ ابن الزبیر کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہر نماز کے بعد بلند آواز سے یہ پڑھا کرتے تھے۔

فائدہ۔ ابن نمیر کی روایت وہی ہے جو ابھی اوپر گذری۔

عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَوِ الصَّلَوَاتِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ **ترجمہ**۔ ابی الزبیر نے کہا میں نے عبداللہ بن زبیر سے سُنا کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے اس منبر پر اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سلام پھیرتے تو ہر نماز کے آخر میں کہتے اور پھر ہشام بن عروہ کی روایت کے مانند حدیث بیان کی۔

فائدہ۔ ہشام کی روایت وہی ہے جو ابو الزبیر سے اوپر مذکور ہوئی جس میں دعا مذکور ہے

عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يَقُوْلُ فِیْ اِثْرِ الصَّلٰوةِ اِذَا سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا وَقَالَ فِیْ اٰخِرِهٖ وَكَانَ يَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** موسیٰ بن عقبہ سے ابو الزبیر مکی نے بیان کیا کہ انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے سُنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے وہی دُعا پڑھتے جو روایت کی ہشام اور حجاج نے ابو الزبیر سے اور اس کے آخر میں کہا کہ وہ اس دعا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کرتے تھے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ فقراء مہاجرین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى
وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا
يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ
وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُونَ وَ
لَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ
مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ
وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ
مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ
قَالَ تُسَبِّحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتَحْمَدُونَ
فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلٰثِينَ مَرَّةً قَالَ
أَبُو صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلٰى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا
سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوا
مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَزَادَ
غَيْرُ قُتَيْبَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ
ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ سُمَيٌّ فَحَدَّثْتُ بَعْضَ أَهْلِي
هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ وَهِمْتَ إِنَّمَا قَالَ
تُسَبِّحُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُ اللّٰهَ
ثَلَاثًا وَثَلٰثِينَ وَتُكَبِّرُ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ
فَرَجَعْتُ إِلٰى أَبِي صَالِحٍ فَقُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ
فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ
اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ
اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَتّٰى تَبْلُغَ مِنْ جَمِيعِهِنَّ
ثَلَاثَةً وَثَلَاثِينَ قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ فَحَدَّثْتُ
بِهٰذَا الْحَدِيثِ رَجَاءَ ابْنَ حَيْوَةَ فَحَدَّثَنِي
بِمِثْلِهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں آئے اور عرض کی کہ مالدار لوگ بلند درجوں
پر پہنچ گئے اور ہمیشہ کی نعمتیں لوٹ لیں۔ آپ نے
فرمایا کیوں۔ انہوں نے عرض کی کہ نماز پڑھتے
ہیں وہ جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے
ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں اور وہ صدقہ دیتے
ہیں اور ہم نہیں دے سکتے۔ اور غلام آزاد
کرتے ہیں اور ہم نہیں آزاد کر سکتے تو آپ نے
فرمایا میں تمہیں ایسی چیز سکھا دوں کہ جو تم
سے آگے ہوں اُن کو تم پالو اور اپنے سے
پیچھے والوں سے ہمیشہ آگے رہو اور کوئی
تم سے درجہ میں بڑھ کر نہ ہو مگر وہ جو وہی
کام کرے جو تم کرتے ہو۔ انہوں نے عرض
کی کہ ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ تسبیح
و تکبیر و تحمید کرو ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ
ابو صالح نے کہا پھر مہاجرین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض
کی کہ ہمارے بھائیوں نے سن پایا جو اہل مال
ہیں ہماری اس دعا کو اور وہ بھی پڑھنے لگے
جیسے ہم پڑھتے ہیں۔ تب آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ
کا فضل ہے جس کو چاہے دے (یعنی اس
میں میرا کیا اختیار ہے) غیر قتیبہ نے اس روایت
میں یہ بڑھایا کہ لیث ابن عجلان سے راوی
ہیں کہ سُمی نے کہا کہ میں نے یہ حدیث اپنے
کسی گھر والوں سے بیان کی تو انہوں نے کہا
کہ تم بھول گئے۔ اس روایت میں یوں ہے
کہ تسبیح کرے تو اللہ کی تینتیس بار اور تحمید
کرے تو اللہ کی تینتیس بار اور تکبیر کہے اللہ کی
تینتیس بار۔ پھر میں ابی صالح کے پاس گیا
اور میں نے ان سے اس کا ذکر کیا تو انہوں

نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا اللہ اکبر سے الحمد للہ تک تینتیس بار کہے یعنی اللہ بڑا ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کو ہے اور اللہ بڑا ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف اسی کے لئے ہے۔ ابن عجلان نے کہا میں نے یہ حدیث رجا ابن حیوہ سے بیان کی تو انہوں نے اسی کے مثل مجھ سے روایت کی ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی وَالنَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ قُتَیْبَةَ عَنِ اللَّیْثِ اِلَّا اَنَّهُ اَدْرَجَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَوْلَ اَبِیْ صَالِحٍ ثُمَّ رَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِیْنَ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ یَقُوْلُ سُهَیْلٌ اِحْدٰی عَشَرَةَ اِحْدٰی عَشَرَةَ فَجَمِیْعُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ ثَلَاثَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ فقراء مہاجرین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مال والے بلند درجوں پر پہنچ گئے اور ہمیشہ کی نعمتیں لے گئے غرض روایت کی انہوں نے مثل حدیث قتیبہ کے جو لیث سے مروی ہے مگر اتنی بات انہوں نے مدرج کی (ادراج یہ ہے کہ راوی کا قول کسی روایت میں ملا دے) ابوہریرہ کی روایت میں ابو صالح کے قول سے کہ پھر لوٹ کر آئے فقراء مہاجرین آخر حدیث تک اور زیادہ کیا حدیث میں کہ سہیل نے کہا کہ ہر کلمہ گیارہ گیارہ بار کہے کہ سب مل کر تینتیس بار ہو جائیں

فائدہ۔ سہیل کی روایت میں گیارہ بار ہر کلمہ آیا ہے۔ یہ اور روایتوں کے منافی نہیں ہے جن میں تینتیس بار کا ذکر ہے بلکہ جن روایتوں میں تینتیس بار آیا ہے وہ معتبر راویوں کی زیادت ہے اور زیادت ثقات کی معتبر اور مقبول ہے بلکہ بعض راویوں نے پورے سو سو بار پڑھنے کو روایت کیا ہے اور وہ زیادت بھی قابل قبول ہے اور ایک روایت میں تکبیر چونتیس بار آئی ہے اور وہ بھی قابل قبول ہے اور اگر احتیاط منظور ہو تو تسبیح اور تحمید کو تینتیس تینتیس بار اور تکبیر کو چونتیس بار کہے اور آخر میں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کو آخر تک پڑھ لیوے کہ سب روایتوں پر عمل ہو جائے۔ یہ مضمون ہے نووی کا۔

عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا یَخِیْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ تَسْبِیْحَةً وَّثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ تَحْمِیْدَةً وَّاَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ تَكْبِیْرَةً۔

ترجمہ۔ کعب بن عجرہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز کے پیچھے کچھ ایسی دعائیں پڑھنے کی ہیں کہ ان کا پڑھنے والا یا ان کا بجا لانے والا ہر نماز فرض کے بعد کبھی (ثواب سے یا بلند درجوں سے) محروم نہیں ہوتا۔ تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنا

عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْفَاعِلُهُنَّ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ تَكْبِيْرَةً فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ اوپر گذر چکا عَنِ الْحَكَمِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ، ترجمہ حکم سے بھی اسی اسناد سے اسی کے مثل مروی ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ قَالَ تَمَامُ الْمِائَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر تینتیس بار کہے تو یہ ننانوے کلمے ہوں گے اور پورا سینکڑا یوں کرے کہ ایک بار لآ اِلٰہ سے قدیر تک پڑھے (یعنی کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ اکیلا ہے وہ۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی ہے سلطنت اور اسی کے لئے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) تو اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ دریا کے جھاگ کے برابر (یعنی بے حد) ہوں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مثل پہلی روایت کے۔

بَابُ مَا يُقَالُ بَيْنَ تَكْبِيْرَةِ الْاِحْرَامِ وَالْقِرَاءَةِ

تکبیر تحریمہ اور قرارت کے بیچ کی دعاؤں کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلٰوةِ سَكَتَ هُنَيَّةً قَبْلَ اَنْ يَّقْرَاَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَرَاَيْتَ سُكُوْتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے تو تھوڑی دیر چپ رہتے پھر قرارت کرتے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں دیکھتا ہوں کہ آپ تکبیر اور قراءت کے درمیان چپ ہو جاتے ہیں تو کیا پڑھتے رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں اللھم سے آخر تک (یعنی یا اللہ دور کر دے مجھے میرے گناہوں سے

خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ

جیسے دور کیا تو نے مشرق کو مغرب سے۔ یا اللہ صاف کر دے مجھے میری خطاؤں سے جیسا صاف ہوتا ہے سفید کپڑا میل سے۔ یا اللہ دھو دے میرے گناہوں کو برف سے اور پانی اور اولوں سے۔

فائدہ۔ کہا امام نووی نے دلیل ہے یہ روایت امام شافعی اور امام ابوحنیفہ اور امام احمد اور جمہور کی کہ وہ سب دعائے افتتاح کو مستحب جانتے ہیں اور اس باب میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں انہی میں سے یہ حدیث بھی ہے۔ اور حدیث حضرت علی کی جس میں اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ کی دعا مذکور ہے ذکر کی ہے وہ مسلم نے اس کے بعد ابواب صلوٰۃ اللیل وغیرہ میں اور اس کے سوا اور روایتیں ہیں اور میں نے ان کو شرح مہذب میں جمع کیا ہے۔

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَمْ يَسْكُتْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دوسری رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے الحمد سے قرارت شروع کرتے اور چپ نہ رہتے۔ (یعنی دعائے استفتاح نہ پڑھتے)

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا فَإِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ رَجُلٌ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا۔

ترجمہ۔ روایت ہے انس رضی اللہ عنہا سے کہ ایک شخص آیا اور نمازی کی صف میں مل گیا اور اس کا سانس چڑھ گیا تو اس نے کہا الحمد سے مبارکا فیہ تک (یعنی سب تعریف اللہ کے لئے ہے بہت تعریف اور پاک اور برکت والی) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ یہ کہنے والا کون تھا جس نے یہ کلمات کہے سو قوم کے لوگ سب چپ ہو رہے پھر آپ نے فرمایا کس نے کہے یہ کلمات البتہ اس نے کوئی بری بات نہیں کہی۔ سو ایک شخص نے عرض کی کہ میں آیا اور میری سانس چڑھ گئی سو میں نے ان کلمات کو کہا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ ایک پر ایک گرے کہ کون ان میں کا اس کو اوپر لے جائے (یعنی خداوند تعالیٰ کے پاس)۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ

ترجمہ:۔ ابن عمر نے کہا ہم رسول اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز

رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ کَلِمَۃَ کَذَا وَکَذَا قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ عَجِبْتُ لَہَا فُتِحَتْ لَہَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَکْتُہُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذٰلِکَ

پڑھتے تھے کہ ایک شخص نے حاضرین میں سے کہا اللہ اکبر سے اصیلا تک (یعنی اللہ بڑا ہے سب بڑائی اس کے واسطے ہے اور بہت تعریف ہے اس کو اور پاک ہے اللہ پاکی بولتا ہے صبح اور شام) پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کس نے یہ کلمے کہے تو قوم میں سے ایک شخص نے عرض کی کہ میں نے کہا یا رسول اللہ تو فرمایا آپ نے مجھے تعجب آیا جب اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب سے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنی میں نے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ اِتْیَانِ الصَّلٰوۃِ بِوَقَارٍ وَّسَکِیْنَۃٍ وَّالنَّہْیِ عَنْ اِتْیَانِہَا سَعْیًا

وقار اور تسکین سے نماز میں آنے کا بیان

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَاْتُوْہَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْہَا تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے جب نماز شروع ہوجائے تو دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ چلتے ہوئے تسکین سے آؤ۔ اور جو امام کے ساتھ ملے پڑھ لو اور جو نہ ملے اس کو پورا کرلو۔

فائدہ۔ نووی نے کہا سب نمازوں کا یہی حکم ہے جمعہ ہو یا غیر جمعہ اور اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وہاں بھی سعی سے مراد آہستہ چلنا ہی ہے۔ اور دوڑنے سے منع اس لئے فرمایا کہ جب نماز کا ارادہ کیا گویا نماز میں داخل ہوگیا۔ پس ضروری ہے کہ اس کے آداب کا لحاظ رکھے اسی لئے ایک روایت میں یہ مضمون بھی آیا ہے کہ جب تم نے نماز کا قصد کیا نماز میں ہوگئے۔ اور یہ جو فرمایا کہ جو نہ ملے اس کو پورا کرلو۔ اس سے تنبیہ ہوگئی کہ اگر نماز کے فوت ہونے کا خوف ہو جب بھی وقار سے آنا چاہیئے دوڑنا کودنا پھاندنا ضروری نہیں اور اکثر عوام بلکہ خواص بھی اس سے غافل ہیں اور امام شافعی اور جمہور علمائے سلف وخلف کا قول ہے کہ جو امام کے ساتھ مسبوق نے نماز ادا کی وہ اول حصہ نماز کا ہے

اور جو امام کے سلام کے بعد ادا کرے گا وہ آخر حصہ ہے اور امام ابو حنیفہ کا مذہب اس کے خلاف ہے کہ وہ امام کے سلام کے بعد کی نماز کو اول نماز کہتے ہیں اس لئے آخر رکعتوں میں سورت پڑھتے ہیں اور قوی وہی مذہب اول ہے۔ اور یہ جو روایت میں آیا ہے واقض ما سبقک یہاں قضا بمعنے ادا ہے یہی جواب جمہور نے حنفیہ کو دیا ہے نہ یہ کہ وہ نماز قضائے جزو اول ہے چنانچہ عرب کہتا ہے قَضَیْتُ حَقَّ فُلَانٍ یعنی میں نے فلانے کا حق ادا کر دیا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا وَعَلَیْكُمُ السَّكِیْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ یَعْمِدُ اِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِیْ صَلٰوةٍ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تکبیر کہی جائے فرض نماز کی تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ تسکین سے آؤ۔ جو ملے پڑھو اور جو فوت ہو اسے پورا کرلو اس لئے کہ جب کوئی تم میں سے نماز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ نماز میں ہو جاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ فَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْكُمُ السَّكِیْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا یَسْعَ اِلَیْهَا اَحَدُكُمْ وَلٰكِنْ لِیَمْشِ وَعَلَیْهِ السَّكِیْنَةُ وَالْوَقَارُ صَلِّ مَا اَدْرَكْتَ وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو تو تم میں سے کوئی دوڑ کر نہ چلے لیکن آہستہ چلے آرام سے اور وقار سے اور پڑھ جو تجھے ملے اور ادا کر جو تجھ سے آگے امام نے پڑھ لی ہے۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ جَلَبَةً فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ قَالُوْا اسْتَعْجَلْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِذَا اَتَیْتُمُ الصَّلٰوةَ فَعَلَیْكُمُ السَّكِیْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا سَبَقَكُمْ فَاَتِمُّوْا

ترجمہ۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے کہ آپ نے لوگوں کی کھڑبڑ سنی تو فرمایا (یعنی بعد نماز کے) کہ کیا حال ہے تمہارا۔ انہوں نے عرض کی کہ ہم نے نماز کے لئے جلدی کی۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو۔ جب تم نماز کو آؤ تو آرام سے آؤ پھر جو ملے پڑھ لو اور جو تم سے آگے ہو چکی اسے پورا کرلو۔

عَنْ شَیْبَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ مَتٰى يَقُوْمُ النَّاسُ لِلصَّلٰوةِ نماز کیواسطے نمازی کب کھڑے ہوں

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ اِذَا اُقِيْمَتْ اَوْ نُوْدِيَ

ترجمہ - ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو - ابن حاتم نے شک کیا کہ اذا اقیمت الصلوٰۃ ہے یا نودی۔

فائدہ - یعنی پہلے سے نماز کے لئے کھڑے نہ رہو کہ شاید میرے نکلنے میں دیر ہو تو تمہیں تکلیف ہو - سبحان اللہ اپنی امت پر نبی امی کی کیا شفقت ہے - اس سے معلوم ہوگیا کہ جب امام حاضر ہو جب تکبیر کہی جائے اور شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ جب تک موذن اقامت سے فارغ نہ ہو تب تک کوئی کھڑا نہ ہو اور عام علمار کا مذہب ہے کہ جب موذن تکبیر شروع کرے سب لوگ کھڑے ہو جائیں - اور انس رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ جب امام قد قامت الصلوٰۃ کہتا جب کھڑے ہوتے اور ابو حنیفہ کا قول ہے اور کوفیوں کا کہ حی علی الصلوٰۃ کے وقت کھڑے ہوں اور قد قامت الصلوٰۃ کے وقت امام تکبیر تحریمہ باندھے اور جمہور علمار کا از سلف تا خلف یہ قول ہے کہ موذن جب تک تکبیر سے فارغ نہ ہو تب تک تکبیر تحریمہ نہ باندھی جائے - نووی نے ایسا ہی لکھا ہے -

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ اِسْحٰقُ فِيْ رِوَايَتِهٖ حَدِيْثَ مَعْمَرٍ وَشَيْبَانَ حَتّٰى تَرَوْنِيْ قَدْ خَرَجْتُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر چکا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقُمْنَا فَعَدَّلْنَا الصُّفُوْفَ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا قَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ قَبْلَ اَنْ يُّكَبِّرَ ذَكَرَ فَانْصَرَفَ وَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهٗ حَتّٰى خَرَجَ اِلَيْنَا وَقَدِ اغْتَسَلَ يَنْطُفُ رَاْسُهٗ مَاءً فَكَبَّرَ فَصَلّٰى بِنَا۔

ترجمہ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار نماز کی تکبیر کہی گئی اور ہم نے صفیں برابر کیں حضرت کے نکلنے سے پہلے - پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے یہاں تک کہ جب اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے - ابھی تکبیر تحریمہ نہیں باندھی کہ آپ کو یاد آگیا اور گھر کو لوٹ گئے اور ہم سے فرما گئے کہ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو - ہم سب آپ کے انتظار میں کھڑے رہے - آپ نکلے اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا پھر تکبیر کہی اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔

فائدہ - شاید اسی کے بعد آپ نے یہ فرمادیا ہو کہ جب تک مجھے دیکھ نہ لو تب تک کھڑے نہ ہو - اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبیر دوبارہ نہیں کہی غرض کہ ثابت ہوا عدم اعادہ

تکبیر کا ایسے واقعات سے۔ اور معلوم ہوا کہ عبادات میں انبیاء سے بھول ہو سکتی ہے کہ لوازم بشریت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوْفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ مَقَامَهٗ فَاَوْمٰی اِلَیْهِمْ بِیَدِهٖ اَنْ مَکَانَکُمْ فَخَرَجَ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَرَاْسُهٗ یَنْطُفُ الْمَآءَ فَصَلّٰی بِهِمْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک بار نماز کی تکبیر کہی اور لوگوں نے صف باندھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے اور اپنے مقام میں کھڑے ہوئے پھر ہم کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنی جگہوں پر رہو اور آپ صف سے نکل گئے اور غسل کیا اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر سب کے ساتھ نماز پڑھی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ الصَّلٰوةَ کَانَتْ تُقَامُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَاْخُذُ النَّاسُ مَصَافَّهُمْ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقَامَهٗ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کی تکبیر آپ کے واسطے کہی جاتی تھی اور لوگ صفوں میں اپنی جگہ لے لیتے تھے قبل اس کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ کھڑے ہوں۔

فائدہ۔ نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے کہا کہ بلال رضی اللہ عنہ دیکھتے رہتے ہوں گے حضرت کے نکلنے کو اور اور لوگ نہ دیکھتے ہونگے۔ جب حضرت بلال کو معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے ہیں۔ انہوں نے تکبیر شروع کی اور لوگ جب حضرت کو دیکھے کھڑے ہو گئے اور اپنی اپنی جگہ پر برابر ہو گئے پھر جب صفیں برابر ہو چکیں اپنی جگہ پر تشریف لا کر نماز شروع کر دی۔ اور اس کے خلاف جہاں مروی ہو وہ قضیہ اتفاقیہ ہو یا جواز کے واسطے بیان ہو۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ کَانَ بِلَالٌ یُّؤَذِّنُ اِذَا دَحَضَتْ فَلَا یُقِیْمُ حَتّٰی یَخْرُجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا خَرَجَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ حِیْنَ یَرَاهُ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا بلال رضی اللہ عنہ جب زوال ہوتا اذان دیتے اور اقامت نہ کہتے یہاں تک کہ حضرت تشریف لاویں جب آپ تشریف لاتے اور بلال دیکھ لیتے تب تکبیر کہتے۔

فائدہ۔ جیسا ہم ابھی اوپر کہہ آئے۔

باب مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَکَ تِلْکَ الصَّلٰوةَ

جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ

قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک رکعت کسی نماز کی پالی اُس نے وہ نماز پالی

فائدہ۔ اس حدیث سے کئی مسئلے معلوم ہوئے۔ اول یہ کہ جس ایک رکعت پڑھنے کے موافق کسی نماز کا وقت پالیا مثلاً کافر اس وقت اسلام لایا یا لڑکا بالغ ہوا یا مجنون عاقل ہوا یا حائضہ حیض سے پاک ہوئی وہ نماز اُس پر فرض ہوگئی۔ دوسرا یہ کہ جس نے ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھ لی وہ جماعت کی فضیلت کو پاچکا۔ اب اگر جمعہ کی نماز تھی تو ایک رکعت اور پڑھ لے اور ظہر اس سے ساقط ہوگئی۔ تیسرا یہ کہ ایک رکعت کسی نے قبل طلوع آفتاب پڑھ لی یا قبل غروب آفتاب ادا کرلی اور بعد اس کے آفتاب طلوع ہوگیا یا غروب ہوگیا تو اس کو نماز صبح اور عصر کی مل گئی باقی نماز ادا کرلے اور قضا نہ ہوئی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لی اس کو مل گئی یعنی جماعت کا حاصل ہوگیا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيٰى عَنْ مَّالِكٍ وَّلَيْسَ فِیْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَعَ الْاِمَامِ وَفِیْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ كُلَّهَا۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا مگر ان راویوں کی روایت میں مع الامام کا لفظ نہیں ہے اور عبید اللہ نے کلّھا کا لفظ زیادہ کیا۔

فائدہ۔ جس نے ایک رکعت پالی اس نے ساری نماز پالی جیسے عبید اللہ کی روایت میں ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اب باقی رکعتیں ادا ہی نہ کرے کہ یہ خلاف اجماع مسلمین ہے بلکہ مراد وہی ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے کہ اس کو ثواب جماعت کا مل گیا یا وہ نماز اس پر فرض ہو چکی یا ادا ہوئی قضا نہ ہوئی اور باقی رکعتیں ضرور ادا کرے کذا قال النووی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو ایک رکعت ملی صبح کی قبل طلوع آفتاب کے اسکو صبح کی نماز مل گئی اور جس کو ایک رکعت عصر کی ملی قبل غروب آفتاب کے اس کو عصر کی نماز مل گئی۔

فائدہ۔ مطلب اس کا ہم اوپر بیان کر چکے اور خلاصہ یہ ہے کہ مثلاً کسی نے صبح کی نماز کی ایک رکعت قبل طلوع شمس پڑھ لی اور ایک رکعت بعد طلوع ادا کی تو نماز اسکی صحیح ہوئی

اور باطل نہیں ہوئی۔ یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور تمام علمائے سلف وخلف کا۔ اور خلاف حنفیہ کا اس میں باطل اور مردود ہے اور ظاہر حدیث سے اس کا بطلان ظاہر ہے اور عصر کی نماز کی صحت میں سب کا اتفاق ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ سَجْدَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَوْ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَالسَّجْدَةُ اِنَّمَا هِیَ الرَّكْعَةُ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے عصر کی نماز سے ایک سجدہ قبل غروب آفتاب پالیا یا صبح سے قبل طلوع اس نے وہ نماز پالی۔ اور سجدہ سے مراد رکعت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ وَمَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ عَنْ مُعْتَمِرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ اَوْقَاتِ الصَّلٰوةِ الْخَمْسِ پنجگانہ اوقات نماز کا بیان

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهٗ عُرْوَةُ اَمَا اِنَّ جِبْرِيْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰی اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ ابْنَ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَاَمَّنِیْ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ يَحْسُبُ بِاَصَابِعِهٖ خَمْسَ صَلَوَاتٍ

ترجمہ۔ ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے ایک دن نماز عصر میں کچھ دیر کی تو عروہ نے ان سے کہا کہ بیشک جبرئیل علیہ السلام اترے اور انہوں نے امام ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ تو عمر بن عبد العزیز نے کہا اے عروہ سمجھ کر کہو تم کیا کہتے ہو۔ انہوں نے کہا میں نے سنا ہے بشیر بن ابی مسعود سے۔ وہ کہتے تھے میں نے سنا ہے ابو مسعود سے کہ کہتے تھے میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جبرئیل اترے اور میرے امام ہوئے اور میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی اور پھر نماز پڑھی اور پھر نماز پڑھی پھر نماز پڑھی پھر نماز پڑھی ان کے ساتھ حساب کرتے تھے پانچ نمازوں کا اپنی انگلیوں پر۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اگرچہ اس روایت میں اوقات نماز مذکور نہیں مگر جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایتوں میں اوقات مذکور ہیں جن کو ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کیا ہے اور شاید یہاں راوی نے اس روایت کی طرف اشارہ کر دیا کہ مخاطب پوری روایت کو یاد کرے باقی رہی تاخیر نماز میں جب تک وقت باقی ہے جمہور کے نزدیک روا ہے اگرچہ اول وقت ادا کرنا افضل اور بہتر ہے۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا وَّهُوَ بِالْكُوفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيرَةُ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا أُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ انْظُرْ مَا تُحَدِّثُ يَا عُرْوَةُ أَوَ إِنَّ جِبْرِيلَ هُوَ أَقَامَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيرُ ابْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ الْفَيْءُ

ترجمہ۔ ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز نے ایک دن نماز عصر میں دیر کی سو ان کے پاس عروہ بن زبیر آئے اور خبر دی کہ مغیرہ بن شعبہ نے ایک دن نماز میں دیر کی تھی کوفہ میں تو انکے پاس ابومسعود انصاری آئے اور کہا کہ اے مغیرہ تم نے یہ کیا کیا تم یہ نہیں جانتے کہ جبرئیل علیہ السلام اترے اور نماز پڑھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ نماز پڑھی پھر نماز پڑھی اور حضرت نے بھی نماز پڑھی۔ پھر نماز پڑھی اور حضرتؐ نے بھی پڑھی۔ پھر پڑھی انہوں نے اور حضرتؐ نے بھی پڑھی۔ پھر پڑھی اور حضرتؐ نے بھی پڑھی۔ پھر فرمایا جبرئیل نے کہ آپ کو ایسا ہی حکم ہوا ہے (یعنی باوجود اس اہتمام کے خداوند جلیل نے با نزال جبرئیلؑ اوقات نماز تعلیم فرمائے پھر تم اس میں تاخیر کیوں کرتے ہو) تب کہا عمر بن عبد العزیز نے عروہ سے کہ اے عروہ! تم کیا کہتے ہو کیا جبرئیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوقات نماز تعلیم فرمائے۔ عروہ نے کہا ہاں ایسا ہی بشیر بن ابی مسعود اپنے باپ سے روایت کرتے تھے پھر عروہ نے کہا اور روایت کی مجھ سے ام المومنین عائشہ بی بی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ

دھوپ انکی آنگن میں ہوتی تھی دیوار پر چڑھنے نہ پاتی تھی۔

فائدہ۔ اللہ اللہ ایک زمانہ ایسا تھا کہ ایک دن کی تاخیر نماز سے جو خلیفہ وقت اور امیر المومنین سے واقع ہوتی تھی فوراً ان پر مواخذہ کیا گیا اور ایک یہ ایام بدانجام ہیں کہ ہزاروں بلکہ لاکھوں اہل اسلام جانتے بھی نہیں کہ نماز کیا چیز ہے۔ امراء تو کبھی بھولے سے قبلہ رخ نہیں کرتے۔ اور اس روایت میں ایک اعتراض ہے کہ پوری روایت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک دن اول وقت سب نمازیں ادا کی ہیں اور ایک دن آخر وقت مستحب میں۔ پھر اس سے تو خود جواز تاخیر معلوم ہوتا ہے اور جب تاخیر کا جواز ثابت ہو تو استدلال عروہ کا کیوں کر درست ہوگا مگر اس کا جواب یوں دیا ہے کہ شاید خلیفہ نے آخر وقت مستحب سے بھی زیادہ تاخیر کی۔ اب استدلال ان کا صحیح ہوگیا کہ اس قدر تاخیر جائز نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي لَمْ يَفِيءِ الْفَيْءُ بَعْدُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج میرے حجرے میں چمکتا تھا۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا۔

ترجمہ ام المومنین عائشہ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور دھوپ ان کے صحن میں ہوتی تھی اوپر نہ چڑھتی تھی۔

فائدہ۔ معلوم ہوا کہ صحن آپ کا چھوٹا تھا اور دیواریں اس سے بھی زیادہ چھوٹی تھیں کہ جب سایۂ دیوار ایک مثل ہو جاتا تھا دھوپ صحن میں رہتی تھی بعد اس کے اوپر چڑھ جاتی تھی۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ وَاقِعَةٌ فِي حُجْرَتِي

ترجمہ۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور ابھی سورج میرے حجرہ میں ہوتا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ ثُمَّ إِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَحْضُرَ الْعَصْرُ فَإِذَا

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم صبح کی نماز پڑھ چلے تو اس کا وقت باقی ہے جب تک کہ سورج کا اوپر کا کنارہ نہ نکلے پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھ چکو تو اس کا

صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَسْقُطَ الشَّفَقُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ۔

وقت باقی ہے جب تک کہ عصر کا وقت آئے پھر جب عصر پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے جب تک آفتاب زرد نہو پھر جب مغرب پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے جب تک شفق غروب ہو۔ پھر جب تم عشا پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے آدھی رات تک۔

فائدہ۔ یہ حدیث جمہور کی دلیل ہے کہ اوقات خمسہ ان کے نزدیک اسی وقت تک باقی رہتے ہیں مگر عشار کا وقت مستحب نصف شب تک ہے جیساکہ اس حدیث میں آیا ہے اور وقت ادا اس کا صبح تک ہے جیساکہ ابو قتادہ کی روایت میں آگے آتا ہے اس باب میں کہ جو شخص نماز بھول جائے یا سو جائے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَوَقْتُ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر کا وقت باقی رہتا ہے جب تک کہ عصر کا وقت آئے (یعنی آفتاب کا سایہ ایک مثل ہو جائے) اور عصر کا وقت مستحب باقی رہتا ہے جبتک کہ آفتاب زرد نہو۔ اور وقت مغرب کا باقی رہتا ہے جب تک کہ شفق کی تیزی نہ جائے اور وقت مستحب عشا کا باقی رہتا ہے جب تک کہ آدھی رات نہو اور وقت فجر کا باقی رہتا ہے جب تک کہ آفتاب نہ نکلے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُولِهِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطٰنٍ۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر کا وقت اس وقت ہوتا جب سورج ڈھل جائے اور رہتا ہے جب تک کہ آدمی کا سایہ اس کے لمبان کے برابر ہو جائے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آئے۔ اور عصر کا وقت جب تک رہتا ہے کہ آفتاب زرد نہو۔ اور وقت مغرب جب تک رہتا ہے کہ شفق غائب نہو اور وقت عشا کا جب تک رہتا ہے کہ بیچ کی آدھی رات نہو اور وقت نماز فجر کا طلوع فجر سے جب تک ہے کہ آفتاب نہ نکلے۔ پھر جب آفتاب نکل آئے تو نماز سے رکا رہے اس لئے کہ وہ شیطان دونوں سینگوں میں نکلتا ہے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا کہ شفق سے مراد وہ سرخی ہے جو آسمان پر ظاہر ہوتی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور فقہا کا اور اہل لغت کا اور ابو حنیفہ اور مزنی اور ایک فرقہ فقہا اور اہل لغت کا کہنا ہے کہ مراد اس سے وہ سفیدی ہے جو بعد زوال سرخی کے بھی تھوڑی دیر رہتی ہے مگر قول اول راجح ہے چنانچہ اس بارہ میں نووی نے تہذیب اللغات اور شرح مہذب میں بہت دلائل نقل کئے ہیں اور شیطان کے سینگوں سے یا تو اس کی جماعت اور گروہ مراد ہے یا اس کا ایک کنارہ سر کا اور ظاہر حدیث معنی ثانی پر دال ہے اور مطلب یہ ہے کہ وہ کئی وقت اپنا سر سورج کے نزدیک کر دیتا ہے کہ جو لوگ سورج کو سجدہ کریں وہ سجدہ گویا اس مردود کو ہووے اور اس وقت گویا شیطان اور اس کے گروہ کا غلبہ اور تسلط ہوتا ہے اس لئے اس وقت نماز کو منع فرمایا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوٰاتِ فَقَالَ وَقْتُ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مَا لَمْ يَطْلُعْ قَرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَيَسْقُطْ قَرْنُهَا الْاَوَّلُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مَا لَمْ يَسْقُطِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کا وقت پوچھا گیا فرمایا نماز فجر کا وقت جب تک ہے کہ سورج کا اوپر کا کنارہ نہ نکلے اور ظہر کی نماز کا وقت جب ہے کہ آسمان کے بیچ سے آفتاب ڈھل جائے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آئے اور عصر کا وقت جب تک ہے کہ آفتاب زرد ہووے اور اس کا اوپر کا کنارہ ڈوب نہ جائے اور مغرب کی نماز کا وقت جب ہوتا ہے کہ آفتاب ڈوب جائے جب تک کہ شفق نہ ڈوبے اور عشاء کی نماز کا وقت آدھی رات تک ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ لَا يُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجِسْمِ

ترجمہ۔ عبداللہ نے کہا میں نے اپنے باپ یحییٰ سے سنا کہ فرماتے تھے علم آرام طلبی کے ساتھ نصیب نہیں ہوتا۔

فائدہ۔ نووی نے کہا کہ اگرچہ اس حدیث کو موافقت صلوٰۃ سے کچھ تعلق نہیں مگر تاہم امام مسلم نے اس جگہ شاید اس لئے ذکر کر دیا کہ عبداللہ بن عمر کی روایت کو جو کئی عمدہ طریقوں سے روایت کیا ہے اور اس کے کثرت فوائد اور وفور مقاصد پر نظر کی تو علم کی علو منزلت کا خیال کر کے لوگوں کی ترغیب و تحریض کے لئے اس کو نقل کر دیا کہ لوگ ہمیشہ علم کے طالب رہیں۔

عَنْ اَبِيْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ بریدہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهٗ صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا اَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ اَمَرَهٗ فَاَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ بِهَا فَاَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِيْ كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ۔

سے ایک شخص نے نماز کا وقت پوچھا۔ سو آپ نے فرمایا تم دو روز ہمارے ساتھ نماز پڑھو۔ پھر جب آفتاب ڈھل گیا بلال کو حکم دیا انہوں نے اذان دی۔ پھر حکم دیا انہوں نے اقامت کہی۔ پھر عصر پڑھی اور سورج بلند تھا سفید صاف پھر حکم دیا سو اقامت کہی مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پھر حکم دیا سو اقامت کہی عشا کی جب شفق ڈوب گئی پھر حکم دیا فجر کی جب فجر طلوع ہوئی۔ پھر جب دوسرا دن ہوا۔ حکم کیا تو ظہر ٹھنڈے وقت پڑھی اور بہت ٹھنڈے وقت پڑھی اور عصر پڑھی اور سورج بلند تھا مگر روز اول سے ذرا تاخیر کی اور مغرب پڑھی شفق ڈوبنے سے پہلے اور عشا پڑھی تہائی رات کے بعد اور فجر پڑھی جب خوب روشنی ہو گئی پھر فرمایا وہ سائل کہاں ہے جو نماز کا وقت پوچھتا تھا۔ اُس نے کہا اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ جو دونوں وقت تم نے دیکھے ان کے بیچ میں تمہاری نماز کا وقت ہے۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مغرب کا وقت بھی دراز ہے ایسا تنگ نہیں جیسا بعضوں نے سمجھا ہے کہ بعد غروب آفتاب کے اتنا ہی وقت ہے کہ آدمی اس میں طہارت کر کے نماز ادا کر لے اور اس حدیث میں آپ نے اس کے جواب کو کر کے بتا دیا کہ اس میں زبانی بتانے سے زیادہ ایضاح اور سہولت ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ تاخیر بیان کی وقت حاجت سے جائز ہے اور جمہور اصولیین کا یہی مذہب ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی دینی مصلحت سے تاخیر نماز کے وقت مستحب تک روا ہے نہ یہاں تک کہ وقت مکروہ آ جائے

عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اشْهَدْ مَعَنَا الصَّلٰوةَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ بِغَلَسٍ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ طَلَعَ

ترجمہ۔ بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور نماز کے وقتوں کی بابت پوچھنے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نماز میں حاضر رہو

الْفَجْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ حِينَ وَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ الْغَدَ فَنَوَّرَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ لَمْ تُخَالِطْهَا صُفْرَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ عِنْدَ ذَهَابِ ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ بَعْضِهِ شَكَّ حَرَمِيٌّ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ مَا بَيْنَ مَا رَأَيْتَ وَقْتٌ

پھر بلال کو حکم کیا۔ انہوں نے اذان دی تاریکی میں پھر صبح کی نماز پڑھی جب طلوع ہوئی۔ پھر حکم کیا ظہر کا جب آسمان کے بیچ سے آفتاب ڈھلا۔ پھر حکم کیا عصر کا اور سورج بلند تھا۔ پھر حکم دیا مغرب کا جب سورج ڈوبا پھر حکم دیا عشا کا جب شفق ڈوبی۔ پھر دوسرے دن حکم دیا صبح کا جب روشنی ہوگئی۔ پھر حکم کیا ظہر کا جب آسمان کے بیچ سے آفتاب ڈھل گیا پھر حکم کیا ان کو عصر کا اور سورج بلند تھا۔ پھر حکم کیا ان کو مغرب کا جب سورج ڈوب گیا۔ پھر ان کو عشار کا حکم کیا جب شفق جاتی رہی۔ پھر حکم کیا ان کو دوسرے دن اور روشنی میں پڑی صبح پھر ان کو ظہر کا حکم کیا اور ٹھنڈے وقت نماز پڑھی۔ پھر ان کو عصر کا حکم دیا اور سورج سفید صاف تھا کہ اس میں زردی نہ ملنے پائی تھی پھر ان کو مغرب کا حکم کیا قبل اس کے کہ شفق جانے پائے پھر ان کو عشار کا حکم کیا جب ثلث لیل گذرتی یا اس سے کچھ کم۔ شک کیا حرمی نے اس میں (جو راوی حدیث ہیں) پھر صبح ہوئی فرمایا کہاں ہے وہ سائل پھر فرمایا اس درمیان میں جو تم نے دیکھا ہے سب وقت ہے

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَاهُ سَائِلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا قَالَ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدِ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ كَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ

ترجمہ۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک سائل حاضر ہوا اور نماز کے اوقات پوچھنے لگا۔ آپ نے اس وقت کچھ جواب نہ دیا (اس لئے کہ آپ کو کر کے بتانا منظور تھا۔) پھر فجر ادا کی جب فجر نکلی اور لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے نہ تھے (یعنی اندھیرے کے سبب سے) پھر حکم کیا اور ظہر ادا کی جب آفتاب ڈھل گیا اور کہنے والا کہتا تھا کہ دوپہر ہوگئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بہتر جانتے تھے۔ پھر ان کو حکم کیا اور عصر کی نماز ادا کی۔ اور سورج بلند تھا پھر انکو حکم کیا

قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ كَادَتْ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيْبًا مِّنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ قَدِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ ثُمَّ اَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ۔

اور ادا کی مغرب جب سورج ڈوب گیا پھر حکم کیا ان کو اور ادا کی عشا جب ڈوب گئی شفق پھر حکم کیا فجر کا دوسرے دن اور جب اس سے فارغ تو کہنے والا کہتا تھا کہ سورج نکل آیا یا نکلنے کو ہے۔ پھر تاخیر کی ظہر میں یہاں تک کہ قریب ہو گیا کل کے عصر پڑھنے کا وقت۔ پھر تاخیر کی عصر میں یہاں تک کہ جب فارغ ہوئے کہنے والا کہتا تھا کہ آفتاب سرخ ہو گیا۔ پھر تاخیر کی مغرب کی کہ شفق ڈوبنے کے قریب ہو گئی۔ پھر تاخیر کی عشا کی یہاں تک کہ تہائی رات ہو گئی اول کی۔ پھر صبح ہوئی اور سائل کو بلایا اور فرمایا نماز کے وقت ان دونوں وقتوں کے بیچ ہیں۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ سَائِلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ

ترجمہ۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے وہی روایت کی جو اوپر گذری ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اس راوی نے کہا کہ مغرب کی نماز دوسرے دن غروب شفق سے پہلے پڑھی۔

بَاب اِسْتِحْبَابِ الْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ لِمَنْ يَّمْضِيْ اِلٰى جَمَاعَةٍ وَّيَنَالُهُ الْحَرُّ فِيْ طَرِيْقِهٖ

گرمی میں ظہر ٹھنڈے وقت پڑھنے کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی زیادہ ہو تو (ظہر کی نماز) ٹھنڈے وقت پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ سَوَاءً ترجمہ ابی سلمہ اور سعید بن مسیب دونوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہی حدیث سنی جو اوپر گذری۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ الْيَوْمُ الْحَارُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

نَحْوَ ذٰلِكَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرم دن ہو تو ٹھنڈے وقت نماز ادا کرو اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔ عمرو نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے انہوں نے ابن مسیب سے اور ابی سلمہ سے روایت کی کہ ابی ہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی روایت کے مانند

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْحَرَّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدُوْا عَنِ الْحَرِّ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ ترجمہ دونوں روایتوں کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ اَبْرِدْ اَوْ قَالَ انْتَظِرْ انْتَظِرْ وَقَالَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ حَتّٰى رَاَیْنَا فَیْءَ التُّلُوْلِ

ترجمہ۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن نے ظہر کی اذان دی تو آپ نے فرمایا ذرا ٹھنڈا ہونے دو ذرا ٹھنڈا ہونے دو یا فرمایا ذرا انتظار کرو ذرا انتظار کرو اور فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے پھر جب گرمی شدت کی ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت ادا کرو۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا یہاں تک انتظار کیا کہ ہم نے ٹیلوں کے سایے تک دیکھ لئے۔

فائدہ۔ یعنی بہت دیر ہوئی اس لئے کہ ٹیلا زمین سے تھوڑا ملا ہوا ہوتا ہے اور چاروں طرف سے دبا ہوا اس کا سایہ نہیں پڑتا مگر جب کہ زوال کو زیادہ دیر ہو جائے۔ مگر اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ایک مثل کے بعد پڑھی ہو اس لئے کہ اگر یہ ہوتا تو راوی اسی مثل کو بیان کرتا کہ یہ آسان تھا بخلاف ٹیلوں کے سایے کے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ یَا رَبِّ اَكَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِی الصَّیْفِ فَهُوَ اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِیْرِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ کی آگ نے اپنے پروردگار کے آگے شکایت کی اور عرض کی کہ اے رب کھا گیا میرا ایک ٹکڑا دوسرے کو تو اس کو دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں۔ سو اسی وجہ سے ہے جو تم پاتے ہو شدت گرمی اور سردی کی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ اَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ اِلٰى رَبِّهَا فَاَذِنَ

لَهَا فِي كُلِّ عَامٍ بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتِ النَّارُ رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأْذَنْ لِي أَتَنَفَّسْ فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ بَرْدٍ أَوْ زَمْهَرِيرٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ وَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ حَرٍّ أَوْ حَرُورٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا دوزخ نے کہا اے میرے رب میرا ایک ٹکڑا دوسرے کو کھا گیا سو مجھے دو سانسوں کی اجازت دے۔ پس اسے دو سانسوں کی اجازت دی۔ ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں۔ سو جو پاتے ہو تم سردی سے وہ جہنم کے سانس سے اور جو پاتے ہو تم گرمی سے وہ بھی جہنم کے سانس سے ہے۔

فائدہ۔ نووی نے ذکر کیا کہ قاضی عیاض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو ادراک اور قوت تکلم دی ہے کہ اس نے اپنے رب سے شکایت کی اور اہل سنت کا مذہب ہے کہ دوزخ اور جنت دونوں مخلوق اور موجود ہیں۔ اور یہ سب احادیث اپنے ظاہر پر محمول ہیں۔ ظاہر حدیث یہی ہے اور ابراد مشروع ہے ظہر میں نہ عصر میں مگر نزدیک اشہب مالکی کے اور صلوٰۃ جمعہ میں ابراد جمہور کے نزدیک مشروع نہیں مگر بعض اصحاب شافعیہ کے نزدیک۔

باب استحباب تقديم الظهر في أول الوقت في غير شدة الحر

جب گرمی نہ ہو تو ظہر اول وقت پڑھنی چاہیے

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر پڑھا کرتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا تھا۔

فائدہ۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب گرمی نہ ہو تو ظہر کا اول وقت پڑھنا مستحب ہے

عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فِي الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا۔

ترجمہ۔ خباب رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہایت دھوپ میں نماز پڑھنے کی (یعنی ظہر میں) تو آپ نے ہماری شکایت کو قبول نہ فرمایا۔

فائدہ۔ شاید یہ لوگ خواہاں ہوں گے کہ آخر وقت مستحب سے بھی زیادہ تاخیر فرمائیں

عَنْ خَبَّابٍ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ حَرَّ الرَّمْضَاءِ

ترجمہ۔ خباب نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ سے

فَلَمْ يُشْكِنَا قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحٰقَ أَفِي الظُّهْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفِي تَعْجِيلِهَا قَالَ نَعَمْ

سخت دوپہر کی شکایت کی تو آپ نے قبول نہ فرمائی۔ زہیر نے کہا میں نے ابواسحاق سے پوچھا کیا ظہر کی نماز کی شکایت تھی۔ انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا اول وقت نماز ادا کرنے کی انہوں نے کہا ہاں۔

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرمی کی شدت میں نماز پڑھتے تھے۔ پھر جب کسی سے پیشانی سجدہ میں زمین پر نہ رکھی جاتی تھی تو اپنا کپڑا بچھا کر اس کے اوپر سجدہ کرتا تھا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّكْبِيرِ بِالْعَصْرِ عصر اول وقت پڑھنے کا بیان

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ لَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج بلند رہتا تھا اور اس میں گرمی ہوتی تھی اور جانے والا اونچے کناروں تک جاتا تھا اور وہ وہاں پہنچ جاتا تھا اور آفتاب بلند رہتا تھا۔ قتیبہ نے اپنی روایت میں اونچے کناروں کا ذکر نہیں کیا۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً ترجمہ مثل روایت بالا کے ہے

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءٍ فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نماز عصر پڑھ کر قبا کو جاتے تھے اور وہاں پہنچنے پر بھی آفتاب بلند رہتا تھا۔

فائدہ۔ مدینہ کے بعض بلند کنارے آٹھ میل تک تھے اور بعض دو تین میل تک اور قبا مدینہ سے تین میل تھے۔

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو ابْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم عصر کی نماز پڑھ چکتے تھے پھر آدمی بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں جاتا تھا اور ان کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پاتا۔

فائدہ۔ نووی نے ذکر کیا کہ بنی عمرو بن عوف مدینہ سے دو میل پر تھے۔ اس حدیث سے

معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز عصر بہت اول وقت ہوتی تھی اور یہی افضل ہے۔

عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ فِىْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ اَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَقُلْنَا لَهٗ اِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَىِ الشَّيْطٰنِ قَامَ فَنَقَرَهَا اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا

ترجمہ۔ علاء سے روایت ہے کہ وہ انس بن مالک کے گھر ظہر پڑھ گئے اور انس کا گھر مسجد کے پاس تھا۔ پھر جب ہم لوگ انکے یہاں گئے تو انہوں نے کہا تم عصر پڑھ چکے ہم نے کہا ہم تو ابھی ظہر پڑھ کر آئے ہیں تو انہوں نے کہا عصر پڑھ لو۔ پھر جب عصر پڑھ چکے تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے یہ نماز منافق کی ہے کہ بیٹھا سورج کو دیکھتا ہے پھر جب وہ شیطان کے دونوں سینگوں میں ہو جاتا ہے تو اٹھ کر چار ٹھونگیں مارتا ہے۔ اس میں خدا کو یاد نہیں کرتا مگر تھوڑا۔

عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ ابْنِ سَهْلٍ يَّقُوْلُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّى الْعَصْرَ فَقُلْنَا يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِىْ صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهٰذِهِ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِىْ كُنَّا نُصَلِّىْ مَعَهٗ

ترجمہ۔ ابی امامہ کہتے ہیں کہ ہم نے عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ ظہر پڑھی پھر انس بن مالک کے پاس گئے تو ان کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا اے میرے چچا یہ کونسی نماز ہے۔ انہوں نے فرمایا عصر کی اور یہ وہ نماز ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے (یعنی وقت مسنون یہی ہے)۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نَّنْحَرَ جَزُوْرًا لَّنَا وَنَحْنُ نُحِبُّ اَنْ تَحْضُرَهَا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهٗ فَوَجَدْنَا الْجَزُوْرَ لَمْ تُنْحَرْ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قُطِّعَتْ ثُمَّ طُبِخَ مِنْهَا ثُمَّ اَكَلْنَا قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ۔

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی پھر جب فارغ ہو چکے تو بنی سلمہ کا ایک آدمی اور اس نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! ہم اپنا ایک اونٹ ذبح کرنا چاہتے ہیں اور آرزو رکھتے ہیں کہ آپ بھی تشریف لائیں آپ نے فرمایا اچھا۔ پھر آپ چلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ گئے اور اونٹ ابھی ذبح نہیں ہوا تھا پھر وہ ذبح ہوا اور کاٹا گیا اور پکایا اور ہم نے اس میں سے آفتاب غروب ہونے سے پہلے کھایا

فائدہ۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت اول وقت عصر کی نماز پڑھا کرتے تھے کہ یہ سب کام ایک پہر سے کم میں نہیں ہو سکتے اور اس حدیث سے دعوت کا قبول کرنا ثابت ہوا خواہ اول روز میں ہو خواہ آخر روز میں۔

عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُوْرُ فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ

ترجمہ۔ رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے تھے اور پھر اونٹ ذبح ہوتا تھا اور اس کے دس حصے تقسیم ہوتے تھے اور وہ پکایا جاتا تھا اور قبل غروب آفتاب کے ہم پختہ گوشت کھا لیتے تھے۔

عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا نَنْحَرُ الْجَزُوْرَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَقُلْ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَهٗ

ترجمہ۔ اوزاعی نے اسی اسناد سے یہ روایت کی فقط اتنا ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم اونٹ کو ذبح کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعد عصر کے اور یہ نہیں کہا کہ ہم نماز ان کے ساتھ پڑھتے تھے۔

بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ تَفْوِيْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

عصر کی نماز کے فوت ہونے کے تشدد کا بیان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ تَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ

ترجمہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا اس کا اہل اور مال ہلاک ہو گیا۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ الدَّلِيْلِ لِمَنْ قَالَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى هِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ

بیچ کی نماز عصر کی نماز ہے اسکا بیان

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاَحْزَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَاَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا حَبَسُوْنَا وَ

ترجمہ۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا احزاب کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے

شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ۔

جیسے انہوں نے روکا اور ہم کو نماز وسطے (یعنی نماز عصر) سے مشغول کر دیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔

فائدہ۔ نووی نے کہا ابن مسعود کی روایت میں تصریح آگئی ہے کہ نماز وسطیٰ نماز عصر ہے اور صحابہ کا اختلاف تھا کہ نماز وسطیٰ جو قرآن میں مذکور ہے کون سی نماز ہے۔ حضرت علی اور ابن مسعود اور ابو ایوب اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید خدری اور ابی ہریرہ اور عبید سلمانی اور حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور قتادہ اور ضحاک اور کلبی اور مقاتل اور ابو حنیفہ اور احمد اور داؤد اور ابن منذر وغیرہ کا مذہب یہی ہے کہ وہ نماز عصر ہے۔ اور ترمذی نے کہا یہی ہے قول اکثر علمائے صحابہ کا اور جوان کے بعد ہیں۔ اور ماوردی نے لکھا ہے کہ یہی مذہب ہے امام شافعی کا اس لئے کہ احادیث اس بارہ میں صحت کے ساتھ وارد ہو چکی ہیں اور شافعی نے نص کیا ہے کہ وہ صبح ہے اس لئے کہ ان کو احادیث عصر کی نہیں پہنچی اگر پہنچتی تو وہ بھی اسی کے قائل ہوتے کہ وہ نماز عصر ہے اس لئے کہ اصل مذہب ان کا اتباع احادیث ہے اور ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ وہ نماز صبح ہے اور یہ منقول ہے عمر بن خطاب اور معاذ بن جبل اور ابن عباس اور ابن عمر اور جابر اور عطاء اور عکرمہ اور مجاہد اور ربیع بن انس اور مالک اور شافعی اور جمہور شافعیہ وغیرہم سے۔ اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ وہ ظہر ہے اور یہ منقول ہے زید بن ثابت اور اسامہ بن زید اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہم اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن شداد سے۔ اور ایک روایت امام ابو حنیفہ سے بھی ایسی ہی آئی ہے۔ اور قبیصہ بن ذویب نے کہا کہ وہ مغرب ہے۔ اور ان لوگوں کے سوا کسی نے کہا کہ وہ عشاء ہے اور کسی نے کہا کہ وہ نماز پنجگانہ میں سے کوئی نماز مبہم ہے کہ ہم کو اس کا علم نہیں۔ اور بعضوں نے کہا پانچوں نمازیں وسطیٰ ہیں نقل کی یہ قاضی عیاض نے۔ اور بعضوں نے کہا وہ نماز جمعہ ہے۔ اور ان سب قولوں میں دو قول صحیح ہیں ایک صبح دوسری عصر۔ اور صحیح تر عصر ہے بسبب ورود احادیث صحیحہ صریحہ کے۔ اور جس نے جمعہ کہا اس کا مذہب تو نہایت ضعیف ہے اور جس نے کہا پانچوں نمازیں ہیں وہ تو ضعیف کیا بلکہ غلط ہے۔ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ نَارًا اَوْ بُيُوْتَهُمْ اَوْ بُطُوْنَهُمْ شَكَّ شُعْبَةُ فِي الْبُيُوْتِ وَالْبُطُوْنِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ وَلَمْ يَشُكَّ

ترجمہ قتادہ کی روایت میں بیوت اور قبور کا لفظ وارد ہوا ہے اور راوی کو شک نہیں ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلٰى

ترجمہ۔ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احزاب کے دن

فُرْضَةٍ مِّنْ فُرَضِ الْخَنْدَقِ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ اَوْ قَالَ قُبُوْرَهُمْ وَاَجْوَافَهُمْ نَارًا۔

(یہ غزوہ مشہور ہے ہجرت کے چوتھے سال ہوا ہے اور بعضوں نے کہا پانچویں سال ہوا ہے) خندق کے ایک راستہ پر بیٹھے تھے اور فرماتے تھے کہ ان کافروں نے ہم کو نماز وسطیٰ سے باز رکھا یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا اور ان کی قبروں اور گھروں کو یا فرمایا قبروں اور پیٹوں کو اللہ آگ سے بھر دے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

ترجمہ۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احزاب کے دن فرمایا کہ ان کافروں نے ہم کو نماز وسطیٰ نماز عصر سے باز رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ پھر آپ نے مغرب اور عشاء کے بیچ میں عصر کی نماز کو پڑھا۔

فائدہ۔ یہ تاخیر سہواً ہوئی اور نسیاناً یا بسبب اشتغال دشمن کے قبل صلوٰۃ خوف کے باقی رہا۔ اب اگر اشتغال عدو کے ساتھ ہو تو صلوٰۃ خوف پڑھنا چاہئے اور تاخیر روا نہیں اور بخاری میں ہے کہ فقط نماز عصر فوت ہوئی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہی ایک نماز فوت ہوئی۔ اور موطا میں ہے کہ ظہر اور عصر دونوں فوت ہوئیں اور اور کتابوں میں ہے کہ چاروں نمازیں ملا کر پڑھیں ظہر و عصر و مغرب و عشاء۔ اور تطبیق اس میں یوں ہے کہ واقعہ احزاب کا کئی روز رہا تھا۔ اس میں کئی بار ایسا اتفاق ہوا ہوگا ایک بار ایسا ایک بار ویسا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَبَسَ الْمُشْرِكُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰى احْمَرَّتِ الشَّمْسُ اَوِ اصْفَرَّتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ اَجْوَافَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا اَوْ حَشَى اللّٰهُ اَجْوَافَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا

ترجمہ۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر سے مشرکوں نے روک دیا یہاں تک کہ آفتاب سرخ یا زرد ہو گیا۔ سو فرمایا آپ نے کہ انہوں نے روک دیا ہم کو نماز وسطیٰ نماز عصر سے اللہ ان کے پیٹوں میں اور قبروں میں آگ بھر دے یا فرمایا حشی اللہ معنے دونوں کے ایک ہیں۔

عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ اَنَّهٗ قَالَ اَمَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَ قَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّيْ

ترجمہ۔ ابو یونس جو مولیٰ ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یعنی آزاد کردہ غلام انہوں نے مجھ سے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى قَالَ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عنہا نے فرمایا کہ ایک قرآن ہم کو لکھ دو اور فرمایا کہ جب تم اس آیت حافظوا علی الصلوٰۃ پر پہنچو تو مجھے خبر دو۔ پھر جب میں وہاں تک پہنچا تو میں نے ان کو خبر دی۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ یوں لکھو حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ ۔ یعنی حفاظت کرو نمازوں کی اور نماز وسطےٰ اور نماز عصر کی اور اللہ کے آگے ادب سے کھڑے ہو۔ اور فرمایا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَقَرَأْنَاهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نَسَخَهَا اللّٰهُ فَنَزَلَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَكَانَ رَجُلٌ جَالِسًا عِنْدَ شَقِيقٍ لَهُ هِيَ إِذًا صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَقَالَ الْبَرَاءُ قَدْ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ نَسَخَهَا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

ترجمہ۔ براء بن عازب نے کہا کہ اتری یہ آیت حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ (یعنی حفاظت کرو نمازوں پر اور نماز عصر پر) اور ہم اس کو پڑھتے رہے جب تک اللہ نے چاہا۔ پھر یہ منسوخ ہوگئی اور اتری حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى (یعنی حفاظت کرو نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی) تو ایک شخص شقیق کے پاس بیٹھا تھا غرض کہ اس نے کہا کہ اب تو صلوٰۃ وسطیٰ یہی نماز عصر ہے۔ تو براء نے کہا میں تو تم کو بتلا چکا ہوں کہ یہ کیوں کر اتری اور کیوں کر اللہ تعالیٰ نے اسکو منسوخ کر دیا اور اللہ ہی خوب جانتا ہے۔

مسلم نے کہا روایت کی یہ ہم سے اشجعی نے سفیان ثوری سے انہوں نے اسود بن قیس سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے براء بن عازب سے کہ کہا انہوں نے پڑھا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک زمانہ تک مانند روایت فضیل بن مرزوق کے (یعنی جو اوپر گذر چکی)

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتْ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ إِنْ صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ۔ جابر رضی نے کہا کہ عمر بن خطاب رضی خندق کے دن آئے اور قریش کے کافروں کو برا کہنے لگے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا کہ میں نے عصر کی نماز پڑھی ہو یہاں تک کہ آفتاب قریب غروب کے ہوگیا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی میں نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ۔

بھی نہیں پڑھی پھر ہم ایک کنکریلی زمین کی طرف گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور ہم سب نے وضو کیا اور آپ نے غروب آفتاب کے بعد عصر کی نماز پڑھی پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔ عَنْ يَحْيَى ابْنِ كَثِيرٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ فَضْلِ صَلٰوتَيِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِمَا

صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت اور اسکی محافظت کا بیان

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے آگے پیچھے آتے رہتے ہیں (یعنی حفاظت کے لئے) اور نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں۔ پھر چڑھ جاتے ہیں وہ فرشتے جو رات کو تمہارے پاس تھے اور پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں کہ جب ہم نے ان کو چھوڑا جب بھی وہ نماز پڑھتے تھے (یعنی صبح کی) اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے جب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

فائدہ۔ اس حدیث سے نماز فجر اور عصر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْمَلٰئِكَةُ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس فرشتے آتے جاتے ہیں آخر حدیث تک مثل روایت ابی الزناد کے (جو ابھی گذری)

عَنْ جَرِيْرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ يَقُوْلُ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اَمَا اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِي رُؤْيَتِهِ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْعَصْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ قَرَاَ جَرِيْرٌ فَسَبِّحْ

ترجمہ۔ جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ بیشک تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے جیسے دیکھتے ہو اس چاند کو۔ ہرگز ایک دوسرے کی آڑ میں نہ ہوگے اس کے دیکھنے میں۔ پھر اگر تم سے ہوسکے تو نہ ہارو سورج نکلنے کے قبل کی نماز

بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا | میں اور سورج غروب ہونے کی نماز میں یعنی فجر اور عصر میں۔ پھر جریر نے یہ آیت پڑھی فسبح بحمد ربک (یعنی پاکی بول اپنے رب کی تعریف کیساتھ قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب کے)

مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے۔ انہوں عبداللہ بن نمیر اور ابو اسامہ سے اور وکیع سے اس اسناد سے۔ اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اپنے پروردگار کے آگے پیش کئے جاؤ گے پھر اس کو دیکھو گے جیسے دیکھتے ہو اس چاند کو اور کہا کہ پھر پڑھی یہ آیت اور جریر کا نام نہیں لیا۔

فائدہ:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رویت باری تعالیٰ کی جانب فوق میں ہوگی اور یہی وجہ ہوگئی کہ کوئی کسی کے آڑ میں نہ ہوگا اور یہ بغیر جانب فوق کے نہیں ہو سکتا۔ پس اس میں رد ہو گیا قول جہمیان ناپاک کا جو منکران فوق ہیں۔ اور نووی نے لکھا ہے کہ دیدار الٰہی خاص ہے مومنوں کے ساتھ۔ غرض کہ کفار اس سے محروم رہیں گے اور ایسے ہی منافقین بھی اس اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھیں گے اسی پر ہیں جمہور اہل سنت۔

عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اٰنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي۔

ترجمہ۔ عمارہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ نہ داخل ہوگا کبھی وہ شخص دوزخ میں جس نے نماز ادا کی قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب آفتاب کے یعنی فجر اور عصر کی۔ سو بصرہ والوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ تم نے سنا ہے اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی سنا ہے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میرے کانوں نے اور یاد رکھا ہے میرے دل نے۔

عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اَشْهَدُ بِهٖ عَلَيْهِ قَالَ

ترجمہ۔ عمارہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داخل نہ ہوگا دوزخ میں جس نے نماز پڑھی آفتاب نکلنے کے پہلے اور ڈوبنے کے پہلے اور ان کے پاس بصرہ والوں میں سے ایک شخص تھا اس نے کہا کیا تم نے سنا ہے یہ

وَاَنَا اَشْهَدُ لَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُ بِالْمَكَانِ الَّذِيْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں اس پر کہ میں نے بھی سنا ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ایسے مکان سے کہ میں سنتا تھا اس بات کو ان سے۔

عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ ترجمہ۔ ابی بکر نے اپنے باپ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا جو دو ٹھنڈی نمازیں ادا کرے وہ داخل ہوگا جنت میں۔ **فائدہ** یعنی صبح اور عصر عَنْ هَمَّامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ

مغرب کا اول وقت غروب شمس سے ہے

عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ

ترجمہ۔ سلمہ رض نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے جب آفتاب ڈوب جاتا اور پردہ میں چھپ جاتا تھا

عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ

ترجمہ۔ رافع کہتے ہیں کہ ہم مغرب کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھ کر پھرتے اور ہم میں سے ہر ایک اپنے تیر گرنے کی جگہ دیکھ سکتا تھا (یعنی اتنی روشنی ہوتی تھی)

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فوراً بعد غروب آفتاب نماز مغرب شروع ہو جاتی تھی۔

عَنْ اَبِي النَّجَاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَافِعُ ابْنُ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ بِنَحْوِهٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا

بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ وَتَاْخِيْرِهَا عشاء کے وقت اور اسمیں تاخیر کرنیکا بیان

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِيْ بِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِيْ تُدْعَى الْعَتَمَةَ وَلَمْ يَخْرُجْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَالَ عُمَرُ ابْنُ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں دیر کی جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلے یہاں تک کہ عمر بن خطاب نے عرض کیا کہ

الْخَطَّابِ قَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِاَهْلِ الْمَسْجِدِ حِيْنَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ مَا يَنْتَظِرُهَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ غَيْرُكُمْ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَّفْشُوَ الْاِسْلَامُ فِي النَّاسِ زَادَ حَرْمَلَةُ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَذُكِرَ لِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تَنْزُرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّلٰوةِ وَذٰلِكَ حِيْنَ صَاحَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عورتیں اور لڑکے سو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا آپ نے مسجد والوں سے جب نکلے کہ سوا تمہارے کوئی اس نماز کا انتظار نہیں کرتا (یہ بشارت دی کہ لوگ خوش ہو جائیں) اور یہ واقعہ لوگوں میں اسلام پھیلنے سے پہلے کا تھا۔ حرملہ نے اپنی روایت میں یہ بات زیادہ کی کہ ابن شہاب نے کہا اور ذکر کیا مجھ سے یعنی راوی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کو یہ جائز نہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کا تقاضا کرو اور یہ جب فرمایا کہ جب عمر نے پکارا تھا رضی اللہ عنہ۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الزُّهْرِيِّ وَذُكِرَ لِيْ وَمَا بَعْدَهٗ ترجمہ ابن شہاب نے اسی اسناد سے مثل اسکے روایت کی اور اس میں ظہری کا یہ قول کہ ذکر کیا مجھ سے آخر تک مذکور نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتّٰى نَامَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى فَقَالَ اِنَّهٗ لَوَقْتُهَا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ لَوْلَا اَنْ يَّشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشا میں دیر لگائی یہاں تک کہ رات کا بڑا حصہ گذر گیا اور مسجد میں جو لوگ تھے سو گئے پھر آپ نکلے اور فرمایا اس کا وقت یہی ہے اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میں اپنی امت پر مشقت نہ ڈالوں اور عبدالرزاق کی روایت میں ہے کہ اگر میری امت پر مشقت نہ ہوتی۔

فائدہ۔ یہ جو فرمایا کہ اس کا وقت یہی ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ بعد نصف لیل کے وقت ہے بلکہ مراد یہی ہے کہ نصف لیل تک تاخیر کرنا روا ہے اور ثلث تک وقت مختار ہے۔ چنانچہ اور روایتوں میں اس کی تصریح آچکی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَخَرَجَ اِلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ بَعْدَهٗ فَلَا نَدْرِيْ اَشَيْءٌ شَغَلَهٗ فِيْ اَهْلِهٖ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ اِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَا

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم ایک دن ٹھیرے رہے نماز عشا کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار کرتے تھے پھر آپ ہماری طرف نکلے جب تہائی رات گذر گئی یا اس کے بعد پھر ہم نہیں جانتے کہ آپ کو اپنے گھر میں کچھ کام ہو گیا تھا یا کچھ اور تھا

يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يَثْقُلَ عَلَى أُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى

پھر فرمایا آپ نے جب نکلے کہ تم انتظار کرتے تھے ایسی نماز کا کہ تمہارے سوا کوئی دین والا اس کا انتظار نہیں کرتا تھا۔ اگر میری امت پر بار ہوتا تو میں ہمیشہ ان کے ساتھ اسی وقت یہ نماز پڑھا کرتا پھر مؤذن کو حکم فرمایا۔ اس نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَّرَهَا حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اللَّيْلَةَ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عشا کی نماز کے وقت کسی کام میں مشغول ہو گئے اور اس میں دیر کی یہاں تک کہ ہم سو گئے مسجد میں اور پھر جاگے پھر سو گئے اور پھر جاگے پھر ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا زمین والوں میں سے کوئی بھی آج کی رات اس نماز کی انتظار میں نہیں ہے سوا تمہارے۔

عَنْ ثَابِتٍ أَنَّهُمْ سَأَلُوْا أَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ أَوْ كَادَ يَذْهَبُ شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهِ مِنْ فِضَّةٍ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُسْرٰى بِالْخِنْصِرِ

ترجمہ۔ ثابت نے کہا لوگوں نے انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا حال پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشا میں نصف شب تک یا نصف شب کے قریب تک پھر آپ آئے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ پڑھ کر سو رہے۔ اور تم جب تک نماز کے منتظر ہو گویا نماز میں ہو (یعنی ثواب کی وجہ سے) پھر کہا انس رضی اللہ عنہ نے گویا میں اب دیکھتا ہوں آپ کی انگوٹھی کی چمک جو چاندی کی تھی اور انہوں نے بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے اشارہ کیا (یعنی انگوٹھی اسی انگلی میں تھی)۔

فائدہ۔ اس حدیث سے چاندی کی انگوٹھی پہننا روا معلوم ہوا اور اسی پر مسلمین کا اجماع ہے

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ نَظَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً حَتّٰى كَانَ قَرِيْبٌ مِّنْ نِّصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ فِيْ يَدِهٖ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے ایک شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہاں تک انتظار کیا کہ آدھی رات کے قریب ہو گئی پھر آپ تشریف لائے اور نماز ادا کی اور ہماری

مِنْ فِضَّةٍ
طرف متوجہ ہوئے گویا کہ میں آپ دیکھ رہا ہوں آپ کے ہاتھ میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کو اور وہ چاندی کی تھی۔

عَنْ قُرَّةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ ترجمہ۔ اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔ مگر اس میں ہماری طرف متوجہ ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنْتُ وَاَصْحَابِيَ الَّذِيْنَ قَدِمُوْا مَعِيْ فِي السَّفِيْنَةِ نُزُوْلًا فِيْ بَقِيْعِ بُطْحَانَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِّنْهُمْ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَصْحَابِيْ وَلَهٗ بَعْضُ الشُّغْلِ فِيْ اَمْرِهٖ حَتّٰى اَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهٗ عَلٰى رِسْلِكُمْ اُعْلِمُكُمْ وَاَبْشِرُوْا اَنَّ مِنْ نِّعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَنَّهٗ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ يُّصَلِّيْ هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ اَوْ قَالَ مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ اَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا نَدْرِيْ اَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَرَجَعْنَا فَرِحِيْنَ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ ابو موسیٰ نے کہا کہ میں اور میرے رفیق جو کشتی میں آگئے تھے یہ سب بقیع کی کنکریلی زمین میں اُترے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تھے اور ہم میں کی ایک جماعت عشاء کے وقت روز رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں باری باری سے آتی تھی۔ سو ایک دن میں چند ساتھیوں کے ساتھ حاضر خدمت ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ کام تھا کہ اسمیں مشغول تھے یہاں تک کہ نماز میں دیر ہوئی اور رات نصف کے قریب ہو گئی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے اور سب کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر جب فارغ ہوئے تو حاضرین سے فرمایا ذرا ٹھیرو میں تم کو خبر دیتا ہوں اور تم کو بشارت ہو کہ تمہارے اوپر اللہ کا احسان یہ تھا کہ اس وقت تمہارے سوا کوئی آدمی نماز نہیں پڑھتا یا فرمایا کہ اس وقت تمہارے سوا کسی نے نماز نہیں پڑھی۔ راوی کہتا ہے میں نہیں جانتا ان دونوں میں سے کون سی بات کہی۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کے سننے کے سبب خوشی خوشی واپس پھرے۔

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَيُّ حِيْنٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ اُصَلِّيَ الْعِشَاءَ الَّتِيْ يَقُوْلُهَا النَّاسُ الْعَتَمَةَ اِمَامًا وَّخِلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَعْتَمَ

ترجمہ۔ ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے کہا کہ تمہارے نزدیک کون سا وقت بہتر ہے کہ میں اس وقت عشاء کی نماز پڑھا کروں جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں خواہ امام ہو کر خواہ تنہا

نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ الْعِشَاءَ قَالَ حَتّٰی رَقَدَ نَاسٌ وَّاسْتَیْقَظُوْا وَرَقَدُوْا وَاسْتَیْقَظُوْا فَقَامَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ الصَّلٰوۃُ فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَخَرَجَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ الْاٰنَ یَقْطُرُ رَاْسُہٗ مَاءً وَّاضِعًا یَدَہٗ عَلٰی شِقِّ رَاْسِہٖ قَالَ لَوْلَا اَنْ یَّشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُہُمْ اَنْ یُّصَلُّوْہَا کَذٰلِکَ قَالَ فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً کَیْفَ وَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاْسِہٖ یَدَہٗ کَمَا اَنْبَاَہٗ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَبَدَّدَ لِیْ عَطَاءٌ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ شَیْئًا مِّنْ تَبْدِیْدٍ ثُمَّ وَضَعَ اَطْرَافَ اَصَابِعِہٖ عَلٰی قَرْنِ الرَّاْسِ ثُمَّ صَبَّہَا یُمِرُّہَا کَذٰلِکَ عَلَی الرَّاْسِ حَتّٰی مَسَّتْ اِبْہَامُہٗ طَرَفَ الْاُذُنِ مِمَّا یَلِی الْوَجْہَ ثُمَّ عَلَی الصُّدْغِ وَنَاحِیَۃِ اللِّحْیَۃِ لَا یُقَصِّرُ وَلَا یَبْطُشُ بِشَیْءٍ اِلَّا کَذٰلِکَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ کَمْ ذُکِرَ لَکَ اَخَّرَہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَتَئِذٍ قَالَ لَا اَدْرِیْ قَالَ عَطَاءٌ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اُصَلِّیَہَا اِمَامًا وَّخِلْوًا مُّؤَخَّرَۃً کَمَا صَلَّاہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَتَئِذٍ فَاِنْ شَقَّ عَلَیْکَ ذٰلِکَ خِلْوًا اَوْ عَلَی النَّاسِ فِی الْجَمَاعَۃِ وَاَنْتَ اِمَامُہُمْ فَصَلِّہَا وَسَطًا لَا مُعَجَّلَۃً وَّلَا مُؤَخَّرَۃً۔

سو عطار نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے سنا۔ وہ فرماتے تھے کہ ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشار کی نماز میں دیر کی یہاں تک کہ لوگ سو گئے اور پھر جاگے اور پھر سو گئے اور پھر جاگے۔ پھر عمر بن خطاب نے کہا کہ نماز (یعنی پکارا کہ نماز کا وقت ہو گیا) پھر عطار نے کہا کہ ابن عباس نے کہا کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گویا کہ میں اب آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ سر مبارک سے آپ کے پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ اپنے سر کے اوپر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔ اور آپ نے فرمایا کہ اگر میری امت پر بار نہ ہوتا تو میں انہیں حکم کرتا کہ وہ اس نماز کو اسی وقت پڑھا کرتے۔ ابن جریج نے کہا کہ میں نے عطار سے کیفیت پوچھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ہاتھ کیوں کر رکھا تھا اور ابن عباس نے تم کو کیوں کر بتایا تھا۔ سو عطار نے اپنی انگلیاں تھوڑی سی کھولیں پھر اپنی انگلیوں کے کنارے اپنے سر پر رکھے پھر ان کو سر سے جھکایا اور پھر ایسا ہی آپ کا انگوٹھا کان کے اس کنارے کی طرف پہنچا جو کنارہ منہ کی جانب ہے۔ پھر آپ کا انگوٹھا کنپٹی تک اور ڈاڑھی کے کنارے تک۔ ہاتھ کسی چیز پر نہ پکڑتا تھا اور نہ کسی کو پکڑتا تھا مگر ایسا ہی۔ میں نے عطار سے کہا کہ انہوں نے یہ بھی ذکر کیا کہ انہوں نے اس رات میں عشار میں کتنی دیر کی۔ کہا میں نہیں جانتا۔ پھر عطار نے کہا کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ میں اسی وقت نماز پڑھا کروں امام ہو کر یا تنہا دیر کر کے جیسے ادا کیا ہے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات میں اور اگر تم پر بار گذرے یا لوگوں پر بار ہو اور تم ان کے امام ہو تو اس کو متوسط وقت میں ادا کیا کرو

نہ جلدی نہ دیر کرے۔

فائدہ۔ سر پر ہاتھ رکھنے کی ہیئت جو ابن جریج نے دریافت کی یہ محض محبت اور عشق کی بات تھی اور اس امت کی خصائص اور فضائل میں یہ بات ہے کہ اپنے نبی کے احوال کو ضبط رکھتی ہے۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ **ترجمہ۔** جابر بن سمرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں تاخیر کیا کرتے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَوٰةَ نَحْوًا مِّنْ صَلٰوتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلٰوتِكُمْ شَيْئًا وَّكَانَ يُخِفُّ الصَّلٰوةَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كَامِلٍ يُخَفِّفُ

ترجمہ۔ جابر بن سمرہ رضہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری مثل نماز پڑھا کرتے تھے اور عشاء کی نماز میں تمہاری بہ نسبت ذرا دیر کیا کرتے تھے اور نماز ہلکی پڑھتے تھے اور ابو کامل کی روایت میں یخفف کا لفظ ہے۔ اس کے معنے بھی وہی ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ اَلَا اِنَّهَا الْعِشَاءُ وَهُمْ يُعْتِمُوْنَ بِالْاِبِلِ.

ترجمہ۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ تم پر گنوار لوگ غالب نہ ہوں کہ مٹا دیں تمہاری نماز عشاء کے نام کو اس لئے کہ وہ اونٹوں کے دودھ دوہنے میں دیر کیا کرتے ہیں (یعنی اسی وجہ سے وہ عشاء کو عتمہ کہتے ہیں۔)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْعِشَاءِ فَاِنَّهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ وَاِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ

ترجمہ۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر گنوار لوگ عشاء کی نماز کے نام پر غالب نہ ہوں اس لئے کہ وہ اللہ کی کتاب عشاء ہے اس لئے کہ وہ اونٹنیوں کے دوہنے میں دیر کرتے ہیں۔

فائدہ۔ یعنی عشاء کی نماز کو عشاء ہی کہو عتمہ نہ کہو جیسے گنوار لوگ عتمہ کہتے ہیں۔ اور اصل لغت میں عتمہ دیر کرنے کو کہتے ہیں۔ چونکہ گنوار لوگ اونٹنیوں کے دودھ دوہنے میں دیر کرتے تھے اس لئے وہ عشاء کی نماز عتمہ کہتے ہیں

باب استحباب التبكير بالصبح في أول وقتها وهو التغليس وبيان قدر القراءة فيها

صبح کی نماز کیلئے سویرے جانے اور اسکی قرأت کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ كُنَّ يُصَلِّيْنَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ لَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مومن عورتیں نماز پڑھتی تھیں صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر اپنی چادروں میں لپٹی ہوئیں لوٹتی تھیں کہ ان کو کوئی نہیں پہچانتا تھا (یعنی نماز کے بعد اتنا اندھیرا ہوتا تھا۔)

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فجر کی نماز نہایت اول وقت اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے اور امام مالک، اور امام شافعی اور احمد اور جمہور کا یہی مذہب ہے۔ اور اس حدیث سے عورتوں کا نماز میں حاضر ہونا بھی ثابت ہوا اگر فتنہ کا کچھ خوف نہ ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ نِسَاءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ الْفَجْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ وَمَا يُعْرَفْنَ مِنْ تَغْلِيْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مومن بی بیاں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (نماز پڑھنے کے لیے) نماز فجر میں حاضر ہوتی تھیں اور پھر اپنے گھروں کو لوٹ جاتی تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سویرے نماز پڑھ لینے کے سبب سے پہچانی نہ جاتی تھیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ فِيْ رِوَايَتِهٖ مُتَلَفِّفَاتٍ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح ادا کرتے تھے اور عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی جاتی تھیں اور اندھیرے میں پہچانی نہ جاتی تھیں اور انصاری نے اپنی روایت میں متلفّفات کہا ہے۔ اس کے معنے بھی وہی لپٹی ہوئیں کے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا يُؤَخِّرُهَا وَأَحْيَانًا يُعَجِّلُ كَانَ إِذَا رَآهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ قَدْ أَبْطَأُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانُوا أَوْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ

ظہر کی نماز دوپہر کے وقت اور نہایت گرمی میں (یعنی بعد زوال کے) پڑھا کرتے تھے اور عصر ایسے وقت میں کہ آفتاب صاف ہوتا اور مغرب جب کہ آفتاب ڈوب جاتا اور عشاء میں کبھی تاخیر کرتے اور کبھی اول وقت پڑھتے جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے اول وقت پڑھتے اور جب دیکھتے کہ لوگ دیر میں آئے تو دیر کرتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کرتے تھے۔

فائدہ۔ اس سے ثابت ہوا کہ ظہر اول وقت ادا کرنا مستحب ہے اور مغرب بمجرد غروب آفتاب اور عشاء میں جماعت کے حضور اور ان کی خاطرداری ضروری ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ الْحَجَّاجُ يُؤَخِّرُ الصَّلَوَاتِ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِمِثْلِ غُنْدَرٍ ۔ **ترجمہ** محمد بن عمرو بن حسن بن علی نے کہا کہ حجاج نمازوں میں دیر کرتا تھا تو ہم نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے وہی روایت بیان کی جو ابھی اوپر گذری ہے جس کو غندر نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ أَبَا بَرْزَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ آأَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ فَقَالَ كَأَنَّمَا أَسْمَعُهُ السَّاعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِهَا قَالَ يَعْنِي الْعِشَاءَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ حِينَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى

ترجمہ۔ سیار بن سلامہ نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ پوچھتے تھے ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا حال۔ شعبہ نے کہا کیا تم نے ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے کہا کہ میں گویا میں ابھی سن رہا ہوں (یعنی مجھے ایسا یاد ہے) پھر سیار نے کہا کہ میں اپنے باپ کو سنا کہ وہ ابوبرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا حال پوچھتے تھے تو انہوں نے کہا کہ آپ پرواہ نہ رکھتے تھے اگر عشاء میں آدھی رات تک تاخیر

الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَالْمَغْرِبَ لَا أَدْرِيْ أَيَّ حِيْنٍ ذَكَرَ قَالَ ثُمَّ لَقِيْتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ جَلِيْسِهِ الَّذِيْ يَعْرِفُ فَيَعْرِفُهُ قَالَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيْهَا بِالسِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ

ہو جائے اور اس سے پہلے سونے کو اچھا نہ جانتے تھے اور نہ اس کے بعد باتیں کرنے کو۔ شعبہ نے کہا کہ میں پھر ان سے (یعنی سیار سے) ملا۔ اور پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ظہر اس وقت پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا۔ اور عصر جب کہ آدمی جاتا (یعنی عصر کی نماز کے بعد) مدینہ کے کنارے تک اور آفتاب میں گرمی رہتی۔ اور کہا کہ مغرب کو میں نہیں جانتا کہ کیا ذکر کیا۔ میں نے ان سے پھر ملاقات کی اور پوچھا تو انہوں نے کہا کہ صبح ایسے وقت پڑھتے کہ نماز کے بعد آدمی اپنے ہمنشیں کو دیکھتا جس کو پہچانتا تھا تو اس کو پہچان لیتا اور اس میں ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک پڑھتے۔

فائدہ۔ عشاء سے پہلے سونے کو اس لئے مکروہ جانتے تھے کہ اس میں نماز قضا ہونے یا مختار و عمدہ وقت کے نکل جانے کا احتمال ہے اور اسکے بعد باتوں کو اس لئے برا جانتے تھے کہ احتمال ہے کہ زیادہ جاگے اور تہجد کو نہ اُٹھ سکے۔ یا زیادہ جاگنے کے سبب سے دن کے ضروری کاموں میں حرج ہو۔

عَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَالِيْ بَعْضَ تَأْخِيْرِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَكَانَ لَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيْثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيْتُهُ مَرَّةً أُخْرٰى فَقَالَ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ۔

ترجمہ۔ ابو برزہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پرواہ نہ رکھتے تھے اگر عشاء میں آدھی رات تک تاخیر ہوتی اور اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد باتوں کو برا جانتے۔ شعبہ نے کہا کہ میں ان سے پھر ملا تو انہوں نے کہا یا تہائی رات تک۔

عَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَيَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنَ الْمِائَةِ إِلَى السِّتِّيْنَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ

ترجمہ۔ ابی برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عشاء کی نماز تہائی رات میں پڑھتے تھے۔ اور اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد باتیں کرنے کو برا جانتے تھے اور نماز فجر میں سو آیتوں سے

حِیْنَ یَعْرِفُ بَعْضُنَا وَجْهَ بَعْضٍ | ساتھ تک پڑھتے اور ایسے وقت فارغ ہوتے کہ ایک دوسرے کا چہرہ پہچان لیتا۔

بَابُ کَرَاهَةِ تَأْخِیْرِ الصَّلٰوةِ عَنْ وَقْتِهَا الْمُخْتَارِ وَمَا یَفْعَلُهُ الْمَأْمُوْمُ اِذَا اَخَّرَهَا الْاِمَامُ

عمدہ وقت سے نماز کی تاخیر مکروہ ہے اور جب امام ایسا کرے تو لوگ کیا کریں

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ اُمَرَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا اَوْ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِيْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ لَمْ يَذْكُرْ خَلَفٌ عَنْ وَقْتِهَا۔

ترجمہ۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم کیا کرو گے جب تمہارے اوپر ایسے امیر ہوں گے کہ نماز آخر وقت ادا کریں گے یا فرمایا نماز کو مار ڈالیں گے اس کے وقت سے۔ میں نے عرض کیا کہ پھر آپ مجھ کو کیا حکم فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے وقت پر ادا کر لینا پھر اگر ان کے ساتھ بھی اتفاق ہو تو پھر پڑھ لینا کہ وہ تمہارے لئے نفل ہو جائیں گے۔ اور خلف جو راوی ہے اس نے عن وقتہا کا لفظ روایت نہیں کیا۔

فائدہ۔ نووی نے کہا کہ تاخیر سے عمدہ وقت سے تاخیر کرنا مراد ہے یعنی جب امام عمدہ وقت سے تاخیر کریں تو تم اکیلے پڑھ لو۔ پھر اگر جماعت میں جاتا ہو تو دوبارہ ادا کر لو کہ جماعت میں پھوٹ نہ پڑے اور فتنہ کی نوبت نہ آئے اور فجر اور عصر کے بعد دوبارہ اعادہ نہ کرے اس لئے کہ ان کے بعد نفل جائز نہیں۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض وہی ہے جو پہلے ادا کی۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّهُ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ صَلَّيْتَ لِوَقْتِهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً وَاِلَّا كُنْتَ قَدْ اَحْرَزْتَ صَلٰوتَكَ۔

ترجمہ۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابوذر! میرے بعد ایسے حاکم ہوں گے کہ وہ نماز کو مار ڈالیں گے (یعنی آخر وقت پڑھیں گے) تو تم اپنی نماز اپنے وقت پر پڑھ لیا کرنا۔ پھر اگر انہوں نے وقت پر پڑھی تو خیر، نہیں تو نماز جو ان کے ساتھ تم نے پڑھی وہ نفل ہو گئی اور نہیں تو تم نے اپنی نماز کو بچا لیا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ خَلِیْلِیْ اَوْصَانِیْ اَنْ اَسْمَعَ وَاُطِیْعَ وَاِنْ کَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ وَاَنْ اُصَلِّیَ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا فَاِنْ اَدْرَکْتَ الْقَوْمَ وَقَدْ صَلَّوْا کُنْتَ قَدْ اَحْرَزْتَ صَلٰوتَکَ وَاِلَّا کَانَتْ لَکَ نَافِلَۃً۔

ترجمہ۔ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میرے دوست (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں حاکم کی بات سنوں اور اُس کا کہا مانوں اگرچہ ایک ہاتھ پیر کٹا ہوا غلام ہو اور یہ کہ میں اپنے وقت پر نماز پڑھوں۔ پھر اگر میں لوگوں کو پاؤں کہ وہ نماز پڑھ چکے تو میں اپنی نماز پہلے ہی محفوظ کر چکا اور نہیں تو وہ میرے لئے نفل ہو گئے (یعنی جو دوبارہ ان کے ساتھ پڑھ لوں گا)۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ فَخِذِیْ کَیْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِیْتَ فِیْ قَوْمٍ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ عَنْ وَقْتِھَا قَالَ قَالَ مَا تَاْمُرُ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا ثُمَّ اذْھَبْ لِحَاجَتِکَ فَاِنْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ وَاَنْتَ فِی الْمَسْجِدِ فَصَلِّ۔

ترجمہ۔ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور میری ران پر ہاتھ مارا کہ کیا کرے گا تو جب ایسے لوگوں میں رہ جائے گا جو نمازیں دیر کریں گے اس کے وقت سے تو انہوں نے عرض کی کہ آپ کیا حکم کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم اپنے وقت پر نماز ادا کر لینا اور اپنے کام کو چلے جانا پھر اگر تکبیر ہو اور تم مسجد میں ہو تو لوگوں کے ساتھ بھی پڑھ لو۔

عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ الْبَرَّاءِ قَالَ اَخَّرَ ابْنُ زِیَادٍ الصَّلٰوۃَ فَجَاءَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ الصَّامِتِ فَاَلْقَیْتُ لَہٗ کُرْسِیًّا فَجَلَسَ عَلَیْہِ فَذَکَرْتُ لَہٗ صَنِیْعَ ابْنِ زِیَادٍ فَعَضَّ عَلٰی شَفَتِہٖ فَضَرَبَ فَخِذِیْ وَقَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَبَاذَرٍّ کَمَا سَاَلْتَنِیْ فَضَرَبَ فَخِذِیْ کَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَکَ وَقَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا سَاَلْتَنِیْ فَضَرَبَ فَخِذِیْ کَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَکَ وَقَالَ صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا فَاِنْ اَدْرَکَتْکَ الصَّلٰوۃُ مَعَھُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ اِنِّیْ قَدْ صَلَّیْتُ فَلَا اُصَلِّیْ۔

ترجمہ۔ ابو العالیہ نے کہا کہ ابن زیاد نے ایک دن دیر کی اور عبداللہ بن صامت میرے پاس آئے اور میں نے ان کیلئے کرسی ڈال دی وہ اس پر بیٹھے اور میں نے ان سے عبداللہ کے کام کا ذکر کیا تو انہوں اپنے ہونٹ چبائے (یعنی افسوس اور غصہ سے) اور میری ران پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا جیسے تم نے پوچھا سو انہوں نے میری ران پر مارا جیسے میں نے تمھاری ران پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جیسے تم نے

مجھ سے پوچھا تو آپ نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ نماز پڑھ لیجیو تو اپنے وقت پر پھر اگر تجھ کو ان کے ساتھ بھی نماز ملے تو پھر اُن کے ساتھ بھی پڑھ لے اور یہ نہ کہہ کہ میں پڑھ چکا ہوں اب نہیں پڑھتا کہ اس میں جماعت میں پھوٹ پڑے گی)

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَیْفَ اَنْتُمْ اَوْ قَالَ کَیْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِیْتَ فِیْ قَوْمٍ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا فَصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اِنْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَهُمْ فَاِنَّهَا زِیَادَةُ خَیْرٍ۔

ترجمہ۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا ہوگا جب باقی رہے گا ایسے لوگوں میں جو نماز میں اپنے وقت سے دیر کرتے ہیں تو تم نماز اس کے وقت پر پڑھ لینا۔ پھر اگر تکبیر ہو تو لوگوں کے ساتھ بھی پڑھ لے اس لئے کہ اس میں نیکی کی زیادتی ہے۔

عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نُصَلِّیْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ خَلْفَ اُمَرَاءَ فَیُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ قَالَ فَضَرَبَ فَخِذِیْ ضَرْبَةً اَوْجَعَتْنِیْ وَقَالَ سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا وَاجْعَلُوْا صَلٰوتَكُمْ مَعَهُمْ نَافِلَةً قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ذُكِرَ لِیْ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فَخِذَ اَبِیْ ذَرٍّ۔

ترجمہ۔ ابوالعالیہ نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم جمعہ کے دن حاکموں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور وہ نماز کو آخر وقت ادا کرتے ہیں۔ ابوالعالیہ نے کہا کہ عبداللہ نے میری ران پر ایک ہاتھ مارا کہ میرے درد ہونے لگا اور کہا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے اسی بات کو پوچھا تھا تو انہوں نے بھی میری ران پر مارا اور کہا کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی بات کو پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنے مسنون وقت پر نماز پڑھ لیا کرو۔ اور ان کے ساتھ کی نماز کو نفل کر دیا کرو۔ (راوی نے کہا کہ عبداللہ نے کہا کہ مجھ سے ذکر کیا گیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ابوذر رضی اللہ عنہ کی ران پر ہاتھ مارا تھا۔

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ وَبَیَانِ التَّشْدِیْدِ فِی التَّخَلُّفِ عَنْهَا وَاَنَّهَا فَرْضُ كِفَایَةٍ

نماز جماعت کی فضیلت اور اسکی ترک کی ملامت اور اسکے فرض کفایہ ہونیکا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّ عِشْرِيْنَ جُزْءًا۔

جماعت کی نماز اکیلے شخص کی نماز سے پچیس درجہ بڑھ کر ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمِيْعِ عَلٰى صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً قَالَ وَتَجْتَمِعُ مَلٰٓئِكَةُ اللَّيْلِ وَ مَلٰٓئِكَةُ النَّهَارِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۵

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے کی نماز پر پچیس درجہ افضل ہے اور فرشتے رات کے اور دن کے نماز فجر میں جمع ہوتے ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو کہ قرآن فجر کا حاضر ہونے کا سبب ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا۔

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے سنا مثل روایت عبدالاعلی کے معمر سے مگر اس میں بخمسۃ و عشرین ہے مطلب دونوں کا ایک ہی ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَعْدِلُ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْفَذِّ ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے شخص کی پچیس نمازوں کے برابر ہے۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ مَّعَ الْاِمَامِ اَفْضَلُ مِنْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ صَلٰوةً يُّصَلِّيْهَا وَحْدَهٗ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام کے ساتھ ایک نماز اکیلے کی پچیس نماز سے افضل ہے۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً ترجمہ ابن عمر راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلی نماز سے ستائیس درجہ افضل ہے۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ سَبْعًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ سَبْعًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً ترجمہ۔ ابن نمیر نے اپنے باپ سے اسی روایت میں بیس پر کئی درجہ روایت کی اور ابوبکر نے اپنی روایت میں ستائیس درجہ۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے بیس پر کئی درجے فرمائے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَ نَاسًا فِیْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا یُّصَلِّیْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ یَّتَخَلَّفُوْنَ عَنْهَا فَاٰمُرَ بِهِمْ فَیُحَرِّقُوْا عَلَیْهِمْ بِحُزَمِ الْحَطَبِ بُیُوْتَهُمْ وَلَوْ عَلِمَ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ یَجِدُ عَظْمًا سَمِیْنًا لَّشَهِدَهَا یَعْنِیْ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض لوگوں کو کسی نماز میں نہ پایا تو فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ ایک شخص کو حکم کروں کہ نماز کی امامت کرے اور میں جاؤں ان کی طرف جو نماز میں نہیں آئے اور حکم کروں کہ لکڑیوں کا ایک ڈھیر لگا کر اُن کے گھروں کو جلا دیں۔ اور اگر کوئی شخص ایک ہڈی فربہ جانور کی پائے تو ضرور آئے۔ مراد رکھتے تھے آپ نماز عشاء کو (یعنی نماز کو نہیں آتے اور ہڈی کی سن کر دوڑتے ہیں)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَثْقَلَ صَلٰوةٍ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ صَلٰوةُ الْعِشَآءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیُصَلِّیَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْطَلِقَ مَعِیْ بِرِجَالٍ مَّعَهُمْ حُزَمٌ مِّنْ حَطَبٍ اِلٰی قَوْمٍ لَّا یَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز عشاء اور فجر منافقوں پر بہت بھاری ہے۔ اگر اس کا اجر جانتے تو گھٹنوں کے بل چل کر آتے۔ اور میں نے تو ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دوں کہ قائم کی جائے اور ایک شخص کو کہوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر چند لوگوں کو ساتھ لیکر جاؤں کہ ایک ڈھیر لکڑیوں کا لیکر جو لوگ نماز میں نہیں آئے اُن کے گھر جلا دوں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْیَانِیْ اَنْ یَّسْتَعِدُّوْا لِیْ بِحُزَمٍ مِّنْ حَطَبٍ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا یُّصَلِّیْ بِالنَّاسِ ثُمَّ تُحَرَّقُ بُیُوْتٌ عَلٰی مَنْ فِیْهَا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی احادیث روایت کیں اور یہ بھی روایت کی کہ آپ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو حکم دوں کہ لکڑیوں کا ڈھیر لگائیں اور ایک شخص کو حکم کروں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور لوگوں کو نماز پڑھائے اور لوگوں سمیت گھر کو جلا دوں (یعنی جو نماز میں نہیں آئے)۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ ترجمہ۔ ابی ہریرہ رضی اللہ

عنہ نے مثل حدیث بالا کے روایت کی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ

ترجمہ۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جو لوگ جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے ہیں ان کے حق میں کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ حکم کروں ایک شخص کو جو لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں جلادوں اُن لوگوں کے گھر جو جمعہ میں نہیں آئے ہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی کھینچ کر مسجد تک لانے والا نہیں اور اس نے چاہا کہ آپ اجازت دیں تو گھر میں نماز پڑھ لیا کرے آپ نے اسے اجازت دیدی پھر جب لوٹ گیا۔ آپ نے فرمایا تم اذان سنتے ہو اس نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم مسجد میں آیا کرو۔

فائدہ۔ نووی نے کہا ہے کہ یہ سائل عبداللہ بن ام مکتوم تھے چنانچہ سنن ابی داؤد میں مفصل آیا ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے ان کی جو جماعت کے فرض ہونے کے قائل ہیں۔ اور جمہور نے (یعنی جن کے نزدیک جماعت واجب ہے) یہ جواب دیا ہے کہ ان کے پوچھنے کا مطلب یہ تھا کہ میں گھر میں پڑھ لیا کروں اور ثواب جماعت کا پاؤں اپنے عذر کی وجہ سے تو یہ آپ نے قبول نہیں فرمایا۔ اور تائید جمہور کی اس طور پر بھی ہوتی ہے کہ جماعت عند العذر معاف ہو جاتی ہے۔ اس پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے اس پر دلیل عتبان بن مالک کی روایت ہے جو آگے کے باب میں آئے گی۔

عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ اَوْ مَرِيْضٌ اِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَاْتِيَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى

ترجمہ۔ ابوالاحوص نے کہا کہ عبداللہ نے کہا کہ ہم لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ نماز جماعت سے پیچھے نہیں رہتا مگر منافق (یعنی تارک الجماعت کو ہم منافق جانتے ہیں) کہ جس کا نفاق کھلا ہوا ہو یا بیمار ہو اور بیمار بھی دو شخصوں کے کندھے پر

وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلٰوةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيْهِ۔

ہاتھ رکھ کر چلتا تھا اور نماز میں ملتا تھا۔ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں) اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو دین اور ہدایت کی باتیں سکھائیں۔ اور ان ہی ہدایت کی باتوں میں سے ہے ایسی مسجد میں نماز پڑھنا جس میں اذان ہوتی ہو۔

فائدہ۔ ان سب حدیثوں سے جماعت میں حاضر ہونے کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ اور جمہور کا یہی مذہب ہے۔ اور اس حدیث سے مشقت اٹھا کر مسجد میں آنا ثابت ہوتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوٰتِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰى وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَعْمِدُ اِلٰى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ۔

ترجمہ۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جس کو خوش لگے کہ اللہ سے ملاقات کرے قیامت کے دن مسلمان ہو کر تو ضروری ہے کہ ان نمازوں کی حفاظت کرے جہاں اذان ہوتی ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لئے طریقے مقرر کر دیئے اور یہ نمازیں بھی ان ہی میں ہیں۔ اگر تم ان کو گھر میں پڑھو جیسے فلاں جماعت کا چھوڑنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو بیشک تم نے اپنے نبی کا طریقہ چھوڑ دیا اور اگر تم نے اپنے نبی کا طریقہ چھوڑ دیا تو بیشک تم گمراہ ہو گئے۔ اور کوئی ایسا نہیں ہے کہ طہارت کرے اور اچھی طرح طہارت کرے پھر ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کا ارادہ کرے مگر اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر کہ وہ رکھتا ہے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک بدی گھٹاتا ہے اور ہم اپنے تئیں ایسا دیکھتے تھے کہ جماعت سے غیر حاضر نہیں ہوتا تھا مگر منافق جس کا نفاق کھلا ہوتا تھا اور آدمی دو شخصوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر چلایا جاتا تھا یہاں تک کہ صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس قدر بیمار کو بھی جماعت میں آنا مستحب ہے

عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ترجمہ۔ ابو الشعثاء نے کہا کہ ہم مسجد میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے

فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِيْ فَاَتْبَعَهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَصَرَهُ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھے کہ مؤذن نے اذان دی اور ایک شخص مسجد سے اٹھا اور جانے لگا تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ باہر چلا گیا تب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی۔

عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَاٰى رَجُلًا يَجْتَازُ الْمَسْجِدَ خَارِجًا بَعْدَ الْاَذَانِ فَقَالَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ

ترجمہ۔ ابوالشعثاء نے کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ فرماتے تھے اس شخص نے نافرمانی کی حضرت ابوالقاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ اس کو کہا جو بعد اذان کے مسجد سے باہر چلا گیا۔

فائدہ۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اذان کے بعد مسجد سے نکلنا نہ چاہیئے جب تک کہ فرض ادا نہ کر لے مگر اس شخص کو کہ عذر رکھتا ہو جیسے کسی دوسری مسجد کا امام ہو یا پاخانہ پیشاب کو جاتا ہو کہ پھر واپس آنے کی نیت رکھتا ہو۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَعَدَ وَحْدَهٗ فَقَعَدْتُّ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ

ترجمہ۔ عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے کہا کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے اور اکیلے بیٹھ گئے۔ میں ان کے پاس جا بیٹھا۔ انہوں نے فرمایا اے میرے بھتیجے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا آدھی رات تک نفل نماز پڑھتا رہا (یعنی ایسا ثواب پائے گا) اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی وہ ساری رات نماز پڑھتا رہا۔

فائدہ۔ اس سے دونوں نمازوں کو جماعت سے ادا کرنے کا بڑا ثواب معلوم ہوا گویا دونوں نمازیں جس نے باجماعت ادا کیں وہ آرام سے سویا بھی اور ڈیڑھ رات تک عبادت کا ثواب بھی پایا۔ سبحان اللہ سنت میں کیا مزا ہے کہ آرام بھی ملتا ہے اور زیادہ ثواب بھی۔

عَنْ اَبِيْ سَهْلٍ عُثْمَانَ ابْنِ حَكِيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** ابی سہل نے بھی اس اسناد سے مثل اس روایت کے بیان کیا۔

عَنْ جُنْدُبِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فَھُوَ فِیْ ذِمَّۃِ اللّٰہِ فَلَا یَطْلُبَنَّکُمُ اللّٰہُ مِنْ ذِمَّتِہٖ بِشَیْءٍ فَیُدْرِکَہٗ فَیَکُبَّہٗ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ

ترجمہ ۔ جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہے ۔ سو اللہ اپنی پناہ کا حق جس سے طلب کریگا اس کو نہ چھوڑے گا اور اس کو جہنم میں ڈال دے گا (یعنی اگر اس کو ستاؤ گے جو صبح کی نماز پڑھ چکا ہے تو گویا اللہ کی پناہ میں خلل ڈالا اور اس کا حق تلف کیا ۔)

عَنْ جُنْدُبِ الْقَسْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَھُوَ فِیْ ذِمَّۃِ اللّٰہِ فَلَا یَطْلُبَنَّکُمُ اللّٰہُ مِنْ ذِمَّتِہٖ بِشَیْءٍ فَاِنَّہٗ مَنْ یَّطْلُبُہٗ مِنْ ذِمَّتِہٖ بِشَیْءٍ یُدْرِکْہُ ثُمَّ یَکُبَّہٗ عَلٰی وَجْھِہٖ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا ۔

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبِ ابْنِ سُفْیَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا وَلَمْ یَذْکُرْ فَیَکُبَّہٗ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ ۔ ترجمہ ۔ حسن کی روایت میں بھی وہی مضمون ہے مگر دوزخ میں ڈالنے کا ذکر نہیں ۔

بَابُ الرُّخْصَۃِ فِی التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَۃِ لِعُذْرٍ

عذر کے سبب سے جماعت کا معاف ہونا

عَنْ عِتْبَانَ ابْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَھُوَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَھِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّہٗ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ اَنْکَرْتُ بَصَرِیْ وَاَنَا اُصَلِّیْ لِقَوْمِیْ وَاِذَا کَانَتِ الْاَمْطَارُ سَالَ الْوَادِی الَّذِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَھُمْ وَلَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اٰتِیَ مَسْجِدَھُمْ فَاُصَلِّیَ لَھُمْ وَوَدِدْتُ اَنَّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَاْتِیْ فَتُصَلِّیْ فِیْ مُصَلًّی اَتَّخِذُہٗ مُصَلًّی قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ ۔ عتبانؓ جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں اور بدر میں حاضر ہوئے ہیں اور انصار میں سے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! میری آنکھیں جاتی رہیں اور میں اپنی قوم کی امامت کرتا ہوں ۔ اور جب مینہ برستا ہے نالہ آتا ہے جو میرے اور ان کے بیچ میں ہے تو میں ان کی مسجد میں نہیں جا سکتا کہ ان کی امامت کروں اور اے اللہ کے رسول! میری آرزو ہے کہ آپ

سَاَفْعَلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَاَشَرْتُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا وَرَاءَهٗ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلٰى خَزِيْرٍ صَنَعْنَاهُ لَهٗ قَالَ فَثَابَ رِجَالٌ مِّنْ اَهْلِ الدَّارِ حَوْلَنَا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ ذُوْ عَدَدٍ فَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ اَيْنَ مَالِكُ ابْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَّا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ لَهٗ ذٰلِكَ اَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّمَا نَرٰى وَجْهَهٗ وَنَصِيْحَتَهٗ لِلْمُنَافِقِيْنَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ الْحُصَيْنَ ابْنَ مُحَمَّدِ الْاَنْصَارِيَّ وَهُوَ اَحَدُ بَنِيْ سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيْثِ مَحْمُوْدِ ابْنِ الرَّبِيْعِ فَصَدَّقَهٗ بِذٰلِكَ

تشریف لائیں اور ایک جگہ (میرے گھر میں) نماز پڑھیں تاکہ میں اسے نماز کی جگہ مقرر کرلوں۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا میں ایسا ہی کرونگا اگر اللہ نے چاہا۔ عتبان رضی اللہ عنہ نے کہا پھر صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے جب کچھ دن چڑھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز دی۔ اور میں نے آپ کو بلایا اور آپ جب گھر میں آئے تو بیٹھے نہیں اور فرمایا تم کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں تمہارے گھر میں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ایک کونا بتایا اور آپ نے کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہا اور ہم سب آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور آپ نے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرا۔ اور ہم نے آپ کو روک رکھا تھا گوشت کی کڑی کے واسطے جو آپ کیلئے پکائی تھی۔ اور محلہ کے لوگ بھی آگئے یہاں تک کہ کئی آدمی جمع ہو گئے گھر میں۔ سو ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ مالک بن دخشن کہاں ہے۔ تو کسی نے کہا وہ تو منافق ہے اللہ اور اس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نہ کہو اس کو تم نہیں دیکھتے کہ وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے اس کلمہ سے اللہ کی رضامندی چاہتا ہے۔ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ پھر ایک شخص نے کہا کہ ہم اس کی توجہ اور خیر خواہی منافقوں کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

نے حرام کیا ہے آگ پر اس کو جو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہے اور اس کہنے سے اللہ کی رضامندی چاہتا ہو ابن شہاب نے کہا پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے اس روایت کے بارہ میں پوچھا جو محمود بن ربیع نے روایت کی ہے۔ سو انہوں (یعنی حصین بن محمد انصاری) نے اس روایت کی تصدیق کی اور وہ یعنی حصین بن محمد انصاری بنی سالم کے سردار ہیں۔

فائدہ۔ اس حدیث میں کئی فائدے ہیں:۔

ایک یہ کہ جب کسی سے وعدہ کرے تو انشاء اللہ کہے۔

دوسرے نیکوں کے ساتھ اور ان کی نشانیوں اور مقاموں سے برکت تلاش کرنا

تیسرے نیکوں کی جگہ پر نماز ادا کرنا۔

چوتھے افضل شخص کا دعوت قبول کرنا اور اپنے سے کم درجہ والے کے گھر جانا

پانچویں عذر کی وجہ سے جماعت کا معاف ہونا۔

چھٹے امام اور عالم کے ساتھ اس کے رفیق کا جانا۔

ساتویں باہر سے آنے والے کا گھر والے سے اجازت چاہنا۔

آٹھویں یہ کہ پہلے عمدہ اور دین کے کام شروع کرے چنانچہ پہلے آپ نے نماز ادا کی

نویں نفل کا جماعت سے ادا کرنا۔

دسویں دن کی دو رکعت نماز کا بھی افضل ہونا مثل رات کی نماز کے۔ اور شافعیہ کا اور جمہور کا یہی مذہب ہے۔

گیارھویں اس کا مستحب ہونا کہ محلہ میں جب کوئی نیک شخص آئے تو اس سے ملنے کے لئے آنا اور اس کی زیارت سے مشرف ہونا اور اس کی صحبت سے فیض اٹھانا۔ اور یہی حق ہے ہر عالم دین دار کا تمام مسلمانوں پر۔

بارھویں گھر میں نماز کی جگہ مقرر کرنا جائز ہے بخلاف مسجد کے۔

تیرھویں برے ذکر سے کسی کے لوگوں کو روک دینا۔

چودھویں یہ کہ صدق دل سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا قائل ہمیشہ دوزخ میں نہ رہے گا اس کے سوا اور بہت سے فوائد ہیں جو بخوف طول معرض تحریر میں نہ آسکے (نووی)

عَنْ مَحْمُوْدِ ابْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عِتْبَانَ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ اَيْنَ مَالِكُ ابْنُ الدُّخْشُنِ اَوِ الدُّخَيْشِنِ وَزَادَ

ترجمہ۔ محمود عتبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور یونس کے ہم معنے روایت بیان کی (یعنے جو اوپر مذکور ہو چکی) مگر اتنی بات زیادہ تھی کہ ایک شخص نے کہا کہاں ہے مالک بن دخشن

فِی الْحَدِیْثِ قَالَ مَحْمُوْدٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ نَفَرًا فِیْهِمْ اَبُوْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا اَظُنُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتَ قَالَ فَحَلَفْتُ اِنْ رَجَعْتُ اِلٰی عِتْبَانَ اَنْ اَسْاَلَهٗ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلَیْهِ فَوَجَدْتُهٗ شَیْخًا کَبِیْرًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهٗ وَهُوَ اِمَامُ قَوْمِهٖ فَجَلَسْتُ اِلٰی جَنْبِهٖ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَحَدَّثَنِیْهِ کَمَا حَدَّثَنِیْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ الزُّهْرِیُّ ثُمَّ نَزَلَتْ بَعْدَ ذٰلِکَ فَرَائِضُ وَاُمُوْرٌ نُرٰی اَنَّ الْاَمْرَ انْتَهٰی اِلَیْهَا فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا یَغْتَرَّ فَلَا یَغْتَرَّ۔

یا کہا دخیشن اور یہ بھی زیادہ کیا کہ محمود نے کہا کہ میں نے یہ روایت چند شخصوں میں بیان کی۔ ان میں ابو ایوب انصاری بھی تھے۔ تو انہوں نے کہا کہ میں گمان نہیں کرتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات فرمائی ہو جو تم کہتے ہو سو میں نے قسم کھائی کہ میں پھر جا کر عتبان رضی اللہ عنہ سے پوچھوں گا سو میں اُن کے پاس گیا اور ان کو بہت بوڑھا پایا کہ آنکھیں جاتی رہی تھیں اور وہ اپنی قوم کے امام تھے۔ سو ہم اُن کے بازو پر جا بیٹھے اور میں نے اُن سے یہی حدیث پوچھی تو انہوں نے مجھ سے ویسی ہی بیان کر دی جیسے پہلے بیان کی تھی۔ زہری نے کہا کہ اس کے بعد اور چیزیں فرض ہوئیں اور بہت سے احکامِ الٰہی اُترے کہ جن کو ہم جانتے ہیں کہ کام اُن پر ختم ہو گیا۔ پھر جو یہ چاہے کہ دھوکہ نہ کھائے تو ضروری ہے کہ دھوکہ نہ کھائے۔

فائدہ۔ یعنی یہ نہ سمجھے کہ یہ دو رکعت نماز ہے بلکہ یہ ابتدائے اسلام کی بات ہے اس کے بعد اور احکامِ الٰہی بہت سے اترے ہیں۔

عَنْ مَحْمُوْدِ ابْنِ الرَّبِیْعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّیْ لَاَعْقِلُ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَلْوٍ فِیْ دَارِنَا قَالَ مَحْمُوْدٌ فَحَدَّثَنِیْ عِتْبَانُ ابْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَصَرِیْ قَدْ سَاءَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ اِلٰی قَوْلِهٖ فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ وَحَبَسْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی جَشِیْشَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ مَا بَعْدَهٗ مِنْ زِیَادَةِ یُوْنُسَ وَمَعْمَرٍ

ترجمہ۔ محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے یاد ہے ایک کلی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے محلہ کے ڈول سے کی تھی اور محمود نے کہا روایت کی مجھ سے عتبان نے کہ کہا انہوں نے کہ میں نے عرض کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ میری بصارت کم ہو گئی ہے اور بیان کی حدیث یہاں تک کہ کہا عتبان نے کہ دو رکعت پڑھی آپ نے ہمارے ساتھ اور روک رکھا

ہم نے آپ کو ایک کھانے کے لئے جس کو جشیشہ کہتے ہیں کہ وہ ہم نے آپ کے لئے پکایا تھا۔ اور اس کے بعد کا ذکر نہیں کیا جیسے یونس اور معمر نے ذکر کیا ہے۔

فائدہ۔ جشیشہ یہ ہے کہ گیہوں کا باریک آٹا لیا اور اس میں گوشت یا کھجور ڈال کر پکایا۔ اور بخاری کی روایت میں مذکور ہے کہ محمود نے کہا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے منہ پر کلی کی۔ اور اس روایت سے جواز نکلا ملاطفت اور مزاح کا لڑکوں کے ساتھ ان کے دل خوش کرنے کو اس لئے کہ بچوں کا دل ایسی باتوں سے بہت خوش ہوتا ہے اور آپ نے ارادہ کیا کہ اس خوشی کے سبب سے ہمارے فیض صحبت کو یاد رکھے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

بَابُ جَوَازِ الْجَمَاعَةِ فِى النَّافِلَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰى حَصِيْرٍ وَخُمْرَةٍ وَّثَوْبٍ وَّغَيْرِهَا مِنَ الطَّاهِرَاتِ

نفل میں جماعت اور بوریئے وغیرہ پر پڑھنے کا بیان

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَاُصَلِّىَ لَكُمْ قَالَ اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَّنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِمَآءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَآءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَآئِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

ترجمہ۔ انس بن مالک نے کہا کہ ان کی دادی جن کا نام ملیکہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک کھانے کے لئے بلایا جو انہوں نے پکایا تھا۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھایا اور فرمایا کہ کھڑے ہو۔ میں تمہاری خیر و برکت کے لئے نماز پڑھوں۔ انس نے کہا کہ میں ایک بوریا لیکر کھڑا ہوا جو بہت بچھانے سے کالا ہو گیا (یعنی مستعمل تھا) اور اس پر میں نے پانی چھڑکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے اور میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور بوڑھی بھی ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں پھر آپ نے نماز پڑھائی دو رکعتیں اور سلام پھیرا۔

فائدہ۔ اس حدیث سے ثابت ہوا دعوت کا قبول کرنا اگرچہ ولیمہ نہ ہو۔ اور جماعت میں نفل نماز پڑھنا۔ اور جائز ہوا برکت لینا اپنے گھر میں نیکوں کی نماز کے ساتھ۔ اور شاید آپ کو ان کی تعلیم بھی منظور ہو علی الخصوص عورت کی کہ عورتیں مسجد میں آپ کی ہیئت نماز کو بخوبی نہیں دیکھ سکتی تھیں اس وجہ سے کہ پیچھے رہتی تھیں۔ اور ثابت ہوا نماز پڑھنا بوریوں وغیرہ پر جو چیز پاک ہو اگرچہ مستعمل ہو۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امام کے سوا جب دو آدمی ہوں تو صف امام کے پیچھے باندھ لیں۔ اور عورت پیچھے کھڑی رہے اگرچہ اکیلی ہو اور بوریئے پر پانی چھڑکنا اس کے نرم کرنے کے لئے تھا۔ اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ شک نجاست کے سبب سے پانی چھڑکا مگر صحیح وہی ہے جو ہم نے پہلے کہا ہے۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا فَرُبَّمَا تَحْضُرُ الصَّلٰوةُ وَهُوَ فِيْ بَيْتِنَا فَيَاْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِيْ تَحْتَهٗ فَيُكْنَسُ ثُمَّ يُنْضَحُ ثُمَّ يَؤُمُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَقُوْمُ خَلْفَهٗ فَيُصَلِّيْ بِنَا قَالَ وَكَانَ بِسَاطُهُمْ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اخلاق میں سب سے اچھے تھے اور کبھی آپ کو نماز کا وقت آجاتا اور آپ ہمارے گھر میں ہوتے تو حکم کرتے ہمارے بچھونے کو جو آپ کے نیچے ہو تاکہ اس کو جھاڑ دیتے پھر پانی چھڑک دیتے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امامت فرماتے اور ہم لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے۔ اور آپ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے اور آپ کا بچھونا کھجور کے پتوں کا تھا۔

فائدہ۔ اس سے انبیاء کی بے تکلفی ثابت ہوئی۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ اِلَّا اَنَا وَاُمِّيْ وَاُمُّ حَرَامٍ خَالَتِيْ فَقَالَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّيَ بِكُمْ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَصَلّٰى بِنَا فَقَالَ رَجُلٌ لِثَابِتٍ اَيْنَ جَعَلَ اَنَسًا مِنْهُ قَالَ جَعَلَهٗ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ دَعَا لَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَقَالَتْ اُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُوَيْدِمُكَ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے۔ اور میں گھر میں تھا اور میری ماں اور میری خالہ۔ اور آپ نے فرمایا کھڑے ہو میں تمہارے لئے نماز پڑھوں۔ اور اس وقت کسی فرض نماز کا وقت نہ تھا پھر آپ نے نماز پڑھی اور ایک شخص نے ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و

اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ فَدَعَا لِيْ بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِيْ اٰخِرِ مَا دَعَا لِيْ بِهٖ اَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْهِ

آلہ وسلم نے انس رضی اللہ عنہ کو کہاں کھڑا کیا۔ انہوں نے کہا اپنے داہنی طرف۔ پھر دعائے خیر کی ہم سب گھروالوں کے لئے سب بہتریوں کی خواہ دنیا کی ہو یا آخرت کی۔ سو میری ماں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ آپ کا چھوٹا خادم (یعنی انس) ہے اس کے لئے آپ دعا فرمائیں سو آپ نے میرے لئے ہر چیز مانگی اور آخر میں اس دعا کی عرض کی کہ یا اللہ اس کا مال زیادہ کر، اولاد زیادہ دے پھر اس میں برکت عنایت فرما۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهٖ وَبِاُمِّهٖ اَوْ خَالَتِهٖ قَالَ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَاَقَامَ الْمَرْاَةَ خَلْفَنَا۔

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اور میری ماں یا خالہ کو نماز پڑھائی (یعنی امامت کی) اور مجھے اپنی داہنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو ہمارے پیچھے۔

عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا حِذَاءَهٗ وَرُبَّمَا اَصَابَنِيْ ثَوْبُهٗ اِذَا سَجَدَ وَكَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى خُمْرَةٍ

ترجمہ۔ میمونہ ام المومنین زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے برابر حاضر تھی اور کبھی آپ کا کپڑا مجھ کو لگ جاتا تھا جب سجدہ کرتے تھے اور آپ بوریئے پر نماز پڑھتے تھے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهٗ يُصَلِّيْ عَلٰى حَصِيْرٍ يَّسْجُدُ عَلَيْهِ

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو دیکھا کہ آپ بوریئے پر نماز پڑھتے ہیں اور اسی پر سجدہ کرتے ہیں۔

بَابُ فَضْلِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ فِيْ جَمَاعَةٍ

فرض نماز باجماعت ادا کرنیکی فضیلت کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَۃٍ تَزِیْدُ عَلٰی صَلٰوتِہٖ
فِیْ بَیْتِہٖ وَصَلٰوتِہٖ فِیْ سُوْقِہٖ بِضْعًا وَّ
عِشْرِیْنَ دَرَجَۃً وَّذٰلِکَ اَنَّ اَحَدَھُمْ
اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ
اَتَی الْمَسْجِدَ لَا یَنْھَزُہٗ اِلَّا الصَّلٰوۃُ
لَا یُرِیْدُ اِلَّا الصَّلٰوۃَ فَلَمْ یَخْطُ خُطْوَۃً اِلَّا
رُفِعَ لَہٗ بِھَا دَرَجَۃٌ وَّحُطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃٌ
حَتّٰی یَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ
الْمَسْجِدَ کَانَ فِی الصَّلٰوۃِ مَا کَانَتِ
الصَّلٰوۃُ ھِیَ تَحْبِسُہٗ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ
یُصَلُّوْنَ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَّا دَامَ فِیْ
مَجْلِسِہِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْہِ یَقُوْلُوْنَ اَللّٰھُمَّ
ارْحَمْہُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ تُبْ
عَلَیْہِ مَا لَمْ یُؤْذِ فِیْہِ مَا لَمْ یُحْدِثْ
فِیْہِ

فرمایا کہ آدمی کی نماز جماعت سے اس کے
گھر اور بازار کی نماز سے بیس پر کئی درجہ
افضل ہے۔ اور اس کا سبب یہ
ہے کہ آدمی نے جب وضو کیا اور اچھی
طرح وضو کیا پھر مسجد کو آیا۔ نہیں اٹھایا
اس کو مگر نماز نے اور نہیں ارادہ ہوا
اس کا مگر نماز کا تو کوئی قدم نہیں رکھتا
ہے وہ مگر اللہ تعالیٰ اس کے عوض
میں ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور ایک
گناہ گھٹا دیتا ہے یہاں تک کہ داخل ہوتا
ہے وہ۔ پھر جب مسجد میں آگیا تو گویا
وہ نماز ہی میں ہے جب تک نماز اس کو
روک رہی ہے اور فرشتے اس کیلئے
دعائے خیر کر رہے ہیں جب تک کہ وہ
اپنی جگہ میں ہے جہاں نماز پڑھی ہے
اور فرشتے کہتے ہیں کہ یا اللہ تو اس پر رحم کر یا اللہ اس کو بخش دے یا اللہ تو اس کی توبہ
قبول کر جب تک کہ وہ ایذا نہیں جب تک وہ حدث نہیں کرتا (یعنی تب تک فرشتے
بھی کہتے رہتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ
الْمَلٰٓئِکَۃَ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَّا دَامَ فِیْ
مَجْلِسِہٖ تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ
ارْحَمْہُ مَا لَمْ یُحْدِثْ وَاَحَدُکُمْ فِیْ
صَلٰوۃٍ مَّا کَانَتِ الصَّلٰوۃُ تَحْبِسُہٗ۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ فرشتے تم میں سے ہر ایک کے لیے
دعائے خیر کرتے رہتے ہیں جب تک وہ
اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے۔ یا اللہ اسکو
بخش دے یا اللہ اس پر رحم کر جب تک
وہ گوز نہیں کرتا اور تم میں کا ہر ایک نماز میں ہے جب تک کہ نماز اس کو روک رہی ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ الْعَبْدُ
فِیْ صَلٰوۃٍ مَّا کَانَ فِیْ مُصَلَّاہُ یَنْتَظِرُ
الصَّلٰوۃَ وَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَللّٰھُمَّ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ جب تک آدمی نماز کا منتظر
اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے تب تک وہ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ حَتّٰى يَنْصَرِفَ اَوْ يُحْدِثَ قُلْتُ مَا يُحْدِثُ قَالَ يَفْسُوْ اَوْ يَضْرِطُ

نماز ہی میں ہے اور فرشتے اس کے لئے کہتے رہتے ہیں کہ یا اللہ اس کو بخشش اور اس پر رحم کر یہاں تک کہ وہ چلا جائے یا حدث کرے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا حدث کیا ہے تو کہا پھسکی چھوڑ دے یا گوز کرے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلٰوةٍ مَّا دَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ اَنْ يَّنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدمی نماز میں ہے جب تک نماز اس کو روک رہی ہے۔ نہیں روکتی اس کو گھر جانے سے مگر نماز۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَدُكُمْ مَّا قَعَدَ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فِىْ صَلٰوةٍ مَّا لَمْ يُحْدِثْ تَدْعُوْ لَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک تم میں کا نماز میں ہے جب تک نماز کا منتظر ہے جب تک اس نے گوز نہیں کیا۔ فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں یا اللہ اس کو بخش یا اللہ اس پر رحم فرما۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هٰذَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی مضمون روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ اَجْرًا فِى الصَّلٰوةِ اَبْعَدُهُمْ اِلَيْهَا مَمْشًى فَاَبْعَدُهُمْ وَالَّذِىْ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الَّذِىْ يُصَلِّيْهَا ثُمَّ يَنَامُ قَالَ وَفِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ كُرَيْبٍ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ فِىْ جَمَاعَةٍ

ترجمہ۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کا گھر مسجد سے زیادہ دور ہے اس کا ثواب بھی اتنا ہی زیادہ ہے۔ اور جو نماز کا منتظر ہے کہ امام کے ساتھ پڑھیگا اس کا ثواب بھی اس شخص سے کہ پڑھ لی اور سو رہا۔ اور ابوکریب کی روایت میں یہ لفظ حتّٰی یصلیھا سے آخر تک اور مطلب دونوں کا ایک ہی ہے

عَنْ اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَّا اَعْلَمُ رَجُلًا اَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ

ترجمہ۔ ابی بن کعب نے کہا کہ ایک شخص تھا کہ اس کے مکان سے زیادہ کسی کا مکان

وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلٰوةٌ قَالَ فَقِيْلَ لَهٗ اَوْ قُلْتُ لَهٗ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهٗ فِي الظَّلْمَآءِ وَفِي الرَّمْضَآءِ قَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ مَنْزِلِيْ اِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ يُّكْتَبَ لِيْ مَمْشَايَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِيْ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى اَهْلِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ۔

مسجد سے دُور نہ تھا اور کبھی کوئی جماعت اس کی نہ جاتی تو اس سے کہا گیا یا میں نے کہا کہ تم اگر ایک گدھا خرید لو کہ اُس پر سوار ہو کر آیا کرو اندھیری اور دھوپ میں تو اچھا ہو۔ اُس نے کہا میں یہ نہیں چاہتا کہ میرا گھر مسجد کے بازو میں ہو اس لئے میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے قدم مسجد کی طرف لکھے جائیں اور میرا لوٹنا بھی جب میں گھر کو لوٹوں۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سب کا ثواب تمھارے لئے اکٹھا کیا ہے۔

عَنْ اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بَيْتُهٗ اَقْصٰى بَيْتٍ فِي الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ الصَّلٰوةُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَجَّعْنَا لَهٗ فَقُلْتُ لَهٗ يَا فُلَانُ لَوْ اَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَّقِيْكَ مِنَ الرَّمْضَآءِ وَيَقِيْكَ مِنْ هَوَامِّ الْاَرْضِ قَالَ اَمَ وَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنَّ بَيْتِيْ مُطَنَّبٌ بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَمَلْتُ بِهٖ حِمْلًا حَتّٰى اَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ قَالَ فَدَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ وَذَكَرَ لَهٗ اَنَّهٗ يَرْجُوْ فِيْ اَثَرِهِ الْاَجْرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ

ترجمہ۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انصار میں ایک شخص تھے کہ اُن کا گھر مدینہ کے سب گھروں میں مسجد سے دور تھا اور ان کی کوئی جماعت جانے نہ پاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تو ہم لوگوں کو اُن پر ترس آیا اور میں نے ان سے کہا کہ کاش تم ایک گدھا خرید لو کہ تمہیں گرمی سے اور راہ کے کیڑے مکوڑوں سے بچائے۔ انہوں نے کہا سنو قسم ہے اللہ کی کہ میں نہیں چاہتا کہ میرا گھر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر سے متصل ہو اور مجھ پر اس کی یہ بات بہت بار اور گراں گذری اور میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی آپ نے ان کو بلایا۔ انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی یہی کہا جو مجھ سے کہا تھا اور ذکر کیا کہ میں اپنے قدموں کا اجر چاہتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک تم کو اجر ہے جس کے تم امیدوار ہو۔

عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَتْ دِیَارُنَا نَائِیَۃً مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّبِیْعَ بُیُوْتَنَا فَنَقْتَرِبَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَنَہَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لَکُمْ بِکُلِّ خَطْوَۃٍ دَرَجَۃً

ترجمہ۔ ابو الزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے کہا کہ ہمارے لوگوں کے گھر مسجد سے دُور تھے تو ہم نے چاہا کہ بیچ ڈالیں اور مسجد کے قریب آرہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو روکا اور فرمایا کہ تمہارے لئے ہر قدم پر ایک درجہ ہے۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَۃَ اَنْ یَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہُمْ اِنَّہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّکُمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِکَ فَقَالَ یَا بَنِیْ سَلِمَۃَ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ۔

ترجمہ۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کچھ جگہیں مسجد کے گرد خالی ہوئی ہیں تو بنو سلمہ کے قبیلہ والوں نے چاہا کہ مسجد کے پاس اُٹھ آویں اور یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری خبر ہم کو پہنچی ہے کہ تم چاہتے ہو کہ مسجد کے قریب آرہو انہوں نے کہا کہ ہاں اے اللہ کے رسول ہم نے چاہا تو ہے تب آپ نے فرمایا اے بنی سلمہ تم اپنے ہی گھروں میں رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں (یعنی تاکہ ان کا ثواب ملے)۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اَرَادَ بَنُوْ سَلِمَۃَ اَنْ یَّتَحَوَّلُوْا اِلٰی قُرْبِ الْمَسْجِدِ قَالَ وَالْبِقَاعُ خَالِیَۃٌ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا بَنِیْ سَلِمَۃَ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ فَقَالُوْا مَا کَانَ یَسُرُّنَا اَنَّا کُنَّا تَحَوَّلْنَا۔

ترجمہ۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ بنو سلمہ نے چاہا کہ مسجد کے قریب آجائیں اور کچھ گھر خالی تھے تو یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی۔ آپ نے فرمایا اے بنی سلمہ اپنے ہی گھروں میں رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم اس فرمانے سے ہم ایسے خوش ہوئے کہ وہاں سے اُٹھ آنے سے اتنی خوشی نہ ہوتی۔

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَہَّرَ فِیْ بَیْتِہٖ ثُمَّ مَشٰی اِلٰی بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ لِیَقْضِیَ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اپنے گھر میں طہارت کرے پھر اللہ

فَرِيْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ وَكَانَتْ خُطُوَاتُهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً وَّالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً۔

کے کسی گھر میں جائے کہ اللہ کے فرضوں میں سے کسی فرض کو ادا کرے تو اس کے قدم ایسے ہوں گے کہ ایک سے تو برائیاں اتریں گی اور دوسرے سے درجے بڑھیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي حَدِيثِ بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے بھلا دیکھو کہ اگر کسی کے دروازہ پر ایک نہر ہو کہ وہ اس میں ہر روز پانچ بار نہاتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہیگا صحابہ نے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا یہی مثال ہے پانچوں نمازوں کی کہ اللہ تعالےٰ اس کی برکت سے گناہوں کو صاف کر دیتا ہے

عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ وَمَا يُبْقِي ذَلِكَ مِنَ الدَّرَنِ

ترجمہ۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچوں نمازوں کی مثال گہری بہتی نہر کے مانند ہے جو کسی کے دروازہ پر ہو اور وہ ہر روز اس میں پانچ بار نہاتا ہو۔ حسن نے کہا کہ اس پر کچھ میل باقی نہ رہے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو یا شام کو گیا مسجد میں اللہ تعالیٰ نے اسکی ضیافت تیار کی ہر صبح اور شام میں۔

بَاب فَضْلِ الْجُلُوسِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

صبح کے بعد اپنی نماز کی جگہ بیٹھنے اور مسجدوں کی فضیلت کا بیان

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ

ترجمہ۔ سماک بن حرب نے کہا کہ میں نے

سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيْرًا كَانَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُّصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ الصُّبْحَ اَوِ الْغَدَاةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَاْخُذُوْنَ فِيْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ

جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بہت۔ پھر کہا کہ آپ کی عادت مبارک تھی کہ اپنی نماز کی جگہ بیٹھے رہتے صبح کے بعد جب تک کہ آفتاب نہ نکلتا۔ پھر جب سورج نکلتا اُٹھ کھڑے ہوتے اور لوگ ذکر کیا کرتے تھے کفر کے زمانے کا اور ہنستے تھے اور آپ بھی مسکراتے رہتے۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ چکتے تو اپنی جگہ میں بیٹھے رہتے جب تک کہ آفتاب خوب نہ نکل آتا۔ عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَقُوْلَا حَسَنًا ترجمہ سماک سے بھی مروی ہے اسی اسناد سے مگر اس میں حسناً کا لفظ نہیں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مِهْرَانَ مَوْلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَسْوَاقُهَا

ترجمہ۔ عبد الرحمن جو مولیٰ ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شہروں میں پیاری جگہ اللہ کے نزدیک مسجدیں ہیں اور سب سے بری جگہ اللہ کے نزدیک بازار ہیں۔

فائدہ۔ بازاروں میں شیطان کا جھنڈا کھڑا ہوتا ہے۔ گالی گلوچ ایک دوسرے کو دیتے ہیں اور فسق و فجور کا زور و شور رہتا ہے۔ بخلاف اس کے مسجدوں میں ذکر الٰہی نماز روزہ۔ زہد و عبادت خوف خدا کا چرچا رہتا ہے۔

بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ — امامت کا مستحق کون ہے، اسکا بیان

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین شخص ہوں تو ایک ان میں سے امام ہو جائے۔ اور امامت کا زیادہ حقدار وہ ہے جو قرآن زیادہ پڑھا ہو۔ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ قَالَ الْأَشَجُّ فِي رِوَايَتِهِ مَكَانَ سِلْمًا سِنًّا۔

ترجمہ۔ ابو مسعود انصاری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قوم کی امامت وہ کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو۔ اگر قرآن میں برابر ہوں تو سنت زیادہ جانتا ہو۔ اگر سنت میں برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جو اسلام پہلے لایا ہو اور کسی کی حکومت کی جگہ میں جا کر اس کی امامت نہ کرے اور نہ اس کے گھر میں اس کی مسند پر بیٹھے مگر اس کے حکم سے اشج نے اسلام کی جگہ عمر کو ذکر کیا یعنی جس کی عمر زیادہ ہو۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً فَإِنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُمْ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ وَلَا فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَجْلِسْ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَكَ أَوْ بِإِذْنِهِ۔

ترجمہ۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ لوگوں کی امامت وہ کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو اور خوب قرآن پڑھتا ہو اگر قراءت میں برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جو عمر میں بڑا ہو۔ اور کسی کی امامت نہ کرے اس کے گھر میں اور نہ اس کی حکومت کی جگہ میں اور نہ بیٹھ اس کی مسند پر اسکے گھر میں جب تک وہ تجھے اجازت نہ دے یا فرمایا اس کی اجازت سے۔

عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا أَهْلَنَا فَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ

ترجمہ۔ مالک بن حویرث نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور ہم جوان جوان ہم سن تھے اور بیس دن آپ کی خدمت میں رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت مہربان اور نرم دل تھے۔ آپ نے معلوم کیا کہ ہم لوگ وطن کے مشتاق ہو گئے تو آپ نے پوچھا

وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ

کہ کن کن لوگوں کو تم اپنے وطن میں چھوڑ آئے اپنے عزیز و اقارب میں سے اور ہم نے آپ کو خبر دی تب آپ نے فرمایا تم اپنے وطن کو لوٹ جاؤ اور وہاں رہو اور لوگوں کو اسلام کی باتیں سکھاؤ بتاؤ۔ پھر جب نماز کا وقت آئے تو تم میں کا ایک شخص اذان دے اور جو تم میں عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

فائدہ - اس حدیث سے اذان اور جماعت اور امامت کا حکم ہوا۔ اور چونکہ وہ لوگ ہجرت اور علم میں برابر تھے لہٰذا آپ نے ان کو بھی حکم دیا کہ جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَاسٍ وَّنَحْنُ شَبَبَةٌ مُّتَقَارِبُوْنَ وَاقْتَصَّا جَمِيْعًا الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ

ترجمہ - مالک بن حویرث نے کہا کہ میں چند لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا جو ہم سن تھے اور حدیث کو آخر تک بیان کیا

عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَصَاحِبٌ لِّیْ فَلَمَّا اَرَدْنَا الْاِقْفَالَ مِنْ عِنْدِهٖ قَالَ لَنَا اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا۔

ترجمہ - مالک بن حویرث نے کہا کہ میں اور میرا ایک رفیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ پھر جب ہم نے آپ کے پاس سے لوٹنا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آئے تو اذان دینا اور اقامت کہنا اور تم میں کا جو بڑا ہو وہ امامت کرے۔

عَنْ خَالِدِ ابْنِ الْحَذَّاءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ الْحَذَّاءُ وَكَانَا مُتَقَارِبَيْنِ فِی الْقِرَاءَةِ

ترجمہ - خالد بن حذار نے اسی اسناد سے یہی روایت کی اور اس میں اتنا زیادہ کیا کہ حذار نے کہا کہ وہ دونوں قرارت میں برابر تھے۔

باب

اِسْتِحْبَابِ الْقُنُوْتِ فِیْ جَمِيْعِ الصَّلَوَاتِ اِذَا نَزَلَتْ بِالْمُسْلِمِيْنَ نَازِلَةٌ وَّالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ وَ اسْتِحْبَابِهٖ فِی الصُّبْحِ دَائِمًا وَبَيَانِ اَنَّ مَحَلَّهٗ بَعْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ فِی الرَّكْعَةِ الْاَخِيْرَةِ وَاسْتِحْبَابِ الْجَهْرِ بِهٖ

جب مسلمانوں پر کوئی بلا نازل ہو تو نمازوں میں بلند آواز سے قنوت پڑھنا اور اللہ کے ساتھ پناہ مانگنا مستحب ہے اور صبح کی نماز میں اسکا محل دوسری رکعت میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَاْسَهٗ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ ابْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ ابْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ ابْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِيْ يُوْسُفَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ثُمَّ بَلَغَنَا اَنَّهٗ تَرَكَ ذٰلِكَ لَمَّا اُنْزِلَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز فجر کی قرأت سے فارغ ہو جاتے اور سر مبارک رکوع سے اٹھاتے (یعنی دوسری رکعت میں) کہتے سمع اللہ سے آخر تک یعنی سنا اللہ نے جس نے اس کی حمد کی اے ہمارے رب سب تعریف تجھی کو ہے پھر کھڑے ہی کھڑے کہتے یا اللہ نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ (یہ سب مسلمان کفار کے ہاتھ میں قید تھے) اور نجات دے مومنوں میں سے ضعیف لوگوں کو (یعنی جو مکہ والوں کے ہاتھ میں دبے پڑے ہیں) یا اللہ (قبیلہ مضر پر اپنی سے روندھ دے اور ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی طرح قحط ڈال دے (جیسے مصر میں سات برس واقع ہوا تھا) یا اللہ لعنت کر لحیان اور رعل اور ذکوان اور عصیہ پر (جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی) پھر ہم کو خبر پہنچی کہ آپ نے یہ بد دعا موقوف کی جب یہ آیت اتری لیس لک الآیۃ یعنی اے نبی تم کو اس کام کا کچھ اختیار نہیں اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے چاہے انہیں عذاب کرے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

فائدہ۔ نووی نے کہا کہ اس حدیث سے قنوت کا دائماً استحباب ثابت ہوا اور اسکا محل آخر رکعت کے رکوع کے بعد معلوم ہوا اور جہر کا استحباب بھی ثابت ہوا جیسا کہ شافعی کا مذہب ہے۔ امام شافعی کا مذہب یہی ہے کہ نماز صبح میں قنوت پر دوام مسنون ہے باقی رہیں اور نمازیں اس میں تین قول ہیں۔ صحیح اور مشہور یہ ہے کہ جب بلائے عام نازل ہو جیسے اعدائے دین کا غلبہ یا قحط وہ یا تو تمام نمازوں میں امام قنوت پڑھے اور نہیں تو نہیں اور دوسرا قول یہ ہے کہ دونوں حالتوں میں قنوت پڑھے یعنی وبا وغیرہ ہو یا نہ ہو۔ تیسرا قول یہ ہے کہ کسی حالت میں نہ پڑھے۔ مگر صحیح وہی پہلا قول ہے اور رفع یدین اس میں مستحب ہے اور قنوت ختم کرنے کے بعد منہ پر ہاتھ نہ پھیرے اور بعضوں نے ہاتھ پھیرنا بھی مستحب کہا ہے اور صدر پر ہاتھ پھیرنے کو سب نے مکروہ کہا ہے۔ اور ادعیہ ماثورہ میں سے جو دعا جی چاہے پڑھے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاجْعَلْهَا

عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی روایت بیان کی کَسِنِي يُوسُفَ تک اور اس کے بعد کچھ ذکر نہیں کیا

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فِي صَلوٰةٍ شَهْرًا إِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ يَقُولُ فِي قُنُوتِهِ اَللّٰهُمَّ نَجِّ الْوَلِيدَ ابْنَ الْوَلِيدِ اَللّٰهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ ابْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ ابْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اَللّٰهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ الدُّعَاءَ بَعْدُ فَقُلْتُ أُرٰى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَرَكَ الدُّعَاءَ لَهُمْ قَالَ فَقِيلَ وَمَا تُرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوا

ترجمہ۔ ابوسلمہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ تک قنوت پڑھا۔ سمع اللہ لمن حمدہ تو اپنی قنوت میں کہتے یا اللہ چھوڑ دے ولید بن ولید کو۔ یا اللہ چھوڑ دے سلمہ بن ہشام کو یا اللہ چھوڑ دے عیاش بن ابی ربیعہ کو۔ یا اللہ چھوڑ دے ضعیف مومنوں کو۔ یا اللہ (قبیلہ) مضر کو سختی سے روند ڈال — یا اللہ ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ جیسا قحط ڈال۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ پھر میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اس کے بعد آپ نے دعا چھوڑ دی۔ تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہوں کہ آپ نے دعا چھوڑ دی۔ تو لوگوں نے کہا کہ دیکھتے نہیں ہو کہ جن کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کرتے تھے وہ تو آگئے (یعنی کافروں کے پاس سے چھوٹ آئے)

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذْ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ اَللّٰهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ إِلٰى قَوْلِهِ كَسِنِي يُوسُفَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ ترجمہ۔ ابوسلمہ کی روایت سے مروی ہے وہی مضمون جو اوپر گزرا مگر اس میں کَسِنِي يُوسُفَ کے بعد کچھ مذکور نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ وَاللهِ لَأُقَرِّبَنَّ بِكُمْ صَلوٰةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقْنُتُ فِي الظُّهْرِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلوٰةِ الصُّبْحِ وَيَدْعُو

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ واللہ میں تمہارے ساتھ ادا کروں نماز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے قریب ہو۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر اور عشاء اور صبح میں قنوت پڑھتے تھے

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ
کافروں پر لعنت کرتے تھے۔

اور مومنوں کے لئے دعا کرتے تھے اور

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِيْنَ قَتَلُوْا اَصْحَابَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ ثَلَاثِيْنَ صَبَاحًا يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَلِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ اَنَسٌ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِيْنَ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْاٰنًا قَرَأْنَاهُ حَتّٰى نُسِخَ بَعْدُ اَنْ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا اَنْ قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں پر بددعا کی جنہوں نے بیر معونہ کے لوگوں کو قتل کیا تھا تیس دن تک (یعنی تیس دن تک بددعا کی) بددعا کرتے تھے آپ رعل اور ذکوان اور لحیان اور عصیہ پر کہ انہوں نے اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن مقتولوں شہیدوں کے حال میں اُتارا جو بیر معونہ پر قتل ہوئے تھے۔ ہم نے اس آیت کو اُسی قرآن کی طرح پڑھا پھر منسوخ ہو گئی اَنْ بَلِّغُوْا سے آخر تک یعنی ہماری طرف سے ہماری قوم کو بشارت پہنچا دو کہ ہم اپنے پروردگار سے ملے اور وہ راضی ہوا ہم سے اور ہم اس سے راضی ہوئے۔

فائدہ۔ بیر معونہ بنی عامر اور بنی سلیم کے درمیان ایک زمین کا نام ہے۔ وہاں آپ نے قرآن کے ستر قاری بھیجے تھے۔ کافروں نے ان کو قتل کر دیا۔ ان کا مفصل قصہ ان شاء اللہ تعالیٰ کتاب القراءت میں آئے گا۔

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا

ترجمہ۔ محمد نے کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز میں قنوت پڑھا کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں بعد رکوع کے تھوڑی دیر

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَيَقُوْلُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز میں رکوع کے بعد ایک مہینہ تک قنوت پڑھا۔ رعل اور ذکوان پر کے لئے بددعا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ عصیہ نے اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فی صلوۃ الفجر یدعو علی عصیۃ

نماز فجر میں بعد رکوع کے ایک مہینہ تک قنوت پڑھا۔ بد دعا کرتے تھے آپ بنی عصیہ کے قبیلہ پر۔

عن عاصم عن انس قال سالتہ عن القنوت قبل الرکوع او بعد الرکوع فقال قبل الرکوع قال قلت فان ناسا یزعمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنت بعد الرکوع فقال انما قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شھرا یدعو علی اناس قتلوا اناسا من اصحابہ یقال لھم القراء

ترجمہ۔ عاصم نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ قنوت رکوع سے پہلے ہے یا بعد تو انہوں نے کہا کہ پہلے۔ میں نے کہا کہ بعض لوگ دعوی کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک قنوت پڑھا۔ آپ ان لوگوں پر بد دعا کرتے تھے جنہوں نے آپ کے چند اصحاب کو قتل کر دیا تھا جنہیں قاری کہا جاتا تھا۔

عن انس یقول ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجد علی سریۃ ما وجد علی السبعین الذین اصیبوا یوم بئر معونۃ کانوا یدعون القراء فمکث شھرا یدعو علی قتلتھم

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی چھوٹے لشکر کے لئے اس قدر غصہ ہوتے کبھی نہیں دیکھا جس قدر ان ستر صحابیوں کے لئے آپ غصہ ہوئے جو بیر معونہ میں شہید ہوئے کہ انہیں قاری کہتے تھے اور آپ ایک ماہ تک برابر ان کے قاتلوں پر بد دعا کرتے رہے۔

عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث یزید بعضھم علی بعض عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قنت شھرا یلعن رعلا وذکوان وعصیۃ عصوا اللہ ورسولہ عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ

ترجمہ ان کا کئی بار اوپر گزر چکا

عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنت شھرا یدعو علی احیاء من احیاء العرب ثم ترکہ

ترجمہ۔ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مہینہ تک قنوت پڑھا اور عرب کے کئی گھرانوں پر بد دعا کی پھر چھوڑ دیا۔

عن البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقنت فی الصبح والمغرب۔

ترجمہ۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح اور مغرب میں قنوت پڑھتے تھے۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ ترجمہ اس کا اوپر ہو چکا ہے۔

عَنْ خُفَافِ ابْنِ اِیْمَاءَ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃٍ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ بَنِیْ لِحْیَانَ وَرِعْلًا وَّذَکْوَانَ وَعُصَیَّۃَ عَصَوُا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا وَاَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ

ترجمہ۔ خفاف بن ایماء غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی نماز میں فرمایا یا اللہ لعنت کر بنی لحیان اور رعل اور ذکوان اور عصیہ پر کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ غفار کی اللہ مغفرت کرے اور سالم کو آفتوں سے بچائے۔

عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ خُفَافٍ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ خُفَافُ ابْنُ اِیْمَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا وَاَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ وَعُصَیَّۃُ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ بَنِیْ لِحْیَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَّذَکْوَانَ ثُمَّ وَقَعَ سَاجِدًا قَالَ خُفَافٌ فَجُعِلَتْ لَعْنَۃُ الْکَفَرَۃِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ۔

ترجمہ۔ حارث نے کہا کہ خفاف نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھایا اور کہا کہ غفار کو اللہ بخشے اور اسلم کو بچائے اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ یا اللہ لعنت کر بنی لحیان پر اور رعل اور ذکوان پر پھر سجدہ میں گئے۔ خفاف نے کہا کہ اسی وجہ سے کفار پر قنوت میں لعنت کی جاتی ہے۔

عَنْ خُفَافِ ابْنِ اِیْمَاءَ بِمِثْلِہٖ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَقُلْ فَجُعِلَتْ لَعْنَۃُ الْکَفَرَۃِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ۔

ترجمہ۔ خفاف سے وہی روایت مذکور ہے مگر اس میں یہ فقرہ نہیں کہ کفار پر اسی سبب سے لعنت کی جاتی ہے۔

بَابُ قَضَاءِ الصَّلٰوۃِ الْفَائِتَۃِ وَاسْتِحْبَابِ تَعْجِیْلِ قَضَائِھَا

قضا نماز کا بیان

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَۃِ خَیْبَرَ سَارَ لَیْلَۃً حَتّٰی اِذَا اَدْرَکَہُ الْکَرٰی عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اِکْلَاْ لَنَا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ خیبر سے لوٹے ایک رات کو چلے یہاں تک کہ جب آپ اونگھنے لگے آخر شب میں

اللَّيْلِ فَصَلَّى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهُ وَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ مُوَاجِهَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَهُمُ اسْتِيقَاظًا فَفَزِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِنَفْسِكَ فَقَالَ اقْتَادُوا فَاقْتَادُوا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوةَ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي قَالَ يُونُسُ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَأُهَا لِلذِّكْرٰى

اُترپڑے اور بلال سے کہا کہ تم ہمارا پہرہ دو آج کی رات تو بلال رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے رہے جتنی کہ ان کی تقدیر میں تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو گئے اور آپ کے اصحاب بھی ۔ پھر جب صبح قریب ہوئی بلال رضی اللہ عنہ نے مشرق کی طرف منہ کر کے اپنی اونٹنی پر ٹیکہ لگایا اور اُن کی آنکھ لگ گئی ۔ پھر نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی جاگے اور نہ بلال اور نہ اور کوئی شخص آپ کے اصحاب میں سے یہاں تک کہ اُن پر دھوپ پڑی ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے جاگے اور گھبرائے اور فرمایا اے بلال تو بلال نے عرض کی کہ میری جان کو بھی اسی نے پکڑ لیا جس نے آپ کی جان کو پکڑا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ ۔ آپ نے فرمایا اونٹوں کو ہانکو ۔ پھر تھوڑی دور اونٹوں کو ہانکا ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا اور بلال کو حکم کیا اور بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کی تکبیر کہی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی ۔ پھر جب نماز پڑھ چکے فرمایا جو بھول جائے نماز کو تو پڑھ لیوے جب یاد آئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری یاد کے لئے نماز قائم کرو ۔ یونس نے کہا کہ ابن شہاب اس آیت کو یوں پڑھتے أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِلذِّكْرٰى یعنی قائم کرو یادداشت کے لئے ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَّسْنَا مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيهِ

ترجمہ ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شب ہم آخر رات میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اُترے اور نہ جاگے یہاں تک کہ سورج نکل آیا تب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص اونٹ کی

الشَّيْطٰنُ قَالَ فَفَعَلْنَا ثُمَّ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ يَعْقُوْبُ ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ۔

نکیل پکڑے کہ یہ مکان ہے شیطان کا پھر ہم نے ایسا ہی کیا (یعنی اس میدان سے باہر ہو گئے) پھر پانی منگایا اور وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ اور یعقوب نے سجدہ کی بجائے صَلّٰی کہا پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور صبح کی فرض نماز ادا کی۔

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَاْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ وَاَنَا اِلٰى جَنْبِهٖ قَالَ فَنَعَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَالَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَاَتَيْتُهٗ فَدَعَمْتُهٗ مِنْ غَيْرِ اَنْ اُوْقِظَهٗ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى تَهَوَّرَ اللَّيْلُ مَالَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ قَالَ فَدَعَمْتُهٗ مِنْ غَيْرِ اَنْ اُوْقِظَهٗ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ السَّحَرِ مَالَ مَيْلَةً هِيَ اَشَدُّ مِنَ الْمَيْلَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ حَتّٰى كَادَ يَنْجَفِلُ فَاَتَيْتُهٗ فَدَعَمْتُهٗ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ مَتٰى كَانَ هٰذَا مَسِيْرَكَ مِنِّيْ قُلْتُ مَا زَالَ هٰذَا مَسِيْرِيْ مُنْذُ اللَّيْلَةِ قَالَ حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهٖ نَبِيَّهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَانَا نَخْفٰى عَلَى النَّاسِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرٰى مِنْ اَحَدٍ قُلْتُ هٰذَا رَاكِبٌ ثُمَّ قُلْتُ هٰذَا رَاكِبٌ اٰخَرُ حَتَّى اجْتَمَعْنَا فَكُنَّا سَبْعَةَ رَكْبٍ قَالَ فَمَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم پر خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ تم آج زوال کے بعد اور اپنی ساری رات چلو گے۔ اگر خدا نے چاہا تو کل صبح پانی پر پہنچو گے۔ پس لوگ اس طرح چلے کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے جاتے تھے یہاں تک کہ آدھی رات ہو گئی اور میں آپ کے بازو پر تھا اور آپ اونگھنے لگے اور اپنی سواری پر سے جھکے (یعنی غلبہ خواب سے) اور میں نے آکر آپ کو ٹیکہ دیا (یعنی تاکہ نہ گر پڑیں) بغیر اس کے کہ میں آپ کو جگاؤں یہاں تک کہ آپ پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے پھر چلے یہاں تک کہ جب بہت رات گذر گئی پھر آپ جھکے اور میں نے پھر ٹیکہ دیا بغیر اس کے کہ آپ کو جگاؤں یہاں تک کہ آپ پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے پھر چلے یہاں تک کہ آخر سحر کا وقت ہو گیا۔ پھر ایک بار بہت جھکے کہ اگلے دو بار سے بھی زیادہ کہ قریب تھا کہ گر پڑیں پھر میں آیا اور آپ کا تھمنا بن گیا پھر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی کہ ابو قتادہ۔ آپ نے فرمایا کہ

عليه وسلم عن الطريق فوضع راسه ثم قال احفظوا علينا صلوتنا فقال اول من استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم والشمس في ظهره قال فقمنا فزعين ثم قال اركبوا فركبنا فسرنا حتى اذا ارتفعت الشمس نزل ثم دعا بميضاة كانت معي فيها شيء من ماء قال فتوضا منها وضوءا دون وضوء قال وبقي فيها شيء من ماء ثم قال لابي قتادة احفظ علينا ميضاتك فسيكون لها نبا ثم اذن بلال بالصلوة فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين ثم صلى الغداة فصنع كما يصنع كل يوم قال وركب رسول الله صلى الله عليه وسلم وركبنا معه قال فجعل بعضنا يهمس الى بعض ما كفارة ما صنعنا بتفريطنا في صلوتنا ثم قال اما لكم في اسوة ثم قال انه ليس في النوم تفريط انما التفريط على من لم يصل الصلوة حتى يجيء وقت الصلوة الاخرى فمن فعل ذلك فليصلها حين ينتبه لها فاذا كان الغد فليصلها عند وقتها ثم قال ما ترون الناس صنعوا قال ثم قال اصبح الناس فقدوا نبيهم فقال ابوبكر وعمر رضي الله عنهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بعدكم لم يكن ليخلفكم وقال الناس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بين ايديكم فان يطيعوا ابا بكر وعمر رضي الله عنهما يرشدوا قال فانتهينا الى الناس حين

تم کب سے میرے ساتھ اس طرح چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں رات سے آپ کے ساتھ اسی طرح چل رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے جیسے تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا تم ہم کو دیکھتے ہو کہ ہم لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں پھر آپ نے فرمایا کہ تم کسیکو دیکھتے ہو میں نے کہا یہ ایک سوار ہے پھر کہا یہ ایک اور سوار ہے یہاں تک کہ ہم سات سوار جمع ہو گئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ ایک طرف الگ ہوئے اور اپنا سر زمین پر رکھا (یعنی سونے کو) اور فرمایا کہ تم لوگ ہماری نماز کا خیال رکھنا (یعنی نماز کے وقت جگا دینا) پھر پہلے جو جاگے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تھے اور آفتاب آپ کی پیٹھ پر آگیا۔ پھر ہم لوگ گھبرا کر اٹھے اور آپ نے فرمایا سوار ہو۔ پھر چلے یہاں تک کہ جب دھوپ چڑھ گئی اور آپ اترے اپنا وضو کا لوٹا منگوایا جو میرے پاس تھا اور اس میں تھوڑا سا پانی تھا پھر آپ نے اس سے وضو کیا (جو اور وضوؤں سے کم تھا یعنی بہت قلیل پانی سے بہت جلد) اور اس میں تھوڑا سا پانی باقی رہ گیا۔ پھر ابو قتادہ سے فرمایا کہ ہمارے لوٹے کو رکھ چھوڑو

امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ وَهُمْ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْنَا عَطِشْنَا فَقَالَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ ثُمَّ قَالَ أَطْلِقُوا لِي غُمَرِي قَالَ وَدَعَا بِالْمِيضَأَةِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَأَبُو قَتَادَةَ يَسْقِيهِمْ فَلَمْ يَعْدُ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِيضَأَةِ تَكَابُّوا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسِنُوا الْمَلَأَ كُلُّكُمْ سَيَرْوَى قَالَ فَفَعَلُوا فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَأَسْقِيهِمْ حَتَّى مَا بَقِيَ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ صَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّينَ رِوَاءً قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبَاحٍ إِنِّي لَأُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي مَسْجِدِ الْجَامِعِ إِذْ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ انْظُرْ أَيُّهَا الْفَتَى كَيْفَ تُحَدِّثُ فَإِنِّي أَحَدُ الرَّكْبِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ قَالَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ حَدِّثْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِحَدِيثِكُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ الْقَوْمَ فَقَالَ عِمْرَانُ لَقَدْ شَهِدْتُ تِلْكَ

کہ اس کی ایک عجیب کیفیت ہو گی۔ پھر بلال نے نماز کی اذان کہی۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی پھر صبح کی فرض نماز ادا کی اور ویسے ہی ادا کی جیسے ہر روز ادا کرتے ہیں۔ اور آپ بھی اور ہم بھی آپ کے ساتھ سوار ہوئے۔ پھر ہم میں سے ہر ایک چپکے چپکے کہتا تھا کہ آج ہمارے اس قصور کا کیا اتارا ہو گا جو ہم نے نماز میں قصور کیا۔ تب آپ نے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کا پیشوا نہیں ہوں۔ پھر فرمایا کہ سونے میں کیا قصور ہے۔ قصور تو یہ ہے کہ ایک آدمی نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ نماز کا دوسرا وقت آ جائے (یعنی جاگتے میں قضا کر دے)۔ پھر جو ایسا کرے (یعنی اس کی نماز قضا ہو جائے) تو لازم ہے کہ جب ہوشیار ہو ادا کرے۔ پھر جب دوسرا دن آئے تو اپنی نماز اوقات متعینہ پر ادا کرے۔ (یعنی یہ نہیں کہ ایک بار قضا ہو جانے سے نماز کا وقت ہی بدل جائے) پھر فرمایا کہ تم کیا خیال کرتے ہو کہ لوگوں نے کیا کیا ہو گا پھر فرمایا کہ لوگوں نے جب صبح کی تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پایا۔ تب ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے پیچھے ہوں گے۔

اللَّيْلَةَ وَمَا شَعَرْتُ اَنَّ اَحَدًا اَحْفَظَهُ كَمَا حَفِظْتَهُ۔

آپ ایسے نہیں کہ تمہیں پیچھے چھوڑ جائیں اور لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے آگے ہیں۔ پھر وہ لوگ اگر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی بات مانتے تو سیدھی راہ پاتے (یہ خبر آپ نے معجزہ کے طور پر دیدی) راوی نے کہا کہ پھر ہم لوگوں تک پہنچے یہاں تک کہ دن چڑھ گیا اور ہر چیز گرم ہوگئی اور لوگ کہنے لگے اے اللہ کے رسول ہم تو مر گئے اور پیاسے ہوگئے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ تم نہیں مرے۔ پھر فرمایا کہ ہمارا چھوٹا پیالہ لاؤ اور وہ لوٹا منگوایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی ڈالنے لگے اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو پانی پلانے لگے۔ پھر جب ہی لوگوں نے دیکھا کہ پانی ایک لوٹا ہی بھرا ہے تو لوگ گرے اس پر (یعنی ہر شخص ڈرنے لگا کہ پانی تھوڑا ہے کہیں محروم نہ رہ جاؤں) تب آپ نے فرمایا اچھی طرح آہستگی سے لیتے رہو تم سب سیراب ہو جاؤ گے۔ غرض کہ پھر لوگ اطمینان سے لینے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی ڈالتے تھے اور میں پلاتا تھا یہاں تک کہ کوئی باقی نہ رہا میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا۔ (راوی نے) کہا کہ پھر ڈالا اور مجھ سے فرمایا کہ پیو۔ میں نے عرض کیا کہ میں نہ پیوں گا جب تک آپ نہ پئیں اے رسول اللہ کے۔ آپ نے فرمایا قوم کا پلانے والا سب کے آخر میں پیتا ہے۔ پھر میں نے پیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا (راوی نے) کہا پھر لوگ پانی پر خوش خوش اور آسودہ پہنچے (راوی نے) کہا کہ عبداللہ بن رباح نے کہا کہ میں لوگوں سے یہی حدیث روایت کرتا تھا جامع مسجد میں کہ عمران بن حصین نے کہ غور کرو اے جوان پٹھے کہ تم کیا کہتے ہو؟ اس لئے کہ میں بھی اس رات کا ایک سوار تھا۔ تو میں نے کہا تم اس بات سے خوب واقف ہو گے۔ انہوں نے کہا کہ تم کس قوم سے ہو۔ میں نے کہا کہ میں انصار میں سے ہوں۔ انہوں نے کہا تو تم اپنی حدیثوں کو خوب جانتے ہو۔ پھر میں نے لوگوں سے پوری روایت بیان کی۔ تب عمران نے کہا کہ میں بھی اس رات حاضر تھا مگر میں نہیں جانتا کہ جیسا تم نے یاد رکھا ایسا اور کسی نے یاد رکھا ہو۔

فائدہ۔ نووی نے کہا کہ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی معجزے مذکور ہوئے۔ **ایک** یہ کہ آپ کا یہ خبر دینا کہ اس لوٹے سے عجیب کیفیت ظاہر ہوگی اور ویسا ہی ہوا کہ سینکڑوں آدمی اس سے سیراب ہوئے۔ **دوسرا** یہ کہ تھوڑے پانی کا بہت ہو جانا۔ **تیسرا** آپ کا یہ فرمانا کہ تم سب سیراب اور آسودہ ہو جاؤ گے اور ایسا ہی ہوا۔ **چوتھا** آپ کا یہ خبر دینا کہ ابو بکر اور عمر نے یوں کہا اور اور لوگوں نے یہ کہا اور ایسا ہی کہا تھا۔ **پانچواں** یہ کہ آپ نے خبر دی کہ آج کی رات رات بھر چلو گے اور صبح کو پانی پر پہنچو گے۔ اور ایسا ہی ہوا۔ عـسـن

عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَأَدْلَجْنَا لَيْلَتَنَا حَتّٰى إِذَا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ عَرَّسْنَا فَغَلَبَتْنَا أَعْيُنُنَا حَتّٰى بَزَغَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَّا أَبُوبَكْرٍ وَكُنَّا لَا نُوقِظُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ إِذَا نَامَ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَامَ عِنْدَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ وَرَأَى الشَّمْسَ قَدْ بَزَغَتْ قَالَ ارْتَحِلُوا فَسَارَ بِنَا حَتّٰى إِذَا ابْيَضَّتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَلّٰى بِنَا الْغَدَاةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ فَصَلّٰى ثُمَّ عَجَّلَنِي فِي رَكْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ نَطْلُبُ الْمَاءَ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ أَيْهَاهْ أَيْهَاهْ لَا مَاءَ لَكُمْ قُلْنَا فَكَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ مَسِيرَةُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قُلْنَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا شَيْئًا حَتّٰى انْطَلَقْنَا بِهَا فَاسْتَقْبَلْنَا بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ

ترجمہ۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھا سو ایک رات شب کو ہم چلے یہاں تک کہ جب آخر رات ہوئی اُترے اور ہماری آنکھ لگ گئی یہاں تک کہ دھوپ نکل آئی۔ سو سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ جاگے اور ہماری عادت تھی کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نیند سے نہیں جگاتے تھے (کہ شاید وحی نہ اترتی ہو) جب تک کہ آپ خود نہ جاگیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جاگے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھڑے ہو کر بلند آواز سے اللہ اکبر کہنے لگے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگے۔ پھر جب آپ نے سر اٹھایا اور سورج کو دیکھا کہ نکل آیا تب فرمایا کہ چلو اور ہمارے ساتھ آپ بھی چلے یہاں تک کہ جب دھوپ صاف ہو گئی ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑھی اور ایک شخص جماعت سے الگ رہا کہ اس نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اس سے فرمایا کہ تم کیوں ہمارے ساتھ نماز کے ادا کرنے سے باز رہے۔ اُس نے عرض کی کہ اے اللہ کے نبی مجھے جنابت ہو گئی ہے۔ سو اس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا تو اس نے خاک پر تیمم کیا اور نماز پڑھی۔ پھر آپ نے چند سواروں کے ساتھ مجھے آگے دوڑایا کہ ہم پانی ڈھونڈھیں اور ہم بہت پیاسے ہو گئے تھے۔ پھر ہم چلے جاتے تھے کہ ایک عورت کو دیکھا کہ اپنے دونوں پیر لٹکائے دو پکھالوں پر بیٹھی چلی جاتی ہے (یعنی اونٹ پر) تو ہم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ
مِثْلَ الَّذِي أَخْبَرَتْنَا وَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا مُوتِمَةٌ
لَهَا صِبْيَانٌ أَيْتَامٌ فَأَمَرَ بِرَاوِيَتِهَا فَأُنِيخَتْ
فَمَجَّ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ الْعُلْيَاوَيْنِ ثُمَّ بَعَثَ
بِرَاوِيَتِهَا فَشَرِبْنَا وَنَحْنُ أَرْبَعُونَ رَجُلًا
عِطَاشًا حَتّٰى رَوِينَا وَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ
مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ وَغَسَّلْنَا صَاحِبَنَا غَيْرَ أَنَّا
لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنْضَرِجُ مِنَ
الْمَاءِ يَعْنِي الْمَزَادَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوا
مَا كَانَ عِنْدَكُمْ فَجَمَعْنَا لَهَا مِنْ كِسَرٍ وَ
تَمْرٍ وَصَرَّ لَهَا صُرَّةً فَقَالَ لَهَا اذْهَبِي
فَأَطْعِمِي هٰذَا عِيَالَكِ وَاعْلَمِي أَنَّا
لَمْ نَرْزَأْ مِنْ مَائِكِ شَيْئًا فَلَمَّا أَتَتْ أَهْلَهَا
قَالَتْ لَقَدْ لَقِيتُ أَسْحَرَ الْبَشَرِ أَوْ إِنَّهُ
لَنَبِيٌّ كَمَا زَعَمَ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ ذَيْتَ وَ
ذَيْتَ فَهَدَى اللّٰهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ
فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا

اس سے کہا کہ پانی کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ
بہت دور ہے بہت دور ہے تم کو پانی نہیں
مل سکتا۔ ہم نے کہا کہ تیرے گھر والوں سے
پانی کتنی دور ہے۔ اُس نے کہا ایک رات دن
کا راستہ ہے۔ پھر ہم نے کہا چل تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس۔ اُس نے کہا کہ
رسول اللہ کیا ہیں۔ غرض ہم اسے مجبور کر کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے
لے آئے اور آپ نے اس کا حال پوچھا سو
میں نے آپ کو اس کے حال سے خبر دی جیسی
اُس نے خبر دی تھی اور میں نے کہا کہ وہ
یتیموں والی ہے اور اس کے پاس کئی بچے
بن باپ کے ہیں۔ غرض آپ نے فرمایا کہ
اس کے اونٹ کو بٹھایا جائے۔ سو وہ بٹھایا گیا
اور آپ نے اس پکھالوں کے اوپر کے
دہانوں میں کلی کی اور اونٹ کو پھر کھڑا کر دیا
پھر ہم سب نے پانی پیا اور ہم سب چالیس آدمی
تھے بہت پیاسے یہاں تک کہ ہم سب آسودہ ہو گئے اور اپنے ساتھ کی سب مشکیں اور چھاگلیں
بھر لیں اور جس رفیق کو جنابت تھی اُنکو بھی نہلوایا مگر کسی اونٹ کو پانی نہیں پلایا اور اس کی
پکھالیں ویسی ہی پانی سے پھٹی پڑتی تھیں۔ پھر فرمایا تم میں سے جس کے پاس کچھ ہو لاؤ۔ سو
ہم نے بہت سے ٹکڑوں اور کھجوروں کو جمع کیا اور آپ نے اس کی ایک پوٹلی باندھی اور اُس
نیک بخت سے فرمایا کہ یہ لے جاؤ اور اپنے بچوں کو کھلا اور جان لے کہ ہم نے تیرا پانی کچھ نہیں
گھٹایا۔ پھر جب وہ اپنے گھر پہنچی تو کہنے لگی کہ آج میں اس بڑے جادوگر آدمی سے ملی یا بیشک
وہ نبی ہے جیسا دعویٰ کرتا ہے اور آپ کا سارا معجزہ بیان کیا کہ یہ یہ گذرا۔ سو اللہ تعالیٰ نے
اُس گاؤں بھر کو اُس عورت کی وجہ سے ہدایت کی اور وہ بھی اسلام لائی اور گاؤں والے
بھی اسلام لائے۔

فائدہ۔ اس حدیث میں بڑا معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور نرم دلی
اور آپ کی سخاوت اور پانی نہ ملنے کے وقت تیمم کے جواز کا اور یہ بھی کہ جنبی کو جب پانی ملے
غسل کرے خواہ نماز کا وقت ہو یا نہ ہو۔

عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَسَرَيْنَا لَيْلَةً حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ قُبَيْلَ الصُّبْحِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ الَّتِيْ لَا وَقْعَةَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ اَحْلٰى مِنْهَا فَمَا اَيْقَظَنَا اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ سَلْمِ ابْنِ زَرِيْرٍ وَزَادَ وَنَقَصَ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَاٰى مَا اَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ اَجْوَفَ جَلِيْدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيْرِ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشِدَّةِ صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا اِلَيْهِ الَّذِيْ اَصَابَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ضَيْرَ ارْتَحِلُوْا وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ۔

ترجمہ۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلے یہاں تک کہ جب آخر رات ہوئی اور صبح قریب ہوئی تو پڑ گئے اور اُس پڑنے سے مسافر کو کوئی نیند مزیدار نہیں۔ پھر نہ جگایا ہم کو مگر دھوپ کی گرمی نے اور بیان کی روایت مثل روایت سلم بن زریر کے (یعنی جو ابھی اوپر گزری) اور اس میں یہ بھی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ جاگے اور لوگوں کا حال دیکھا اور وہ بڑی آواز والے قوی تھے۔ غرض انہوں نے اللہ اکبر کہنا شروع کیا اور آواز بلند کی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی بلند آواز سے جاگ اُٹھے پھر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگے تو لوگوں نے اپنا حال عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں چلو۔ اور آخر تک روایت بیان کی

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ قَتَادَةُ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو نماز کو بھول جائے تو جب یاد آئے ادا کرلے یہی اس کا کفارہ ہے۔ قتادہ نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور قائم کر تو نماز میرے یاد کرنے کو۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت بیان کی مگر اس میں کفارہ کا ذکر نہیں کیا

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا ترجمہ اس کا اوپر گزرا۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ غَفَلَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی سو جائے یا نماز سے غافل ہو جائے تو چاہیے کہ جب یاد کرے پڑھ لے اس لئے

کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قائم کرو نماز کو میری یاد کے لئے۔

كِتَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِيْنَ مسافر کی نماز کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِيْ صَلٰوةِ الْحَضَرِ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا فرض ہوئی نماز دو۔ دو رکعت حضر میں بھی اور سفر میں بھی۔ پھر سفر کی نماز ویسی ہی رہی اور حضر کی بڑھادی گئی۔

فائدہ۔ نووی نے کہا کہ امام شافعی اور مالک بن انس اور اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ قصر اور پورا پڑھنا نماز کا سفر میں دونوں جائز ہیں مگر قصر افضل ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ پورا پڑھنا افضل ہے اور مذہب صحیح اور مشہور یہی ہے کہ قصر افضل ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثروں کا مذہب یہ ہے کہ قصر واجب ہے اور پورا پڑھنا جائز ہی نہیں اور ان کی دلیل یہی حدیث ہے اور یہ بھی دلیل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور آپ کے صحابہ کا فعل یہی تھا کہ وہ سفر میں قصر کیا کرتے تھے۔ اور شافعیہ کے نزدیک وہ روایتیں دلیل ہیں جنمیں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں جو اصحاب ہوتے تھے اُن میں کوئی پوری پڑھتا کوئی قصر کرتا کوئی روزہ رکھتا کوئی افطار کرتا اور ایک دوسرے پر طعن نہ کرتا۔ اور یہ روایتیں صحیح مسلم وغیرہ میں وارد ہو چکی ہیں اور حضرت عثمانؓ ہمیشہ پوری نماز پڑھا کرتے اور ایسی ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو سب مجتہدوں کی ماں ہیں اور اللہ کے اس قول کے ظاہر معنے بھی یہی ہیں فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ۔ اور جو لوگ پوری نماز کے جواز کے سفر میں قائل ہوئے ہیں انہوں نے حضرت عائشہؓ کی اس روایت کا جواب یہ دیا ہے کہ فرض ہوئیں دو رکعتیں یعنی جو ارادہ کرے کہ ان ہی دو رکعت پر اقتصار کرے۔ اور ہم جواز اتمام کے اگر قائل ہوں تو سب روایتوں میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ حِيْنَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَتَمَّهَا فِي الْحَضَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيْضَةِ الْاُوْلٰى

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا اللہ نے فرض کی نماز دو رکعت پھر بڑھادی حضر میں اور اتنی ہی رکھی سفر میں جتنی کہ پہلے فرض ہوئی تھی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الصَّلٰوةَ اَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ فِي السَّفَرِ قَالَ

ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔ زہری نے کہا کہ میں نے عروہ سے پوچھا کہ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سفر میں پوری نماز کیوں پڑھتی تھیں (یعنی ان کے نزدیک تو دو ہی رکعت فرض تھی)

إِنَّهَا تَأَوَّلَتْ كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

تب انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہی تاویل کی جو تاویل کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (یعنی وہ بھی پوری پڑھتے تھے جیسا کہ ہم اوپر کہہ آئے ہیں۔)

عَنْ يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ

ترجمہ۔ یعلیٰ بن امیہ نے کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اللہ تو فرماتا ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر قصر کرو تم نماز میں اگر خوف ہو تم کو کہ کافر لوگ ستاویں گے اور اب تو لوگ امن میں ہو گئے (یعنی اب قصر کیا ضروری ہے) تو انہوں نے کہا کہ مجھے بھی یہی تعجب ہوا جیسے تم کو تعجب ہوا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کو پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ نے تم کو صدقہ دیا تو اس کا صدقہ قبول کرو (یعنی بغیر خوف کے بھی سفر میں قصر کرو)۔

فائدہ۔ یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو قصر کو فضل یا واجب کہتے ہیں۔

عَنْ يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ إِدْرِيْسَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان حضر میں چار رکعت مقرر کر دی اور سفر میں دو اور خوف میں ایک۔

فائدہ۔ نووی نے کہا کہ سلف کے ایک گروہ نے اسی قول پر عمل کیا ہے کہ خوف کے وقت ایک رکعت ادا کی ہے چنانچہ حسن اور ضحاک اور اسحاق بن راہویہ کا یہی مذہب ہے اور امام شافعی اور مالک اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ صلوٰۃ خوف صلوٰۃ امن کے برابر ہے یعنی حضر میں چار اور سفر میں دو رکعتیں اور ایک رکعت ان لوگوں کے نزدیک کسی حال میں روا نہیں۔ اور انہوں نے اس قول کا جواب یہ دیا ہے کہ ایک رکعت سے مراد وہ رکعت ہے جو امام کے ساتھ ادا ہوتی ہے اور دوسری الگ پڑھ لی جاتی ہے جیسا کہ روایات صحیحہ میں نماز خوف کا انداز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ اور اس تاویل سے اُن حدیثوں میں اور اس قول میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى فَرَضَ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ وَعَلَى الْمُقِيْمِ أَرْبَعًا وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ مُوْسَى ابْنِ سَلَمَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ

ترجمہ۔ موسیٰ بن سلمہ سے مروی ہے کہ میں نے

ابنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ أُصَلِّي إِذَا كُنْتُ بِمَكَّةَ إِذَا لَمْ أُصَلِّ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن عباس سے پوچھا کہ جب میں مکہ میں ہوں (یعنی سفر میں) اور امام کے ساتھ نماز نہ ہو تو انہوں نے فرمایا کہ دو رکعت ادا کرنی سنت ہے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (ابو القاسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیت ہے)

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيْقِ مَكَّةَ قَالَ فَصَلّٰى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ وَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتّٰى جَاءَ رَحْلَهُ وَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهُ فَحَانَتْ مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ نَحْوَ حَيْثُ صَلّٰى فَرَاٰى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُوْنَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتْمَمْتُ صَلٰوتِيْ يَا ابْنَ أَخِيْ إِنِّيْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَصَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

ترجمہ۔ حفص بن عاصم نے کہا کہ میں مکہ کی راہ میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تھا تو انہوں نے ہم کو ظہر کی دو رکعت پڑھائیں۔ پھر آئے اور ہم بھی ان کے ساتھ آئے یہاں تک کہ اپنے اترنے کی جگہ پہنچے اور بیٹھ گئے اور ہم بھی انکے ساتھ بیٹھ گئے تو ان کی نگاہ اس طرف پڑی جہاں نماز پڑھی تھی تو کچھ لوگوں کو کھڑے دیکھا پوچھا یہ کیا کرتے ہیں۔ میں نے کہا سنتیں پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھے سنت پڑھنی ہوتی تو میں نماز ہی پوری پڑھتا (یعنی فرض پورے کرتا) پھر کہا اے میرے بھتیجے! میں سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہا تو آپ نے دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ اور ابو بکر رض کے ساتھ رہا تو انہوں نے دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی وفات دی۔ اور حضرت عمر رض کے ساتھ رہا تو انہوں نے بھی دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھیں یہاں تک کہ اللہ نے ان کو بھی وفات دی اور حضرت عثمان رض کے ساتھ رہا تو انہوں نے دو سے زیادہ نہ پڑھیں یہاں تک کہ اللہ نے ان کو بھی وفات دی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال اچھی ہے۔

فائدہ۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ سنتوں کا پڑھنا سفر میں سنت نہیں ہے بلکہ علماء نے اسے مکروہ کہا ہے چنانچہ ابن عمر رض کا اور دیگر علماء کا مذہب یہی ہے۔ اور امام شافعی اور جمہور نے کہا ہے کہ سفر میں سنت کا حکم نفل کا ہو جاتا ہے۔ اور عبد اللہ بن عمر نے یہ جو کہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آخر عمر تک دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھیں حالانکہ دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ وہ سفر میں پوری نماز پڑھتے تھے۔ سو تفصیل اس کی یہ ہے کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ

وہ اپنی خلافت کے چھ برس بعد نماز کو پورا پڑھنے لگے۔ اور ایک روایت میں آٹھ برس مروی ہوئے ہیں۔ اور یہ پورا پڑھنا ان کا منٰی میں تھا۔ باقی غیر منٰی میں وہ بھی دو پڑھتے رہے۔ پس عبداللہ بن عمر نے شاید یہ مراد لی کہ غیر منٰی میں دو ہی پڑھتے تھے۔

عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَعُودُنِي قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنِ السُّبْحَةِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمَا رَأَيْتُهُ يُسَبِّحُ وَلَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتْمَمْتُ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ترجمہ حفص نے کہا کہ میں ایک بار بیمار ہوا اور ابن عمر میری بیمار پرسی کو آئے تو میں نے ان سے سفر میں سنتوں کے پڑھنے کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں رہا اور کبھی آپ کو سنت پڑھتے نہیں دیکھا اگر مجھے سنت پڑھنی ہوتی تو میں فرض ہی پورے کرتا۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال اچھی ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعت۔

فائدہ۔ ذوالحلیفہ مدینہ سے چھ میل ہے اور بعضوں نے کہا سات میل ہے اور اہل ظاہر کا یہی مذہب ہے کہ سفر خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا قصر جائز ہے۔ اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جب تک دو منزل کا سفر نہ ہو قصر روا نہیں۔ اور ابو حنیفہ رح کا اور ایک گروہ کا مذہب یہ ہے کہ تین منزل کا سفر ضروری ہے اور انہوں نے آثار صحابہ پر اعتماد کیا ہے۔ اور جمہور وغیرہ نے اس حدیث کا جواب اہل ظاہر کو یوں دیا ہے کہ ذوالحلیفہ میں جب آپ تشریف لائے تو حج کا ارادہ تھا۔ غرض وہ منتہائے سفر نہ تھا بلکہ آپ کا ارادہ مکہ کا تھا اور شروع ہوتا ہے قصر جب کہ مسافر اپنے شہر کے مکانوں سے باہر ہو جائے اور آبادی کی حد سے نکل جائے یا اہل خیمہ اپنے خیموں سے باہر ہو جائیں مگر ایک ضعیف روایت میں امام مالک رح سے مروی ہے کہ جب تک تین میل نہ جاسکے قصر روا نہیں ہے اور عطاء سے اور ایک جماعت اصحاب ابن مسعود سے مروی ہے کہ جب ارادہ سفر کا ہو شہر سے نکلنے سے بیشتر بھی قصر روا ہے۔ اور مجاہد کا مذہب یہ ہے کہ جس دن نکلے اس دن کی رات جب تک نہ آئے تب تک قصر روا نہیں ہے۔ مگر یہ سب روایتیں سلف و خلف کے اتفاق کے خلاف ہیں۔ صحیح یہی ہے کہ بعد خروج قصر روا ہے اور سفر کی کوئی حد بروایت صحیح شارع سے مروی نہیں ہے اور ظاہریہ کے مذہب کی مؤید بہت روایات معلوم ہوتی ہیں۔

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِا

لمدِينَةِ اَربعًا وَّصَلَّيتُ مَعَهُ العَصرَ بِذِي الحُلَيفَةِ رَكعَتَينِ۔ ترجمہ مضمون اسکا بھی وہی ہے جو اوپر کی روایت میں گذرا۔

عَن يَحيَى ابنِ يَزِيدَ الهُنَائِي قَالَ سَأَلتُ اَنَسَ ابنَ مَالِكٍ عَن قَصرِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ اَميَالٍ اَو ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ شُعبَةُ الشَّاكُّ صَلَّى رَكعَتَينِ۔

ترجمہ۔ یحیی بن یزید نے کہا میں نے انس بن مالک سے نماز کے قصر کا حال پوچھا تو انہوں نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین میل یا تین فرسخ نکلتے، شعبہ کو اس میں شک ہے تو دو رکعت پڑھتے۔

فائدہ۔ میل اونٹ کے چار ہزار قدم ہیں اور صاحب برہان نے لکھا ہے کہ میل چار ہزار گز ہے اور ہر گز چھ مٹھی کا ہے۔ اور صاحب سراج نے لکھا ہے کہ میل چار ہزار گز ہے اور ہر گز چوبیس انگل کا اور فرسخ تین میل کو کہتے ہیں۔ اور مراد انس کی یہ ہے کہ جب بستی سے تین میل دور ہو جاتے تب قصر کرتے۔ مگر یہ روایات قرآن کے خلاف ہیں اس لئے کہ منطوق قرآ یہ ہے کہ جو مسافر ہو قصر کرے اور جب آدمی بستی سے باہر ہوا مسافر کہلایا خواہ ایک میل بھی بڑھ گیا ہو پس اس کو قصر روا ہو گیا ہے۔

عَن جُبَيرِ ابنِ نُفَيرٍ قَالَ خَرَجتُ مَعَ شُرَحبِيلَ ابنِ السِّمطِ اِلٰى قَريَةٍ عَلٰى رَاسِ سَبعَةَ عَشَرَ اَو ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيلًا فَصَلّٰى رَكعَتَينِ فَقُلتُ لَهُ فَقَالَ رَاَيتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنهُ صَلّٰى بِذِي الحُلَيفَةِ رَكعَتَينِ فَقُلتُ لَهُ فَقَالَ اِنَّمَا اَفعَلُ كَمَا رَاَيتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَفعَلُ

ترجمہ۔ جبیر نے کہا میں شرحبیل بن سمط کے ساتھ ایک گاؤں گیا کہ وہ سترہ یا اٹھارہ میل تھا تو انہوں نے دو رکعت پڑھیں اور کہا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ انہوں نے ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھیں اور میں نے انکو ٹوکا تو انہوں نے کہا میں ویسا ہی کرتا ہوں جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

عَن شُعبَةَ بِهٰذَا الاِسنَادِ وَقَالَ عَنِ ابنِ السِّمطِ وَلَم يُسَمِّ شُرَحبِيلَ وَقَالَ اِنَّهُ اَتٰى اَرضًا يُقَالُ لَهَا دُومِينُ مِن حِمصَ عَلٰى رَاسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيلًا۔ ترجمہ۔ شعبہ نے اسی اسناد سے روایت کی اور کہا کہ روایت ہے ابن سمط سے اور شرحبیل کا نام نہیں لیا اور کہا کہ وہ ایک زمین میں گئے جسے دُومین کہتے ہیں اور وہ حمص سے اٹھارہ میل ہے (مراد یہ ہے کہ وہاں قصر کیا)

عَن اَنَسِ ابنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِنَ المَدِينَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى رَكعَتَينِ رَكعَتَينِ حَتّٰى رَجَعَ قُلتُ كَم اَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشرًا

ترجمہ۔ انسؓ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کو نکلے اور آپ دو دو رکعت پڑھتے رہے یہاں تک کہ لوٹے میں نے کہا مکہ میں کب تک رہے کہا دس روز۔

فائدہ۔ اس حدیث میں حجۃ الوداع کا ذکر ہے اور آپ چوتھی تاریخ مکہ میں داخل ہوئے

کتنی مسافت میں قصر ہے

اور پانچویں چھٹی ساتویں کو وہاں رہے اور آٹھویں کو منٰی روانہ ہوئے اور نویں کو عرفات پہنچے اور دسویں کو پھر منٰی میں لوٹ کر آئے اور گیارہویں بارہویں کو وہاں رہے اور تیرہویں کو مکہ کو گئے اور چودھویں کو مدینہ روانہ ہوئے غرض مکہ اور اس کے گرد اگرد میں سب دس روز قیام ہوا اور خاص مکہ میں تین روز۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب چار دن سے کم مسافر کہیں قیام کرے تو قصر ہی پڑھتا رہے اس لئے کہ جب نکلنے اور داخل ہونے کا دن نہ گنو تو مدت اقامت مکہ تین ہی دن ہوتی ہے۔ اور امام شافعی اور جمہور کا یہی مذہب ہے۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ يَقُولُ خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ اِلَى الْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔ ترجمہ انس بن مالک نے کہا ہم مدینہ سے حج کی طرف نکلے پھر بیان کیا جیسے اوپر گذرا۔ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَجَّ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر اس میں حج کا ذکر نہیں

عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلَّى صَلٰوةً بِمِنًى وَغَيْرِهِ رَكْعَتَيْنِ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ اَتَمَّهَا اَرْبَعًا۔

ترجمہ۔ سالم بن عبد اللہ اپنے باپ عبد اللہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منٰی وغیرہ میں مسافر کی نماز دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان نے سب نے دو رکعتیں ادا کیں اور عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی ابتدائی خلافت میں دو ہی رکعتیں پڑھیں پھر پوری چار رکعت پڑھنے لگے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بِمِنًى وَلَمْ يَقُلْ وَغَيْرِهِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اس میں منٰی کی خبر کا ذکر نہیں۔

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَعُمَرُ بَعْدَ اَبِي بَكْرٍ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ اِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى بَعْدُ اَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا صَلَّى مَعَ الْاِمَامِ صَلَّى اَرْبَعًا وَاِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

ترجمہ۔ نافع نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منٰی دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر نے آپ کے بعد، اور عمر نے ابوبکر کے بعد اور عثمان نے اپنی ابتدائی خلافت میں۔ پھر عثمان چار رکعت پڑھنے لگے۔ تو ابن عمر جب امام کے ساتھ پڑھتے تو چار پڑھتے اور جب اکیلے پڑھتے تو دو رکعت پڑھتے

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى صَلٰوةَ الْمُسَافِرِ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ثَمَانِيَ سِنِينَ اَوْ قَالَ سِتَّ سِنِينَ

ترجمہ۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منٰی میں نماز مسافر کی پڑھی اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ نے بھی آٹھ برس تک یا کہا کہ

قَالَ حَفْصٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَأْتِي فِرَاشَهُ فَقُلْتُ أَيْ عَمِّ لَوْ صَلَّيْتَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَوْ فَعَلْتُ لَأَتْمَمْتُ الصَّلٰوةَ

چھ برس تک۔ حفص نے کہا کہ ابن عمر منیٰ میں دو رکعتیں پڑھتے اور اپنے بچھونے پر آجاتے تو میں نے کہا کہ اے میرے چچا کاش کہ آپ بعد فرض کے دو رکعت اور پڑھتے (یعنی سنت کی) انہوں نے فرمایا اگر مجھے ایسا کرنا ہوتا تو میں اپنے فرض پورے کرتا۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَقُوْلَا فِي الْحَدِيْثِ بِمِنًى وَلٰكِنْ قَالَ صَلّٰى فِي السَّفَرِ ترجمہ شعبہ نے اسی استاد سے یہ روایت کی انہوں نے منیٰ کا لفظ نہیں کہا ولیکن یہ کہا سفر میں نماز پڑھی۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيْلَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَظِّيْ مِنْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ

ترجمہ۔ عبدالرحمٰن نے کہا ہمارے ساتھ عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں نماز چار رکعت پڑھی اور اس کا ذکر کسی نے عبداللہ بن مسعود سے کیا تو انہوں نے کہا اناللہ وانا الیہ راجعون پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت پڑھی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو رکعت منیٰ میں اور پڑھی میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت۔ تو میں آرزو کرتا ہوں کہ چار سے دو ہی رکعتیں مقبول پڑھی ہوتیں تو بہتر تھا۔

فائدہ۔ نووی نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود کو یہ مخالفت حضرت عثمان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بری معلوم ہوئی باوجود اس کے کہ عبداللہ بن مسعود کے نزدیک پوری پڑھنا روا ہے مگر مخالفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی ان کو پسند نہیں آئی مترجم۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام خلفار راشدین کے فعل کو سنت نہیں سمجھتے تھے ورنہ خلفار کے فعل پر معترض نہ ہوسکتے حالانکہ بکثرت صحابہ سے ایسے امور مذکور ہیں اور یہی امر صحیح ہے اس لئے کہ افعال کا مسنون ہونا یہ خاصہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور وہ جو حدیث میں مذکور ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفار الراشدین یہاں سنت خلفار سے وہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد ہے کہ جس طرح خلفار اس کے پابند رہے ہیں اور رہیں گے اسی طرح تم بھی پابند رہو نہ یہ کہ ان کا فعل ہم پر سنت ہوجائے ورنہ صحابہ کا انکار ایسے امور پر جو خلفائے راشدین سے ہوئے ہیں کچھ معنے نہ رکھتا تھا

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ حَارِثَةَ ابْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

ترجمہ۔ حارثہ بن وہب نے کہا پڑھی میں نے

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اٰمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں حالانکہ لوگ اطمینان سے تھے اور کثرت سے (یعنی کچھ خوف نہ تھا)۔

عَنْ حَارِثَةَ ابْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى وَالنَّاسُ اَكْثَرُ مَا كَانُوْا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ مُسْلِمٌ حَارِثَةُ ابْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ هُوَ اَخُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاُمِّهٖ

ترجمہ۔ حارثہ بن وہب خزاعی نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے ساتھ لوگ بہت تھے۔ پھر آپ نے حجۃ الوداع میں دو ہی رکعتیں پڑھیں۔ مسلم نے کہا کہ حارثہ بن وہب خزاعی عبید اللہ بن عمر بن خطاب کے بھائی ہیں اور عبید اللہ اور حارثہ (دونوں) کی ماں ایک ہیں۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الرِّحَالِ فِي الْمَطَرِ
بارش میں گھروں میں نماز پڑھنے کا بیان

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ فَقَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ

ترجمہ۔ نافع نے کہا کہ ابن عمر نے نماز کی اذان دی ایک رات میں کہ سردی اور آندھی کی رات تھی تو کہا کہ اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مؤذن کو حکم دیا کرتے تھے کہ جب رات سردی کی اور بارش کی ہو تو اذان کے بعد کہدیا کرو پکار کر اپنے گھروں میں نماز پڑھو۔

فائدہ۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ عذر کے سبب سے ترک جماعت روا ہے اور جب عذر نہ ہو تو ترک جماعت جائز نہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ نَادٰى بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ وَّمَطَرٍ فَقَالَ فِيْ اٰخِرِ نِدَائِهٖ اَلَا صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ اَوْ ذَاتُ مَطَرٍ فِي السَّفَرِ اَنْ يَّقُوْلَ اَلَا صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ

ترجمہ۔ عبد اللہ رض نے اذان دی نماز کی ایسی رات میں کہ اس میں سردی اور ٹھنڈی ہوا تھی اور بارش تھی پھر اذان کے آخر میں کہدیا کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ مؤذن کو حکم دیتے تھے کہ جب سردی کی اور مینہ کی رات ہوتی سفر میں کہ لوگوں کو پکار دیوے کہ اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو۔

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ نَادٰى بِالصَّلٰوةِ بِضَجْنَانَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهٖ وَقَالَ اَلَا صَلُّوْا فِيْ

رِحَالِكُمْ وَلَمْ يُعِدْ ثَانِيَةً أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ ترجمہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ضجنان میں نماز کی اذان دی پھر بیان کیا جیسے اوپر گذرا مگر اس میں صرف الا صلوا فی رحالکم ہے دوسرا جملہ نہیں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمُطِرْنَا فَقَالَ لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ

ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے اور مینہ برسا تو آپ نے فرمایا جسکا جی چاہے وہ اپنے بستر پر نماز پڑھ لے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قُلْ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ قَالَ فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا ذٰلِكَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ ذَا قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُوا فِي الطِّينِ وَالدَّحْضِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے مؤذن سے کہا جس دن مینہ تھا کہ جب تم شہادتین کہہ چکو تو حی علی الصلوٰۃ مت کہو بلکہ یہ کہو اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو تو لوگوں کو یہ بات نئی معلوم ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ تم تو اس سے تعجب ہوا یہ تو اس نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) جمعہ اگرچہ واجب ہے مگر مجھے برا معلوم ہوا کہ میں تمہیں تکلیف دوں اور تم کیچڑ اور پھسلن میں چلو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي يَوْمٍ ذِي رَدْغٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ وَقَالَ قَدْ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ۔ عبداللہ بن حارث نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہم پر عبداللہ بن عباس نے کیچڑ پانی کے دن اور ابن علیہ کی حدیث کے مثل حدیث بیان کی (جو اوپر مذکور ہوئی) اور جمعہ کا ذکر نہیں کیا اور کہا یہ کام تو کیا ہے انہوں نے جو مجھ سے بہتر تھے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ وَكَرِهْتُ أَنْ تَمْشُوا فِي الدَّحْضِ وَالزَّلَلِ ترجمہ۔ عبداللہ بن حارث نے کہا جمعہ کے دن جس دن کہ مینہ تھا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مؤذن نے اذان دی پھر ابن علیہ کے مانند حدیث ذکر کی اور ابن عباس نے کہا کہ مجھے پسند نہ آیا کہ تم کیچڑ اور پھسلن میں چلو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَمَرَ مُؤَذِّنَهُ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَذَكَرَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ۔ عبداللہ بن حارث نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے مؤذن کو حکم دیا جیسا حدیث معمر میں آیا ہے جمعہ کے دن مینہ کے روز مانند حدیث اور راویوں کے اور

معمر کی روایت میں ذکر کیا کہ ابن عباس نے کہا کہ کیا ہے یہ انہوں نے جو مجھ سے بہتر تھے یعنی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہ حدیث عبد بن حمید نے اُن سے احمد بن اسحٰق نے اُن سے وہیب نے اُن سے ایوب نے اُن سے عبد اللہ بن حارث نے کہا وہیب نے کہ میں نے یہ حدیث نہیں سُنی۔ کہا کہ حکم کیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے مؤذن کو جمعہ کے روز مینہ کے دن مانند حدیث اور راویوں کے (یعنی جن کی روایتیں اوپر گذریں۔)

فائدہ۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جمعہ بسبب مینہ کے عذر کے معاف ہو جاتا ہے۔ اور شافعیہ کا اور فقہاء کا یہی مذہب ہے۔

بَابُ جَوَازِ صَلٰوةِ النَّافِلَةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ

سفر میں سواری پر نفل پڑھنے کا بیان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي سُبْحَتَهٗ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹنی پر نفل نماز پڑھتے تھے وہ جدھر منہ کرے۔

فائدہ۔ اس روایت اور روایات باب سے ثابت ہوا کہ نوافل سواری پر خواہ اونٹ ہو خواہ گھوڑا۔ ٹٹو۔ گدھا سفر میں سب پر روا ہے اور اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ خواہ سفر طویل ہو یا تھوڑا سب جگہ نفل سواری پر روا ہے۔ جمہور کا اور شافعیہ کا یہی مذہب ہے۔ اور امام شافعی کا ایک قول غریب یہ بھی ہے کہ جس سفر میں قصر روا ہے وہاں یہ بھی روا ہے ورنہ نہیں۔ اور ابو سعید اصطخری کا کہنا ہے کہ شہر میں بھی سواری پر نفل روا ہے اور یہی انس بن مالک سے اور ابو یوسف شاگرد ابو حنیفہ سے مروی ہے۔ غرض ان سب اقوال کا مآل یہ ہے کہ فرض سواری پر روا نہیں ہیں جب تک کہ سواری سے نہ اُترے اور قبلہ کی طرف نہ ادا کرے۔ یہ ایک اجماعی بات ہے مگر شدت خوف کے وقت اگر قبلہ کی طرف منہ کرنا اور قیام و رکوع اور سجود ایسی سواری پر ہو کہ جس پر کھڑا ہو سکے تو فریضہ بھی روا ہے مثلاً ایسی سواری ہو کہ اس پر ہودج ہو اور یہ صحیح مذہب ہے شافعیہ کا پھر اگر وہ سواری رواں ہو تو صحیح روایت شافعی کی یہ ہے کہ فرض اس پر روا نہیں۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ روا ہے جیسے کشتی میں نماز روا ہے بالاتفاق کہ اس پر ایکا کیا ہے تمام فقہا نے۔ اور نووی نے کہا کہ اگر ایسے سواروں کے ساتھ ہے کہ اُترے تو ان کے ساتھ سے چھوٹ جائے اور اسکو ضرر پہنچے تو ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ فرض سواری پر پڑھ لے بحسب امکان یعنی جس طرح ممکن ہو اور اعادہ اسکا لازم ہے اس لئے کہ یہ عذر نادر ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ ریل بھی ظاہر میں کشتی کے مانند ہے اور چونکہ اب ہمارے زمانہ میں بہت رائج ہوگئی ہے اور اتر کر نماز ادا کرنے میں بہت بڑے بڑے ضرر واقع ہوتے ہیں۔ پس اگر اسی پر فرض ادا کریں تو یقین ہے کہ روا ہو اور استقبال قبلہ بھی اگر ممکن ہو تو نماز کی ابتدا ہی کے وقت اُدھر منہ کر لیں۔ اور اب چونکہ یہ عذر نادر نہیں رہا بلکہ اکثر مسافروں کو اس کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذا اس کا اعادہ بھی ضروری نہیں اس لئے کہ ہمارے دین میں حرج نہیں اور جہاں پانی میسر نہ ہو وہاں تیمم سے ادا کریں اور ہرگز قضا نہ کریں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ حَیْثُ تَوَجَّھَتْ بِہٖ۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے جدھر وہ منہ کرے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَ ھُوَ مُقْبِلٌ مِّنْ مَّکَّۃَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ حَیْثُ کَانَ وَجْھُہٗ قَالَ وَفِیْہِ نَزَلَتْ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور آپ مکہ سے مدینہ کو آتے تھے جدھر اس کا منہ ہوتا۔ ابن عمر نے کہا کہ اسی مقدمہ میں اتری یہ آیت کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم جدھر منہ کرو ادھر ہی منہ ہے اللہ کا۔

فائدہ۔ یعنی اس آیت سے بھی ایسی نماز کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور اس آیت سے بعض جاہلان جہمیہ استدلال کرتے ہیں اس امر پر کہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ ذات سے موجود ہے حالانکہ یہ ان کی سفاہت ہے اس لئے کہ پوری آیت یوں ہے وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ یعنی مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے جدھر تم منہ کرو ادھر اُس کا منہ ہے۔ پس اس آیت میں مشرق اور مغرب دو جہتیں جو مذکور ہوئیں وہ آسمان ہی پر ہیں نہ زمین پر۔ اس سے یہ سمجھنا کہ اللہ زمین پر ذات سے موجود ہے ایسی ہی بات ہے جیسے زمین کو آسمان یا آسمان کو زمین جاننا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلٰی حِمَارٍ وَّھُوَ مُوَجِّہٌ اِلٰی خَیْبَرَ۔

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گدھے پر نماز پڑھتے تھے اور آپ کا منہ خیبر کی طرف تھا۔

عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ یَسَارٍ اَنَّہٗ قَالَ کُنْتُ اَسِیْرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا بِطَرِیْقِ مَکَّۃَ قَالَ سَعِیْدٌ فَلَمَّا خَشِیْتُ الصُّبْحَ

ترجمہ۔ سعید بن یسار کے بیٹے نے کہا کہ میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ مکہ کی راہ میں جاتا تھا پھر جب صبح ہو جانے کا خیال ہوا

نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ ثُمَّ اَدْرَكْتُهُ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ اَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ لَهُ خَشِيْتُ الْفَجْرَ فَنَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ فَقُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ

تو میں نے اُتر کر وتر پڑھے اور اُن سے جاملا تب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم کہاں گئے تھے۔ میں نے کہا کہ صبح کے خیال سے اُتر کر وتر پڑھے۔ مجھ سے عبد اللہ نے کہا کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی چال کیا اچھی نہیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں قسم اللہ کی۔ تب انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹ پر وتر پڑھا کرتے تھے۔

فائدہ - اس سے معلوم ہوا کہ جیسے اور نوافل کا حکم ہے ویسے ہی وتر کا بھی حکم ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ دِيْنَارٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

ترجمہ - عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے جدھر اس کا منہ ہو۔ عبد اللہ بن دینار نے کہا کہ ابن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ

ترجمہ - عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی سواری پر وتر پڑھا کرتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ اَنَّهُ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ۔

ترجمہ - عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواری پر نفل پڑھا کرتے تھے جدھر وہ منہ کرتے اور اسی پر وتر پڑھتے مگر فرض اس پر نہ پڑھتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَامِرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ

ترجمہ - عبد اللہ کو ان کے باپ نے خبر دی کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رات کو اپنی سواری پر نفل پڑھتے تھے جدھر اس کا منہ ہو۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ تَلَقَّيْنَا اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ قَدِمَ الشَّامَ فَتَلَقَّيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ فَرَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَوَجْهُهُ ذٰلِكَ الْجَانِبَ وَاَوْمَى هَمَّامٌ

ترجمہ - انس سیرین کے بیٹے نے کہا کہ ہم انس بن مالک کے بیٹے سے ملے جب وہ شام سے آئے تو ہم نے عین التمر میں ملاقات کی (عین التمر ایک مقام کا نام ہے) اور انکو

عَنْ يَسَارٍ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ لَهُ رَأَيْتُكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ لَمْ أَفْعَلْهُ

دیکھا کہ اپنے گدھے پر نماز پڑھتے تھے اور منہ اس کا اس طرف تھا اور ہمام نے قبلہ کی بائیں طرف اشارہ کیا تب میں نے ان سے کہا کہ تم قبلہ کے سوا اور طرف نماز پڑھتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ میں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکھتا تو کبھی ایسا نہ کرتا۔

بَابُ جَوَازِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نمازوں کے جمع کرنے کا بیان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشار کو ملا کر پڑھتے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا کہ امام شافعی اور اکثر کا قول ہے کہ سفر میں ظہر اور عصر کا جمع کرنا روا ہے چاہے ظہر کے وقت جمع کرے چاہے عصر کے وقت میں۔ اور اسی طرح مغرب اور عشار کا جمع کرنا روا ہے۔ اور چھوٹے سفر میں شافعی کے دو قول ہیں اور جو ابھی اپنی فرودگاہ میں ہے اس کو افضل ہے کہ جمع تقدیم کرے یعنی ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت ادا کر کے چلے اور جو راہ میں ہو اور ایک وقت آجائے تو دوسرے وقت تک چلا جائے اور دوسرے وقت میں دونوں نمازوں کو جمع کرے مثلاً مغرب کو عشار کے ساتھ پڑھے اور یہ جمع تاخیر ہے اور بارش میں جمع تقدیم روا ہے برخلاف جمع تاخیر کے اور یہی مذہب ہے جمہور کا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشار میں۔ اور امام مالک کے نزدیک بارش کے سبب سے مغرب اور عشار میں جمع روا ہے۔ اور مریض کے لئے امام احمد کے نزدیک اور ایک جماعت شافعیہ کے آگے درست ہے اور یہی مذہب قوی ہے۔ اور حنفیہ کے نزدیک عرفات کے سوا کہیں جمع درست نہیں اور ان کا مذہب خلاف احادیث صحیحہ ہے۔ اور صحیحین اور ابوداؤد وغیرہ کی روایتیں ان پر حجت ہیں اور جو بات خلاف حدیث ہو وہ قابل عمل اور لائق التفات نہیں۔

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

ترجمہ۔ نافع نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑھتے بعد غروب شفق کے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑھتے۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ

ترجمہ۔ سالم نے اپنے باپؓ سے روایت کی کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء ملاکر پڑھتے۔

عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ

ترجمہ۔ سالم نے اپنے باپؓ سے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو جلدی چلنا ہوتا سفر میں تو آپ (صلی اللہ علیہ علیہ وآلہ وسلم) مغرب میں دیر کرکے عشاء کے ساتھ پڑھتے۔

فائدہ۔ یہ جمع تاخیر ہوئی۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آفتاب ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر میں دیر کرتے عصر کے وقت تک پھر اتر کر دونوں کو ملاکر پڑھتے اور اگر کوچ سے پہلے آفتاب ڈھل جاتا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَدْخُلَ اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا۔

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ وآلہ وسلم کی عادت تھی کہ جب سفر میں نمازوں کے اکٹھا کرنے کا ارادہ کرتے تو ظہر میں اتنی دیر کرتے کہ عصر کا وقت آجاتا پھر دونوں ملاتے

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَجِلَ عَلَيْهِ السَّفَرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلٰى اَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر میں اتنی دیر کرتے کہ عصر کا اول وقت آجاتا پھر دونوں کو جمع کرتے اور مغرب میں دیر کرتے جب شفق ڈوب جاتی تو اس کو عشا کے ساتھ جمع کرتے۔

فائدہ۔ شفق وہ سرخی ہے جو آفتاب ڈوبنے کے بعد آسمان پر ظاہر ہوتی ہے اس کے ڈوب جانے کے وقت عشاء کا وقت آجاتا ہے اور مغرب کا وقت ختم ہوجاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَّالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی بغیر خوف اور بغیر سفر کے۔

فائدہ ۔ اس کا مفصل بیان باب کے آخر میں آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا بِالْمَدِيْنَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ فَسَاَلْتُ سَعِيْدًا لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَمَا سَاَلْتَنِيْ فَقَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اَحَدًا مِّنْ اُمَّتِهٖ۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نماز مدینہ میں بغیر خوف اور سفر کے ملا کر پڑھی۔ ابو الزبیر نے کہا کہ میں نے سعید سے پوچھا کہ آپ نے کیوں ایسا کیا؟۔ انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عباس سے یہی پوچھا جیسا تم نے مجھ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ آپ کی امت میں سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔

عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ فِي سَفْرَةٍ سَافَرَهَا فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ سَعِيْدٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا حَمَلَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ

ترجمہ۔ سعید بن جبیر کے فرزند نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازوں کو ایک سفر میں جمع کیا جس میں آپ غزوۂ تبوک کو گئے تھے۔ غرض ملا کر پڑھی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء۔ سعید نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا۔ انہوں نے کہا تاکہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو۔

عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَّالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا۔

ترجمہ۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک کو گئے تو آپ ظہر اور عصر ملاتے اور مغرب اور عشا ملاتے۔

عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ فَقَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ

ترجمہ۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو جمع کیا۔ میں نے کہا (یہ قول ہے عامر بن واثلہ کا) کیوں کیا آپ نے ایسا؟ معاذ

نے کہا کہ آپ نے ارادہ کیا کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِيْنَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ وَّفِي حَدِيْثِ وَكِيعٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ قَالَ كَيْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ وَفِي حَدِيْثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا أَرَادَ إِلٰى ذٰلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَّا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو مدینہ میں بغیر خوف اور مینہ کے جمع کیا۔ وکیع کی روایت میں ہے کہ میں نے ابن عباس سے کہا آپ نے یہ کیوں کیا۔ انہوں نے کہا تاکہ آپ کی امت کو حرج نہ ہو اور ابی معاویہ کی روایت میں ہے کہ ابن عباس سے کسی نے کہا کہ کس ارادہ سے آپ نے یہ کیا۔ انہوں نے کہا چاہا کہ آپ کی امت پر تکلیف نہ ہو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَّسَبْعًا جَمِيْعًا قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ قَالَ وَأَنَا أَظُنُّ ذٰلِكَ

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آٹھ رکعتیں اکٹھا کرکے (یعنی ظہر اور عصر ملا کر) اور سات رکعتیں اکٹھا (یعنی مغرب اور عشا ملا کر) میں نے کہا کہ اے ابو الشعثاء میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے ظہر میں تاخیر کی اور عصر اول وقت پڑھی اور مغرب میں تاخیر کی اور عشاء اول وقت پڑھی۔ انہوں نے کہا کہ میں بھی یہی گمان کرتا ہوں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ سَبْعًا وَّثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی مدینہ میں سات رکعت ملا کر اور آٹھ رکعت ملا کر ظہر اور عصر ملا کر اور مغرب اور عشاء ملا کر۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَقِيْقٍ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَوْمًا بَعْدَ الْعَصْرِ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُوْمُ وَجَعَلَ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ الصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَمِيْمٍ لَّا يَفْتُرُ وَلَا يَنْثَنِي الصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتُعَلِّمُنِي بِا

ترجمہ۔ عبداللہ بن شقیق کے بیٹے نے کہا کہ ہم میں ایک دن ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وعظ کہا عصر کے بعد جب آفتاب ڈوب گیا اور تارے نکل آئے اور لوگ کہنے نماز نماز۔ پھر ایک شخص آیا قبیلہ بنی تمیم کا کہ وہ دم نہ لیتا تھا نہ باز رہتا تھا۔ برابر کہے جاتا تھا نماز نماز

تُعَلِّمُنِي بِالسُّنَّةِ لَا أُمَّ لَكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ شَقِيقٍ فَحَاكَ فِي صَدْرِي مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَأَتَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَصَدَّقَ مَقَالَتَهُ

تب ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا تو مجھے سنت سکھاتا ہے تیری ماں مرے پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جمع کیا ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشار کو۔ عبداللہ بن شقیق نے کہا کہ میرے دل میں خلش رہی تو میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ابن عباس رض کا قول سچا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الصَّلٰوةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ لَا أُمَّ لَكَ أَتُعَلِّمُنَا بِالصَّلٰوةِ كُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن شقیق عقیلی نے کہا کہ ایک شخص نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا نماز پڑھو۔ آپ چپ رہے۔ اس نے پھر کہا نماز۔ آپ پھر چپ ہو رہے۔ پھر اس نے کہا نماز۔ پھر آپ چپ ہو گئے پھر اس سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیری ماں مرے تو ہم کو نماز سکھاتا ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں دو نمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا یہ سب روایتیں صحیح ہیں اور مسلم میں آچکی ہیں اور علمار کی اس میں کئی تاویلیں اور کئی مذہب ہیں۔ اور ترمذی نے اپنی کتاب کے آخر میں کہا ہے کہ میری اس کتاب میں کوئی حدیث ایسی نہیں جس کو ساری امت نے چھوڑ دیا ہو مگر ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث مدینے میں دو نمازیں جمع کرنے کی بغیر خوف اور مینہ کے اور حدیث قتل شارب خمر کی جو چوتھی بار شراب پیوے۔ اور ترمذی کا یہ قول جو شارب خمر کے باب میں ہے بہت ٹھیک ہے کہ اجماع کی رو سے وہ منسوخ ہو چکی ہے۔ رہی ابن عباس کی یہ حدیث کہ اس کے عمل ترک کرنے پر اجماع نہیں ہوا۔

مترجم کہتا ہے حقیقت میں جب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ مروی ہوا عبداللہ بن شقیق کی روایت سے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں دو نمازیں جمع کیا کرتے تھے تو اب یہ کیوں کر کہہ سکتے ہیں کہ اس کے عمل ترک کرنے پر اجماع ہے اور جو چیز آپ کے زمانہ بابرکت میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے معمول بہا ہو اس کو سارا زمانہ مل کر کیوں کر چھوڑ سکتا ہے۔

پہلی تاویل۔ بلکہ کسی نے یہ تاویل کی کہ آپ نے بارش کی وجہ سے جمع کیا۔ اور یہ تاویل بڑے

بڑے متقدمین سے مروی ہوئی ہے مگر وہ ضعیف ہے اس لئے کہ اوپر کی روایتوں میں بغیر خوف اور مینہ کے ذکر آچکا ہے - اور کسی نے یہ تاویل کی کہ یہ واقعہ بدلی میں ہوا کہ آپ نے ظہر پڑھی - پھر جب بدلی کھل گئی معلوم ہوا کہ عصر کا وقت آچکا تو عصر بھی پڑھ لی - اور یہ بھی باطل ہے اگرچہ احتمال ہو سکتا ہے کہ یہ امر ظہر اور عصر میں مگر مغرب اور عشا میں نہیں ہو سکتا۔

فائدہ - اس کے بطلان کی اور بھی ایک وجہ یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جب وعظ کے دن دیر کی جب بدلی کہاں تھی - اگر بدلی ہوتی تو اور لوگ جو نماز کے متقاضی تھے ان کو وقت کیوں کر معلوم ہوتا - دوسرے اس میں صاف مذکور ہے کہ تارے نکل آئے۔

دوسری تاویل - اور کسی نے یہ تاویل کی کہ ایک نماز کو ایسے آخر وقت پڑھا کہ جب اس سے فارغ ہوئے تو دوسری نماز کا وقت آگیا اور یہ دونوں نمازیں ظاہر میں جمع معلوم ہوئیں حقیقت میں دونوں ایک وقت میں نہ تھیں۔

فائدہ - جیسے ہمارے حنفی بھائی جو مذاق حدیث سے واقف نہیں ایسی ہی تاویل کرتے ہیں

تیسری تاویل - اور یہ تاویل بھی ضعیف بلکہ باطل ہے اس لئے کہ یہ ظاہر کے مخالف ہے اور ایسی مخالفت رکھتی ہے کہ ہرگز اس تاویل کا ٹھیک ہونا خیال میں نہیں آتا اس لئے کہ صاف فعل ابن عباس رضی اللہ عنہ کا وعظ کے دن اور دلیل پکڑنا ان کا اس حدیث سے اپنے فعل کے صواب ہونے پر اور سچا کہنا ابوہریرہ کا ان کو اور انکار نہ کرنا اس پر ابوہریرہ کا اس تاویل کے چھیتڑے اڑاتا ہے۔

چوتھی تاویل - اور کسی نے یہ تاویل کی کہ آپ کا یہ فعل مرض یا اور کسی عذر کے سبب سے تھا جو عذر اور ضرورت مرض کے مانند ہو اور یہ قول احمد بن حنبل رح کا ہے اور قاضی حسین کا شافعیہ سے اور پسند کیا اس کو خطابی نے - اور متولی اور رویانی نے اصحاب شافعیہ سے اور یہی قول پسندیدہ ہے ظاہر حدیث کی رو سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کے تاخیر کرنے کی رو سے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی موافقت کے لحاظ سے اور اس وجہ سے بھی کہ مرض میں یا بعض ضرورتوں میں جو مثل مرض کے ہوں۔

فائدہ - یعنی جس میں آدمی مجبور ہو جائے۔

پانچویں تاویل - مینہ سے زیادہ مشقت ہے اور اماموں کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جمع کرنا حضر میں کسی حاجت کی وجہ سے روا ہے جب کہ اس کی عادت نہ کرے اور یہی قول ہے ابن سیرین اور اشہب کا اور حکایت کیا ہے اس کو خطابی نے قفال اور شاشی کبیر سے جو اصحاب شافعیہ میں سے ہیں ابی اسحاق مروزی سے انہوں نے نقل کیا ہے اصحاب حدیث کی ایک جماعت سے اور ابن منذر نے اس کو پسند کیا اور مؤید ہے اس قول کا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ اپنی

امت کو تکلیف نہ ہو۔ غرض ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کسی مرض وغیرہ کو اس کی علت نہیں ٹھیرایا
فائدہ۔ یعنی معلوم ہوا کہ محض امت کی آسانی کے واسطے یہ امر ہوا خواہ مرض ہو یا نہ ہو۔
یا کوئی اور ضرورت ہو یا نہ ہو۔ اور جو آسانی ہمارے نبی نے ہمارے لئے چاہی وہ امت کے
لوگ کیوں کر رد کر سکتے ہیں مگر جیسے یہ آسانی ان روایتوں سے ثابت ہوئی ویسے ہی عادت
بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور حدیثوں سے ثابت ہوئی کہ پانچوں نمازوں کو ہمیشہ
اپنے وقت پر ادا کرتے تھے اور جمع کی عادت نہ رکھتے تھے۔ پس متبع سنت کو دونوں باتوں کا
لحاظ ضروری ہے۔

بَابُ جَوَازِ الْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوةِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشِّمَالِ

نماز پڑھ کے دائیں بائیں دونوں طرف پھرنے کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا يَجْعَلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطٰنِ مِنْ نَّفْسِهٖ جُزْءًا لَّا يَرٰى اِلَّا اَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَّمِيْنِهٖ اَكْثَرُ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهٖ

ترجمہ۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کوئی اپنی ذات میں سے شیطان کو حصہ نہ دے۔ یہ نہ سمجھے کہ نماز کے بعد داہنی ہی طرف پھرنا مجھ پر واجب ہے۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بائیں طرف بھی پھرتے تھے۔

فائدہ۔ جب اتنا سا تعین اپنی جانب سے شیطان کا حصہ ہوا تو اب جو جاہل لوگ تیجے دسویں یا چھٹی چلہ یا بسم اللہ کا تعین اپنی جانب سے قرار دیتے ہیں وہ تو پورے شیطان کے حصہ میں آگئے نعوذ باللہ منہا۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ۔ اعمش سے بھی یہی مروی ہے اسی سند سے

عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ اَنْصَرِفُ اِذَا صَلَّيْتُ عَنْ يَّمِيْنِيْ اَوْ عَنْ يَّسَارِيْ قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَكْثَرُ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

ترجمہ۔ سدی نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں نماز پڑھ کر کدھر کو پھرا کروں داہنی طرف یا بائیں طرف۔ انہوں نے کہا میں نے تو اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو داہنی طرف پھرتے دیکھا ہے۔

عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

ترجمہ۔ سدی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داہنی طرف پھرا کرتے تھے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ يَمِيْنِ الْإِمَامِ

امام کی داہنی طرف کھڑا ہونا مستحب ہے اس کا بیان

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ

ترجمہ۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے دوست رکھتے تھے کہ داہنی طرف کھڑے ہوں (یعنی نماز میں) کہ حضرت ہماری طرف منہ کر کے بیٹھیں اور میں نے سنا کہ وہ کہتے تھے رَبِّ سے آخر تک یعنی اے رب بچا مجھے اپنے عذاب سے جس دن اٹھا دے تو یا فرماتے جمع کرے تو اپنے بندوں کو۔

فائدہ۔ ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ کبھی حضرت داہنی طرف پھر کر بیٹھتے کبھی بائیں طرف اور جس راوی نے جو دیکھا بیان کر دیا۔

عَنْ مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ ترجمہ۔ مسعر نے اسی اسناد سے بھی روایت کی اور منہ پھیر کر ہماری طرف بیٹھنے کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ۔ اکثر روایتوں سے داہنی طرف پھر کر بیٹھنا افضل معلوم ہوتا ہے مگر اس کو واجب جاننا دہی شیطان کا حصہ ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ الشُّرُوْعِ فِيْ نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوْعِ الْمُؤَذِّنِ فِيْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ

فرض شروع ہوئے نفل مکروہ ہونے کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تکبیر ہو فرض نماز کی تو کوئی نماز نہ پڑھنی چاہیے سوا فرض کے۔

عَنْ زَكَرِيَّا ابْنِ اِسْحَاقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ۔ زکریا نے بھی اسی اسناد سے یہی مضمون روایت کیا۔

عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ لَقِيْتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

ترجمہ۔ عطاء بن یسار نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کیا۔ حماد نے کہا کہ پھر میں عمرؓ سے ملا تو انہوں نے بھی

یہی روایت کی مگر حضرت تک نہیں پہنچائی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يُصَلِّيْ وَقَدْ اُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَكَلَّمَهٗ بِشَيْءٍ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا اَحَطْنَا نَقُوْلُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِيْ يُوْشِكُ اَنْ يُّصَلِّيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ اَرْبَعًا قَالَ الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَبُو الْحُسَيْنِ وَقَوْلُهٗ عَنْ اَبِيْهِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ خَطَاءٌ

ترجمہ۔ مالک کے بیٹے عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے نکلے جب صبح کی نماز کی تکبیر ہو چکی تھی اور کچھ کہا کہ ہم کو معلوم نہ ہوا پھر جب ہم نماز سے فارغ ہوئے اس کو گھیر لیا اور کہنے لگے کہ کیا کہا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے؟ اس نے کہا کہ آپ نے فرمایا کہ اب تم میں کوئی چار رکعت پڑھنے لگے گا صبح کی۔ قعنبی نے کہا کہ عبداللہ بن مالک، ابن بحینہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔ ابوالحسین مسلم نے کہا ان کا یہ کہنا کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے یہ چوک ہے۔

عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيْمُ فَقَالَ اَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا

ترجمہ۔ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ صبح کی نماز کی تکبیر ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہے اور مؤذن تکبیر کہہ رہا ہے تو فرمایا تم صبح کی چار رکعت پڑھتے ہو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا فُلَانُ بِاَيِّ الصَّلٰوتَيْنِ اعْتَدَدْتَّ اَبِصَلٰوتِكَ وَحْدَكَ اَمْ بِصَلٰوتِكَ مَعَنَا

ترجمہ۔ سرجس کے بیٹے عبداللہ نے کہا ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے فرض پڑھتے تھے تو اس نے دو رکعت سنت پڑھی مسجد کے کنارے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہو گیا۔ جب آپ نے سلام پھیر تو فرمایا اے فلاں تم نے فرض نماز کس کو گنا آیا وہ جو اکیلی پڑھی یا وہ جو ہمارے ساتھ پڑھی۔

فائدہ۔ ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ فرض ہوتے وقت سنتوں کا پڑھنا مکروہ ہے۔ نووی نے کہا ہے کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ بعد اقامت کے نفل یعنی سنت وغیرہ نہ پڑھے اگرچہ اس کو یقین بھی ہو کہ مجھے امام کے ساتھ نماز مل جائیگی اور اس

روایت سے اس کا قول رد ہو گیا جو کہتا ہے کہ سنت پڑھنا روا ہے جب جان لے کہ پہلی رکعت امام کے ساتھ مل جائے گی یا یہ خیال ہووے کہ دوسری رکعت ضرور مل جائیگی۔

مترجم کہتا ہے جیسے بعض حنفیوں کا قول ہے جن کو مذاق حدیث نہیں۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ مسجد میں جانے کی دعاؤں کا بیان

عَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ اَوْ عَنْ اَبِیْ اُسَيْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

ترجمہ۔ ابی حمید یا ابی اُسید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں آئے تو کہے یا اللہ کھول دے میرے لیے دروازے اپنی رحمت کے اور جب نکلے تو کہے یا اللہ میں مانگتا ہوں تیرا فضل یعنی رزق اور دنیا کی نعمتیں۔

مسلم نے کہا سنا میں نے یحییٰ بن یحییٰ سے کہ کہتے تھے کہ لکھی میں نے یہ حدیث سلیمان بن بلال کی کتاب سے اور کہا انہوں نے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ یحییٰ حمانی کہتے تھے روایت ہے ابو اسید سے۔ کہا مسلم نے روایت کی ہم سے حامد بن بکرادی نے ان سے بشر نے اُن سے عمارہ نے اُن سے ربیعہ نے اُن سے عبد الملک نے اُن سے ابی حمید یا ابی اسید نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے۔

عَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ اَوْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ بِرَكْعَتَيْنِ تحیۃ المسجد کا بیان

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ

ترجمہ۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَیِ النَّاسِ قَالَ فَجَلَسْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ

ترجمہ۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا جو صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ میں مسجد میں گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے تو میں بھی بیٹھ گیا آپ نے فرمایا کہ کس نے روکا تم کو دو رکعت

أَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْتُكَ جَالِسًا وَّالنَّاسُ جُلُوْسٌ قَالَ فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ

پڑھنے سے قبل بیٹھنے کے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے دیکھا تو میں بھی بیٹھ گیا) آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو جبتک دو رکعت نہ پڑھ لے نہ بیٹھے۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ الْمَسْجِدَ فَقَالَ لِيْ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ

ترجمہ۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا کچھ قرض تھا اور میں آپ کے پاس مسجد میں گیا تو آپ نے ادا کر دیا اور زیادہ دیا اور مجھ سے فرمایا کہ دو رکعت پڑھ لو۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اشْتَرٰى مِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ أَمَرَنِيْ أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

ترجمہ۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا۔ اور جب مدینہ میں آئے تو فرمایا کہ تم مسجد آؤ اور دو رکعتیں پڑھو۔

فائدہ۔ ان سب سے معلوم ہوا کہ جب مسجد میں داخل ہو تو مستحب ہے کہ دو رکعت ادا کر کے بیٹھے۔ بعض نادان پہلے بیٹھ لیتے ہیں پھر ادا کرتے ہیں یہ محض نادانی ہے

بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ لِمَنْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ قُدُوْمِهٖ

مسافر کو پہلے مسجد میں آکر دو۲ رکعت مستحب ہے اُس کا بیان

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِيْ جَمَلِيْ وَأَعْيَا ثُمَّ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِيْ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهٗ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ أَلْآنَ حِيْنَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ

ترجمہ۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں گیا اور میرے اونٹ نے دیر لگائی اور تھک گیا۔ پھر آئے مجھ سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں دوسرے دن مسجد پر پہنچا اور آپ کو مسجد کے دروازہ پر پایا۔ آپ نے فرمایا تم ابھی آئے ہیں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا اونٹ کو چھوڑ کر مسجد میں جاؤ اور دو۲ رکعت ادا کرو

پھر بیں گیا اور دو رکعت پڑھ کر پھرا۔

عَنْ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحَى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ

ترجمہ۔ مالک کے بیٹے کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی جب سفر سے آتے پھر دن چڑھے داخل ہوتے اور پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت پڑھتے پھر مسجد میں بیٹھتے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلٰوةِ الضُّحٰى

نماز چاشت کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں مگر جب سفر سے آتے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ، ترجمہ اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ۔

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی چاشت پڑھتے نہیں دیکھا اور میں پڑھا کرتی ہوں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض کام کو دوست رکھتے تھے مگر اس خوف سے نہ کرتے تھے کہ اگر لوگ کرنے لگیں گے تو کہیں فرض نہ ہو جائے۔

عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَمْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الضُّحَى قَالَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ

ترجمہ۔ معاذہ نے مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز کی کتنی رکعت پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا چار رکعت اور جو چاہتے زیادہ کرتے۔

عَنْ يَزِيدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ يَزِيدُ مَا شَاءَ اللهُ ترجمہ۔ یزید نے بھی اسی سند سے یہی مضمون بیان کیا مگر یہ کہا زیادہ کرتے چار سے جتنا اللہ چاہتا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى أَرْبَعًا وَيَزِيدُ

مَاشَاءَ اللّٰهُ ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ۔ قتادہ سے بھی یہی مضمون اسی سند سے مروی ہے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ مَا اَخْبَرَنِيْ اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى اِلَّا اُمُّ هَانِئٍ فَاِنَّهَا حَدَّثَتْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَا رَاَيْتُهٗ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَوْلَهٗ قَطُّ

ترجمہ۔ عبدالرحمٰن نے کہا کہ مجھے کسی نے خبر نہ دی کہ اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہو مگر ام ہانی نے کہ انھوں نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر آئے جس دن کہ مکہ فتح ہوا اور آٹھ رکعت پڑھیں کہ میں نے کبھی آپ کو اتنی جلدی نماز پڑھتے نہیں دیکھا فقط اتنی بات تھی کہ آپ رکوع اور سجدہ خوب پورا کرتے تھے (اور قرارت بہت کم پڑھتے تھے)

اور ابن بشار نے اپنی روایت میں کبھی کا لفظ نہیں کہا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ ابْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَاَلْتُ وَحَرَصْتُ عَلٰى اَنْ اَجِدَ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰى فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يُحَدِّثُنِيْ ذٰلِكَ غَيْرَ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاُتِيَ بِثَوْبٍ فَسُتِرَ عَلَيْهِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ لَا اَدْرِيْ اَقِيَامُهٗ فِيْهَا اَطْوَلُ اَمْ رُكُوْعُهٗ اَمْ سُجُوْدُهٗ كُلُّ ذٰلِكَ مِنْهُ مُتَقَارِبٌ قَالَتْ فَلَمْ اَرَهٗ سَبَّحَهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ قَالَ الْمُرَادِيُّ عَنْ يُوْنُسَ وَلَمْ يَقُلْ اَخْبَرَتْنِيْ۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن حارث بن نوفل نے کہا کہ میں آرزو رکھتا اور پوچھتا پھرتا کہ کوئی مجھے بتائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاشت کی نماز پڑھی ہے تو میں نے کسی کو نہ پایا جو بیان کرے سوا ام ہانی کے جو بیٹی ہیں ابو طالب کی کہ انہوں نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس دن مکہ فتح ہوا دن چڑھے آئے اور ایک کپڑا لا کر پردہ ڈال کر نہلائے۔ پھر کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ میں نہ جانتی تھی کہ آپ کا قیام لمبا تھا یا رکوع یا سجدہ یہ رکن سب برابر سرابر تھے۔ اور میں نے اس سے پہلے اور پیچھے آپ کو چاشت پڑھتے نہیں دیکھا

مرادی نے کہا روایت ہے یونس سے اور یہ نہیں کہا کہ مجھے خبر دی۔

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُّهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ قَالَتْ

ترجمہ۔ ام ہانی ابو طالب کی بیٹی رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ کو نہلاتے پایا اور حضرت فاطمہ آپ کی صاحبزادی

فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِہٖ فَقُلْتُ اُمُّ هَانِیءٍ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِیءٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰی ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّیْ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهٗ فُلَانَ ابْنَ هُبَیْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ یَا اُمَّ هَانِیءٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِیءٍ وَذٰلِكَ ضُحًی

ایک کپڑے سے آپ کی آڑ کیے ہوئے تھیں پھر میں نے سلام کیا۔ آپ نے فرمایا کون ہیں میں نے عرض کیا کہ ابو طالب کی بیٹی ام ہانی آپ نے فرمایا واہ واہ ام ہانی ہیں پھر نہا چکے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعت پڑھی ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے۔ پھر جب پڑھ چکے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں کے بیٹے علی بن ابی طالب ایک آدمی کو مارے ڈالتے ہیں جس کو میں نے امان دی ہے فلاں ہبیرہ کا بیٹا۔ آپ نے فرمایا جس کو ام ہانی نے امان دی اس کو ہم نے امان دی اے ام ہانی۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ نماز چاشت کی تھی۔

عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ بَیْتِهَا عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِیْ ثَوْبٍ قَدْ خَالَفَ بَیْنَ طَرَفَیْهِ

ترجمہ۔ ام ہانی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکے گھر میں جس سال مکہ فتح ہوا آٹھ رکعت نماز پڑھی ایک کپڑا اوڑھ کر کہ اس کے داہنے کنارے کو بائیں طرف اور بائیں کو داہنی طرف ڈال دیا تھا۔

فائدہ۔ نووی نے کہا ان سب روایتوں کا حاصل یہ ہے کہ چاشت کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور کم سے کم اس کی دو رکعات ہیں اور پوری آٹھ رکعات اور متوسط چار رکعات یا چھ رکعات۔ اور چونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی پڑھی اور کبھی نہ پڑھی اس لئے جنہوں نے نہیں دیکھا انہوں نے انکار کیا چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھی فرمان ایسا ہی ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے جو مروی ہوا ہے کہ انہوں نے بدعت کہا۔ مراد اس سے یہ ہے کہ مسجد میں دکھاوا کر کے پڑھنا بدعت ہے جیسا کہ لوگ کرنے لگے تھے اس لئے اصل نفل کا پڑھنا گھر میں ہے یا مواظبت اور ہمیشگی اس پر بدعت ہے اس لئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر مداومت نہیں کی۔ اور ہمیشگی نہ کرنا آپ کا اس عذر سے تھا کہ فرض ہو جانے کا خوف تھا اور اب یہ خوف نہیں۔ اور مستحب ہونا ہمیشگی کا ہمارے حق میں ثابت ہو چکا ہے ابو ذر دار اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایت سے جو اسی باب میں آگے آتی ہیں۔ اور ابن رضی اللہ عنہ کو شاید آپ کا فعل نہیں پہنچا اور آپ کے حکم کرنے کی خبر نہیں ہوئی اور جمہور علماء اس کے مستحب ہونے کے قائل ہیں اور ابن مسعود اور ابن عمر سے

توقف بھی مذکور ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ یُصْبِحُ الرَّجُلُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَةٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةٌ وَّکُلُّ تَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةٌ وَّکُلُّ تَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةٌ وَّکُلُّ تَکْبِیْرَةٍ صَدَقَةٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَةٌ وَّیُجْزِئُ مِنْ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰی

ترجمہ۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب آدمی پر صبح ہوتی ہے تو اس کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے۔ پھر ہر بار سبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار الحمد للہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا ایک صدقہ ہے اور ان سب سے کافی ہو جاتی ہیں چاشت کی دو رکعتیں جس کو وہ پڑھ لیتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ بِثَلٰثٍ بِصِیَامِ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَهْرٍ وَّرَکْعَتَیِ الضُّحٰی وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَرْقُدَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے دوست (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہر مہینہ میں تین روزوں کی اور چاشت کی دو رکعت کی اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینے کی۔

فائدہ۔ جس کو تہجد کے وقت اٹھنے کا یقین نہ ہو اس کو اول ہی وقت وتر پڑھنا اولیٰ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند سے وہی مضمون مروی ہوا۔

عَنْ اَبِیْ رَافِعِ الصَّائِغِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ فَذَکَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ترجمہ۔ ابورافع نے وہی مضمون ابوہریرہ رض سے روایت کیا۔

عَنْ اَبِیْ مُرَّةَ مَوْلٰی اُمِّ هَانِئٍ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ حَبِیْبِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَّنْ اَدَعَهُنَّ مَا عِشْتُ بِصِیَامِ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَهْرٍ وَّصَلٰوةِ الضُّحٰی وَ بِاَنْ لَّا اَنَامَ حَتّٰی اُوْتِرَ

ترجمہ۔ ابی مرہ نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا مجھ کو پیارے (نبی) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین چیزوں کی وصیت کی تین چیزوں کی میں جب تک جیوں گا انکو نہ چھوڑوں گا۔ ہر مہینہ میں تین روزے۔ اور چاشت کی نماز۔ اور نہ سونا بغیر وتر پڑھے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِمَا

سُنّتِ فجر کی فضیلت وغیرہ کا بیان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ حَفْصَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْاَذَانِ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ

ترجمہ۔ عبداللہ عمر بن خطاب کے صاحبزادے رضی اللہ عنہما نے کہا کہ خبر دی ان کو مسلمانوں کی ماں حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب مؤذن صبح کی اذان دیکر چپ ہو جاتا اور صبح ظاہر ہو جاتی تو دو رکعتیں ہلکی پڑھتے تکبیر فرض کے پہلے۔

عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ كَمَا قَالَ مَالِكٌ ترجمہ نافع سے مثل مالک کی روایت کے اسی اسناد سے مروی ہوا (یعنی جو روایت اوپر گزر چکی)

عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ

ترجمہ۔ مسلمانوں کی ماں حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فجر نکل آتی تو نہ پڑھتے مگر ہلکی ہلکی دو رکعتیں۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ۔ شعبہ سے بھی اسی سند سے یہ مضمون مروی ہوا۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ حَفْصَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ رَكْعَتَيْنِ

ترجمہ۔ سالم نے اپنے باپ سے انہوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح چمک جاتی تو دو رکعت ادا کرتے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا

ترجمہ۔ حضرت عائشہ مسلمانوں کی ماں محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو رکعت سنت فجر پڑھا کرتے تھے جب اذان سن چکتے اور ان کو ہلکی پڑھتے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ مسلمانوں کی ماں محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ

الْإِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دو رکعت پڑھتے تھے اذان اور صبح کی تکبیر کے درمیان۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُ حَتّٰى اِنِّيْ اَقُوْلُ هَلْ قَرَاَ فِيْهِمَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی دو رکعت اس قدر پڑھتے تھے کہ میں کہتی آپ نے ان میں فاتحہ بھی پڑھی ہے کہ نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَقُوْلُ هَلْ يَقْرَاُ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فجر ہوتی دو رکعت پڑھتے کہ میں کہتی کہ آپ نے ان میں سورہ فاتحہ بھی پڑھی کہ نہیں (یعنی ایسی ہلکی پڑھتے)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِّنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ مسلمانوں کی ماں نے اللہ ان سے راضی ہو فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی نفل کا اتنا خیال نہیں رکھتے تھے جتنا صبح سے پہلے دو رکعتوں کا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَسْرَعَ مِنْهُ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نفل کے لئے جلدی کرتے ہوئے جیسا دیکھا دو رکعتوں کے لئے فجر

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا فجر کی دو رکعتیں دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے (ان سب سے) بہتر ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ شَاْنِ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لَهُمَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

ترجمہ۔ حضرت عائشہ مسلمانوں کی ماں (رضی اللہ عنہا) نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی دو رکعتوں کے بارے میں فرمایا کہ مجھے ساری دنیا سے زیادہ پیاری ہیں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يٰۤاَيُّهَا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی سنتوں میں قل یایہا

الکافرون وقل ھو اللہ احد پڑھی۔

الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ٥

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْاُوْلٰى مِنْهُمَا قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ مِنْهُمَا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ٥

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی دو سنتوں میں سے پہلی رکعت میں قولوا آمنا باللہ سے آخر تک پڑھتے تھے جو آیتیں سورہ بقرہ میں وارد ہوئی ہیں اور دوسری میں آمنا باللہ سے آخر تک (اور سرا اس آیت کا یہ ہے قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الایۃ)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَالَّتِيْ فِيْ اٰلِ عِمْرَانَ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الْاٰيَةَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ مسلم نے کہا روایت کی ہم سے علی بن خشرم نے ان سے عیسیٰ بن یونس نے ان سے عثمان بن حکیم نے اسی اسناد سے مثل حدیث مروان الفزاری کے (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی)

بَابُ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ وَبَيَانِ عَدَدِهِنَّ

سنتوں کی فضیلت اور انکی گنتی کا بیان

عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَنْبَسَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ بِحَدِيْثٍ يَتَسَارُّ اِلَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهٗ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَنْبَسَةُ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ اَوْسٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَنْبَسَةَ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ

ترجمہ۔ عمرو بن اوس نے کہا روایت کی مجھ سے عنبسہ نے اُس بیماری میں جس میں وہ مرے ایسی ایک حدیث جس سے خوشی ہوتی ہے۔ عنبسہ نے کہا میں نے ام حبیبہ سے سنا کہ فرماتی تھیں سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جس نے رات دن میں بارہ رکعت پڑھی اس کیلئے ایک گھر جنت میں بنایا جائیگا۔ ام حبیبہ نے کہا جب سے میں نے یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا۔ عنبسہ نے کہا جب سے میں نے سنا یہ ام حبیبہ سے ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا۔ عمرو بن اوس نے کہا جب سے میں نے یہ سنا عنبسہ سے میں نے انکو نہیں چھوڑا۔ نعمان بن سالم نے کہا جب سے میں نے یہ سنا عمرو بن اوس سے ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا

عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ سَالِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ

ترجمہ۔ نعمان بن سالم سے اسی سند سے مروی ہے کہ جس نے ہر دن میں بارہ رکعت پڑھی سنت کی اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے۔

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ فَمَا بَرِحْتُ أُصَلِّيهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ عَنْبَسَةُ مَا بَرِحْتُ أُصَلِّيهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ عَمْرٌو وَمَا بَرِحْتُ أُصَلِّيهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ النُّعْمَانُ مِثْلَ ذٰلِكَ

ترجمہ۔ ام حبیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی مسلمانوں کی ماں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ کوئی بندہ مسلمان ایسا نہیں کہ اللہ کے واسطے ہر دن میں بارہ رکعت خوشی سے پڑھے سوا فرض کے مگر اللہ تعالیٰ اس کے واسطے ایک گھر جنت میں بناتا ہے یا فرمایا اس کیلئے ایک گھر جنت میں بنایا جاتا ہے۔ ام حبیبہ نے فرمایا میں اُس دن سے ہمیشہ پڑھتی ہوں اور عنبسہ نے کہا میں بھی اس دن سے ہمیشہ پڑھتا ہوں اور عمرو اور نعمان نے بھی ایسا ہی کہا۔

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ

ترجمہ۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بندہ مسلمان ایسا نہیں کہ اس نے وضو پورا کیا اور پھر اللہ کے لئے ہر دن میں اور پھر مثل اوپر کی روایت کے بیان کیا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَهَا سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ سَجْدَتَيْنِ فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَالْجُمُعَةُ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ میں نے پڑھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں مگر مغرب اور عشاء اور جمعہ کی دو رکعتیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گھر میں پڑھیں۔

فائدہ۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سنتوں کا گھر میں پڑھنا افضل ہے اور امام مالک اور ثوری نے کہا ہے دن کے نفل مسجد میں اور رات کے گھر میں افضل ہیں۔ مگر سلف کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ سب نفل گھر میں افضل ہیں اور ان روایتوں سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنت صبح کی اور جمعہ کی گھر میں پڑھتے تھے اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا گھر میں نماز افضل ہے سوا فرض کے۔ اور یہ ارشاد آپ کا عام ہے۔ پس سنت یہی ہے کہ سنت گھر میں پڑھے اور ہمیشہ مساجد میں پڑھنا بدعت سے خالی نہیں۔ علی الخصوص فرض ہوتے ہوئے سنتوں میں مشغول رہنا کراہت سے خالی نہیں

مگر اکثر لوگ اس سے غافل ہیں۔

بَابُ جَوَازِ النَّافِلَةِ قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّفِعْلِ بَعْضِ الرَّكْعَةِ قَائِمًا وَّبَعْضِهَا قَاعِدًا

نفل کھڑے بیٹھے اور ایک رکعت میں کچھ کھڑے کچھ بیٹھے جائز ہونے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَّلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا وَّكَانَ اِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن شقیق نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نفل نماز کا حال پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے تھے۔ پھر نکلتے اور لوگوں کے ساتھ فرض نماز پڑھتے پھر گھر میں آکر دو رکعت پڑھتے اور لوگوں کے ساتھ مغرب پڑھتے پھر گھر میں آکر دو رکعت پڑھتے اور عشا لوگوں کے ساتھ پڑھ کر گھر میں آتے اور دو رکعت پڑھتے اور رات کو نو رکعت پڑھتے کہ اسی میں وتر ہوتا اور بڑی رات تک کھڑے پڑھتے اور بڑی رات تک بیٹھے اور کھڑے ہو کر قرارت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب قرارت بیٹھ کر کرتے تو سجدہ اور رکوع بھی بیٹھ کر کرتے اور جب فجر نکلتی تو دو رکعت پڑھتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَّاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی بڑی رات تک نماز پڑھتے پھر جب کھڑے ہو کر پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے کھڑے کرتے اور جب بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا بِفَارِسَ فَكُنْتُ اُصَلِّيْ قَاعِدًا فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن شقیق نے کہا کہ میں فارس میں بیمار ہوا تھا اور بیٹھ کر نماز پڑھا کرتا تھا (پھر جب مدینہ میں آیا)، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی رات تک

نماز بیٹھ کر پڑھتے اور آخر تک حدیث ذکر کی (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی)۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ شَقِیْقٍ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ لَیْلًا طَوِیْلًا قَائِمًا وَّ لَیْلًا طَوِیْلًا قَاعِدًا وَکَانَ اِذَا قَرَأَ قَائِمًا رَکَعَ قَائِمًا وَاِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَکَعَ قَاعِدًا۔ ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ شَقِیْقٍ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ قَائِمًا وَّقَاعِدًا فَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ قَائِمًا رَکَعَ قَائِمًا وَّاِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ قَاعِدًا رَکَعَ قَاعِدًا

ترجمہ۔ عبداللہ بن شقیق عقیلی نے کہا کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر کھڑے بھی نماز پڑھتے تھے اور اکثر بیٹھے بھی۔ پھر جب شروع کرتے کھڑے کھڑے تو رکوع بھی کھڑے ہوئے کرتے اور جب شروع کرتے بیٹھے ہوئے تو رکوع بھی کرتے بیٹھے ہوئے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ مَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ جَالِسًا حَتّٰی اِذَا کَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا حَتّٰی اِذَا بَقِیَ عَلَیْہِ مِنَ السُّوْرَۃِ ثَلٰثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً قَامَ فَقَرَأَھُنَّ ثُمَّ رَکَعَ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ قرارت کرتے ہوں نماز میں بیٹھ کر۔ پھر جب بوڑھے ہو گئے بیٹھے بیٹھے قرارت کرتے یہاں تک کہ جب رہ جاتیں سورہ میں سے تیس یا چالیس آیتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع کرتے۔

فائدہ۔ اس سے ثابت ہوا کہ ایک ہی رکعت میں کچھ بیٹھ کر پڑھتے اور کچھ کھڑے ہو کر

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَیَقْرَأُ وَھُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَائَتِہٖ قَدْرُ مَا یَکُوْنُ ثَلَاثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً قَامَ فَقَرَأَ وَھُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَکَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ یَفْعَلُ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ۔

ترجمہ۔ مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے بیٹھے ہوئے اور قرارت کرتے بیٹھے بیٹھے۔ پھر جب رہ جاتیں تیس یا چالیس آیتیں کھڑے ہو کر قرارت کرتے پھر رکوع کرتے اور سجدہ۔ پھر دوسری رکعت میں بھی

ایسا ہی کرتے۔

فائدہ۔ دونوں روایتوں سے ایک رکعت میں کچھ کھڑا رہنا کچھ بیٹھنا ثابت ہوا اور یہ جائز ہے امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اور عام علماء کے آگے کہ برابر ہے پہلے کھڑا ہو پھر بیٹھ جائے یا پہلے بیٹھا ہو پھر کھڑا ہو جائے۔ اور بعض سلف نے اس کو منع کیا ہے مگر ان کا منع کرنا غلط ہے اور قاضی نے ابویوسف اور امام محمد شاگردان ابوحنیفہ سے اور اور دوسرے فقہاء سے نقل کیا ہے کہ پہلے کھڑے ہو کر پھر بیٹھ جانا مکروہ ہے اور اگر نیت کی کھڑے ہو کر تو پھر بیٹھ گیا تو شافعیہ کے اور جمہور کے نزدیک جائز ہے اور ابن قاسم مالکی بھی اسے جائز کہتے ہیں اور اشہب منع کرتے ہیں۔

مترجم کہتا ہے بیٹھ کر اٹھنا اور اٹھ کر بیٹھنا دونوں احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے پھر منع کرنا کسی ایک کا سراپا خلاف ہے اور قابل التفات نہیں اس لئے کہ شرع وہی ہے جو نبی سے ثابت ہو، نہ رائے اور قیاس کسی کا علی الخصوص جب مخالف نبی ہو اگرچہ سارا جہاں اس کا قائل کیوں نہ ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً

ترجمہ۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے قرارت کرتے پھر جب ارادہ کرتے رکوع کا تو کھڑے ہوتے اتنی دیر کہ آدمی اس میں چالیس آیتیں پڑھے (یعنی پھر رکوع کرتے)

عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ

ترجمہ علقمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو رکعت (شب) سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ بیٹھ کر پڑھتے پھر جب ارادہ ہوتا کہ رکوع کریں کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ

ترجمہ۔ عبداللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں جب لوگوں نے آپ کو بوڑھا کر دیا (یعنی ان کے فکروں سے)۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ مثل اوپر کی روایت کے ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ كَثِيرًا مِّنْ صَلٰوتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا جب تک کہ اکثر آپ بیٹھ کر نماز نہ پڑھنے لگے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ صَلٰوتِهِ جَالِسًا

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فربہ ہو گئے اور بھاری ہو گئے تو اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتے۔

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ سُبْحَتِهِ قَاعِدًا حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسُّوْرَةِ فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا۔

ترجمہ۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹھ کر نفل پڑھا ہو یہاں تک کہ جب آپ کی وفات سے ایک سال باقی رہا تو آپ بیٹھ کر نفل پڑھنے لگے اور سورت کو پڑھتے اور یہاں تک ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے کہ وہ لمبی سے لمبی ہو جاتی۔

مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابوالطاہر اور حرملہ نے، ان دونوں سے ابن وہب نے ان سے یونس نے اور روایت کی ہم سے اسحاق نے اور عبد بن حمید نے دونوں سے عبدالرزاق نے اُن سے معمر نے۔ ان سب سے زہری نے اسی سند سے مثل اس کے مگر ان دونوں نے کہا کہ جب آپ کی وفات میں ایک یا دو سال رہ گئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى صَلّٰى قَاعِدًا

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا جب تک آپ نے بیٹھ کر نماز نہ پڑھ لی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى رَأْسِهِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَّكَ قُلْتَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ سے کسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیٹھے ہوئے نماز پڑھنا آدھی نماز کے برابر ہے تو میں آپ کے پاس آیا اور آپ کو پایا کہ آپ بیٹھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ اور میں نے آپ کے سر پر ہاتھ رکھا۔ آپ نے فرمایا کیا ہے اے عبداللہ

قَاعِدًا عَلٰی نِصْفِ الصَّلٰوۃِ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰکِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ

میں نے کہا کہ مجھے پہنچا ہے کہ آپ فرماتے ہیں اے رسول اللہ کے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھی نماز کے برابر ہے اور آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں سچ ہے مگر میں تم لوگوں کے برابر نہیں ہوں۔

فائدہ۔ یعنی آپ کو بیٹھ کر نماز ادا کرنے میں بھی ویسا ہی ثواب ہے جیسے کھڑے ہو کر نفل ادا کرنے میں اور یہ آپ کے خصائص میں ہے یا کوئی عذر کے سبب سے اگر آپ بیٹھے تو معذور کو پورا ثواب ہے مگر یہ قول آپ کا خصائص پر زیادہ دال ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

بَابُ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ وَعَدَدِ رَکَعَاتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی اللَّیْلِ وَاَنَّ الْوِتْرَ رَکْعَۃٌ

نماز شب اور وتر کے ایک رکعت ہونے کا بیان

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُوْتِرُ مِنْہَا بِوَاحِدَۃٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْہَا اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الْمُؤَذِّنُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ رات کو گیارہ رکعت پڑھتے اور اس میں سے ایک رکعت وتر کی ہوتی تھی۔ پھر جب پڑھ چکتے تو داہنی کروٹ لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آتا تب دو رکعت ہلکی پڑھتے۔

عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَ اَنْ یَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ وَہِیَ الَّتِیْ یَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَۃَ اِلَی الْفَجْرِ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُسَلِّمُ بَیْنَ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَیُوْتِرُ بِوَاحِدَۃٍ فَاِذَا سَکَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَتَبَیَّنَ لَہُ الْفَجْرُ وَجَاءَہُ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَۃِ

ترجمہ۔ ام المومنین زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فجر تک گیارہ رکعت پڑھتے۔ سلام پھیرتے ہر دو رکعت کے بعد اور ایک رکعت وتر پڑھتے۔ پھر جب مؤذن فجر کی اذان دے چکتا اور ظاہر ہو جاتی آپ پر صبح اور مؤذن آتا کھڑے ہو کر دو رکعت ہلکی ادا کرتے پھر داہنی کروٹ لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن تکبیر کہنے کو آتا۔

ایک رکعت وتر پڑھنے کا بیان

عَنِ ابْنِ شِہَابٍ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ وَسَاقَ حَرْمَلَۃُ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَتَبَیَّنَ لَہُ الْفَجْرُ وَجَاءَہُ الْمُؤَذِّنُ وَلَمْ یَذْکُرِ الْاِقَامَۃَ وَسَائِرُ الْحَدِیْثِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عَمْرٍو سَوَاءً ترجمہ۔ ابن شہاب زہری نے اسی اسناد سے روایت کی اور حرملہ نے حدیث

روایت کی مثل حدیث اوپر کے۔ اور اس میں صبح کے ظاہر ہونے کا ذکر نہیں کیا اور نہ موذن کے آنے کا نہ تکبیر کا اور ساری حدیث عمرو کی روایت کے مطابق بیان کی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا فِيْ اٰخِرِهَا۔

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے۔ پانچ ان میں سے وتر ہوتیں کہ نہ بیٹھتے مگر ان کے آخر میں۔

فائدہ۔ وتر ایک رکعت سے لگا کے گیارہ اور تیرہ رکعتوں تک مسنون اور جائز ہے مگر افضل یہی ہے کہ ہر دو رکعت پر سلام پھیرتا جائے اور حالانکہ سب رکعتوں کے آخر میں ایک سلام پھیرنا بھی روا ہے مگر مشہور وہی ہے دو دو رکعت پر سلام۔

مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابوبکر نے ان سے عبدہ نے اور روایت کی ہم سے ابوکریب نے۔ دونوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے اور ابواسامہ نے سب نے روایت کی ہشام سے اسی اسناد سے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرہ رکعت پڑھتے تھے مع فجر کی دو سنتوں کے۔

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔

ترجمہ۔ ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رمضان کی نماز کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گیارہ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے رمضان ہو یا غیر رمضان۔ چار رکعت ایسی پڑھتے تھے کہ ان کا حسن اور طول کچھ نہ پوچھ۔ پھر چار ایسی ایسی پڑھتے کہ ان کا بھی حسن اور طول کچھ نہ پوچھ۔ پھر تین رکعت پڑھتے تھے (یعنی وتر کی) پھر کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ آپ وتر سے پہلے سو جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔

فائدہ۔ اس حدیث سے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اس پر کہ قرأت کا لمبا کرنا

افضل ہے بہت رکوع اور سجود کرنے سے اور یہ خصائص انبیاء سے ہے کہ سونے سے وضو نہ جائے۔ اور بعضوں نے اعتراض کیا ہے کہ آپ وادی میں سو گئے تھے اور نماز قضا ہو گئی تھی پھر یہ کیوں کر ہو سکتا ہے۔ اور جواب اس کا یوں دیا ہے کہ طلوع ہونا آفتاب کا آنکھوں سے متعلق ہے بخلاف حدث کے کہ وہ قلب سے متعلق ہے

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ ثَلَاثَ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُصَلِّیْ ثَمَانَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ یُوْتِرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ قَامَ فَرَکَعَ ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ بَیْنَ النِّدَآءِ وَالْاِقَامَۃِ مِنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ

ترجمہ۔ ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (رات کی) نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ تیرہ رکعت پڑھتے۔ آٹھ رکعت کے بعد وتر پڑھتے پھر دو رکعت پڑھتے بیٹھ کر اور جب ارادہ کرتے رکوع کا کھڑے ہوتے اور رکوع کرتے دو رکعت پڑھتے صبح کی اذان اور تکبیر کے بیچ میں۔

فائدہ۔ اس حدیث کے ظاہر سے تمسک کیا ہے اوزاعی اور احمد نے جیسا کہ قاضی نے اُن دونوں سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے بعد وتر کے دو رکعت بیٹھ کر پڑھنے کو مباح کہا ہے اور امام احمد سے یہ بھی مروی ہے کہ میں اسکو نہ پڑھتا ہوں نہ منع کرتا ہوں۔ اور امام مالک رح نے اس کا انکار کیا ہے اور صواب یہ ہے کہ یہ دو رکعتیں آپ نے پڑھی ہیں بعد وتر کے بیٹھ کر تا معلوم ہو جائے کہ نماز بعد وتر کے جائز ہے مگر اس پر آپ نے ہمیشگی نہیں کی کبھی کیا اور کبھی نہیں کیا اور کوئی شخص کَانَ کے لفظ سے دوام نہ خیال کرے اس لئے کہ یہ لفظ صرف ایک فعل کے وقوع پر دلالت کرتا ہے کہ زمانہ ماضی میں واقع ہوا چنانچہ دوسری روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحِلِّہٖ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ یعنی میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احرام کھولنے کے وقت قبل طواف افاضہ کے۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی صحبت کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی بار حج کیا یعنی حجۃ الوداع اور بہت روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ آخر نماز آپ کی رات میں وتر ہوتا۔ پس یقین ہوا کہ یہ دو رکعات کبھی پڑھی ہمیشہ نہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّہٗ سَاَلَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِہِمَا تِسْعَ رَکَعَاتٍ فَاِنَّمَا یُوْتِرُ مِنْہُنَّ

ترجمہ۔ ابوسلمہ نے مثل اوپر کی روایت کے بیان کیا مگر اس میں اتنا ہے کہ نو رکعت پڑھتے تھے کہ وتر اسی میں تھا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ لَبِیْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ اَتَیْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ اَیْ اُمَّهْ اَخْبِرِیْنِیْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَتْ صَلٰوتُهٗ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَیْرِهٖ ثَلَاثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً بِاللَّیْلِ مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن ابی لبید نے ابوسلمہ سے سنا کہ وہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئے اور عرض کیا کہ اے میری ماں مجھے خبر دیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز سے۔ پس انہوں نے فرمایا کہ آپ کی نماز رمضان وغیرہ میں رات کے وقت تیرہ رکعت تھی انہی میں دو رکعتیں صبح کی سنتیں بھی تھیں۔

عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَّیُوْتِرُ بِسَجْدَةٍ وَّیَرْكَعُ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ فَتِلْكَ ثَلَاثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً

ترجمہ۔ قاسم بن محمد نے کہا کہ میں نے مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رات کی نماز دس رکعت تھی اور ایک رکعت کا وتر اور دو رکعتیں فجر کی سنت۔ یہ سب تیرہ رکعتیں ہوئیں۔

عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَاَلْتُ الْاَسْوَدَ ابْنَ یَزِیْدَ عَمَّا حَدَّثَتْهُ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ یَنَامُ اَوَّلَ اللَّیْلِ وَیُحْیِیْ اٰخِرَهٗ ثُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلٰی اَهْلِهٖ قَضٰی حَاجَتَهٗ ثُمَّ یَنَامُ فَاِذَا كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْاَوَّلِ قَالَتْ وَثَبَ وَلَا وَاللّٰهِ مَا قَالَتْ قَامَ فَاَفَاضَ عَلَیْهِ الْمَاءَ وَلَا وَاللّٰهِ مَا قَالَتِ اغْتَسَلَ وَاَنَا اَعْلَمُ مَا تُرِیْدُ وَاِنْ لَّمْ یَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّاَ وُضُوْءَ الرَّجُلِ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ صَلَّی الرَّكْعَتَیْنِ

ترجمہ۔ ابی اسحاق نے کہا کہ پوچھا میں نے اسود بن یزید سے ان حدیثوں کے بارے میں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے مقدمہ میں تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ سو رہتے اول رات میں اور جاگتے آخر رات میں۔ پھر اگر آپ کو حاجت ہوتی اپنی بی بیوں سے تو حاجت روا کرتے پھر سو رہتے۔ پھر جب پہلی اذان ہوتی (یعنی صبح کے وقت کی اذان) تو جھٹ اچھل پڑتے اور قسم ہے اللہ کی کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ نہاتے (یعنی جو لفظ

انہوں نے فرمایا وہی مجھے یاد ہے) اور میں خوب جانتا ہوں جو آپ کی مراد ہے (یہ اس لئے کہا کہ شرم کی بات ہے) اور اگر جنبی نہ ہوتے تو وضو کرتے جیسے لوگ نماز کے لئے وضو کرتے ہیں پھر دو رکعت پڑھتے (یعنی صبح کی سنت)

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ حَتّٰی یَکُوْنَ اٰخِرَ صَلٰوتِهِ الْوِتْرُ

ترجمہ۔ ابی اسحاق اسود سے راوی ہیں وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے یہاں تک کہ آخر میں وتر ہوتا۔

فائدہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ وتر کے بعد دو رکعت بیٹھ کر ہمیشہ نہیں پڑھتے تھے جیسا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں۔

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ عَمَلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَ یُحِبُّ الدَّائِمَ قَالَ قُلْتُ اَیَّ حِیْنٍ کَانَ یُصَلِّیْ فَقَالَتْ کَانَ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلّٰی

ترجمہ۔ مسروق نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا کہ وہ ہمیشہ کے عمل کو دوست رکھتے تھے۔ پھر میں نے کہا نماز کب پڑھتے تھے۔ کہا جب مرغ کی آواز سنتے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔

فائدہ۔ مرغ اکثر آدھی رات کے بعد بولنا شروع کر دیتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا اَلْفٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّحَرُ الْاَعْلٰی فِیْ بَیْتِیْ اَوْ عِنْدِیْ اِلَّا نَائِمًا۔

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ اپنے گھر میں یا فرمایا اپنے پاس سوتے پایا (یعنی تہجد کے بعد سو جاتے۔)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَاِنْ کُنْتُ مُسْتَیْقِظَةً حَدَّثَنِیْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فجر کی سنت پڑھ چکتے تو میں اگر جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے نہیں تو سو جاتے۔

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

ترجمہ۔ ابی سلمہ نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی روایت کی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا أَوْتَرَ قَالَ قُومِي فَأَوْتِرِي يَا عَائِشَةُ

جب نماز تہجد پڑھ لیتے اور وتر بھی پڑھ چکتے تو مجھ سے فرماتے اٹھو وتر پڑھ لو اے عائشہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ بِاللَّيْلِ وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ أَيْقَظَهَا فَأَوْتَرَتْ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور وہ سامنے آڑی لیٹی رہتیں پھر جب وتر رہ جاتے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو جگا دیتے وہ وتر پڑھ لیتیں۔

فائدہ۔ ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ وتر آخر شب میں پڑھنا مستحب ہے خواہ آدمی تہجد پڑھے یا نہ پڑھے مگر یقین رکھتا ہو کہ میں آخر شب میں ضرور اٹھوں گا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وتر ساری رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے یہاں تک کہ آخر میں پہنچ گیا سحر کے وقت پر۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ فَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول شب میں اور بیچ میں اور آخر میں سب وقت ادا کئے ہیں یہاں تک کہ چھٹے حصہ آخر کے رات میں بھی۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلَّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ أَنَّ سَعْدَ ابْنَ هِشَامِ ابْنِ عَامِرٍ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَأَرَادَ أَنْ يَبِيعَ عَقَارًا لَهُ بِهَا فَيَجْعَلَهُ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ وَيُجَاهِدَ الرُّومَ حَتَّى يَمُوتَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ لَقِيَ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَنَهَوْهُ عَنْ ذٰلِكَ وَأَخْبَرُوهُ أَنَّ رَهْطًا سِتَّةً أَرَادُوا ذٰلِكَ فِي حَيَاةِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ قتادہ سے مروی ہے کہ زرارہ بن سعد بن ہشام بن عامر نے چاہا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور مدینہ کو آئے اور چاہا کہ اپنے باغ و زمین وغیرہ بیچ ڈالیں اور اس سے ہتھیار اور گھوڑے خریدیں اور نصاریٰ سے مرنے کے وقت تک لڑیں۔ پھر جب مدینہ میں آئے اور مدینہ والوں سے ملے۔ انہوں نے ان کو منع کیا (یعنی بالکل کاروبار دنیا اور ضروریات بشری چھوڑ کر الیسا

فَنَهَاهُمْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
قَالَ أَلَيْسَ لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ فَلَمَّا حَدَّثُوهُ
بِذٰلِكَ رَاجَعَ امْرَأَتَهُ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا وَ
أَشْهَدَ عَلَى رَجْعَتِهَا فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أَدُلُّكَ
عَلَى أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ عَائِشَةُ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأْتِهَا فَسَلْهَا ثُمَّ ائْتِنِي
فَأَخْبِرْنِي بِرَدِّهَا عَلَيْكَ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهَا
فَأَتَيْتُ عَلَى حَكِيمِ ابْنِ أَفْلَحَ فَا
سْتَلْحَقْتُهُ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِقَارِبِهَا
لِأَنِّي نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ فِي هَاتَيْنِ
الشِّيعَتَيْنِ شَيْئًا فَأَبَتْ فِيهِمَا إِلَّا مُضِيًّا
قَالَ فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَانْطَلَقْنَا إِلَى
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاسْتَأْذَنَّا عَلَيْهَا
فَأَذِنَتْ لَنَا فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَحَكِيمٌ
فَعَرَفَتْهُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ مَنْ مَعَكَ قَالَ
سَعْدُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ
ابْنُ عَامِرٍ فَتَرَحَّمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَتْ خَيْرًا
قَالَ قَتَادَةُ وَكَانَ أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ
فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ
خُلُقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلَى
قَالَتْ فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ قَالَ فَهَمَمْتُ أَنْ
أَقُومَ وَلَا أَسْأَلَ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى
أَمُوتَ ثُمَّ بَدَا لِي فَقُلْتُ أَنْبِئِينِي عَنْ
قِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہ کرنا چاہیئے) اور خبر دی کہ چھ آدمیوں نے
اسکا ارادہ کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی
میں تو آپ نے ان کو منع کیا اور فرمایا کہ کیا
تمہارے لئے میری راہ اچھی نہیں۔ پھر جب
لوگوں نے ان سے یہ کہا تو انہوں نے اپنی
بیوی سے رجعت کی (یعنی جس کو طلاق دیدی
تھی) اور ان کو طلاق دے دی تھی اور انکی
رجعت پر لوگوں کو گواہ کر لیا۔ پھر وہ ابن
عباس کے پاس گئے اور ان سے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وتر کا حال پوچھا
انہوں نے کہا میں تم کو ایسے شخص کو بتا دوں
کہ جو ساری زمین کے لوگوں سے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وتر کا حال بہتر جانتا
ہے۔ انہوں نے کہا وہ کون ہے۔ ابن
عباس نے کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا سو تم ان کے پاس جاؤ اُن سے
پوچھو پھر میرے پاس آؤ اور ان کے جواب
سے خبر دو۔ پھر میں ان کے پاس چلا اور
حکیم بن افلح کے پاس آیا اور اُن سے چاہا
کہ وہ مجھے حضرت عائشہ رض کے پاس لیچلیں
انہوں نے کہا میں ان کے پاس نہیں جاتا
اس لئے کہ میں نے اُن کو روکا تھا کہ وہ
ان دونوں گروہوں کے بیچ میں کچھ نہ بولیں
(یعنی صحابہ کی آپس کی لڑائیوں میں) مگر
انہوں نے نہ مانا اور چلی گئیں۔ زرارہ نے
کہا کہ میں نے حکیم کو قسم دی۔ غرض وہ آئے
اور ہم سب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف
چلے اور انہیں اطلاع کی۔ انہوں نے
اجازت دی اور ہم ان کی خدمت میں حاضر

فَقَالَتْ اَلَسْتَ تَقْرَاُ يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِيْ اَوَّلِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ حَوْلًا وَّاَمْسَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى خَاتِمَتَهَا اثْنَىْ عَشَرَ شَهْرًا فِي السَّمَآءِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ التَّخْفِيْفَ فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيْضَةٍ قَالَ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا شَآءَ اَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَّا يَجْلِسُ فِيْهَا اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُّسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا اَسَنَّ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَهُ اللَّحْمُ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَّصَنَعَ مِثْلَ صَنِيْعِهِ الْاَوَّلِ فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ اِذَا غَلَبَهٗ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا اَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ وَّلَا صَلّٰى لَيْلَةً اِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا

ہوئے تب انہوں نے فرمایا کیا یہ حکیم ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ غرض حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو پہچان لیا (یعنی آواز وغیرہ سے پردہ کی آڑ سے) پھر انہوں نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ حکیم نے کہا میرے ساتھ سعد بن ہشام ہیں۔ انہوں نے فرمایا ہشام کون سے؟ حکیم نے کہا عامر کے بیٹے۔ تب ان پر بہت مہربانی کی۔ اور قتادہ نے کہا وہ جنگ احد میں شہید ہوئے تھے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اے مسلمانوں کی ماں! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق سے خبر دیجئے۔ انہوں نے فرمایا تم نے قرآن نہیں پڑھا۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلق وہی تھا جس کا قرآن میں حکم ہے۔ انہوں نے کہا پھر میں نے چلنے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ موت کے وقت تک اب کسی سے کوئی چیز نہ پوچھوں۔ پھر مجھے خیال آیا تو میں نے عرض کیا کہ خبر دیجئے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رات کے اٹھنے سے۔ پھر انہوں نے فرمایا کیا تم نے یا ایہا المزمل نہیں پڑھی۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے فرض کیا رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کو اس سورت کے اول میں پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور آپ کے سب یار رات کو نماز

كَامِلاً غَيْرَ رَمَضَانَ قَالَ وَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِهَا فَقَالَ صَدَقَتْ لَوْ كُنْتُ أَقْرَبُهَا أَوْ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى تُشَافِهَنِي بِهِ قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثَهَا۔

پڑھتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورت کا خاتمہ بارہ مہینے تک آسمان پر روک رکھا یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے اس سورت کا آخر اُتارا۔ اور اس میں تخفیف فرمائی (یعنی تہجد کی فرضیت معاف کردی مسنون ہونا باقی رہا) پھر ہو گیا رات کا نماز پڑھنا خوشی کا سودا بعد اس کے کہ فرض تھا۔ پھر میں نے عرض کیا اے مسلمانوں کی ماں! خبر دیجئے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی۔ تب انہوں نے فرمایا کہ ہم آپ کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ آپ کو جب چاہتا اٹھا دیتا تھا رات کو پھر آپ مسواک کرتے تھے اور وضو۔ پھر نو رکعت پڑھتے تھے نہ بیٹھتے اس میں مگر آٹھویں رکعت کے بعد۔ اور یاد کرتے اللہ تعالےٰ کو اور اس کی حمد کرتے اور دعا کرتے (یعنی تشہد پڑھتے) پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے اور نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھتے اور اللہ کو یاد کرتے اور اس کی تعریف کرتے اور اس سے دعا کرتے اور اس طرح سلام پھیرتے کہ ہم کو سنا دیتے (تاکہ سوتے جاگ اُٹھیں) پھر دو رکعت پڑھتے اس کے بعد بیٹھے بیٹھے بعد سلام کے۔ غرض یہ گیارہ رکعات ہوئیں اے میرے بیٹے! پھر جب آپ کا سن زیادہ ہو گیا اور بدن میں گوشت آگیا سات رکعات وتر پڑھنے لگے اور دو رکعتیں ویسی ہی پڑھتے جیسے اوپر ہم نے بیان کیں۔ غرض یہ سب نو رکعتیں ہوئیں اے بیٹے میرے (یعنی سات وتر و تہجد کی اور دو بعد وتر کے) اور آپ کی عادت تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے اُس پر ہمیشگی کرتے اور جب آپ پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہوتا کہ رات کو نہ اُٹھ سکتے تو دن کو بارہ رکعات ادا کرتے (یعنی وتر نہ پڑھتے اس سے ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہیں) اور میں نہیں جانتی کہ کبھی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارا قرآن ایک رات میں پڑھ لیا ہو (اس سے ایک شبہ قرآن کا بدعت ہونا ثابت ہوا) نہ یہ جانتی ہوں کہ ساری رات آپ نے نماز پڑھی صبح تک (یعنی ذرا بھی نہ سوئے نہ آرام لیا ہو) اور نہ یہ کہ سارا مہینہ روزہ رکھا ہو سوا رمضان کے۔ پھر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے یہ ساری حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ بیشک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سچ فرمایا اور کہا کہ اگر میں ان کے پاس ہوتا تو یہ سب منہ در منہ سنتا زرارہ نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ ان کے پاس نہیں جاتے ہیں تو میں کبھی

ان کی بات آپ سے نہ کہتا۔
مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن مثنے نے ان سے معاذ نے ان سے ہشام نے جو معاذ کے باپ ہیں اُن سے قتادہ نے ان سے زرارہ نے ان سے سعد بن ہشام نے کہ سعد نے طلاق دی اپنی بیوی کو اور مدینہ گئے تاکہ اپنی زمین وغیرہ فروخت کریں پھر یہی مضمون بیان کیا۔
اور مسلم نے کہا کہ روایت کی مجھ سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان سے محمد بن بشر نے ان سے سعید بن ابی عروبہ نے ان سے قتادہ نے ان سے زرارہ بن ابی اوفیٰ نے ان سے سعد بن ہشام نے۔ کہا سعد نے کہ میں عبداللہ بن عباس کے پاس گیا اور ان سے وتر کے بارے میں پوچھا اور سارا قصہ حدیث کا بیان کیا۔ اور اسی میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہشام کون ہے؟ انہوں نے کہا عامر کے بیٹے۔ انہوں نے فرمایا وہ کیا خوب شخص تھے اور عامر جنگ اُحد میں شہید ہو گئے تھے۔
فائدہ۔ اس حدیث میں بہت فوائد ہیں
اول یہ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ اُن سے وتر کا حال پوچھو۔ اس سے معلوم ہوا کہ عالم کو مستحب ہے کہ جب کوئی اپنے سے زیادہ جانتا ہو تو سائل کو اس کی طرف رجوع کرے اس میں دین کی خیر خواہی اور سائل کی بہتری ہے۔
دوسرے یہ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جو جواب دیا کہ خلق حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرآن تھا۔ اس سے علو شان اور وفور علم اور کثرتِ فہم اور ذکا فراد راک حضرت ام المومنین کا معلوم ہوتا ہے کہ کتنے بڑے دریا کو ایک کوزے میں کر دیا اور آپ کے خلق کی ایسی جامع تعریف کر دی کہ سائل کو خیال ہوا کہ اب ساری عمر کسی سے اس بارہ میں سوال نہ کرے۔ سبحان اللہ کیوں نہوں آخر محبوبہ محبوب خدا ہیں رضی اللہ عنہا وعن اتباعہا و خدامہا۔
تیسرے یہ جو فرمایا کہ تہجد فرض تھا پھر خوشی کا سودا ہو گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر اور امت پر سب پر نفل ہو گیا مگر امت پر نفل ہونے میں تمام اجماع ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے لئے شافعیہ کے نزدیک فرضیت ساقط ہو گئی۔
چوتھے یہ کہ جب تہجد قضا ہوتا صبح کو ادا کرتے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اوراد اور وظائف کی احتیاط ضروری ہوئی۔

پانچویں یہ کہ ثابت ہوا کہ وتر قضا نہ پڑھے۔

عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ اَوْفٰى اَنَّ سَعْدَ ابْنَ هِشَامٍ كَانَ جَارًا لَّهٗ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ سَعِيْدٍ وَفِيْهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ ابْنُ عَامِرٍ قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ اُصِيْبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ وَفِيْهِ فَقَالَ حَكِيْمُ ابْنُ اَفْلَحَ اَمَا اِنِّيْ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا اَنْبَاْتُكَ بِحَدِيْثِهَا

ترجمہ۔ زرارہ بن اوفیٰ سے روایت ہے کہ سعد بن ہشام اُن کے ہمسایہ تھے۔ پس انہوں نے خبر دی کہ طلاق دی انہوں نے اپنی بیوی کو اور حدیث بیان کی جیسے سعید کی روایت ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ کون سے ہشام۔ انہوں نے کہا کہ عامر کے بیٹے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہاں وہ کیا خوب آدمی تھے شہید ہوئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ احد کے دن۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ حکیم بن افلح نے کہا کہ اگر میں جانتا کہ تم ان کے پاس نہیں جاتے تو میں ان کی حدیث سے تم کو خبر نہ دیتا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ اَوْ غَيْرِهٖ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شب کی تہجد جب قضا ہو جاتی کسی درد وغیرہ کے عذر سے تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَثْبَتَهٗ وَكَانَ اِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ اَوْ مَرِضَ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَتْ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا اِلَّا رَمَضَانَ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی کام کرتے تو اُسے ہمیشہ کیا کرتے اور جب رات کو سو جاتے یا بیمار ہو جاتے تو دن کو بارہ رکعت پڑھتے۔ اور میں نے نہیں دیکھا کہ کبھی آپ ساری رات صبح تک جاگے ہوں

اور کبھی ایک ماہ برابر روزے نہ رکھے مگر رمضان ہیں۔

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَاَهٗ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهٗ مِنَ اللَّيْلِ

ترجمہ۔ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو سو گیا اپنے وظیفہ سے کسی چیز کو چھوڑ کر اور پڑھ لیا اُس کو فجر اور ظہر کے بیچ میں تو لکھتا ہے اس کو اللہ ایسا کہ گویا پڑھ لیا اس نے رات کو

عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ اَنَّ زَيْدَ ابْنَ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰى فَقَالَ اَمَا لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ

ترجمہ۔ قاسم شیبانی سے روایت ہے کہ زید بن ارقم نے لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا (یعنی ابھی دن خوب نہیں چڑھا تھا) تو انہوں نے کہا کہ لوگ خوب جان چکے ہیں کہ نماز اس کے سوا اور گھڑی میں افضل ہے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز رجوع کرنے والے بندوں کی جب ہے کہ اونٹ کے بچوں کے پیر گرم ہو جائیں۔

فائدہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ چاشت کی نماز دن چڑھے پڑھنا افضل ہے اگرچہ طلوع شمس سے زوال تک جائز ہے مگر عمدہ وقت یہ ہے کہ دھوپ سے ریت گرم ہو جائے اور اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں اور اسی کو صلوٰۃ الاوابین بھی کہتے ہیں۔

عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ قُبَاءٍ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَقَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ اِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ

ترجمہ۔ زید ارقم کے بیٹے رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قبا والوں کی طرف اور دیکھا کہ وہ لوگ نماز پڑھتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ صلوٰۃ الاوابین کا وقت جب ہے کہ اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے

اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیَ اَحَدُکُمُ الصُّبْحَ صَلّٰی رَکْعَۃً وَّاحِدَۃً تُوْتِرُ لَہٗ مَا قَدْ صَلّٰی

کہا ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کو تو آپ نے فرمایا رات کی نماز دو۔ دو رکعت ہے۔ پھر جب خیال ہو کہ صبح ہو چلی تو ایک رکعت پڑھ لے کہ وہ طاق کر دے گی ساری نماز جو اس نے پڑھی۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ فَقَالَ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِرَکْعَۃٍ

ترجمہ۔ سالم اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کے بارے میں تو آپ نے فرمایا دو۔ دو رکعت پڑھ۔ پھر جب صبح سے ڈرے تو ایک رکعت وتر ادا کر۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَۃٍ ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا کہ رات کی نماز کیوں کر ہے۔ آگے مضمون وہی ہے جو پہلے گذرا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ السَّائِلِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ قَالَ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیْتَ الصُّبْحَ فَصَلِّ رَکْعَۃً وَّاجْعَلْ اٰخِرَ صَلٰوتِکَ وِتْرًا ثُمَّ سَاَلَہٗ رَجُلٌ عَلٰی رَاْسِ الْحَوْلِ وَاَنَا بِذٰلِکَ الْمَکَانِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَا اَدْرِیْ ھُوَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ اَوْ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ لَہٗ مِثْلَ ذٰلِکَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا اور میں اُس کے اور حضرت کے بیچ میں تھا۔ اُس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! رات کی نماز کیوں کر ہے؟ آپ نے فرمایا دو۔ دو رکعت۔ پھر جب تجھے ڈر ہو صبح کا تو ایک رکعت پڑھ لے اور آخر نماز کے وتر ادا کر پھر پوچھا ایک سال بعد اور میں حضرت کے پاس اسی طرح تھا (یعنی دونوں کے بیچ میں) اسی شخص نے یا اور کسی نے پھر بھی آپ نے اسی کے مثل فرمایا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيْثِهِمَا ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ وَمَا بَعْدَهُ ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا اور ذکر کی حدیث۔ دونوں راویوں نے مثل اوپر کی حدیث کے مگر اُن کی روایت میں سال بھر کے بعد پھر پوچھنے کا ذکر اور اس کے بعد کا نہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وتر صبح کے آگے پڑھ لیا کرو۔

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلٰوتِهِ وِتْرًا فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا آخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا

ترجمہ۔ نافع نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جو رات کو نماز پڑھے تو وتر کو سب کے آخر میں ادا کرے اس لئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی حکم فرماتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا آخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وہی مضمون حضرت سے روایت کیا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلٰوتِهِ وِتْرًا قَبْلَ الصُّبْحِ كَذٰلِكَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُهُمْ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وتر ایک رکعت ہے آخر رات میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ

ترجمہ۔ ابی مجلز نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ ایک رکعت ہے آخر شب میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حَدَّثَہُمْ اَنَّ رَجُلًا نَادٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اُوْتِرُ صَلٰوۃَ اللَّیْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی فَلْیُصَلِّ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِنْ اَحَسَّ اَنْ یُّصْبِحَ سَجَدَ سَجْدَۃً فَاَوْتَرَتْ لَہٗ مَا صَلّٰی

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے لوگوں سے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا۔ اور آپ مسجد میں تھے۔ اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں اپنی رات کی نماز کو کیوں کر طاق کروں آپ نے فرمایا جو نماز پڑھے دو دو رکعت پڑھتا رہے پھر جب صبح کی علامت پائے تو ایک رکعت پڑھ لیوے وہ سب کو طاق کر دے گی۔

فائدہ۔ ان حدیثوں سے ایک رکعت وتر پڑھنا ثابت ہوا جیسا کہ شافعیہ اور اکثر محدثین کا مذہب ہے۔ اور یہ حدیثیں حنفیہ پر حجت ہیں اور ثابت ہوا کہ آخر شب میں وتر پڑھنا مستحب ہے۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قُلْتُ اَرَاَیْتَ الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ اُطِیْلُ فِیْہِمَا الْقِرَاءَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی وَیُوْتِرُ بِرَکْعَۃٍ قَالَ قُلْتُ اِنِّیْ لَسْتُ عَنْ ھٰذَا اَسْاَلُکَ قَالَ اِنَّکَ لَضَخْمٌ اَلَا تَدَعُنِیْ اَسْتَقْرِئُ لَکَ الْحَدِیْثَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی وَیُوْتِرُ بِرَکْعَۃٍ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْغَدَاۃِ کَاَنَّ الْاَذَانَ بِاُذُنَیْہِ قَالَ خَلَفٌ اَرَاَیْتَ الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْغَدَاۃِ وَلَمْ یَذْکُرْ صَلٰوۃً

ترجمہ۔ انس بن سیرین نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا مجھے خبر دیجئے دو رکعتوں کے بارہ جو صبح کی نماز سے پہلے ہیں میں ان میں قرارت طویل کرتا ہوں۔ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑھا کرتے تھے اور وتر ایک رکعت پڑھتے تھے۔ ابن سیرین نے کہا میں یہ نہیں پوچھتا۔ عبداللہ نے کہا کہ تم موٹے آدمی ہو (یعنی موٹی عقل والے کہ بیچ میں بول اٹھے) مجھے فرصت نہ دی کہ میں تم سے پوری حدیث بیان کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑھتے تھے اور وتر ایک رکعت ادا کرتے تھے۔ اور دو رکعت صبح کی فرض نماز سے پہلے ایسے وقت پڑھتے کہ تکبیر آپ کے کان میں ہوتی (یعنی تکبیر کے قریب پڑھتے۔ اور ظاہر ہے اس وقت جو نماز ہو گی نہایت خفیف ہو گی) خلف نے اپنی روایت میں ارأیت کہا اور نماز کا ذکر نہیں کیا۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بِمِثْلِہٖ وَزَادَ وَیُوْتِرُ بِرَکْعَۃٍ مِّنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ وَفِیْہِ فَقَالَ بَہْ بَہْ اِنَّکَ لَضَخْمٌ ترجمہ۔ انس بن سیرین نے

کہا کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا اور اوپر والی روایت کے مثل بیان کیا اور اتنا زیادہ کیا کہ وتر ایک رکعت پڑھے آخر شب میں اور اس میں یہ بھی ہے کہ ٹھیرو ٹھیرو تم موٹے آدمی ہو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا رَاَيْتَ اَنَّ الصُّبْحَ يُدْرِكُكَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ قِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا مَثْنٰى مَثْنٰى قَالَ اَنْ تُسَلِّمَ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے پھر جب تجھے معلوم ہو کہ صبح آپہنچی تو ایک رکعت وتر پڑھ لے۔ پھر ابن عمر سے پوچھا کہ دو دو رکعت کے کیا معنے ہیں۔ انہوں نے کہا ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرنا جائے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا

ترجمہ۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وتر صبح سے پہلے پڑھو۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَخْبَرَهُمْ اَنَّهُمْ سَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا۔

ترجمہ۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا صبح سے پہلے پڑھ لیا کرو۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهٗ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ يَّقُوْمَ اٰخِرَهٗ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَذٰلِكَ اَفْضَلُ وَقَالَ اَبُوْ مُعٰوِيَةَ مَحْضُوْرَةٌ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو خوف ہو کہ آخر شب میں نہ اٹھے گا تو اول شب میں (عشاء کے بعد) وتر پڑھ لے۔ اور جس کو آرزو ہو کہ آخر شب میں اٹھے گا تو چاہئے کہ وتر آخر شب میں پڑھے اس لئے کہ آخر شب کی نماز ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ افضل ہے اور ابومعاویہ نے محضورہ کہا۔ معنی دونوں کے ایک ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّكُمْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ ثُمَّ لِيَرْقُدْ وَمَنْ وَثِقَ بِقِيَامٍ مِّنَ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اٰخِرِهٖ فَاِنَّ قِرَاءَةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ وَذٰلِكَ اَفْضَلُ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے جو کوئی ڈرے کہ آخر رات میں نہ اٹھ سکیگا پس چاہئے کہ وتر پڑھ لیوے پھر سو جائے اور جس کو رات کو اٹھنے کا یقین ہو وہ آخر میں وتر پڑھے اس لئے کہ آخر رات کی قرارت ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں

اور یہ افضل ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نمازوں میں بہتر وہ نماز ہے جس میں دیر تک کھڑا رہنا ہو۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ

ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون سی نماز افضل ہے۔ فرمایا جس میں دیر تک کھڑا رہنا ہو۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فِی اللَّیْلِ لَسَاعَۃً لَا یُوَافِقُھَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ یَسْاَلُ اللّٰہَ خَیْرًا مِّنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ وَذٰلِکَ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس وقت جو مسلمان آدمی اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرے۔ اور یہ (گھڑی) ہر رات میں ہوتی ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ اللَّیْلِ سَاعَۃً لَا یُوَافِقُھَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ یَسْاَلُ اللّٰہَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رات میں ایک گھڑی ہوتی ہے کہ اس وقت مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگے وہ اسے دے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کُلَّ لَیْلَۃٍ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ فَیَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَہٗ وَمَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَہٗ وَمَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَہٗ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمارا پروردگار جو بڑی برکتوں اور بلند ذات والا ہے آخری تہائی رات میں ہر رات آسمان دنیا پر اُترتا ہے اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو دوں کوئی ہے جو مجھ سے بخشش چاہے میں اسے بخش دوں۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا کُلَّ لَیْلَۃٍ حِیْنَ یَمْضِیْ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ اترتا ہے اللہ تعالےٰ آسمان دنیا کی طرف ہر رات میں جب

فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُضِيءَ الْفَجْرُ

تہائی رات اول کی گذر جاتی ہے اور فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں قبول کروں۔ کون ہے کہ مجھ سے مانگے کہ میں اسے دوں۔ کون ہے کہ مجھ سے مغفرت مانگے کہ میں اسے بخش دوں غرض کہ صبح روشن ہونے تک ایسا ہی فرماتا رہتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطٰى هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهُ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب آدھی رات یا دو تہائی گذر جاتی ہے اترتا ہے اللہ برکت والا بلند ذات والا دنیا کے آسمان کی طرف اور فرماتا ہے ہے کوئی مانگنے والا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ اسے دلوے۔ کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے۔ کوئی بخشش چاہنے والا ہے کہ وہ بخشا جائے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا لِشَطْرِ اللَّيْلِ أَوْ لِثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ أَوْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدِيمٍ وَلَا ظَلُومٍ

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے اللہ تعالیٰ برکت والا آسمان دنیا کی طرف آدھی رات کو یا پچھلی تہائی رات کو اور فرماتا ہے کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں قبول کروں اور کون مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اسے دوں پھر فرماتا ہے کون قرض دیتا ہے اس کو جو کبھی فقیر نہ ہو گا نہ کسی پر ظلم کرے گا۔

عَنْ سَعْدِ ابْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُومٍ وَلَا ظَلُومٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذر چکا ہے مگر کچھ زیادتی ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُمْهِلُ حَتّٰى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ

ترجمہ۔ ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب تہائی رات گذر جاتی ہے تو اترتا ہے

مُسْتَغْفِرٍ هَلْ مِنْ تَائِبٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ۔

آسمان دنیا پر اور فرماتا ہے کون ہے جو مغفرت مانگے۔ کون ہے جو توبہ کرے کون ہے جو کچھ مانگے۔ کون ہے جو دعا کرے۔ یہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ فجر ہو جاتی ہے۔

فائدہ۔ ان سب احادیث صحیحہ سے پروردگار کا ہر شب اترنا جو اللہ تعالیٰ شانہ کی ایک صفت فعلی ہے ثابت ہوا اور اس کے ظاہری معنے پر بلاکیف ایمان لانا سلف کا عقیدہ ہے۔ اور یہ تاویل کہ اس کی رحمت اترتی ہے یا اس کے فرشتے یہ تاویلات باطلہ دور از کار ہیں اس لئے کہ کوئی فرشتہ وغیرہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے جو مانگو سو دوں۔ جو دعا کرو قبول کردوں۔ یہ خاص اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس کو لائق ہے۔ نہ اس کی کسی صفت سے یہ سخن نکل سکتا ہے نہ کسی مخلوق سے اور صحابہ سے اور تابعین اور ائمہ دین اور اکابر محدثین کا ان سب صفات میں جیسے اترنا چڑھنا آنا ہنسنا تعجب کرنا استوا غصہ کرنا رحم کرنا جو احادیث صحیحہ میں یا آیات قرآنیہ میں وارد ہوئے ہیں۔ یہی مذہب ہے کہ اس کے ظاہر معنے پر ایمان لانا اور اس کی کیفیت اللہ کو سونپنا۔ اور قرض دینے سے مراد صدقہ ہے کہ اس کو فضل کی راہ سے قرض فرمایا۔ اور اکثر ان سب حدیثوں سے بڑی فضیلت آخر شب کی ظاہر ہوئی اور دعا کا قبول ہونا اور رسول کا ملنا اور رحمت کا جوش اور قبولیت کا خروش اور الطاف کا زور اور رحمتوں کا شور ثابت ہوتا ہے۔

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَنْصُوْرٍ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ ترجمہ ابو اسحاق نے بھی یہ روایت کی ہے اسی اسناد سے مگر حدیث منصور کی پوری اور بڑی ہے۔

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيْحُ

تراویح کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو رمضان کی رات میں ایمان اور ثواب کی راہ سے نماز پڑھے اس کے گناہ بخشے جائینگے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّأْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان میں تراویح پڑھنے کی ترغیب دیتے بغیر اسکے کہ یاروں کو تاکید سے حکم کریں اور فرماتے

إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى ذٰلِكَ

جو رمضان میں ایمان کے درست کرنے اور ثواب حاصل کرنے کیلئے نماز پڑھے تو اسکے اگلے گناہ بخشے جائیں گے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتقال فرمایا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں یہی طریقہ رہا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شروع خلافت میں بھی یہی طریقہ رہا (یعنی جس کا جی چاہا رات کو نماز پڑھتا۔)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایمان اور ثواب کی نظر سے رمضان کا روزہ رکھا تو اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے اور جس نے ایمان اور ثواب کی نظر سے شب قدر میں قیام کیا تو اس کے بھی اگلے گناہ بخشے جائیں گے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيُوَافِقُهَا أُرَاهُ قَالَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شب قدر میں جاگتا عبادت کرتا رہے اور جان لے کہ یہ شب قدر ہے۔ میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے یہ فرمایا کہ ایمان اور ثواب کی نظر سے وہ بخشا جاویگا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى بِصَلٰوتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ قَالَ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے مسجد میں ایک رات نماز پڑھی اور آپ کے ساتھ چند لوگ تھے۔ پھر دوسرے دن لوگ زیادہ ہو گئے۔ پھر تیسری یا چوتھی رات تو لوگ بہت جمع ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف نہ نکلے پھر جب صبح ہوئی آپ نے فرمایا کہ میں تمھارا حال دیکھتا تھا۔ اور میں نہ نکلا مگر اس وجہ سے کہ مجھے خوف ہوا کہ (یہ نماز تراویح) کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے۔

عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهِ فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُوْنَ بِذٰلِكَ فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهِ فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُوْنَ ذٰلِكَ فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ رِجَالٌ مِنْهُمْ يَقُوْلُوْنَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ لَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَانُكُمُ اللَّيْلَةَ وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا۔

ترجمہ۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو نکلے اور مسجد میں نماز پڑھی اور چند لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر صبح لوگ اس کا ذکر کرنے لگے۔ اور دوسرے دن اس سے زیادہ لوگ جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی نکلے پھر آپ کے ساتھ نماز ادا کی اور لوگ اس کا ذکر کرتے لگے صبح کو پھر تیسری رات میں مسجد والے لوگ بہت ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے اور آپ کے ساتھ لوگوں نے نماز ادا کی پھر جب چوتھی رات ہوئی۔ مسجد لوگوں سے بھر گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ نکلے۔ پھر لوگ پکارنے لگے نماز نماز اور آپ نہ نکلے یہاں تک کہ صبح کی نماز کو آئے پھر جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف منہ کیا اور تشہد پڑھا اور بعد حمد و صلوۃ کے کہا کہ معلوم ہو کہ تمہارا آج کی رات کا حال مجھ پر کچھ پوشیدہ نہ تھا مگر میں نے خوف کیا کہ تم پر رات کی نماز (تراویح) فرض نہ ہو جائے اور تم اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ۔

فائدہ۔ ان سب حدیثوں سے رمضان میں رات کی نماز کی فضیلت ظاہر ہوئی اور ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تین روز تراویح جماعت سے پڑھی جماعت بھی سنت ہوئی اور رکعات کی تعداد وہی مسنون ہیں جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں کہ رمضان وغیرہ میں آٹھ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ اور اگر اس سے زیادہ پڑھے تو مباح ہے۔ اور ان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نوافل جماعت سے جائز ہیں بلکہ عید کسوف۔ اور استسقاء میں جماعت اولیٰ ہے۔ اور جماعت کے سوا مسجد میں بھی نوافل کا روا ہونا ثابت ہوا۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اقتدار اس کی روا ہے جس کی امامت کی امام نے نیت نہ کی ہو اور یہی صحیح ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کسی کام میں مصلحت اور

مفسدہ دونوں جمع ہوں تو اس کا تدارک اولیٰ ہے جیسے آپ نے تراویح فرض ہو جانے سے ترک کر دی اور پھر آپ نے اپنے ترک کی وجہ بھی بیان کر دی کہ یاروں کا دل خوش ہو جائے اور خطبہ میں تشہد اور اما بعد کا لفظ کہا کہ یہ دونوں مسنون ہیں۔

بَابُ النَّدْبِ الْأَكِيْدِ إِلٰى قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَدَلِيْلِ مَنْ قَالَ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ

شب قدر میں نماز اور ستائیسویں کو شب قدر ہونے کا بیان

عَنْ زِرٍّ قَالَ سَمِعْتُ أُبَيَّ ابْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ وَقِيْلَ لَهٗ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَنْ قَامَ السَّنَةَ أَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ أُبَيٌّ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنَّهَا لَفِيْ رَمَضَانَ يَحْلِفُ مَا يَسْتَثْنِيْ وَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ أَيَّ لَيْلَةٍ هِيَ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ أَمَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ صَبِيْحَةِ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَأَمَارَتُهَا أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِيْ صَبِيْحَةِ يَوْمِهَا بَيْضَاءَ لَا شُعَاعَ لَهَا

ترجمہ۔ زر سے روایت ہے کہ میں نے ابی بن کعب سے سنا اور ان سے کہا گیا کہ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ جو سال بھر تک جاگے اس کو شب قدر ملے۔ ابی نے کہا قسم ہے اس اللہ کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ بیشک شب قدر رمضان میں ہے اور وہ قسم کھاتے تھے اور ان شاء اللہ تعالیٰ نہیں کہتے تھے۔ (مطلب یہ کہ اپنی قسم پر یقین تھا کہ سچی ہے) اور کہتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کونسی رات ہے۔ وہ وہی رات ہے جس میں ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جاگنے کا حکم کیا۔ وہ وہ رات ہے جس کی صبح کو ستائیسویں تاریخ ہوتی ہے اور نشانی شب قدر کی یہ ہے کہ اس کی صبح کو سورج نکلتا ہے اور اس میں شعاع نہیں ہوتی۔

عَنْ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ أُبَيٌّ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْلَمُهَا وَأَكْثَرُ عِلْمِيْ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِيْ هٰذَا الْحَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ أَمَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ بِهَا صَاحِبٌ لِيْ عَنْهُ

ترجمہ۔ ابی نے کہا واللہ میں لیلۃ القدر کو جانتا ہوں کہ وہ اسی رات میں ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاگنے کا حکم کیا اور وہ ستائیسویں رات ہے۔ اور شعبہ کو اس بات میں شک ہے کہ کہا ابی نے حکم کیا جس رات ہم کو رسول اللہ علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور کہا شعبہ نے کہ یہ بات مجھ سے میرے ایک

رفیق نے عبدہ کی طرف سے بیان کی۔
مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے عبیداللہ بن معاذ نے۔ اُن سے ان کے باپ نے۔ اُن سے شعبہ نے اسی اسناد سے ابو یحییٰ کی روایت کے مانند اور شعبہ کے شک کرنے کا اور اس کے بعد کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ۔ شب قدر کا مفصل بیان آگے آئے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بَابُ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُعَائِهِ بِاللَّيْلِ

نمازاور دعائے شب کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَتَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءًا بَيْنَ الْوُضُوْءَيْنِ وَلَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَنْتَبِهُ لَهُ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَتَامَّتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَآذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِي دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَفِي بَصَرِي نُوْرًا وَفِي سَمْعِي نُوْرًا وَعَنْ يَمِينِي نُوْرًا وَعَنْ يَسَارِي نُوْرًا وَفَوْقِي نُوْرًا وَتَحْتِي نُوْرًا وَأَمَامِي نُوْرًا وَخَلْفِي نُوْرًا وَعَظِّمْ لِي نُوْرًا قَالَ كُرَيْبٌ وَسَبْعًا فِي التَّابُوتِ فَلَقِيتُ بَعْضَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَ

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک رات میں اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہا (اس لئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تہجد کی نماز دیکھیں) اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو اٹھے اور اپنی قضا حاجت کو گئے پھر اپنا منہ اور ہاتھ دھویا پھر سو رہے پھر اٹھے اور مشک کے پاس آئے اور اس کا بندھن کھولا پھر دو وضوؤں کے بیچ کا وضو کیا (یعنی نہ بہت مبالغہ کا نہ بہت ہلکا) اور زیادہ پانی نہیں گرایا اور پورا وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور میں بھی اٹھا اور انگڑائی لی کہ کہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نہ سمجھیں کہ یہ ہمارا حال دیکھنے کے لئے ہوشیار تھا (اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کو حضرت کے ساتھ علم غیب کا عقیدہ نہ تھا جیسے اب جاہلوں کو انبیاء اولیاء کے ساتھ ہے) اور میں نے وضو کیا اور آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھما کے اپنی داہنی طرف کھڑا کر لیا (اس سے معلوم ہوا کہ ایک مقتدی ہو تو امام کے داہنی طرف کھڑا ہو) غرض کہ

شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَذَکَرَ خَصْلَتَیْنِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز رات کو تیرہ رکعت پوری ہوئی۔ پھر آپ لیٹ رہے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ اور آپ کی عادت مبارک تھی جب سو جاتے تھے خراٹے لیتے تھے۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کو صبح کی نماز کے لئے آگاہ کیا۔ اور آپ اٹھے اور صبح کی نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا اور آپ کی دعا میں یہ لفظ تھے اللہم سے عظم لی نوراً تک یعنی یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور آنکھ میں نور اور کان میں نور اور میرے دائیں نور اور میرے بائیں نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور پیچھے نور اور بڑھا دے میرے لئے نور۔ کریب (جو راوی حدیث ہیں) نے کہا ہے کہ سات لفظ اور فرماتے تھے کہ وہ میرے دل میں ہیں (یعنی منہ پر نہیں آتے اس لئے کہ میں بھول گیا) پھر میں نے عباس رضی اللہ عنہ کی بعض اولاد سے ملاقات کی۔ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ لفظ یہ ہیں اور ذکر کیا کہ میرا پٹھا اور میرا گوشت اور میرا لہو اور میرے بال اور میری کھال اور دو چیزیں اور ذکر کیں (یعنی ان سب میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نور مانگا)

عَنْ کُرَیْبٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ بَاتَ لَیْلَۃً عِنْدَ مَیْمُوْنَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا وَھِیَ خَالَتُہٗ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِیْ عُرْضِ الْوِسَادَۃِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَھْلُہٗ فِیْ طُوْلِھَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَھْلُہٗ فِیْ طُوْلِھَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی انْتَصَفَ اللَّیْلُ اَوْ قَبْلَہٗ بِقَلِیْلٍ اَوْ بَعْدَہٗ بِقَلِیْلٍ فَاسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْھِہٖ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰیَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰی شَنٍّ مُّعَلَّقَۃٍ فَتَوَضَّاَ مِنْھَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَہٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَھَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِہٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ

ترجمہ۔ کریب جو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کو ابن عباس نے خبر دی کہ وہ ایک رات ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا (جو مسلمانوں کی ماں اور ان کی خالہ ہیں) کے گھر رہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تکیہ کے چوڑان میں لیٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی بی بی صاحبہ اس کی لمبان پر سر رکھ کر لیٹے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوتے رہے یہاں تک کہ آدھی رات ہوئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے کچھ پہلے جاگے اور نیند کا اثر اپنے منہ پر سے اپنے ہاتھ سے پونچھنے لگے (اس کا استحباب ثابت ہوا) پھر سورہ آل عمران کی آخر کی دس آیتیں پڑھیں (ان آیتوں کا پڑھنا بھی اس وقت پر مستحب ہوا) پھر ایک پرانی مشک کے پاس گئے اور اس سے وضو کیا اور خوب وضو کیا پھر نماز پڑھنے کھڑے

الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

ہوئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میں بھی اور ویسا ہی کیا جیسا آپ نے کیا تھا (یعنی آیتوں کا پڑھنا اور منہ سے نیند کا اثر پونچھنا) پھر گیا میں اور آپ کے بازو پر کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنا سیدھا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا داہنا کان پکڑا اس کو مروڑتے تھے (تاکہ بچے کو نیند نہ آجائے) پھر دو رکعت پڑھی پھر دو پھر دو پھر دو پھر دو پھر دو پھر وتر پڑھے پھر لیٹ رہے یہاں تک کہ مؤذن آیا اور آپ اٹھے اور ہلکی دو رکعتیں پڑھیں پھر نکل کر صبح کے فرض ادا کئے۔

فائدہ۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دو دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے اور وتر میں بھی دو رکعت الگ اور ایک رکعت الگ پڑھنا اور بیچ میں سلام پھیر دینا چاہئے اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا بخلاف حنفیہ کے اور ثابت ہوا جواز مؤذن کے امام کے پاس آنے کا تاکہ نماز سے آگاہ کرے اور ہلکا پڑھنا صبح کی سنت کا اور تہجد مع وتر تیرہ رکعت ادا کرنا۔ اور اس میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ کامل وتر تیرہ رکعت ہے اور بعضوں نے کہا گیارہ رکعت۔

عَنْ مَخْرَمَةَ ابْنِ سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى شَجْبٍ مِنْ مَاءٍ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ وَلَمْ يُهْرِقْ مِنَ الْمَاءِ إِلَّا قَلِيلًا ثُمَّ حَرَّكَنِي فَقُمْتُ وَسَائِرُ الْحَدِيثِ نَحْوُ حَدِيثِ مَالِكٍ

ترجمہ۔ مخرمہ بن سلیمان نے بھی اسی اسناد سے یہ روایت کی ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ایک پرانی مشک کی طرف ارادہ کیا اور مسواک کی اور وضو کیا اور پورا وضو کیا مگر پانی بہت کم گرایا پھر مجھے ہلایا تو میں اٹھا۔ اور باقی روایت مالک کی روایت کے مثل ہے (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن میں میمونہ ام المومنین رضی اللہ عنہا جو بی بی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے گھر سویا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم بھی وہیں تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا سو مجھے پکڑ کر داہنی طرف کر لیا اور اس رات

وسلم حتى نفخ وكان إذا نام نفخ ثم أتاه المؤذن فخرج فصلى ولم يتوضأ قال عمرو وقد حدثت به بكير ابن الأشج فقال حدثني كريب بذلك۔

تیرہ رکعت پڑھی پھر سو رہے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ اور آپ کی عادت مبارک تھی جب سوتے خراٹے لیتے۔ پھر آپ کے مؤذن آیا اور آپ نکلے اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ عمرو نے کہا میں نے یہ حدیث بکیر سے بیان کی تو انہوں نے کہا کریب نے بھی مجھ سے بیان کی ہے۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال بت ليلة عند خالتي ميمونة بنت الحارث رضي الله عنها فقلت لها إذا قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فأيقظيني فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقمت إلى جنبه الأيسر فأخذ بيدي فجعلني من شقه الأيمن فجعلت إذا أغفيت يأخذ بشحمة أذني قال فصلى إحدى عشرة ركعة ثم احتبى حتى إني لأسمع نفسه راقدا فلما تبين له الفجر صلى ركعتين خفيفتين۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر رہا اور میں نے ان سے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھیں تو مجھے بھی جگا دینا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا۔ اور میں جب ذرا اونگھ جاتا تو آپ میرے کان کو پکڑ لیتے۔ پھر گیارہ رکعت پڑھیں پھر آپ لیٹ رہے یہاں تک کہ میں آپ کے سونے کے خراٹے سنتا تھا۔ پھر جب فجر ہوئی تو آپ نے دو رکعت ہلکی پڑھیں۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما أنه بات عند خالته ميمونة رضي الله عنها فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم من الليل فتوضأ من شن معلق وضوءا خفيفا قال وصف وضوءه وجعل يخففه ويقلله قال ابن عباس فقمت وصنعت مثل ما صنع النبي صلى الله عليه وسلم ثم جئت فقمت عن يساره فأخلفني فجعلني عن يمينه فصلى ثم اضطجع فنام حتى نفخ ثم أتاه بلال رضي الله عنه فآذنه بالصلاة فخرج فصلى الصبح ولم يتوضأ قال سفيان وهذا للنبي صلى الله عليه وسلم خاصة لأنه بلغنا أن النبي صلى الله عليه وسلم تنام عيناه ولا ينام قلبه

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو اٹھے اور ایک پرانی مشک سے ہلکا وضو کیا پھر ان سے وضو کے بارہ میں بیان کیا کہ وضو بہت ہلکا تھا اور تھوڑے پانی سے کیا تھا۔ ابن عباس نے کہا میں کھڑا ہوا اور میں نے وہی کیا جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا پھر نماز پڑھی اور لیٹ رہے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر بلال نے اور نماز کیلئے آگاہ کیا اور نکلے اور صبح کی نماز پڑھی اور وضو نہیں۔ سفیان نے کہا کہ یہ (یعنی سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا) ←

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ ہے اس لئے کہ ہم کو پہنچا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں سو جاتی تھیں اور دل نہ سوتا تھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ بِتُّ فِیْ بَیْتِ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ فَبَقَیْتُ کَیْفَ یُصَلِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَبَالَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْھَہٗ وَکَفَّیْہِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ اِلَی الْقِرْبَۃِ فَاَطْلَقَ شِنَاقَھَا ثُمَّ صَبَّ فِی الْجَفْنَۃِ اَوِ الْقَصْعَۃِ فَاَکَبَّہٗ بِیَدِہٖ عَلَیْھَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا حَسَنًا بَیْنَ الْوُضُوْئَیْنِ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ فَجِئْتُ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِہٖ فَقُمْتُ عَنْ یَسَارِہٖ قَالَ فَاَخَذَنِیْ فَاَقَامَنِیْ عَنْ یَمِیْنِہٖ فَتَکَامَلَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً ثُمَّ نَامَ حَتّٰی نَفَخَ وَکُنَّا نَعْرِفُہٗ اِذَا نَامَ بِنَفْخِہٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی فَجَعَلَ یَقُوْلُ فِیْ صَلٰوتِہٖ وَفِیْ سُجُوْدِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّاَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا اَوْ قَالَ وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہا اور خیال رکھتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں کر نماز پڑھتے ہیں۔ اور آپ اُٹھے اور پیشاب کیا اور منہ دھویا اور دونوں ہتھیلیاں دھوئیں۔ پھر سو رہے پھر اُٹھے اور مشک کے پاس گئے اور اس کا بندھن کھولا اور لگن یا بڑے پیالے میں پانی ڈالا اور اس کو اپنی ہاتھ سے جھکایا اور وضو کیا بہت اچھا دو وضوؤں کے بیچ کا (یعنی نہ بہت ہلکا نہ مبالغہ کا) پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے۔ پھر میں بھی آیا (یعنی وضو کر کے) اور آپ کے بائیں بازو کی طرف کھڑا ہوا تو مجھ کو پکڑا اور داہنی طرف کھڑا کیا۔ پھر آپ کی پوری نماز تیرہ رکعت ہوئی۔ پھر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور ہم آپ کے سو جانے کو خراٹے ہی سے پہچانتے تھے پھر نماز کو نکلے اور نماز پڑھی۔ اور اپنی نماز یا سجدہ میں کہتے تھے یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور میرے کان میں نور اور میری آنکھ میں نور اور میرے داہنے نور اور میرے بائیں نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور۔ اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور۔ اور کر دے میرے لئے نور یا کہتے تھے مجھے نور کر دے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ غُنْدَرٍ وَّقَالَ وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا وَّلَمْ یَشُکَّ

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے جیسا کہ غندر سے ابھی اوپر مروی ہوا۔ مگر اس میں یہ ہے کہ یا اللہ مجھے نور کر دے اور اس میں راوی نے شک نہیں کیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوئَيْنِ ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَنَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً أُخْرَى فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا هُوَ الْوُضُوءُ وَقَالَ أَعْظِمْ لِي نُورًا وَلَمْ يَذْكُرْ وَاجْعَلْنِي نُورًا۔

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وہی مضمون جو اوپر گذرا بیان کیا مگر منہ اور ہتھیلیاں دھونے کا ذکر نہیں کیا۔ صرف اتنا کہا کہ پھر آپ مشک کے پاس آئے اور اس کا بندھن کھولا پھر دونوں وضوؤں کے درمیان کا وضو کیا۔ پھر اپنی خوابگاہ پر آئے اور سوئے پھر دوسری دفعہ کھڑے ہوئے اور مشک کے پاس آئے اور اسکا بندھن کھولا اور وضو ایسا کیا کہ وہ وضو ہی تھا اور دعا میں یہ کہا یا اللہ بڑا دے مجھے نور۔ اور واجعلنی نورًا کا لفظ نہیں کہا۔

عَنْ كُرَيْبٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَسَكَبَ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يُكْثِرْ مِنَ الْمَاءِ وَلَمْ يُقَصِّرْ فِي الْوُضُوءِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَ وَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً قَالَ سَلَمَةُ حَدَّثَنِيهَا كُرَيْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْهَا ثِنْتَيْ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَنَسِيتُ مَا بَقِيَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَمِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُورًا وَمِنْ خَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي فِي نَفْسِي نُورًا وَأَعْظِمْ لِي نُورًا۔

ترجمہ۔ کریب نے روایت کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رہے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور مشک کے پاس گئے اور اس کو جھکایا اور اس سے وضو کیا اور پانی بہت نہیں بہایا اور وضو میں کچھ کمی بھی نہیں کی۔ اور حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس رات انیس کلموں سے دعا کی۔ سلمہ نے کہا کہ مجھے کریب نے بیان کئے تھے مگر مجھے اس میں سے بارہ یاد رہے اور باقی بھول گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور میری زبان میں نور اور میرے کان میں نور اور میرے اوپر اور نیچے نور۔ اور داہنے اور بائیں نور اور آگے اور پیچھے نور اور کر دے میری ذات میں نور اور بڑا دے مجھے نور۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ رَقَدْتُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةَ كَانَ النَّبِيُّ

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں سویا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا لِأَنْظُرَ كَيْفَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَ فَتَحَدَّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ

(مسلمانوں کی ماں اور اپنی خالہ) میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر جس رات میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہیں تھے کہ میں آپ کی رات کی نماز دیکھوں۔ پھر تھوڑی دیر آپ نے اپنی بی بی سے باتیں کیں پھر سو رہے اور حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ پھر اٹھے اور وضو کیا اور مسواک کی۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ فَقَرَأَ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ حَتّٰى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَأَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِسِتِّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُورًا وَمِنْ أَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا اللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سوئے۔ پھر آپ جاگے مسواک کی اور وضو کیا اور وہ یہ آیتیں پڑھتے تھے اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ سے آخر سورت تک پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعت پڑھیں اور اس میں بہت لمبا قیام کیا اور رکوع بھی اور سجدہ بھی۔ پھر سو رہے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ غرض اسی طرح تین بار کیا اور چھ رکعت پڑھیں۔ ہر بار مسواک کرتے اور وضو کرتے اور ان آیتوں کو پڑھتے۔ پھر تین رکعت وتر پڑھی اور موذن نے اذان دی اور پھر آپ نماز کو نکلے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے اللھم سے آخر تک یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور میری زبان میں نور اور کر دے میرے کان میں نور اور میری آنکھ میں نور اور میرے پیچھے نور اور میرے آگے نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور۔ یا اللہ دے مجھے نور

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ ذَاتَ لَيْلَةٍ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَطَوِّعًا مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَتَوَضَّأَ فَقَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ لَمَّا رَأَيْتُهُ صَنَعَ ذٰلِكَ فَتَوَضَّأْتُ مِنَ الْقِرْبَةِ ثُمَّ قُمْتُ إِلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ فَأَخَذَ بِيَدِي مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ يَعْدِلُنِي كَذٰلِكَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ قُلْتُ أَفِي التَّطَوُّعِ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر

کی روایتوں میں کئی بار گذر چکا ہے۔ اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ راوی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہ (یعنی ہاتھ پکڑ کے بائیں سے دائیں کر لینا) نفل میں تھا۔ انہوں نے کہا ہاں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَبِتُّ مَعَهُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَتَنَاوَلَنِي مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهِ فَجَعَلَنِي عَلَى يَمِينِهِ ترجمہ مضمون اس کا بھی وہی ہے جو اوپر کے تراجم میں گذرا۔ صرف اتنی بات زیادہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور آپ میری خالہ کے گھر میں تھے پھر میں رات کو وہاں رہا۔ باقی وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایتوں میں گذرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَيْسِ ابْنِ سَعْدٍ ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رات کو میں اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہا۔ باقی مضمون وہی ہے جو ابن جریج اور قیس بن سعد کی روایت میں اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔

عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

ترجمہ۔ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے کہا کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رات کی نماز دیکھوں گا تو آپ نے دو رکعت ہلکی پڑھیں (تحیۃ الوضو) پھر دو رکعت پڑھیں لمبی سے لمبی اور لمبی سے لمبی۔ پھر دو رکعت اور کہ وہ ان سے کم تھیں۔ پھر دو اور کہ وہ ان سے بھی کم تھیں۔ پھر دو اور کہ وہ ان سے بھی کم تھیں۔ پھر دو اور کہ وہ ان سے بھی کم تھیں پھر وتر پڑھا (یعنی ایک رکعت) یہ سب تیرہ رکعات ہوئیں۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَشْرَعَةٍ فَقَالَ

ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا اور ہم ایک گھاٹ پر پہنچے تو آپ نے

فَقَالَ اَلَا تُشْرِعُ یَا جَابِرُ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَشْرَعْتُ قَالَ ثُمَّ ذَھَبَ لِحَاجَتِہٖ وَوَضَعْتُ لَہٗ وَضُوْءًا قَالَ فَجَاءَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ خَالَفَ بَیْنَ طَرَفَیْہِ فَقُمْتُ خَلْفَہٗ فَاَخَذَ بِاُذُنِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ

فرمایا اے جابر تم پار ہوتے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پار اترے اور میں بھی۔ پھر آپ پائخانے گئے اور میں نے آپ کے لئے وضو کا پانی رکھا۔ اور آپ نے آکر وضو کیا پھر کھڑے ہو گئے اور ایک کپڑا اوڑھے نماز پڑھتے رہے جس کے داہنے کنارے کو بائیں طرف اور بائیں کو داہنی طرف ڈال دیا تھا اور میں آپ کے پیچھے کھڑا ہوا۔ آپ نے میرا کان پکڑ کے داہنی طرف کر لیا۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ لِیُصَلِّیَ افْتَتَحَ صَلٰوتَہٗ بِرَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو نماز شروع کرتے تو پہلے دو ہلکی سی رکعت پڑھتے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِّنَ اللَّیْلِ فَلْیَفْتَتِحْ صَلٰوتَہٗ بِرَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی کھڑا ہو تو اپنی نماز دو ہلکی رکعتوں سے شروع کرے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَاَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰھِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو نماز کے لئے اٹھتے تو اللھم سے آخر تک کہتے یعنی یا اللہ سب خوبیاں تیرے ہی لئے ہیں۔ تو آسمان اور زمین کی روشنی ہے اور تجھی کو تعریف ہے۔ تو آسمان اور زمین کا تھامنے والا ہے تجھی کو تعریف ہے۔ تو آسمان وزمین اور جو ان میں ہیں سب کا پالنے والا ہے۔ تو سچا ہے تیرا وعدہ سچا ہے تیری بات سچی ہے تیری ملاقات سچی ہے۔ جنت سچ ہے۔ دوزخ سچ ہے۔ قیامت سچ ہے۔ یا اللہ میں تیری بات مانتا ہوں تجھ پر ایمان لاتا ہوں۔ تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں تیری طرف جھکتا ہوں۔ تیرے ساتھ ہو کر

اوروں سے جھگڑتا ہوں۔ اور تیرے ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں سو تو میرے اگلے پچھلے چھپے کھلے گناہوں کو بخش دے۔ یا اللہ تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ فَاتَّفَقَ لَفْظُهُ مَعَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَخْتَلِفَا اِلَّا فِيْ حَرْفَيْنِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ مَكَانَ قَيَّامُ قَيِّمُ وَقَالَ وَمَا اَسْرَرْتُ وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَفِيْهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ وَّيُخَالِفُ مَالِكًا وَّابْنَ جُرَيْجٍ فِيْ اَحْرُفٍ۔ ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی کئی شخصوں نے روایت کی چنانچہ ابن جریج اور مالک کی روایت متفق ہے فقط فرق اتنا ہے کہ ابن جریج نے قیام کی جگہ قیم کا لفظ کہا اور کہا ما اسررت۔ رہی حدیث ابن عیینہ کی اس میں بعض باتیں زیادہ ہیں اور مالک اور ابن جریج سے بعض باتوں میں مخالفت ہے۔

مسلم نے کہا اور ہم سے شیبان نے روایت کی۔ اُن سے مہدی نے کہ میمون کے فرزند ہیں اُن سے عمران قصیر نے اُن سے قیس نے اُن سے طاؤس نے ان سے ابن عباس نے اُن سے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی حدیث۔ اور لفظ ان راویوں کے قریب قریب ہیں۔

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

ترجمہ۔ ابی سلمہ نے عالی جناب حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو اپنی نماز کے شروع میں کیا پڑھتے۔ انہوں نے فرمایا کہ اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ پالنے والے جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کے (جبرئیل اور میکائیل دونوں رحمت کے فرشتے ہیں اور اسرافیل ان اور خدا کے بیچ میں رسول ہیں) آسمانوں کے اور زمین کے پیدا کرنے والے۔ ظاہر اور پوشیدہ کے جاننے والے تو اپنے بندوں میں فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ سیدھی راہ بتا جس میں لوگ اختلاف کرتے ہیں اپنے حکم سے بیشک تو ہی جسے چاہے سیدھی راہ بتاتا ہے

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ

ترجمہ۔ حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز میں کھڑے ہوتے

فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ه اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ
وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ه
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ
الْمُسْلِمِيْنَ ه اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ ـ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ
نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ
جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ
لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا
اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ
سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ
كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ
وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ
وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ وَاِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ
لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ
خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ
وَعَصَبِيْ وَاِذَا رَفَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا
لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ
وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ
بَعْدُ وَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ
وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيْ
لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَ
بَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ
يَكُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ
وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَ
مَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَ
مَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ
الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

انی وجہت سے اتوب الیک تک پڑھتے یعنی
میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے
آسمان وزمین بنایا ایک طرف کا ہو کر اور
میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور مسلمانوں
میں سے ہوں ۔ یا اللہ تو بادشاہ ہے
کوئی معبود نہیں مگر تو ۔ تو میرا پالنے والا
ہے اور میں تیرا غلام ہوں ۔ میں نے اپنی
جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کیا ۔
سو میرے سب گناہوں کو بخش دے اسلئے
کہ گناہوں کو کوئی بخشتا مگر تو ۔ اور سکھا دے
مجھ کو اچھی عادتیں کہ نہیں سکھاتا ان کو مگر تو
اور دور رکھ مجھ سے بری عادتیں نہیں دور
رکھ سکتا ان کو مگر تو ۔ میں تیری خدمت کیلئے
حاضر ہوں اور تیرا فرماں بردار ہوں ۔ اور
ساری خوبی تیرے ہاتھوں میں ہے ۔ اور
شر سے تیری طرف نزدیکی حاصل نہیں ہو سکتی
(یا شر اکیلا تیری طرف منسوب نہیں ہوتا
مثلاً خالق القردۃ والخنازیر نہیں کہا جاتا)
یارب الشر نہیں کہا جاتا یا شر تیری طرف
نہیں چڑھتا جیسے کلمہ طیب اور عمل صالح
چڑھتے ہیں یا کوئی مخلوق تیرے واسطے شر
نہیں اگرچہ ہمارے شر ہو کیونکہ ہم بشر ہیں
اس لئے کہ تو نے ہر چیز کو حکمت کے ساتھ
بنایا ہے) میری توفیق تیری طرف سے ہے
اور میری التجا تیری طرف ہے تو بڑی
برکت والا ہے اور بلند ذات والا ہے ۔
میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیری
طرف جھکتا ہوں ۔ اور جب رکوع کرتے تو

اللھم سے وعصبی تک پڑھتے یعنی یا اللہ میں تیرے لئے جھکتا ہوں اور تجھ پر یقین رکھتا ہوں

اور تیرا فرماں بردار ہوں۔ جھک گئے تیرے لئے میرے کان اور میری آنکھیں اور میرا مغز اور میری ہڈیاں اور میرے پٹھے۔ اور جب سر اٹھاتے تو اللھم سے من شئ بعد تک پڑھتے یعنی یا اللہ اے ہمارے پروردگار حمد تیرے ہی لئے ہے آسمانوں بھر اور زمین بھر اور اُن کے درمیان بھر اور اس کے بعد جتنا تو چاہے اُس بھر۔ اور جب سجدہ کرتے تو اللھم سے خالقین تک کہتے یعنی اے اللہ میں نے تیرے لئے ہی سجدہ کیا اور تجھ پر یقین لایا اور میں تیرا فرماں بردار ہوں۔ میرے منہ نے اس کے لئے سجدہ کیا جس نے اسے بنایا ہے اور تصویر کھینچی ہے اور اس کے کان اور آنکھوں کو چیرا۔ بڑی برکت والا ہے سب بنانے والوں سے اچھا۔ پھر آخر میں تشہد اور سلام کے بیچ میں کہتے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ بخش مجھ کو جو میں نے آگے کیا اور جو میں نے پیچھے کیا اور جو چھپایا اور جو ظاہر کیا اور جو حد سے زیادہ کیا اور جو تو جانتا ہے مجھ سے بڑھ کر۔ تو سب سے پہلے تھا اور سب کے بعد رہے گا۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے

عَنِ الْاَعْرَجِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ وَقَالَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَقَالَ صَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَ صُوَرَهٗ وَقَالَ وَاِذَا سَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَقُلْ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ۔

ترجمہ۔ اعرج نے اسی سند سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع کرتے اللہ اکبر کہتے اور وجہت وجہی پڑھتے اور انا اول المسلمین کہتے۔ اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے یعنی اللہ نے سن لیا جس نے اس کی تعریف کی اے ہمارے رب اور سب تعریف تیرے ہی لئے ہے اور کہا وصورہ فاحسن صورہ اور کہا جب سلام کہتے اللھم اغفرلی ما قدمت آخر حدیث تک اور تشہد اور سلام کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيْلِ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

تہجد میں لمبی قرأت کا مستحب ہونا

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضٰى فَقُلْتُ يُصَلِّيْ بِهَا فِيْ رَكْعَةٍ فَمَضٰى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا

ترجمہ۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے سورہ بقرہ شروع کی اور میں نے دل میں

ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ قَالَ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ مِنَ الزِّيَادَةِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

کہا کہ آپ شاید سو آیتوں پر رکوع کریں گے پھر آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر میں نے خیال کیا کہ شاید آپ ایک دوگانہ میں پوری سورت پڑھیں گے۔ پھر آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر میں نے خیال کیا کہ آپ پوری سورت پر رکوع کریں گے پھر آپ نے سورہ نساء شروع کر دی اور اس کو بھی تمام پڑھا پھر آپ نے سورہ آل عمران شروع کر دی اور آپ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے اور جب گذرتے تھے ایسی آیت پر جس میں تسبیح ہوتی آپ سبحان اللہ کہتے۔ اور جب سوال کی آیت پر گذرتے سوال کرتے اور جب تعوذ کی آیت پر گذرتے پناہ مانگتے۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور کہتے سبحان ربی العظیم یعنی پاک ہے میرا پروردگار بڑائی والا۔ اور آپ کا رکوع بھی قیام کے برابر برابر تھا۔ پھر کہا سنا اللہ نے جس نے اس کی تعریف کی۔ پھر دیر تک کھڑے رہے رکوع کے قریب۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر کہا میرا رب پاک ہے بلند ذات والا۔ اور آپ کا سجدہ بھی قیام کے قریب تھا۔ اور جریر کی روایت میں یہ بات زیادہ ہے کہ آپ نے کہا سنا اللہ نے جس نے اس کی تعریف کی اے ہمارے رب! تعریف تیرے ہی لئے ہے۔

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالَ حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قَالَ قُلْتُ وَمَا هَمَمْتَ بِهِ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدَعَهُ

ترجمہ۔ ابو وائل رضی نے کہا کہ عبد اللہ رضی نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے قرات یہاں تک لمبی کی کہ میں نے ایک بری بات کا ارادہ کیا۔ کسی نے پوچھا کہ تم نے کیا ارادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے چاہا بیٹھ رہوں اور آپ کو چھوڑ دوں۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ اعمش نے اسی سند سے یہی مضمون روایت کیا۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَإِنْ قَلَّتْ — تہجد کی ترغیب اگرچہ تھوڑا ہی ہو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى

ترجمہ۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطٰنُ فِيْ أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِيْ أُذُنِهِ

ایک شخص کا ذکر کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا ہے (یعنی تہجد کو نہیں اٹھتا) آپ نے فرمایا اسکے کان میں یا دونوں کانوں میں شیطان موت جاتا ہے۔

فائدہ۔ یا تو یہ استعارہ ہے یعنی وہ شیطان کا فرماں بردار ہے یا شیطان نے اسکو خراب کر رکھا ہے یا ذلیل و حقیر کرتا ہے یا حقیقت ہے جس سے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر دی۔

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ فَقَالَ أَلَا تُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُوْلُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا

ترجمہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھنے کیلئے یونہی تشریف لائے اور فرمایا تم لوگ نماز نہیں پڑھتے (یعنی تہجد کی) تو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے ہمیں چھوڑتا ہے۔ جب میں نے یہ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوٹ گئے۔ اور میں نے سنا کہ آپ فرماتے تھے اور اپنی ران پر ہاتھ مارتے تھے (یہ عرب کا قاعدہ ہے افسوس کے وقت) اور فرماتے تھے کہ انسان سب چیزوں سے زیادہ جھگڑالو ہے۔

فائدہ۔ آپ کو ان کا یہ جواب پسند نہیں آیا۔ اس جگہ پر اپنے قصور کا اقرار اور عذر درکار تھا اسی لئے آپ نے یہ آیت پڑھی۔ اس حدیث سے تہجد کی ترغیب ثابت ہوئی اور آدمی کا اپنے رفیقوں کو حکم کرنا اور اپنے لوگوں کے لئے امام کی خبر گیری اور مصالح دین و دنیا میں رعایت کرنا۔ اور معلوم ہوا کہ جب کوئی ناصح کی نصیحت قبول نہ کرے تو اس پر عتاب نہ کرے اور کنارہ کرے مگر یہ کہ عتاب میں کوئی اور مصلحت دیکھے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطٰنُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ إِذَا نَامَ بِكُلِّ عُقْدَةٍ يَضْرِبُ عَلَيْكَ لَيْلًا طَوِيْلًا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ وَإِذَا تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عَنْهُ عُقْدَتَانِ فَإِذَا صَلّٰى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ فَأَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس خبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچاتے تھے۔ اور آپ نے فرمایا کہ شیطان ہر ایک گردن پر تین گرہیں لگاتا ہے جب وہ سوجاتا ہے۔ ہر گرہ پر پھونک دیتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے پھر جب کوئی جاگا اور اس نے اللہ کو یاد کیا ایک گرہ کھل گئی اور جب وضو

وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ ۔ | کیا ایک گرہ اور کھل گئی کہ دو ہو گئیں اور جب نماز پڑھی سب گرہیں کھل گئیں پھر وہ صبح کو ہشاش بشاش خوش مزاج اٹھتا ہے اور نہیں تو گندہ دل سست۔

فائدہ۔ تہجد گذار اکثر خوش مزاج پاک طینت صاف طبیعت نیک چال اک ہوتے ہیں گویا یہ بھی ایک عمدہ ریاضت ہے کہ بدن کو پھرتیلا کرتی ہے۔ اور اس حدیث میں کئی فائدے ہیں۔ اول جاگنے کے وقت یاد الٰہی کرنا چنانچہ بہت سی دعائیں احادیث میں وارد ہوئی ہیں اور امام نووی نے کتاب الاذکار میں جمع کیا ہے۔ دوسرے جاگنے کے وقت وضو کرنا اور نماز پڑھنا اگرچہ قلیل ہی ہو۔ تیسرے معلوم ہوا کہ انسان پر شیطان کا تسلط ہو جاتا ہے۔ چوتھے معلوم ہوا کہ شیطان کا دفعیہ ذکر الٰہی، وضو اور نماز ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلٰوةِ النَّافِلَةِ فِىْ بَيْتِهٖ نفل نماز کا گھر میں مستحب ہونا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا مِنْ صَلٰوتِكُمْ فِىْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی کچھ نمازیں گھر میں ادا کیا کرو۔ اور گھر کو قبرستان مت بناؤ۔

فائدہ۔ جیسے قبرستان نماز سے خالی ہوتے ہیں یا مردے قبروں میں پڑے ہوتے ہیں ویسے ہی گھروں کو نماز سے خالی مت کرو۔ اور اس سے مراد نفل نماز ہے۔ اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کبھی کبھی فرض بھی گھر میں پڑھا کرو کہ عورتیں تمھاری اقتدا کریں یا اطفال و مریض وغیرہ تاکہ گھر میں برکت ہو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا فِىْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا ترجمہ۔ مضمون اس کا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فِىْ مَسْجِدِهٖ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَاعِلٌ فِىْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ خَيْرًا

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز پڑھے تو تھوڑی سی اپنے گھر کے لئے اٹھا رکھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی نماز سے اس کے گھر میں بہتری کرے گا۔

عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِىْ يُذْكَرُ اللّٰهُ

ترجمہ۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فِيهِ وَالْبَيْتُ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ

فرمایا کہ جس گھر میں اللہ کی یاد ہوتی ہے اور جس میں نہیں ہوتی وہ مثل زندہ اور مردہ کے ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اس لئے کہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَيْرَةً بِخَصَفَةٍ أَوْ حَصِيرٍ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيهَا قَالَ فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلٰوتِهِ قَالَ ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا فَأَبْطَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ قَالَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ

ترجمہ۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے پتوں وغیرہ کا یا بوریئے کا ایک حجرہ بنایا اور نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس میں نماز پڑھنے لگے پھر آپ کے پیچھے بہت لوگ اقتدا کرنے لگے پھر آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ پھر ایک رات سب لوگ آئے اور آپ نے دیر کی اور ان کی طرف نہ نکلے اور لوگوں نے آپ کی طرف آوازیں بلند کیں اور دروازہ پر کنکریاں ماریں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف غصہ سے نکلے اور ان سے فرمایا کہ تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو اس لئے کہ سوائے فرض کے آدمی کی بہتر نماز وہی ہے جو گھر میں ہو (کہ ریا سے دور ہے)

عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ

ترجمہ۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوریئے سے مسجد میں ایک حجرہ بنایا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں کئی رات نماز پڑھی یہاں تک کہ لوگ جمع ہوئے اور ذکر کی

حدیث سابق کے مانند اور اس میں یہ زیادہ کیا کہ اگر فرض ہو جائی تم پر یہ نماز تو تم اس کو ادا نہ کر سکتے۔

بَابُ فَضِيلَةِ الْعَمَلِ الدَّائِمِ — ہمیشگی عمل کی فضیلت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيرٌ وَكَانَ يُحَجِّرُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَثَابُوا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ مَا دُووِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ وَكَانَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَمِلُوا عَمَلًا أَثْبَتُوهُ۔

ترجمہ۔ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بوریا تھا کہ آپ اس کو گھیر لیا کرتے تھے رات کو اور اس میں نماز پڑھا کرتے تھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے اور دن کو اس کو بچھا لیتے تھے پھر لوگوں نے ایک دن ہجوم کیا۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! اتنا عمل کرو جتنے کی تم کو سہار ہو اس لئے کہ اللہ ثواب دینے سے نہیں تھکتا تم عمل سے تھک جاؤ گے۔ اور اللہ کے آگے بہت محبوب وہ عمل ہے جس کو ہمیشہ کیا کریں اگرچہ تھوڑا ہو اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی قاعدہ تھا کہ جب کوئی کام کریں اس کو ہمیشہ کیا کریں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى قَالَ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے۔ فرمایا جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ

ترجمہ۔ علقمہ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کا کیا حال تھا آیا کسی دن کو کسی عبادت کیلئے خاص فرماتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ نہیں ان کی عبادت ہمیشہ تھی۔ اور تم میں سے کون آپ کی سی عبادت کر سکتا ہے جو وہ کرتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے آگے سب سے پیارا عمل

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اِذَا عَمِلَتِ الْعَمَلَ لَزِمَتْہُ

وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔ راوی نے کہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عادت تھی کہ جب کوئی عبادت کرتیں ہمیشہ اسکو لازم کر لیتیں

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَیْنَ سَارِیَتَیْنِ فَقَالَ مَا ھٰذَا قَالُوْا لِزَیْنَبَ تُصَلِّیْ فَاِذَا کَسِلَتْ اَوْفَتَرَتْ اَمْسَکَتْ بِہٖ فَقَالَ حُلُّوْہُ لِیُصَلِّ اَحَدُکُمْ نَشَاطَہٗ فَاِذَا کَسِلَ اَوْفَتَرَ قَعَدَ وَفِیْ حَدِیْثِ زُھَیْرٍ فَلْیَقْعُدْ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں آئے اور ایک رسی دو ستونوں کے درمیان لٹکی ہوئی دیکھی کہا یہ کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ زینب کی رسی ہے اور وہ نماز پڑھتی رہتی ہیں پھر جب سست ہو جاتی ہیں یا تھک جاتی ہیں اسکو پکڑ لیتی ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو کھول ڈالو چاہیئے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی خوشی کے موافق نماز پڑھے پھر جب سست ہو جائے یا تھک جائے بیٹھ رہے۔ اور زہیر کی روایت میں یہ ہے کہ چاہیئے کہ بیٹھ رہے۔

مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہ روایت شیبان بن فروخ نے ان سے عبدالوارث نے ان سے عبدالعزیز نے ان سے انس نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

عَنْ عُرْوَۃَ ابْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتَ تُوَیْتِ ابْنِ حَبِیْبِ ابْنِ اَسَدِ ابْنِ عَبْدِ الْعُزّٰی مَرَّتْ بِھَا وَعِنْدَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ھٰذِہِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ تُوَیْتٍ وَزَعَمُوْا اَنَّھَا لَا تَنَامُ اللَّیْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَنَامُ اللَّیْلَ خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰہِ لَا یَسْاَمُ اللّٰہُ حَتّٰی تَسْاَمُوْا

ترجمہ۔ عروہ کو ام المومنین زوجہ حبیب خدا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ حولاء بنت تویت ان کے پاس سے گذری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے نزدیک تشریف رکھتے تھے تو میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یہ حولاء بنت تویت ہیں۔ اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ رات بھر سوتی نہیں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یہ سوتی نہیں رات کو پھر فرمایا اختیار کرو عمل جس قدر کہ تمہیں طاقت ہو۔ اور قسم ہے اللہ کی تم تھک جاؤ گے اور اللہ نہیں تھکے گا۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِیْ امْرَاَۃٌ فَقَالَ مَنْ ھٰذِہٖ فَقُلْتُ امْرَاَۃٌ لَا تَنَامُ تُصَلِّیْ قَالَ عَلَیْکُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰہِ لَا یَمَلُّ اللّٰہُ حَتّٰی تَمَلُّوْا

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے پوچھا یہ کون ہے میں نے کہا یہ ایسی عورت ہے جو سوتی نہیں

وَكَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَادَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ اَنَّهَا امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ

اور نماز پڑھتی رہتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ عمل اتنا کرو جتنی تم کو طاقت ہو۔ قسم ہے اللہ کی کہ اللہ ثواب دینے سے نہیں تھکے گا اور تم تھک جاؤ گے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دین کی عبادتوں میں سے وہی پسند تھی جو ہمیشہ ہو اور ابواسامہ کی روایت میں یہ ہے کہ بنی اسد کے قبیلہ کی ایک عورت ہے

بَابُ اَمْرِ مَنْ نَعَسَ فِيْ صَلٰوتِهٖ اَوِاسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ اَوِالذِّكْرُ بِاَنْ يَّرْقُدَ اَوْ يَقْعُدَ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ ذٰلِكَ

اونگھ کے وقت نماز پوری کر کے سو رہنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب ایک کو تم میں سے اونگھ آجائے نماز میں تو چاہیے کہ سو رہے یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے اس لئے کہ جب تم میں سے کوئی اونگھنے لگتا ہے تو گمان ہے کہ وہ مغفرت مانگنے کا ارادہ کرے اور اپنی جان کو گالیاں دینے لگے۔

عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى لِسَانِهٖ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ فَلْيَضْطَجِعْ

ترجمہ۔ ہمام بن منبہ نے کہا کہ یہ وہ حدیثیں ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں کا رات کو نماز پڑھتا ہو اور اس کی زبان قرآن میں اٹکنے لگے (نیند کے غلبہ سے) نہ جانتا ہو کیا کہتا ہے تو چاہیے کہ لیٹ رہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِتَعَهُّدِ الْقُرْاٰنِ

قرآن کی نگہبانی کرنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَّقْرَاُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِيْ كَذَا وَكَذَا اٰيَةً كُنْتُ اَسْقَطْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کا قرآن پڑھنا مسجد میں سنتے تھے تب آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحمت کرے مجھے اس نے فلاں آیت یاد دلا دی جس کو میں فلاں صورت سے چھوڑ دیتا تھا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي آيَةً كُنْتُ أُنْسِيتُهَا

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کا قرآن پڑھنا مسجد میں سنتے تھے تب آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحمت کرے مجھے اس نے ایک آیت یاد دلادی جو میں بھلادیا گیا تھا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرآن یاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے اس اونٹ کی جس کا ایک پیر بندھا ہو کہ اگر اس کے مالک نے اس کا خیال رکھا تو رہا اور اگر چھوڑ دیا تو چلدیا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ وَإِنْ لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث مالک کے روایت کیا۔ اور اس میں موسیٰ بن عقبہ کی روایت سے یہ زیادہ کہا ہے کہ قرآن یاد کرنے والا جب اٹھ کر رات کو اور دن کو پڑھتا رہتا ہے یاد رکھتا ہے اور اگر نہ پڑھتا رہا تو بھول گیا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا

ترجمہ۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہت برا ہے کہ کوئی تم میں کا یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ بھلا دیا گیا۔ اور قرآن کا خیال اور یادداشت رکھو کہ وہ لوگوں کے سینوں سے ان چارپایوں سے زیادہ بھاگنے والا ہے جن کی ایک ٹانگ بندھی ہو۔

فائدہ۔ اکثر اونٹ کے آگے کا پیر یعنی زانو باندھتے ہیں اور وہ تین پیر سے بھی چل سکتا ہے اسی کو عقل کہتے ہیں۔ اور بھول گیا کے کہنے کو آپ نے مکروہ جانا۔ اس میں کہنے والے کی بے پرواہی اور غفلت نکلتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کافروں کے واسطے فرماتا ہے أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۝ یعنی تیرے پاس ہماری آیتیں آئیں اور تو ان کو بھول گیا اسی طرح آج بھلایا جائے گا اور یہ کراہت تنزیہی ہے۔

عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ تَعَاهَدُوا

ترجمہ۔ شقیق نے کہا کہ عبداللہ نے کہا کہ

هٰذِهِ الْمَصَاحِفَ وَرُبَّمَا قَالَ الْقُرْاٰنَ فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهٖ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ۔

قرآن کا خیال رکھو اس لئے کہ وہ سینوں سے اُن چارپایوں سے جلد بھاگنے والا ہے جن کا ایک زانو بندھا ہوا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہے بھلا دیا گیا۔

عَنْ شَقِيْقِ ابْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَمَا لِلرَّجُلِ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ سُوْرَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ اَوْ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ

ترجمہ۔ شقیق نے کہا میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے تھے آدمی کو یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بہت برا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ بھلا دیا گیا۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِّنَ الْاِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا۔

ترجمہ۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خیال کرو اس قرآن کا اس لئے کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ وہ (قرآن) اونٹ سے زیادہ بھاگنے والا ہے اپنے بندھن سے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْسِيْنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ

خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَّا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچاتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایسی محبت سے کسی چیز کو نہیں سُنتا جیسے نبی خوش آواز کو جو خوش آواز سے قرآن کو پڑھے۔

فائدہ۔ اذن اور سماع دونوں کے معنے لغت میں سننے کے ہیں اور یہ ایک صفت ہے پروردگار تعالیٰ کی کہ مومن کو اس پر بلا کیف مثل اور صفات کے ایمان لانا ضروری ہے۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ كَمَا يَاْذَنُ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ ترجمہ ابن شہاب نے بھی یہی روایت اسی اسناد سے ذکر کی مگر اس میں یہ لفظ ہیں جو مذکور ہوئے مضمون دونوں کا ایک ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ اللہ تعالیٰ اس طرح کسی چیز کو نہیں سنتا جس طرح خوش آواز نبی کی آواز سنتا ہے جو قرآن پڑھتا ہو پکار کر۔

عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ سَوَاءً وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعَ ترجمہ۔ ابن ہاد نے اسی سند سے مثل اسی کے روایت کیا اور سمع کا لفظ نہیں کہا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ كَاَذُنِهٖ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔

مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید نے اور ابن حجر نے سب نے کہا کہ روایت کی ہم سے اسمٰعیل نے اُن سے محمد بن عمرو نے اُن سے ابی سلمہ نے اُن سے ابوہریرہؓ نے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یحییٰ بن کثیر کی روایت کے مثل مگر یحییٰ نے اپنی روایت میں کاذنہ کہا۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ قَيْسٍ اَوِ الْاَشْعَرِيَّ اُعْطِيَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ

ترجمہ۔ بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عبد اللہ بن قیس یا فرمایا اشعری کو ایک آواز دی گئی ہے آل داؤد کی آوازوں میں سے

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ مُوْسٰى لَوْ رَاَيْتَنِيْ وَاَنَا اَسْتَمِعُ قِرَاءَتَكَ الْبَارِحَةَ لَقَدْ اُوْتِيْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ

ترجمہ۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوموسیٰ سے فرمایا۔ اگر تم مجھے دیکھتے جب میں کل رات تمہاری قرارت سُن رہا تھا (تو بہت خوش ہوتے) بیشک تم کو ایک آواز دی گئی ہے آل داؤد کی آوازوں میں سے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ يَقُوْلُ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فِيْ مَسِيْرٍ لَّهٗ سُوْرَةَ الْفَتْحِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَرَجَّعَ فِيْ قِرَاءَتِهٖ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا اَنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّجْتَمِعَ عَلَيَّ النَّاسُ لَحَكَيْتُ لَكُمْ قِرَاءَتَهٗ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مغفلؓ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس سال مکہ فتح ہوا اپنی راہ میں سورہ فتح پڑھی (یعنی انا فتحنا) اپنی سواری پر آواز دوہراتے گئے اپنی قرارت میں۔ معاویہؓ نے کہا اگر مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ مجھے

گھیر لیں گے تو میں آپ کی قرارت تم کو سناتا۔

فائدہ۔ ترجیع کہتے ہیں آواز کے لرزنے اور کلپنے کو کہ وہ نہایت لطف دیتی ہے اور خوش آوازی کا قرآن میں ہونا دل پر اس کے زیادہ اثر کرنے کا باعث ہے اسی لئے مستحب ہے کہ نہایت خوش آوازی سے ادا کریں مگر گویوں اور عشاق فساق کی آواز سے پڑھنا بے ادبی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى نَاقَتِهٖ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ قَالَ فَقَرَأَ ابْنُ مُغَفَّلٍ وَرَجَّعَ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا النَّاسُ لَاَخَذْتُ لَكُمْ بِذٰلِكَ الَّذِيْ ذَكَرَهُ ابْنُ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح مکہ کے دن اپنی اونٹنی پر آپ سورہ فتح پڑھتے تھے اور ابن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا اور آواز کو دُہرایا۔ معاویہ نے کہا اگر لوگ نہ ہوتے تو میں بھی ویسی ہی قرارت شروع کرتا جیسے ابن مغفل نے ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ خَالِدِ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَسِيْرُ وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ ترجمہ۔ شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے مروی ہوا۔ اور خالد بن حارث کی روایت میں یہ ہے کہ آپ اپنی سواری پر سوار تھے اور سورہ فتح پڑھتے جاتے تھے۔

بَابُ نُزُوْلِ السَّكِيْنَةِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ قرارت قرآن کی برکت سے تسکین کا اترنا

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَعِنْدَهٗ فَرَسٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدُوْرُ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ مِنْهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ نَزَلَتْ بِالْقُرْاٰنِ

ترجمہ۔ برار نے کہا ایک شخص سورہ کہف پڑھتا تھا اور اس کے پاس ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا یعنی دو لمبی رسیوں میں سو اس پر ایک بدلی آنے لگی اور وہ گھومنے لگی اور قریب آنے لگی اور اس کا گھوڑا اس کو دیکھ کر بھاگنے لگا۔ پھر جب صبح ہوئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے اسکا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تسکین ہے کہ اترتی ہے قرآن کی برکت سے۔

فائدہ۔ سکینہ کے کئی معنے ہیں۔ مختار اور عمدہ اس میں یہ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی پیدا کی ہوئی ایک شے ہے کہ اس میں اطمینان اور رحمت ہے اور اس کے ساتھ فرشتے

ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت میں کا ایک آدھ آدمی فرشتوں کو دیکھ سکتا ہے اور فضیلت قرارت کی اور سبب نزول رحمت ہونا اس کا اور حضور ملائکہ کا وقت قرارت کے ثابت ہوا۔

عَنِ الْبَرَاءِ يَقُوْلُ قَرَأَ رَجُلُ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ دَابَّةٌ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَنَظَرَ فَاِذَا ضَبَابَةٌ اَوْ سَحَابَةٌ قَدْ غَشِيَتْهُ قَالَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ فُلَانُ فَاِنَّهَا السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ عِنْدَ الْقُرْاٰنِ اَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْاٰنِ

ترجمہ۔ براء کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سورۂ کہف پڑھی اور گھر میں ایک جانور بندھا تھا سو وہ بھاگنے لگا۔ جب اس نے نظر کی تو دیکھا ایک بدلی ہے کہ اس نے اس کو ڈھانک لیا ہے پھر اس نے اس کا ذکر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا اے فلاں پڑھے جا اس لئے کہ تسکین ہے کہ اترتی ہے قرآن کی قرارت کے وقت۔

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُمَا قَالَا تَنْقُزُ

ترجمہ ابی اسحاق نے کہا سنا میں نے براء سے کہ وہ کہتے تھے پھر ذکر کی حدیث مانند اس کے مگر اتنا زیادہ ہے کہ انہوں نے تنفر کا لفظ کہا۔

عَنْ اُسَيْدِ ابْنِ حُضَيْرٍ بَيْنَمَا هُوَ لَيْلَةً يَقْرَأُ فِیْ مِرْبَدِهٖ اِذْ جَالَتْ فَرَسُهٗ فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ اُخْرٰى فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ اَيْضًا قَالَ اُسَيْدٌ فَخَشِيْتُ اَنْ تَطَأَ يَحْيٰى فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَاْسِیْ فِيْهَا اَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِی الْجَوِّ حَتّٰى مَا اَرَاهَا قَالَ فَغَدَوْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيْنَمَا اَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ اَقْرَأُ فِیْ مِرْبَدِیْ اِذْ جَالَتْ فَرَسِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ اَيْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ اَيْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَانْصَرَفْتُ وَكَانَ يَحْيٰى قَرِيْبًا خَشِيْتُ اَنْ تَطَأَهٗ فَرَاَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ

ترجمہ۔ اسید بن حضیر اپنی کھجور کی کھریان میں ایک شب قرآن پڑھتے تھے کہ ان کا گھوڑا کودنے لگا اور وہ پڑھتے جاتے تھے اور پھر وہ کودتا تھا پھر وہ پڑھنے لگے پھر وہ کودنے لگا تو انہوں نے کہا کہ میں ڈرا کہ کہیں یحییٰ کو کچل نہ ڈالے۔ سو میں اس کے پاس جا کھڑا ہوا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سائبان سا میرے سر پر ہے کہ اس میں چراغ سے روشن ہے اور وہ اوپر کو چڑھ چلا یہاں تک کہ میں نے اس کو پھر نہ دیکھا۔ پھر میں صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ شب کو اپنے کھریاں میں قرآن پڑھتا تھا کہ ایک بارگی میرا گھوڑا کودنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پڑھے جا اے ابن حضیر۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں پڑھے گیا پھر وہ کودنے لگا۔ پھر فرمایا آپ نے کہ

فِی الْجَوِّ حَتّٰی مَا اَرَاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ كَانَتْ تَسْتَمِعُ لَكَ وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ

پڑھے جا اے ابن حضیر۔ انہوں نے کہا کہ میں پڑھے گیا پھر وہ ایسا ہی کودنے لگا پھر آپ نے فرمایا پڑھے جا اے ابن حضیر۔ انہوں نے کہا جب میں فارغ ہوا اور یحییٰ گھوڑے کے پاس تھا تو مجھے خوف ہوا کہ کہیں یحییٰ کو کچل نہ ڈالے اور میں نے دیکھا ایک سائبان سا کہ اسمیں چراغ سے روشن تھے اور وہ اوپر کو چڑھ گیا یہاں تک کہ میں اسے نہ دیکھتا تھا۔ تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا یہ فرشتے تھے کہ تمہاری قرات سنتے تھے اور اگر تم پڑھے جاتے تو صبح کرتے اس طرح کہ لوگ ان (فرشتوں) کو دیکھتے اور وہ ان کی نظر سے پوشیدہ نہ رہتے۔

فائدہ۔ معلوم ہوا کہ فرشتوں کو دیکھنا محال نہیں

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ

ترجمہ۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا مثال اس مومن کی جو قرآن پڑھتا ہے ترنج کی سی ہے کہ خوشبو اس کی عمدہ اور مزا اسکا اچھا ہے اور مثال اس مومن کی جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی سی ہے کہ اس میں بو نہیں مگر مزا میٹھا ہے۔ اور مثال اس منافق کی جو قرآن پڑھتا ہے پھول کے مانند ہے کہ بو اس کی اچھی ہے اور مزا اس کا کڑوا ہے اور مثال اس منافق کی جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن کی سی ہے کہ اس میں خوشبو بھی نہیں اور مزا کڑوا ہے۔

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ بَدَلَ الْمُنَافِقِ الْفَاجِرِ ترجمہ قتادہ سے بھی یہی روایت اسی اسناد سے مروی ہے مگر ہمام کی روایت منافق کے بدلے فاجر ہے۔

بَابُ فَضِيْلَةِ حَافِظِ الْقُرْاٰنِ حافظ قرآن کی فضیلت کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا قرآن کا مشاق (اس سے حافظ مراد ہو سکتا ہے) اُن

لَهٗ اَجْرَانِ | بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہے جو لوح محفوظ

کے پاس لکھتے رہتے ہیں اور جو قرآن پڑھتا ہے اور اس میں اٹکتا ہے اور اس کو محنت ہوتی ہے اس کو دو گنا ثواب ہے۔

فائدہ۔ اس سے یہ نہیں ثابت ہوا کہ اٹکنے والے کا درجہ مشاق اور حافظ سے بڑھ کر ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس کو ایک اجر قرارت کا ہے اور ایک محنت کا۔

مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن مثنےٰ نے ان سے ابن ابی عدی نے ان سے سعید نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے ابوبکر نے ان سے وکیع نے ان سے ہشام نے دونوں نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے اور وکیع کی روایت میں یہ لفظ ہیں وَ الَّذِیْ یَقْرَأُہٗ وَھُوَ یَشْتَدُّ عَلَیْہِ لَہٗ اَجْرَانِ یعنی جو پڑھتا ہے اور اس پر سختی ہوتی ہے اس کے لئے دو ثواب ہیں۔

باب اِسْتِحْبَابِ قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ عَلٰی اَھْلِ الْفَضْلِ وَاِنْ کَانَ الْقَارِیُ اَفْضَلَ مِنَ الْمَقْرُوْءِ عَلَیْہِ

افضل کا اپنے سے کم کے آگے قرآن پڑھنے کا بیان

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْكَ قَالَ اٰللّٰہُ سَمَّانِیْ لَكَ قَالَ اللّٰہُ سَمَّاكَ لِیْ قَالَ فَجَعَلَ اُبَیٌّ یَبْکِیْ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابی بن کعب سے فرمایا (یہ سب قاریوں کے سردار ہیں) کہ اللہ عزت والے بزرگی والے نے مجھے حکم کیا کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں۔ انہوں نے عرض کیا کہ کیا اللہ جل جلالہ نے میرا نام آپ سے لیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام میرے آگے لیا تو ابی بن کعب رونے لگے۔

فائدہ۔ یہ رونا شکر اور بشاشت کا تھا کہ زہے نصیب مجھ مشت خاک کے کہ رب الافلاک نے میرا نام لیا۔ نتیجہ تھا قرآن سے الفت اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع سنت کا۔ اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ افضل بھی اگر قرآن اپنے شاگرد یا کم درجہ والے کو سنائے تو مستحب ہے اور حکمت اس میں یہ تھی کہ قرآن کی تلاوت اور سنانے میں کوئی کسی سے عار نہ کرے اور ہمیشہ علماء فضلاء بھی اپنے شاگردوں کو سناتے رہیں اور اس سے جلالیت شان حضرت ابی بن کعب کی معلوم ہوتی ہے اور اُن کی اہلیت تحمل قرآن کے باب میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ قاریوں کے اور تابعیوں کے مقتدا ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے زمانہ خلافت میں جب تراویح کی جماعت قائم کی تو ان ہی کو امام قرار دیا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ اِنَّ

اللہ تعالیٰ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قَالَ سَمَّانِیْ لَکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَکٰی ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اس میں لم یکن الذین کفروا کے سنانے کا ذکر ہے

فائدہ۔ یہ سورت چونکہ مختصر اور جامع اصول دین ہے اور مہمات امور اور تطہیر صدور اور اخلاص کے نور سے بھری ہے اس لئے اسی کے سنانے کا حکم ہوا اور شائد ان کو کسی طرح کا شبہ ہو کہ اس میں اس کا جواب مذکور ہو

عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیٍّ مِثْلَہٗ

ترجمہ۔ قتادہ سے بھی وہی مضمون مروی ہوا۔

بَابُ فَضْلِ اسْتِمَاعِ الْقُرْاٰنِ وَطَلَبِ الْقِرَاءَۃِ مِنْ حَافِظٍ لِلْاِسْتِمَاعِ وَالْبُکَاءِ عِنْدَ الْقِرَاءَۃِ وَالتَّدَبُّرِ

قرآن سننے، حافظ سے اس کی فرمائش کرنے اور بوقت قرات رونے اور غور کرنیکا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَیَّ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَقْرَأُ عَلَیْکَ وَعَلَیْکَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّیْ اَشْتَہِیْ اَنْ اَسْمَعَہٗ مِنْ غَیْرِیْ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتّٰی اِذَا بَلَغْتُ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَہِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی ہٰٓؤُلَاءِ شَہِیْدًا رَفَعْتُ رَاْسِیْ اَوْ غَمَزَنِیْ رَجُلٌ اِلٰی جَنْبِیْ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَرَاَیْتُ دُمُوْعَہٗ تَسِیْلُ

ترجمہ۔ عبد اللہ نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے آگے قرآن پڑھو۔ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اللہ کے میں آپ کے آگے پڑھوں اور آپ ہی پر اترا ہے۔ آپ نے فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ میں اور سے سنوں۔ پھر میں نے سورہ نساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا فکیف اذا جئنا تو میں نے سر اٹھایا یا مجھے کسی نے چٹکی لی تو میں نے سر اٹھایا اور دیکھا کہ آپ سے آنسو بہہ رہے ہیں۔

فائدہ۔ اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ کیسا ہوگا جب ہم بلائیں گے ہر امت میں سے ایک حال بتانے والا اور تجھ کو بلائیں گے ان سب کا حال بتانے کو۔ اور اس آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی علوشان معلوم ہوتی ہے کہ آپ تمام امتوں پر گواہی دیں گے اور ہر نبی کی تصدیق کریں گے۔ اور یہ رونا اس درجہ عالی کی خوشی اور مبارک بادی اور اہوال قیامت کی یاد سے تھا۔ اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآن سننا اور اس کی فرمائش کرنا مستحب ہے اور قرآن سنکر رونا اور اس میں غور و فکر کرنا دین کے عمدہ کاموں میں سے ہے۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ہَنَّادٌ فِیْ رِوَایَتِہٖ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

ترجمہ۔ اعمش رض سے یہی روایت اسی اسناد سے مروی ہے مگر اس میں اتنی بات

وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِقْرَأْ عَلَيَّ

زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے کہا کہ میرے آگے قرآن پڑھو اور آپ منبر پر تھے۔

فائدہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ قاری اگر نیچے ہو اور سامع بلند جگہ میں تو یہ بے ادبی نہیں ہے۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ قَالَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ النِّسَاءِ اِلٰى قَوْلِهِ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا فَبَكٰى قَالَ مِسْعَرٌ فَحَدَّثَنِيْ مَعْنٌ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مَا دُمْتُ فِيْهِمْ اَوْ مَا كُنْتُ فِيْهِمْ شَكَّ مِسْعَرٌ

ترجمہ۔ ابراہیم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن مسعودؓ سے فرمایا کہ تم میرے آگے قرآن پڑھو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں آپ کے آگے پڑھوں اور آپ کے اوپر اترا ہے۔ آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اس کو دوسرے سے سنوں۔ غرض عبداللہ نے سورۂ نساء کے شروع سے پڑھا اس آیت تک فکیف اذا جئنا اور آپ روئے۔ مسعر نے کہا روایت کی مجھ سے معن نے ان سے جعفر نے ان سے اُن کے باپ نے اُن سے ابن مسعود نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی شہیداً علیہم الآیۃ یعنی میں امت کے حال سے واقف تھا جب تک میں ان میں تھا یعنی زندہ تھا۔ مسعر کو شک ہے کہ کنت کہا یا دمت کہا معنے دونوں کے ایک ہی ہیں۔

فائدہ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت سورۂ نساء کی جب سنی تو گویا اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول یاد کیا کہ وہ بارگاہ الٰہی میں عرض کریں گے کہ جب تک میں زندہ تھا اپنی امت کے حال سے واقف تھا پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا پھر اُن کا حال تو ہی جانتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کو علم غیب نہیں اور جو لوگ اُن کو یا اولیاؤں کو دُور دُور سے پکارتے ہیں اور ان سے مدد چاہتے ہیں سخت نادان اور مشرک ہیں۔ اللہ تعالے شرک سے بچائے آمین۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ بِحِمْصَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اِقْرَأْ عَلَيْنَا فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَاللّٰهِ مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ قَالَ قُلْتُ وَيْحَكَ

ترجمہ۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں حمص میں تھا۔ مجھ سے لوگوں نے کہا ہم کو قرآن سناؤ۔ میں نے سورۂ یوسف پڑھی۔ سو ایک شخص نے اللہ کی قسم ایسا نہیں اترا۔ میں نے

وَاللّٰهِ لَقَرَأْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ اَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا اَنَا اُكَلِّمُهُ اِذْ وَجَدْتُ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ قَالَ قُلْتُ اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ لَا تَبْرَحُ حَتّٰى اَجْلِدَكَ قَالَ فَجَلَدْتُهُ الْحَدَّ

کہا تیری خرابی ہو اللہ کی قسم میں نے تو یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پڑھی ہے۔ اس نے کہا خیر۔ غرض میں اس سے بات کر ہی رہا تھا کہ شراب کی بو اس کی طرف سے آئی تو میں نے کہا تو شراب پیتا ہے اور اللہ کی کتاب کو جھٹلاتا ہے تو جانے نہ پائے گا جب تک میں تجھے حد نہ مارلوں گا پھر میں نے اُسے کوڑے مارے۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِيْ اَحْسَنْتَ

ترجمہ۔ اعمش سے اسی سند سے یہ روایت مروی ہوئی اور ابو معاویہ کی روایت میں اَحْسَنْتَ کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلٰوةِ وَتَعَلُّمِهٖ

نماز میں قرآن پڑھنے اور اسکی فضیلت کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ اٰيَاتٍ يَقْرَاُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلَاثِ عِظَامٍ سِمَانٍ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے چاہتا ہے کہ جب گھر لوٹ کر آئے تو تین حاملہ اونٹنیاں پائے جو نہایت فربہ ہوں بڑی بڑی۔ ہم نے کہا بیشک۔ آپ نے فرمایا پس تین آیتیں کہ اُن کو آدمی نماز میں پڑھتا ہے بہتر ہے اس کے لئے تین اونٹنیوں سے جو بڑی اور موٹی ہوں۔

فائدہ۔ یہ تشبیہ صرف دنیا کے لوگوں کی فہمایش کے لئے آپ نے فرمائی ورنہ قرآن کی آیتیں آخرت کی عمدہ نعمتیں ابد الآباد رہنے والی ہیں رب العرش والسموات کی بارگاہ عالی میں درجات عالیات بڑھانے والیں جنت کے بلند درجوں پر چڑھانے والی بخلاف دنیا کی نعمتوں کے کہ وہ سریع الزوال فنا ہو جانے والی ہیں۔

عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوْ اِلَى الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ

ترجمہ۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے اور ہم لوگ دیوان خانہ میں تھے تو آپ نے فرمایا تم میں سے کون چاہتا ہے کہ روز صبح کو بطحان یا عقیق کو جاوے (یہ دونوں بازار

رَحِمٍ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا يُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْا اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ اَوْيَقْرَأُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَّاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثٍ وَّاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ فَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ

تھے مدینہ میں) اور وہاں سے دو اونٹنیاں بڑے بڑے کوہان کی لائے بغیر کسی گناہ کے اور بغیر اس کے کہ کسی ناتہ دار کی حق تلفی کرے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سب اسکو چاہتے ہیں اور آپ نے فرمایا پھر کیوں نہیں جاتا تم میں سے ہر ایک مسجد کو اور کیوں نہیں سکھاتا یا نہیں پڑھتا دو آیتیں اللہ کی کتاب کی جو بہتر ہوں اس کے لئے دو اونٹنیوں سے اور تین بہتر ہیں تین اونٹنیوں سے اور چار بہتر ہیں چار اونٹنیوں سے اور اسی طرح جتنی آیتیں ہوں اتنی اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

قرأت قرآن اور سورہ بقر کی فضیلت کا بیان

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِّاَصْحَابِهٖ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا يَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَّتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَّلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ قَالَ مُعَاوِيَةُ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ

ترجمہ۔ ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے قرآن پڑھو اس لئے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی ہو کر آئے گا۔ اور دو سورتیں چمکتی پڑھو سورہ بقر اور سورہ آل عمران اس لئے کہ وہ میدان قیامت میں آئیں گی گویا دو بادل ہیں یا دو سائبان یا دو ٹکڑیاں ہیں اڑتے جانوروں کی اور حجت کرتی ہوئی آئیں گی اپنے لوگوں کی طرف سے۔ اور سورہ بقر پڑھو کہ لینا اسکا برکت ہے اور چھوڑنا اس کا حسرت ہے اور جادوگر لوگ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَكَاَنَّهُمَا قَالَ فِيْ كِلَيْهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ مُعَاوِيَةَ بَلَغَنِيْ ترجمہ۔ معاویہ نے اس سند سے مثل اس کے روایت کی صرف اتنا ہی کہ انہوں نے دونوں جگہ کلیہما کہا یعنی اَوْ کی جگہ صرف واو کہا اور معاویہ کا قول ذکر نہیں کیا۔

عَنِ النَّوَّاسِ ابْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ترجمہ۔ نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ أَهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ مَا نَسِيتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا

سے سنا کہ قرآن کو قیامت کے دن لائینگے اور اُن کو بھی جو اس پر عمل کرتے تھے اور سورہ بقر اور آل عمران آگے آگے ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تین مثالیں دیں کہ میں ان کو آج تک نہیں بھولا۔ اول یہ کہ وہ ایسی ہیں جیسے دو بادل کے ٹکڑے یا ایسے ہیں جیسے دو کالے کالے سائبان کہ ان میں روشنی چمکتی ہو یا ایسی ہیں جیسی قطار باندھی ہوئی چڑیوں کی دو ٹکڑیاں اور وہ دونوں اپنے صاحب کی طرف سے حجت کرتی ہونگی۔

فائدہ۔ ان حدیثوں سے بڑی فضیلت سورہ بقرہ اور آل عمران کی معلوم ہوئی اور معلوم ہوا کہ قرآن سے بڑھ کر کوئی شفیع نہیں۔ جس کو اس کی شفاعت منظور ہو اسی پر عمل کرے اور عمل بغیر معنے معلوم ہوئے نہیں ہو سکتا۔ پس عوام کو ضروری ہے کہ ترجمہ پڑھا کریں۔

بَابُ فَضْلِ الْفَاتِحَةِ وَخَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَالْآيَتَيْنِ

سورۂ فاتحہ اور خاتمہ سورۂ بقر اور سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک دن جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آواز بڑے زور کی سنی دروازہ کھلنے کی اور اپنا سر اٹھایا اور جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ ایک دروازہ ہے آسمان کا کہ آج کھلا ہے اور کبھی نہیں کھلا تھا مگر آج کے دن پھر اس سے ایک فرشتہ اترا۔ اور جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ فرشتہ جو زمین پر اترا ہے کبھی نہیں اترا سو آج کے اور اُس نے سلام کیا اور کہا خوش خبری ہو آپ کو دو نوروں کی کہ آپ کو عنایت ہوئے ہیں اور نبیوں میں سے کسی نبی کو نہیں ملے سو آپ کے ایک سورۂ فاتحہ ہے اور دوسرے سورۂ بقر کا خاتمہ۔ کوئی حرف اس میں سے تم نہ پڑھو گے کہ اسکی مانگی ہوئی چیز تمہیں نہ ملے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ یَزِیْدَ قَالَ لَقِیْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عِنْدَ الْبَیْتِ فَقُلْتُ حَدِیْثٌ بَلَغَنِیْ عَنْكَ فِی الْاٰیَتَیْنِ فِیْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاٰیَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِیْ لَیْلَةٍ كَفَتَاهُ

ترجمہ۔ عبدالرحمن نے کہا میں ابومسعود رضی اللہ عنہما سے کعبہ شریف کے پاس ملا۔ اور میں نے کہا مجھے ایک حدیث تمہاری زبانی پہنچی ہے سورۂ بقر کی دو آیتوں کی فضیلت میں۔ انہوں نے کہا کہ ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورۂ بقرہ کی دو آیتیں جو رات کو پڑھے اس کو کافی ہیں۔

فائدہ۔ اس کو کافی ہیں یعنی تہجد کے بدلے یا شیطان سے بچنے کو کافی ہیں یا اور آفتوں سے بچنے کو۔

عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ هَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِیْ لَیْلَةٍ كَفَتَاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَلَقِیْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ وَهُوَ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَسَاَلْتُهٗ فَحَدَّثَنِیْ بِهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو سورۂ بقر کی آخر کی دو آیتیں پڑھے اس کو رات بھر کفایت کریں گی۔ عبدالرحمن نے کہا کہ پھر میں ابومسعود سے ملا اور وہ کعبہ کا طواف کرتے تھے۔ سو میں نے ان سے پوچھا اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے وہی بیان کیا۔

فائدہ۔ پہلے عبدالرحمن کو یہ حدیث ابومسعود سے بواسطہ کسی راوی کے پہنچی تھی اس واسطے انہوں نے چاہا کہ بلاواسطہ میں بھی ان سے سن لوں تاکہ اپنی سند عالی ہو جائے۔ محدثین کے ہاں اس سند عالی کا بڑا خیال ہوتا ہے اور یہ بھی ایک بڑی نعمت ہے اس امت میں کہ کسی امت کو نصیب نہیں ہوئی۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل اسی روایت کے بیان کیا۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ۔ عبدالرحمن نے ابومسعود سے وہی روایت بیان کی۔

باب فضل سورة الكهف واية الكرسى — سورۂ کہف اور آیۃ الکرسی کی فضیلت کا بیان

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ

ترجمہ۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو یاد کرے

آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ

سورہ کہف کی اول کی دس آیتیں وہ دجال کے فتنہ سے بچے گا۔

فائدہ: ان دنوں میں ان آیتوں کا یاد کرنا اور غور کرنا ضروری ہے اس لئے کہ نیچری لوگ ملحد مزاج کہ پیش خیمہ ہیں لعین دجال کا ان کے زمانہ میں بڑا بلوہ ہے اور ان کے خیالات فاسدہ اکثر لوگوں میں پھیل رہے ہیں اور صریح معجزات انبیاء علیہم السلام کا اور آیات قرآنیہ کا اور بینات رحمانیہ کا انکار کرتے ہیں۔

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ اٰخِرِ الْكَهْفِ وَقَالَ هَمَّامٌ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ كَمَا قَالَ هِشَامٌ ترجمہ۔ قتادہ نے اس سند سے روایت کی کہ شعبہ نے کہا دس آیتیں آخر سورہ کہف کی اور ہمام نے کہا اول سورہ کہف کی جیسے ہشام نے روایت کی۔

عَنْ اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ اَبَا الْمُنْذِرِ۔

ترجمہ۔ ابی بن کعب نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو المنذر اللہ کی کتاب میں کی تمہارے پاس کونسی آیت سب سے بڑی ہے۔ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ اے ابو المنذر کونسی آیت اللہ کی کتاب میں کی تمہارے پاس سب سے بڑی ہے۔ انہوں نے عرض کیا اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی آیت الکرسی، تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہاتھ مارا (یعنی شاباشی کا) میرے سینے پر اور فرمایا اے ابو المنذر تجھے علم مبارک ہو۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کی آیتیں بعض سے بعض افضل ہیں اور علماء نے کہا ہے کہ آیت الکرسی اس وجہ سے افضل ہے سارے قرآن سے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تمام صفتیں اور ناموں کی جڑیں مذکور ہیں جیسے معبود ہونا اور ایک ہونا اور زندہ ہونا اور علم کامل اس کا اور سلطنت اور بادشاہت اور قدرت اور ارادہ اور یہ سب صفتوں کی جڑ ہیں۔ پس یہ آیت ان سب کی جامع ہے اس لئے سب سے افضل اور اولیٰ ہے۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شاباشی کا ہاتھ سینے پر مارنا سنت پیٹھ پر مارنا خلاف سنت۔

بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

قل ہو اللہ کی فضیلت کا بیان

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ترجمہ۔ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَأَ فِیْ لَیْلَۃٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَکَیْفَ یَقْرَأُ قَالَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ یَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تھک جاتا ہے کوئی تم میں کا اس سے کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیوے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ تہائی قرآن کیوں کر پڑھے۔ آپ نے فرمایا قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔

عَنْ قَتَادَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِھِمَا مِنْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ جَزَّاَ الْقُرْاٰنَ ثَلٰثَۃَ اَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ جُزْءًا مِّنْ اَجْزَاءِ الْقُرْاٰنِ

ترجمہ۔ قتادہ سے اسی اسناد سے یہ روایت مذکور ہوئی اور اس میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے تین ٹکڑے کئے (یعنی قصص اور احکام اور صفات اللہ) اور قل ہو اللہ کو قرآن کا ایک ٹکڑا کیا (یعنی باری تعالیٰ کی عمدہ صفات سے بھری ہے۔)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْشُدُوْا فَاِنِّیْ سَاَقْرَأُ عَلَیْکُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ اِنِّیْ اُرٰی ھٰذَا خَبَرًا جَاءَہٗ مِنَ السَّمَاءِ فَذَاکَ الَّذِیْ اَدْخَلَہٗ ثُمَّ خَرَجَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ قُلْتُ لَکُمْ سَاَقْرَأُ عَلَیْکُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اَلَا اِنَّھَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ جمع ہو جاؤ کہ میں تمہارے آگے تہائی قرآن پڑھوں۔ غرض جمع ہو گئے جن کو جمع ہونا تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے اور آپ نے قل ہو اللہ پڑھی اور اندر چلے گئے تو ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ شاید آسمان سے کوئی خبر آئی ہے جس کے لئے آپ اندر گئے ہیں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے اور آپ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تمہارے آگے تہائی کلام اللہ پڑھوں گا سو یہ سورت تہائی کلام اللہ کے برابر ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقْرَأُ عَلَیْکُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فَقَرَأَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ حَتّٰی خَتَمَھَا۔

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ میں تمہارے آگے تہائی قرآن پڑھتا ہوں پھر آپ نے قل ہو اللہ احد پڑھی یہاں تک کہ اس سورت کو ختم کیا۔

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِیَّۃٍ وَّکَانَ یَقْرَأُ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لِاَصْحَابِهٖ فِیْ صَلٰوتِهِمْ فَیَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَکَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَیِّ شَیْءٍ یَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ یُحِبُّهٗ۔

نے ایک شخص کو ایک بزن پر سردار کر کے بھیجا اور وہ اپنی فوج کی نماز میں قرآن پڑھتے اور قرارت کو قل ہو اللہ احد پر ختم کرتے پھر جب وہ بزن لوٹ کر آیا لوگوں نے اسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا اور آپ نے فرمایا کہ ان سے پوچھو وہ کیوں ایسا کرتے ہیں۔ پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ رحمٰن کی صفت ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ان سے کہدو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دوست رکھتا ہے۔

فائدہ۔ اس مبارک سورت میں اللہ پاک کا ایک ہونا، بے پرواہ معبود ہونا، ولد سے پاک ہونا، کسی سے پیدا نہ ہونا یعنی قدیم ہونا اس کی ذات کا، ہمسر کوئی نہ ہونا یعنی بے مثل ہونا مذکور ہے۔ اور سبحان اللہ اتنی عمدہ صفات کس خوبی اور اختصار سے اس مبارک سورت میں مذکور ہیں پھر کیوں کر مومن کو اس سے محبت نہ ہو۔ اور اللہ کا دوست رکھنا بندہ کو یہ ہے کہ اس کے گناہ بخشے۔ دونوں جہان میں عافیت عنایت کرے اپنی اطاعت کی توفیق دے۔ بندہ کا خدا کو دوست رکھنا یہ ہے کہ اس کی عبادت اور طاعت اور صدق دل اور اخلاص سے بجالائے اس کو دل سے یاد کرے، اُس کی محبت کو سارے جہان سے مقدم سمجھے۔

بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَیْنِ

معوذتین کی فضیلت کا بیان

عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰیَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّیْلَةَ لَمْ یُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

ترجمہ۔ عامر کے بیٹے عقبہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نہیں دیکھتے کہ آج کی رات ایسی آیتیں اتری ہیں کہ اُنکے مثل کبھی نہیں اتری ہیں کہ ان کے مثل کبھی نہیں دیکھیں اور وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ یہ دونوں سورتیں قرآن میں داخل ہیں۔ اور رد ہو گیا وہ مضمون جو عبداللہ بن مسعود کی طرف منسوب ہے کہ یہ قرآن میں داخل نہیں اور امت کا اس بات پر اجماع منعقد ہو گیا ہے کہ وہ قرآن میں ہیں اور وہ روایت ابن مسعود کی شاذ ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ لفظ قل بھی قرآن میں داخل ہے اس پر بھی اجماع ہے۔ (نووی)

عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَ اَوْ اُنْزِلَتْ

لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ يَقُومُ بِالْقُرْآنِ وَيُعَلِّمُهُ

قرآن پر عمل کرنے والے اور اس کے سکھانیوالے کی فضیلت کا بیان

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ

ترجمہ۔ سالم اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا رشک کسی اور پر نہیں مگر دو شخصوں پر ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن عنایت کیا ہو اور وہ اس کو رات کو پڑھتا ہو اور دن کو بھی اور اس پر عمل کرتا ہو۔ دوسرے وہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مال دیا ہو کہ وہ رات کو بھی خرچ کرتا ہو اور دن کو بھی۔

فائدہ۔ رشک دو قسم ہے ایک یہ کہ آدمی چاہے کہ دوسرے کی نعمت زائل ہو جائے اور مجھے مل جائے اور یہ باجماع امت حرام ہے۔ دوسرے یہ کہ آدمی صاحب نعمت کی نعمت کا زوال نہ چاہے بلکہ اتنی ہی آرزو کرے کہ یہ نعمت خداوند تعالیٰ مجھے بھی نصیب کرے اور اس کو عربی میں غبطہ کہتے ہیں اور یہ شریعت میں محمود ہے اور انبیاء اور صلحاء میں بھی ہوتا ہے۔ یہاں بھی رشک سے وہی مراد ہے نہ معنے اول۔

عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ هَذَا الْكِتَابَ فَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللَّهُ مَالًا فَتَصَدَّقَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسد روا نہیں ہے مگر دو شخصوں پر ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا اور اس کے خرچ کرنے پر راہ حق کی توفیق دے۔ دوسرے وہ کہ اسے حکمت دی کہ موافق حکم کرتا ہے اور سکھلاتا ہے۔ (حکمت سے مراد علم حدیث ہے)

عَنْ عَامِرِ ابْنِ وَاثِلَةَ أَنَّ نَافِعَ ابْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِعُسْفَانَ

ترجمہ۔ عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہ نافع بن عبد الحارث نے ملاقات کی حضرت

وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْتَعْمِلُهُ عَلٰى مَكَّةَ فَقَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْتَ عَلٰى أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ ابْنَ أَبْزٰى قَالَ وَمَنِ ابْنُ أَبْزٰى قَالَ مَوْلًى مِنْ مَوَالِينَا قَالَ فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى قَالَ إِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِنَّهُ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ

عمر رضی اللہ عنہ سے عسفان میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تھا کہ مکہ پر کسی کو تحصیلدار بنا دینا۔ غرض حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم نے جنگل والوں پر کس کو تحصیلدار بنایا۔ انہوں نے کہا ابن ابزیٰ کو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ابن ابزیٰ کون ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں ایک آزاد کردہ غلام ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے غلام کو ان پر تحصیلدار کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ کتاب اللہ کے قاری ہیں اور ترکہ کو خوب بانٹنا جانتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنو تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے سبب سے کچھ لوگوں کو بلند کرے گا اور کچھ لوگوں کو گرا دے گا

فائدہ۔ یعنی جو اس کے تابع ہوں گے دنیا میں حکومت آخرت میں جنت پائیں گے اور جو منکر ہوں گے دنیا میں ذلت آخرت میں عقوبت اٹھائیں گے۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيَّ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِعُسْفَانَ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔ ترجمہ۔ عامر بن واثلہ سے وہی روایت برابر گذری ہے مروی ہوئی جیسے ابراہیم بن سعد نے زہری سے اوپر روایت۔

باب بَيَانِ أَنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَبَيَانِ مَعْنَاهَا

قرآن کا سات حرفوں میں اترنے اور اس کے مطلب کا بیان

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ عبد القاری کے فرزند عبد الرحمٰن نے کہا سنا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے ایک دن ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان پڑھتے سنا کہ اور لوگوں کے خلاف پڑھتے تھے اور یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو پڑھا چکے تھے سو میں قریب تھا کہ ان کو جلد پکڑ لوں مگر میں نے انہیں مہلت دی یہاں تک کہ پڑھ چکے۔

فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ اِقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ۔

پھر میں نے ان کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر کھینچی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک لایا اور عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے میں نے ان سے سورہ فرقان سنی خلاف اس کے جیسے کہ آپ نے مجھے پڑھائی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اچھا ان کو چھوڑ دو اور ان سے کہا پڑھو۔ پھر انہوں نے ویسا ہی پڑھا جیسا میں نے ان سے پہلے سنا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ایسی ہی اُتری ہے۔ پھر مجھ سے کہا پڑھو۔ میں نے بھی پڑھی (یعنی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھے پڑھائی تھی) تب بھی آپ نے فرمایا کہ ایسی ہی اتری ہے اور فرمایا کہ بات یہ ہے کہ قرآن سات حرفوں میں اُترا ہے اِس میں سے جو تم کو آسان ہو اس طرح پڑھو۔

فائدہ۔ نووی نے کہا سات حرفوں میں قرآن کا اُترنا محض آسانی اور امت کی سہولت کے لئے تھا جیسے اور روایتوں میں یہ تصریح آچکا ہے کہ آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ میری امت پر آسانی ہو۔ اس پر سات حرفوں تک اجازت ملی۔ اور علماء کا اختلاف ہے کہ سات عددوں سے مراد کیا ہے۔ بعضوں نے کہا سات کا عدد صرف سہولت کیلئے ہے حصر کیلئے نہیں۔ مگر اکثر کا یہ قول ہے کہ حصر کیلئے ہے یعنی سات سے آٹھ نہیں ہو سکتے اب اس کے مطلب میں بھی کئی قول ہیں۔ ایک یہ کہ مراد اس سے سات مضمون ہیں جو خلاصہ مطالب قرآن ہیں جیسے وعد وعید محکم متشابہ حلال حرام قصص اور امثال۔ بعضوں نے کہا مراد اس سے کیفیت قرارت کی اور اس کے کلمات نکالنے کی ہے جیسے ادغام اظہار تفخیم ترقیق امالہ مد قصر ہیں۔ اس لئے کہ عرب کے قبائل آپس میں ان قاعدوں میں اختلاف رکھتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے اپنی امت کو آسانی دی کہ مثلاً جس لفظ میں جیسے ادغام یعنی تشدید پڑھنا آسان ہو وہ ادغام کرے جسے مشکل ہو وہ نہ کرے۔ اسی طرح ظہار وغیرہ کا حال ہے۔ اور بعضوں نے کہا اس سے سات قسم کے الفاظ اور حروف مراد ہیں اور اسی کی طرف اشارہ کیا ہے ابن شہاب نے جہاں کہ روایت کی اُن سے مسلم نے اپنی کتاب میں۔ پھر اُن لوگوں نے اس میں بھی اختلاف کیا ہے۔ بعضوں نے کہا مراد اس سے سات قراتیں اور وجوہ ہیں اور کسی نے کہا عرب کی سات لغات مراد ہیں جیسے یمن اور معد اور یہ فصیح لغات ہیں اور کسی نے کہا قبیلہ مضر کی سات زبانیں۔ اور یہ سب لغات

قرآن میں جا بجا وارد ہوئی ہیں نہ یہ کہ ایک جگہ ہوں یا ایک کلمہ میں ہوں۔ اور بعضوں نے کہا کہ بعض کلمات میں سب لغت جمع ہیں جیسے وعبد الطاغوت ونرتع ونلعب وباعد بین اسفارنا وغیرہ میں اور قاضی ابوبکر باقلانی نے کہا کہ صحیح یہ بات ہے کہ ساتوں طرح کی لغات مروی ہو چکی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور امت نے اس کو جمع کر لیا ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اور ایک جماعت نے اس کو مصحف میں اکٹھا کر لیا ہے اور اس کی صحت کی خبر دی ہے۔ اور جو بتواتر ثابت نہ ہوا اس کو حذف کر دیا۔ اور اگرچہ ان الفاظ کے معانی کبھی مختلف ہوتے ہیں مگر آپس میں ضد اور منافات نہیں رکھتے کہ ایک کے معنے دوسرے کا مکذوب ہو۔ اور طحاوی نے ذکر کیا ہے کہ ان سات حرفوں میں قرارت کی ضرورت اول اسلام میں تھی کہ اس وقت تک لوگوں کو قرآن میں مشق خوب نہ تھی۔ پھر جب بہت لوگ اسلام میں داخل ہو گئے اور وحی کا لکھنا بھی جا بجا ہوا اب ضرورت باقی نہیں رہی۔ اور داؤدی نے کہا سات قرائتیں جو آج کے دن پڑھی جاتی ہیں ہر حرف اور ہر لفظ میں نہیں ہیں بلکہ جا بجا متفرق ہیں اور ابو عبید اللہ نے کہا یہ سات قرائتیں ایک حرف سے نکلی ہیں جو حدیث میں مذکور ہیں اور اسی کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے مصحف میں جمع کیا ہے اور نحاس وغیرہ نے بھی یہی کہا ہے۔ اور اور علماء نے کہا ہے کہ ہر رمضان میں قرآن کا دور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبرئیل علیہ السلام میں ہوتا تھا تو سات حرف کی اجازت ایک ہی دور میں نہیں ہوئی اور یہ بھی نہیں معلوم کہ ان سات قرائتوں میں جو مروج ہیں اخیر دورہ میں کونسی پڑھی گئی اور یہ ساتوں قرائتیں مشہور ہیں اور بشہرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہیں اور امت نے ان کو ضبط کیا ہے۔

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ ابْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فَكِدْتُّ اُسَاوِرُهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ

ترجمہ۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے سنا میں نے ہشام بن حکیم سے کہ وہ سورہ فرقان پڑھتے تھے۔ پھر حدیث بیان کی اول کے مثل اور اس میں یہ زیادہ کیا کہ قریب تھا کہ میں ان کو قید کر لوں نماز میں مگر میں نے صبر کیا یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیرا

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے یہی حدیث اسحاق بن ابراہیم نے اور عبد بن حمید نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے عبد الرزاق نے اُن سے معمر نے اُن سے زہری نے مانند روایت یونس کی اسناد سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهٗ

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عبید اللہ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ فَيَزِيدُنِي حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرُفَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ الَّذِي يَكُونُ وَاحِدًا لَا يَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ

بن عتبہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک حرف پر قرآن پڑھایا اور میں ان سے زیادہ کی درخواست کرتا رہا اور وہ زیادہ کرتا رہا یہاں تک کہ سات حرف تک نوبت پہنچی۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ وہ سات حرف کا مآل اور مطلب ایک ہی ہوتا ہے کہ کسی حلال وحرام میں ان سے اختلاف نہیں پڑتا۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور یہی روایت بیان کی ہم سے عبد بن حمید نے اُن سے عبدالرزاق نے ان سے زہری نے اسی اسناد سے۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَا فَحَسَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَهُمَا فَسُقِطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَرَقًا فَقَالَ لِي يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ

ترجمہ۔ ابی بن کعب نے کہا میں مسجد میں تھا اور ایک شخص آیا اور نماز پڑھنے لگا اور ایک قرارت ایسی پڑھی کہ میں اُسے نہ جانتا تھا۔ پھر دوسرا آیا اور اُس نے اور ایک قرأت پڑھی اس کے سوا۔ پھر جب ہم لوگ نماز پڑھ چکے سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور میں نے عرض کیا کہ اس شخص نے ایک ایسی قرأت پڑھی کہ مجھے تعجب ہوا۔ اور دوسرا آیا تو اس نے اور ایک قرأت پڑھی سوا اس کے۔ پھر حکم کیا ان دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور انہوں نے پڑھا اور درکھا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن دونوں مختلف قرائتوں کو اور میرے دل میں ایک تکذیب آگئی نہ ایسی جیسی جاہلیت میں تھی۔ پھر خیال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بلا کو جس نے مجھے ڈھانپ لیا تھا میرے سینہ پر ایک ہاتھ مارا کہ میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور مجھے

عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْئَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

گویا اللہ پاک نظر آنے لگا خوف کے مارے تب مجھ سے فرمایا اے ابی پہلے مجھے حکم بھیجا گیا کہ میں قرآن ایک حرف میں پڑھوں سو میں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرما پھر دوبارہ مجھے حکم ہوا کہ دو حرفوں میں پڑھوں۔ پھر میں نے دوسری بار عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرما۔ پھر تیسری بار مجھے حکم ہوا کہ سات حرفوں پر پڑھوں اور ارشاد ہوا کہ تم نے جتنی بار امت پر آسانی کے لیے عرض کیا ہر بار کے عوض ایک دعا مقبول ہے تم ہم سے مانگ لو۔ میں نے عرض کیا یا اللہ میری امت کو بخش دے یا اللہ میری امت کو بخش دے (یہ دو ہوئیں) اور تیسری میں نے اس دن کے لیے اٹھا رکھی ہے جس دن تمام خلق میری طرف رغبت کرے گی یہاں تک کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان سے عبدالرحمٰن بن محمد بن بشر نے ان سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے ان سے عبداللہ بن عیسٰی نے ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی نے انہوں نے کہا خبر دی مجھے ابی بن کعب نے کہ وہ مسجد کعبہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی اور ایک قرارت پڑھی۔ باقی سارا قصہ ذکر کیا جیسے ابن نمیر کی روایت سے اوپر گذرا۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَرَأَ قِرَاءَةً وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ قَالَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَقَالَ أَسْأَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللّٰهَ

ترجمہ۔ ابی بن کعب نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی غفار کے تالاب پر تھے انکے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم کرتا ہے کہ اپنی امت کو ایک حرف پر قرآن پڑھاؤ۔ آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور بخشش چاہتا ہوں اور میری امت اسکی طاقت نہ رکھے گی۔ پھر دوبارہ ان کے پاس آئے اور کہا بیشک اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے کہ آپ اپنی امت کو دو حرفوں پر قرآن شریف پڑھائیں۔ آپ نے عرض کیا کہ میں اللہ

مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَؤُا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا۔

اللہ تعالیٰ سے اس کی عفو اور بخشش چاہتا ہوں اور میری امت سے یہ نہ ہو سکے گا۔ پھر تیسری بار آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ اپنی امت کو تین حرفوں میں قرآن پڑھاؤ۔ آپ نے عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس کا عفو اور اس کی بخشش چاہتا ہوں اور میری امت سے یہ نہ ہو سکیگا پھر وہ چوتھی بار آئے اور کہا کہ بیشک۔ اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ اپنی امت کو قرآن سات حرفوں پر پڑھاؤ اور ان حرفوں میں سے جس حرف پر پڑھیں گے وہ ٹھیک ہوگا۔

مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہ روایت عبید اللہ بن معاذ نے اُن سے اُنکے باپ نے اُن سے شعبہ نے اسی اسناد سے مثل اس روایت کے۔

بَابُ تَرْتِيْلِ الْقِرَاءَةِ وَاجْتِنَابِ الْهَذِّ وَإِبَاحَةِ سُوْرَتَيْنِ فَأَكْثَرَ فِيْ رَكْعَةٍ

قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے اور ایک رکعت میں دو یا دو سے زیادہ سورتیں پڑھنے کا بیان

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ ابْنُ سِنَانٍ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَيْفَ تَقْرَأُ هٰذَا الْحَرْفَ أَلِفًا تَجِدُهُ أَمْ يَاءً مِنْ مَاءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ أَوْ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ يَاسِنٍ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكُلَّ الْقُرْاٰنِ قَدْ أَحْصَيْتَ غَيْرَ هٰذَا قَالَ إِنِّي لَأَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ إِنَّ أَقْوَامًا يَقْرَءُونَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ وَلٰكِنْ إِذَا وَقَعَ فِي الْقَلْبِ فَرَسَخَ فِيهِ نَفَعَ إِنَّ أَفْضَلَ الصَّلٰوةِ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ فَدَخَلَ عَلْقَمَةُ فِي إِثْرِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ قَدْ أَخْبَرَنِي بِهَا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ

ترجمہ۔ ابی وائل نے کہا ایک آدمی آیا جسکو نہیک بن سنان کہتے تھے عبد اللہ بن مسعود کے پاس اور کہا اے ابو عبد الرحمن آپ اس حرف کو الف پڑھتے ہیں یا یا من ماءٍ غیر اٰسن ہے یا من ماءٍ غیر یاسن عبد اللہ بن مسعود نے کہا تو نے سارے قرآن مجید کو یاد کیا ہے سوا اس حرف کے اُس نے پھر کہا کہ میں مفصل کی تمام سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ عبد اللہ نے کہا تو ایسا ہانکتا ہے جیسے شعر یں جلدی جلدی ہانکی جاتی ہیں۔ بہت سے لوگ قرآن ایسا پڑھتے ہیں کہ اُن کی ہنسلی سے نیچے نہیں اترتا مگر قرآن کا یہ قاعدہ ہے کہ جب دل میں اترتا ہے اور جمتا ہے تب نفع دیتا ہے۔ نماز میں افضل رکن رکوع اور سجدہ ہے اور میں اُن ایک سے

جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ بَجِيْلَةَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يَقُلْ نَهِيْكُ ابْنُ سِنَانٍ

دو سورتوں کو پہچانتا ہوں جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک رکعت میں دو دو ملاکر پڑھا کرتے تھے۔ پھر عبداللہ کھڑے ہو گئے اور علقمہ ان کے پیچھے داخل ہوئے اور کہا کہ مجھے خبر دی اس کی ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا کہ ایک مرد قبیلہ بنی بجیلہ کا عبداللہ بن مسعود کے پاس آیا اور نہیک بن سنان نام نہیں لیا۔

فائدہ۔ نووی نے کہا عبداللہ نے جو یہ کہا کہ تو نے سارے قرآن کو یاد کیا سوا اس حرف کے یہ گویا اس کے جواب سے کنارہ کیا اس لئے کہ معلوم ہوا کہ اس کو سوال کرنے سے کچھ بہتری مقصود نہ تھی اور شعر کا پڑھنا جلدی جلدی مراد ہے نہ گانا اور ترنم کہ وہ ٹھیر ٹھیر کر ہوتا ہے۔ اور رکوع وسجود کا افضل ہونا یہ ابن مسعود کا مذہب ہے ورنہ مرفوع حدیث میں آچکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا افضل نماز وہی ہے جس میں قیام لمبا ہو۔ اور جو سورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملا کر ایک ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے وہ ابوداؤد کی روایت میں یوں وارد ہوئے کہ سورہ رحمٰن اور والنجم ایک رکعت میں اور اقتربت اور الحاقہ ایک میں اور طور اور ذاریات ایک میں اور واقعہ اور نون ایک میں اور سال سائل اور والنازعات ایک میں اور ویل للمطففین اور عبس ایک میں اور مدثر اور مزمل ایک میں اور ہل اتی اور لا اقسم ایک میں اور عم اور مرسلات ایک میں اور دخان اور اذا الشمس کورت ایک میں۔ اور ان کو مفصل اس لئے کہتے ہیں کہ جدا جدا ہیں اور قرآن کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے سبع طوال یعنی سات سورتیں لمبی ہیں پھر ذوات المائین اور وہ وہ سورتیں ہیں جس میں ایک سو آیت کے قریب ہیں پھر مثانی ہیں پھر مفصل۔ اور مفصل کی ابتدا میں اختلاف ہے۔ بعضوں نے کہا قتال سے آخر تک مفصل ہے۔ بعضوں نے کہا حجرات سے کسی نے کہا ق سے۔

عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَدْ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ يُقَالُ لَهٗ نَهِيْكُ ابْنُ سِنَانٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَجَاءَ عَلْقَمَةُ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهٗ سَلْهُ عَنِ النَّظَائِرِ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِيْ رَكْعَةٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَاَلَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ عِشْرُوْنَ سُوْرَةً فِيْ عَشْرِ رَكَعَاتٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ فِيْ تَاْلِيْفِ عَبْدِ اللّٰهِ

ترجمہ۔ ابو وائل نے کہا کہ ایک مرد عبداللہ بن مسعود کے پاس نہیک بن سنان نام کا آیا پھر حدیث بیان کی وکیع کی روایت کے مثل (یعنی جیسے اوپر گذری) مگر اتنا فرق ہے پھر علقمہ آئے اور عبداللہ کے پاس گئے اور ہم نے ان سے کہا کہ آپ ان سورتوں کو پوچھ لو جو ایک رکعت میں دو دو پڑھی جاتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو ملا کر پڑھتے تھے سو

تفصیل ان دو دو سورتوں کی جو کہ ایک ایک رکعت میں پڑھنا مسنون ہیں

وہ گئے اور اُن سے پوچھا اور پھر ہمارے پاس آکر کہا وہ بیس سورتیں ہیں کہ دس رکعات میں پڑھی جاتی تھیں مفصل میں سے عبداللہ کے جمع کئے ہوئے مصحف میں۔

مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہی روایت اسحاق بن ابراہیم نے اُن سے عیسیٰ بن یونس نے اُن سے اعمش نے اسی اسناد سے مثل روایت اُن دونوں راویوں کے (یعنی جن کی روایتیں اوپر گذریں) اس میں یہ ہے کہ عبداللہ نے کہا میں اُن نظائر کو پہچانتا ہوں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو۔دو ملا کر ایک۔ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے اور وہ بیس سورتیں ہیں کہ دس رکعتوں میں پڑھتے تھے۔

عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ غَدَوْنَا عَلٰی عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَوْمًا بَعْدَ مَا صَلَّیْنَا الْغَدَاۃَ فَسَلَّمْنَا بِالْبَابِ فَاَذِنَ لَنَا قَالَ فَمَكَثْنَا بِالْبَابِ هُنَيَّةً قَالَ فَخَرَجَتِ الْجَارِيَةُ فَقَالَتْ اَلَا تَدْخُلُوْنَ فَدَخَلْنَا فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ يُّسَبِّحُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا وَقَدْ اُذِنَ لَكُمْ فَقُلْنَا لَا اِلَّا اَنَّا ظَنَنَّا اَنَّ بَعْضَ اَهْلِ الْبَيْتِ نَائِمٌ قَالَ ظَنَنْتُمْ بِآلِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ غَفْلَةً قَالَ ثُمَّ اَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتّٰى ظَنَّ اَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ يَا جَارِيَةُ انْظُرِيْ هَلْ طَلَعَتْ قَالَ فَنَظَرَتْ فَاِذَا هِيَ لَمْ تَطْلُعْ فَاَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتّٰى اِذَا ظَنَّ اَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ قَالَ يَا جَارِيَةُ انْظُرِيْ هَلْ طَلَعَتْ فَنَظَرَتْ فَاِذَا هِيَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا فَقَالَ مَهْدِيٌّ وَاَحْسِبُهُ قَالَ وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ كُلَّهُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ اِنَّا لَقَدْ سَمِعْنَا الْقَرَائِنَ وَاِنِّيْ لَاَحْفَظُ الْقَرَائِنَ الَّتِيْ كَانَ يَقْرَؤُهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ وَسُوْرَتَيْنِ

ترجمہ۔ ابی وائل نے کہا کہ ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس گئے اور دروازے پر ہم نے سلام کیا انہوں نے اجازت دی مگر ہم دروازے پر ذرا ٹھہر گئے تب ایک لونڈی نکلی اور اُس نے کہا تم آتے نہیں۔ غرض ہم اندر گئے اور اُن کو دیکھا کہ بیٹھے ہوئے تسبیح کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا جب تم کو اجازت دی گئی تو تم کیوں نہیں آئے۔ ہم نے کہا کچھ اور سبب نہ تھا صرف یہ خیال ہوا کہ گھر والوں میں سے کوئی سوتا ہو۔ عبداللہ صاحب نے کہا کہ تم نے ام عبد (یہ اُن کی والدہ کا نام ہے) کے بیٹے کے گھر والوں کے ساتھ غفلت کا گمان کیا (سبحان اللہ یہ گمان کرنا اُن کو بُرا معلوم ہوا۔ اور یہاں ہزاروں کا حال یہ ہے کہ پہروں دن چڑھے تک خواب خرگوش میں ہیں) غرض پھر وہ تسبیح کرنے لگے یہاں تک کہ گمان ہوا کہ آفتاب نکل آیا تب انہوں نے لونڈی سے فرمایا کہ دیکھو تو سہی کیا سورج نکل آیا۔ اس نے دیکھ کر کہا کہ ابھی نہیں پھر وہ تسبیح کرنے لگے (اس سے معلوم ہوا کہ خبر ایک شخص کی قبول ہے اور خبر عورت

مِّنَ الْحٰمۤ۔

اگرچہ حصول الیقین کا ممکن ہو اس لئے کہ عبداللہ نے اس کے قول پر عمل کیا اگرچہ ممکن تھا کہ خود اٹھ کر سورج کو دیکھ لیں ، یہاں تک کہ پھر گمان ہوا کہ سورج نکل آیا پھر کہا اے چھوکری دیکھ سورج نکلا۔ پھر اس نے دیکھا تو نکل چکا تھا۔ تب عبداللہ نے کہا سب خوبیاں اس اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں کہ جس نے ہم کو آج کے دن معاف کر دیا۔ اور مہدی (جو راوی ہیں) اس نے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ شاید یہ بھی کہا اور ہلاک نہ کیا اس اللہ تعالیٰ نے ہم کو بسبب ہمارے گناہوں کے۔ اور ہم لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ میں نے ساری مفصل کی سورتیں پڑھیں آج کی شب کو۔ اس پر عبداللہ نے کہا تم پڑھا ایسا جیسا کوئی شعروں کو پڑھتا ہے۔ ہم نے بیشک قرآن سنا ہے اور ہم کو یاد ہیں وہ جوڑیں لگی ہوئیں سورتیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھا کرتے تھے اور وہ اٹھارہ سورتیں ہیں مفصل کی اور دو سورتیں ہیں جن کے سرے پر حٰمۤ کا لفظ ہے۔ لی بھی مقبول ہے اور گمان پر عمل کرنا روا ہے

عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ بَجِيْلَةَ يُقَالُ لَهٗ نَهِيْكُ ابْنُ سِنَانٍ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنِّيْ اَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِيْ رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِنَّ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ۔

ترجمہ۔ شقیق نے کہا ایک شخص بنی بجیلہ کا جسے نہیک بن سنان کہتے ہیں عبداللہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں سب مفصل سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں پھر عبداللہ نے کہا تو ایسا پڑھتا ہے جیسے شعروں کو پڑھتے ہو۔ میں جانتا ہوں ان دونوں سورتوں کو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو ایک رکعت میں پڑھا کرتے۔

عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنِّيْ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ كُلَّهٗ فِيْ رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَتَيْنِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنی بات زیادہ ہے کہ پھر عبداللہ نے ذکر کیا ان بیس سورتوں کا مفصل سے جو ایک ایک رکعت میں دو۔ دو آپ پڑھتے تھے۔

بَابُ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْقِرَاءَةِ

قرائتوں کا بیان

عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ رَاَيْتُ رَجُلًا سَاَلَ الْاَسْوَدَ ابْنَ يَزِيْدَ وَهُوَ يُعَلِّمُ الْقُرْاٰنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ

ترجمہ۔ ابی اسحاق نے پوچھا کہا میں نے دیکھا ایک شخص کو اسود بن یزید سے پوچھا اور وہ مسجد میں قرآن پڑھاتے تھے

فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ اَدَالًا اَمْ ذَالًا قَالَ بَلْ دَالًا سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مُدَّكِرٍ دَالًا

کہ تم مدکر میں دال پڑھتے ہو یا ذال۔ انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن مسعود سے دال سُنی ہے اور وہ ہل من مدکر میں کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے دال سنی ہے (یعنی جس میں نقطہ نہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ هٰذَا الْحَرْفَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

ترجمہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فہل من مدکر پڑھتے تھے (یعنی دال کے ساتھ۔

عَنْ عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَاَتَانَا اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ فِيْكُمْ اَحَدٌ يَقْرَأُ عَلٰى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ اَنَا قَالَ فَكَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى قَالَ وَاَنَا وَاللّٰهِ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا وَلٰكِنْ هٰؤُلَاءِ يُرِيْدُوْنَ اَنْ اَقْرَأَ وَمَا خَلَقَ فَلَا اُتَابِعُهُمْ

ترجمہ۔ علقمہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہم شام کو گئے تو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور کہا تم میں کوئی عبداللہ کی قرارت پڑھنے والا ہے۔ میں نے کہا ہاں میں ہی ہوں انہوں نے کہا کیوں کر سنا تم نے اس آیت کو عبداللہ کو پڑھتے ہوئے واللیل اذا یغشیٰ میں نے کہا عبداللہ پڑھتے تھے واللیل اذا یغشیٰ والذکر والانثیٰ۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یونہی پڑھتے سنا ہے اور یہاں کے لوگ چاہتے ہیں کہ میں پڑھوں وما خلق الذکر والانثیٰ تو میں انکی نہیں مانتا۔

فائدہ۔ نووی نے لکھا ہے کہ مازری نے کہا ہے ایسی روایتوں میں یوں سمجھنا چاہیئے کہ یہ قرائتیں اول تھیں پھر منسوخ ہو گئیں۔ اور جن لوگوں کو اس کے نسخ کی خبر نہیں پہنچی وہ معذور ہیں جو پہلی طرح پڑھتے رہے اور ظہور مصحف عثمانی تک ایسا اتفاق ہوا ہے۔ پھر جب مصحف عثمانی کہ باتفاق صحابہ وبحذف قرارت منسوخہ شائع ہو گیا۔ پھر کسی نے اس کا اختلاف نہیں کیا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بعض روایات اسی طرح کی ثابت ہوئی مگر وہ اہل نقل کے نزدیک صحت کو نہیں پہنچی۔ اور جو ہمارے قول کے مخالف ثابت ہو وہ محمول ہے اس پر کہ عبداللہ کی عادت تھی کہ وہ اپنے مصحف میں بعض احکام اور تفسیر بھی لکھ لیا کرتے تھے جس کو وہ خود بھی جانتے تھے کہ یہ قرآن نہیں ہے اور اس بات کا اعتقاد نہ رکھتے تھے کہ قرآن کے ساتھ اور چیز لکھنا حرام ہے گویا صحیفہ اُن کا یادداشت کی بیاض تھی کہ جو چاہتے تھے لکھ لیتے تھے۔ اور حضرت عثمان اور تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم

اجمعین قرآن کے ساتھ کسی اور چیز کو لکھنا حرام جانتے تھے کہ ایسا نہو کہ ایک مدت کے بعد لوگ سب کو قرآن جاننے لگیں۔ غرض اس مسئلہ فقہیہ میں عبداللہ اور تمام صحابہ کا اختلاف تھا کہ کچھ تفسیر وغیرہ اثنائے قرآن میں جائز ہے یا نہیں۔ اور یہ جو مروی ہے کہ عبداللہ کے مصحف میں معوذتین نہ تھی۔ وجہ اس کی یہ ہو سکتی ہے کہ بسبب کمال شہرت کے اس کو چھوڑ دیا ہو اور سارے قرآن کی کتابت کا التزام نہ کیا ہو اپنے حافظہ کے اعتماد کی وجہ سے اس کے لکھنے کی حاجت نہ سمجھی ہو۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَتٰى عَلْقَمَةُ الشَّامَ فَدَخَلَ مَسْجِدًا فَصَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ قَامَ اِلٰى حَلْقَةٍ فَجَلَسَ فِيْهَا قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ فَعَرَفْتُ فِيْهِ تَحَوُّشَ الْقَوْمِ وَهَيْئَتَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ ثُمَّ قَالَ اَتَحْفَظُ كَمَا كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْرَأُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ

ترجمہ۔ ابراہیم نے کہا علقمہ شام میں آئے اور مسجد میں گئے اور وہاں نماز پڑھی اور ایک حلقہ پر لوگوں کے گذرے اور ان میں بیٹھ گئے پھر ایک شخص آیا اور لوگوں کی خفگی اور وحشت اس کی طرف سے معلوم ہوتی تھی پھر وہ میرے بازو پر بیٹھ گیا اور اس نے کہا کہ آپ کو یاد ہے جیسے عبداللہ پڑھا کرتے تھے۔ پھر ذکر کی انہوں حدیث مثل اوپر کی روایت کے۔

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لِيْ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ مِنْ اَيِّهِمْ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ هَلْ تَقْرَأُ عَلٰى قِرَآءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَأْ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى قَالَ فَقَرَأْتُ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى قَالَ فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا۔

ترجمہ۔ علقمہ نے کہا کہ میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملا۔ انہوں نے کہا کہ تم کہاں کے ہو۔ میں نے کہا عراق کے۔ انہوں نے کہا کس شہر کے۔ میں نے کہا کوفہ کے۔ انہوں نے کہا تم عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت پڑھتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ کہا واللیل تو پڑھو۔ میں نے واللیل اذا یغشٰی والنہار اذا تجلّٰی والذکر والانثٰی پڑھا تو وہ ہنس دیئے اور کہا میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا ہی پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے ان سے عبدالاعلیٰ نے ان سے داؤد نے ان سے عامر نے ان سے علقمہ نے کہ آیا میں شام کو اور ملا میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے اور ذکر کی حدیث مثل حدیث ابن علیہ کے۔

بَابُ الْاَوْقَاتِ الَّتِيْ نُهِيَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا جن وقتوں میں نماز منع ہے اُن کا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ

ترجمہ - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کے بعد نماز سے منع فرمایا جب تک سورج نہ ڈوبے اور اسی طرح صبح کی نماز کے بعد جب تک آفتاب نہ نکلے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ اَحَبَّهُمْ اِلَیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ

ترجمہ - عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ سنا میں نے کئی صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ان میں عمر بن خطاب بھی ہیں اور وہ سب سے زیادہ میرے پیارے ہیں کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز سے بعد نماز فجر کے جب تک کہ آفتاب نہ نکلے اور نماز بعد عصر کے جب تک آفتاب نہ ڈوبے۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی مجھ سے زہیر بن حرب نے ان سے یحییٰ نے ان سے شعبہ نے اور مسلم نے کہا کہ روایت کی مجھ سے ابوغسان مسمعی نے ان سے عبدالاعلیٰ نے ان سے سعید نے۔ اور مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے اسحاق نے ان سے معاذ نے ان سے ان کے باپ نے۔ ان سب نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے مگر اتنا فرق ہے کہ سعید اور ہشام نے یوں روایت کیا بعد الصبح حتی تشرق الشمس۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَحَرّٰی اَحَدُكُمْ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا

ترجمہ - نافع نے عبد بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا نہ کرے کہ اور وقت چھوڑ کر طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھے اور نہ غروب کے وقت۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بِقَرْنَیْ شَیْطٰنٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اتنا زیادہ ہے اس لئے کہ آفتاب شیطان کے سینگوں کے بیچ میں نکلتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب نکل آئے کنارہ سورج کا تو نماز میں تاخیر کرو یہاں تک کہ خوب صاف ہو جائے اور جب غائب ہو جائے کنارہ آفتاب کا نماز میں دیر کرو یہاں تک کہ پورا آفتاب غائب ہو جائے۔

عَنْ أَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ أَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ

ترجمہ۔ ابی بصرہ غفاری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ساتھ عصر کی نماز پڑھی مخمص میں (کہ نام ہے ایک مقام کا) اور فرمایا کہ یہ نماز تم سے اگلوں کے پیش کی گئی اور انہوں نے اس کو ضائع کیا۔ پھر جو اس کی حفاظت کرے اس کو دوگنا ثواب ہوگا اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ شاہد نہ نکلے اور شاہد سے مراد ستارہ ہے۔

فائدہ۔ اس حدیث سے عصر کی نماز کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔ اور اس کی حفاظت یہ ہے کہ اول وقت ادا کریں اور وقت مکروہ نہ آنے دیں۔ اور شیطان کے سینگوں سے بعضوں نے کہا کہ اس کا گروہ اور لشکر مراد ہے اور بعضوں نے کہا اسکا غلبہ اور قوت اور انتشار فساد مراد ہے۔ اور بعضوں نے کہا سینگوں سے سر کے دو کنارے مراد ہے اور یہ قول اپنے ہی ظاہر ہی پر ہے اور یہی بات قوی ہے اور وہ اپنا سر اس واسطے سورج کے قریب لاتا ہے کہ جو لوگ اس کو سجدہ کریں وہ شیطان کو پوجیں اور آپ مسجود نا ہیو دین بیٹھے اور سورج کے پوجنے والے اسی وقت اس کو سجدہ اور عبادت کرتے ہیں اس لئے اس وقت نماز مکروہ ہوئی۔ اور جو لوگ بہ سبب تقلید ملاعین فلاسفہ کے ایسی باتوں کا انکار کرتے وہ اپنی عقل کو خدا اور رسول سے زیادہ سمجھتے ہیں پھر اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی بیعقل نہیں

مسلم نے کہا روایت کیا مجھ سے زہیر بن حرب نے اُن سے یعقوب بن ابراہیم نے، اُن سے ان کے باپ نے۔ ان سے ابن اسحاق نے ان سے یزید بن ابی حبیب نے، اُن سے خیر بن نعیم حضرمی نے، اُن سے عبداللہ بن ہبیرہ نے اور وہ ثقہ ہیں اُن سے ابی تمیم نے اُن سے ابی بصرہ غفاری نے۔ ابو بصرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی اور بیان کی روایت مثل روایت بالا کے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ أَبِيْ تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِيْ

بِصَرَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِمِثْلِهِ

ترجمہ اس کا اوپر گزر چکا ہے

عَنْ مُوسَى ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ ابْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ

ترجمہ۔ موسیٰ بن علی نے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہا سنا میں نے عقبہ بن عامر جہنی سے کہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین گھڑیوں (وقتوں) میں ہم کو نماز سے روکتے تھے اور مُردوں کے دفن سے ایک تو جب سورج نکلے جب تک کہ بلند ہو جائے۔ دوسرے جس وقت کہ ٹھیک دوپہر ہو جب تک کہ زوال نہ ہو جائے۔ تیسرے جس وقت سورج ڈوبنے لگے جب تک کہ پورا ڈوب نہ جائے۔

عَنْ عِكْرِمَةَ ابْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو عَمَّارٍ وَيَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ عِكْرِمَةُ وَلَقِيَ شَدَّادٌ أَبَا أُمَامَةَ وَوَاثِلَةَ وَصَحِبَ أَنَسًا إِلَى الشَّامِ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فَضْلًا وَخَيْرًا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَمْرُو ابْنُ عَبَسَةَ السُّلَمِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنْتُ وَأَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَظُنُّ أَنَّ النَّاسَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَأَنَّهُمْ لَيْسُوا عَلَى شَيْءٍ وَهُمْ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ فَسَمِعْتُ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ أَخْبَارًا فَقَعَدْتُ عَلَى رَاحِلَتِي فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْفِيًا جُرَءَاءُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ فَتَلَطَّفْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنْتَ قَالَ أَنَا نَبِيٌّ قُلْتُ وَمَا نَبِيٌّ قَالَ أَرْسَلَنِي اللّٰهُ فَقُلْتُ وَبِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ قَالَ أَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ الْأَوْثَانِ وَأَنْ يُوَحَّدَ اللّٰهُ لَا يُشْرَكُ بِهِ شَيْئًا قُلْتُ لَهُ فَمَنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قَالَ وَ

ترجمہ۔ عکرمہ بن عمار نے روایت کی شداد بن عبداللہ ابو عمار اور یحییٰ بن ابی کثیر سے یہ دونوں راوی ہیں ابی امامہ سے کہ عمرو بن عبسہ نے جو قبیلہ بنی سلیم سے ہیں انہوں نے کہ میں جاہلیت میں یقین کرتا تھا کہ لوگ گمراہی میں ہیں اور کسی راہ پر نہیں اور وہ لوگ سب تھانوں کو پوجتے تھے (یعنی چبوتروں کو یا مقاموں کو جیسے یہاں امام وغیرہ کے امام باڑہ چبوترہ مشرک بنا لیتے ہیں) غرض انہوں نے کہا کہ میں نے خبر سنی ہے ایک شخص کی کہ مکہ میں ہے اور وہ بہت سی خبریں دیتا ہے اور میں اپنی سواری پر بیٹھا اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دنوں چھپے ہوئے تھے اور انکی قوم انکے اوپر غالب اور مسلط تھی پھر میں نے نرمی کی یعنی حیلہ وغیرہ) اور میں مکہ میں داخل ہوا اور آپ سے عرض کیا کہ آپ کون

مَعَهُ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
مِمَّنْ آمَنَ بِهِ فَقُلْتُ إِنِّي مُتَّبِعُكَ قَالَ إِنَّكَ
لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ يَوْمَكَ هَذَا أَلَا تَرَى حَالِي
وَحَالَ النَّاسِ وَلَكِنِ ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ فَإِذَا
سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِي قَالَ فَذَهَبْتُ
إِلَى أَهْلِي وَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَكُنْتُ فِي أَهْلِي فَجَعَلْتُ
أَتَخَبَّرُ الْأَخْبَارَ وَأَسْأَلُ النَّاسَ حِينَ
قَدِمَ الْمَدِينَةَ حَتَّى قَدِمَ عَلَيَّ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ
يَثْرِبَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَقُلْتُ مَا فَعَلَ
هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا
النَّاسُ إِلَيْهِ سِرَاعٌ وَقَدْ أَرَادَ قَوْمُهُ قَتْلَهُ فَلَمْ
يَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ
فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَعْرِفُنِي
قَالَ نَعَمْ أَنْتَ الَّذِي لَقِيتَنِي بِمَكَّةَ قَالَ
فَقُلْتُ بَلَى فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَمَّا
عَلَّمَكَ اللَّهُ وَأَجْهَلُهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ
قَالَ صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ
الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا
تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَ
حِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ
الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقِلَّ
الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ
حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَإِنَّ
الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ
الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ
الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ
وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ فَقُلْتُ
يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَالْوُضُوءُ حَدِّثْنِي عَنْهُ قَالَ مَا

ہیں۔ فرمایا میں نبی ہوں۔ میں نے عرض کیا
نبی کسے کہتے ہیں۔ فرمایا مجھے اللہ نے پیغام
دیکر بھیجا ہے۔ میں نے کہا آپ کو کیا پیغام
دیکر بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے پیغام
دیا ہے ناتے داروں سے نیکی کرنے کا اور
بتوں کے توڑنے کا اور اکیلے اللہ کی عبادت
کرنے کا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ
کرنے کا۔ میں نے پھر عرض کیا کہ آپ کے
ساتھ کون ہیں اس دین پر۔ آپ نے فرمایا
آزاد اور غلام۔ راوی نے اور ان دنوں
میں آپ کے ساتھ ابوبکر اور بلال تھے
جو آپ پر ایمان لا چکے تھے پھر میں نے
عرض کیا کہ میں آپ کا ساتھ دینا چاہتا ہوں
آپ نے فرمایا ان دنوں تم سے نہ ہو سکے گا
تم میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھتے مگر تم
اپنے گھر لوٹ جاؤ۔ پھر جب سننا کہ میں ظاہر
ہو گیا تو میرے پاس آنا۔ انہوں نے کہا کہ
میں اپنے گھر چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں آئے اور میں اپنے گھر
میں لوگوں سے خبر لگا تا رہتا تھا اور پوچھتا رہتا
تھا جب آپ مدینہ میں آئے تھے یہاں تک
کہ کچھ لوگ مدینہ کے مدینہ سے آئے اور
میں نے پوچھا کہ کیوں جی اُن صاحب نے
کیا کیا جو مدینہ میں آئے ہیں۔ انہوں نے
کہا کہ لوگ ان کی طرف دوڑ رہے ہیں اور انکی
قوم نے اُن کو مار ڈالنا چاہا مگر کچھ نہ کر سکے
پھر میں مدینہ آیا اور آپ کے پاس حاضر ہوا
اور میں نے کہا اے رسول اللہ کے! آپ
مجھے پہچانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں تم

مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ فَيَتَمَضْمَضُ وَ يَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَ فَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ فَحَدَّثَ عَمْرُو ابْنُ عَبَسَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَبَا أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ يَا عَمْرُو ابْنَ عَبَسَةَ انْظُرْ مَا تَقُولُ فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ يُعْطَى هٰذَا الرَّجُلُ فَقَالَ عَمْرٌو يَا أَبَا أُمَامَةَ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَرَقَّ عَظْمِي وَاقْتَرَبَ أَجَلِي وَمَا بِي حَاجَةٌ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ مَا حَدَّثْتُ بِهِ أَبَدًا وَلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔

وہی ہو جو مجھ سے پہلے تھے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! مجھے بتاؤ جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اور میں نہیں جانتا اور مجھے نماز سے خبر دو تب آپ نے فرمایا صبح کی نماز پڑھو پھر نماز سے بچو یہاں تک کہ آفتاب نکل کر بلند ہو جائے اس لئے کہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان نکلتا ہے اور اس وقت کافر لوگ اس کو سجدہ کرتے ہیں (پھر اگر تم بھی نماز پڑھو گے تو اُن سے مشابہت ہو گی) پھر جب آفتاب بلند ہو گیا نماز پڑھو کہ اس وقت کی نماز کی کراماً کاتبین گواہی دیں گے اور فرشتے حاضر ہونگے (یعنی مقبول ہو گی) یہاں تک کہ پھر سایہ نیزہ کا اس کے سر پر آجائے (یعنی ٹھیک دوپہر ہو) تو پھر نماز نہ پڑھو اس لئے کہ اس وقت جہنم جھونکی جاتی ہے پھر جب سایہ آجائے (یعنی سورج ڈھلے) پھر نماز پڑھو اس لئے کہ اس وقت کی نماز میں فرشتے گواہی دینگے اور حاضر ہونگے یہاں تک کہ پڑھو تم عصر کو پھر رُکے رہو نماز سے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے اس لئے کہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کے دونوں سینگوں کے بیچ میں اور اس وقت بھی کافر اُسے سجدہ کرتے ہیں پھر میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! اب وضو بھی فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے کہ وضو کا پانی لیکر کلی کرے اور ناک میں ڈالے اور ناک جھاڑے مگر گر جاتے ہیں اُس سے چہرہ اور منہ اور نتھنوں کے سب گناہ۔ پھر جب وہ منہ دھوتا ہے جیسا اللہ نے حکم کیا ہے تو گر جاتے ہیں اس کے چہرہ کے گناہ اس کی ڈاڑھی

کے کناروں سے پانی کے ساتھ پھر وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے کہنیوں تک کہ گر جاتے ہیں دونوں ہاتھوں کے گناہ اس کی انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ۔ پھر سر کا مسح کرتا ہے تو گر جاتے ہیں اس کے سر کے گناہ اس کے بالوں کی نوکوں سے پانی کے ساتھ۔ پھر اپنے دونوں پیر دھوتا ہے ٹخنوں تک تو گر جاتے ہیں دونوں پیروں کے گناہ انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ۔ پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور اس نے نماز پڑھی اور اللہ کی تعریف کی اور خوبیاں بیان کیں اور بڑائی کی جیسی کہ اس کی شان کو لائق ہے اور اپنے دل کو خاص اسی کے لئے اس کے غیر سے خالی کیا تو وہ بیشک اپنے گناہوں سے ایسا صاف ہو گیا گویا اس کی ماں نے آج ہی جنا ہے۔ پھر یہ حدیث عمرو بن عبسہ نے ابوامامہ سے بیان کی جو صحابی تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو ابوامامہ نے کہا اے عمرو بن عبسہ دیکھو تم کیا کہتے ہو کہیں ایک جگہ میں آدمی کو اتنا ثواب مل سکتا ہے (یعنی تمہارے بیان میں کچھ فرق ہے) تب عمرو بن عبسہ نے کہا اے ابوامامہ میں بوڑھا ہوں اور میری ہڈیاں گل گئیں اور موت کے کنارے ہو چکا پھر مجھے کیا ضرورت ہے جو اللہ پر اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھوں۔ اگر میں اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک دو تین بار سات بار تک سنتا تو بھی کبھی بیان نہ کرتا مگر میں نے اس سے بھی زیادہ بار سنا ہے جب بیان کیا۔ غرض یہ ہے کہ خوب تحقیق رکھتا ہوں نہ یہ کہ سات بار سے کم اگر سنے تو روایت روا نہیں)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ وَهِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَحَرّٰى طُلُوْعُ الشَّمْسِ وَغُرُوْبُهَا

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہم ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اس سے منع کیا ہے کہ کوئی طلوع اور غروب کے وقت نماز پڑھے۔

فائدہ۔ قاضی عیاض نے کہا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ اس واسطے فرمایا کہ انہوں نے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ دو رکعت عصر کے بعد ادا کرتے تھے۔ اور جو روایت کی عمر رضی اللہ عنہ نے یعنی بعد عصر اور بعد صبح کے نماز نہ پڑھنا۔ اس کو ابوسعید اور ابوہریرہ رضی نے بھی بیان کیا ہے اور اس کی خبر کئی راویوں نے دی ہے۔ اور ان دونوں روایتوں میں تطبیق اس طور پر ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ صبح کی نماز کی عادت ہمیشہ ایسے وقت پر نہ کرے کہ آفتاب نکل رہا ہو اسی وقت ادا کرے اور اسی طرح عصر کی عادت غروب آفتاب کے وقت نہ رکھے اور جن روایتوں میں نہی وارد ہوئی ہے ان سے وہ نمازیں مراد ہیں جو بلا سبب پڑھی جاتی

ہیں یعنی نوافل وغیرہ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَدَعْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَتُصَلُّوا عِنْدَ ذٰلِكَ

ترجمہ۔ مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی نہیں چھوڑیں دو رکعتیں بعد عصر کے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خاص کر اپنی نمازوں کو طلوع اور غروب آفتاب کے وقت پڑھنے کی عادت مت کرو کہ ہمیشہ اسی وقت ادا کیا کرو۔

عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ ابْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَرْسَلُوهُ اِلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ اِنَّا اُخْبِرْنَا اَنَّكِ تُصَلِّيهِمَا وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَكُنْتُ اَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ النَّاسَ عَنْهَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُونِي بِهٖ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا اَرْسَلُونِي بِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا اَمَّا حِيْنَ صَلَّاهُمَا فَاِنَّهٗ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهٖ فَقُولِي لَهٗ تَقُولُ اُمُّ سَلَمَةَ

ترجمہ۔ کریب جو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ راوی ہیں کہ عبداللہ بن عباس اور عبدالرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ ان سب نے مجھے حضرت عائشہ بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا اور کہا کہ ہماری طرف سے ان کی خدمت میں سلام عرض کرو اور اُن دو رکعتوں کا حال پوچھو جو بعد عصر کے پڑھی جاتی ہیں اور یہ عرض کرو کہ ہم کو خبر پہنچی ہے کہ آپ پڑھتی ہیں۔ اور بھی خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے منع فرماتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو کر لوگوں کو اس کے پڑھنے پر مارتا تھا (اس سے معلوم ہوا کہ حاکم کو ضروری ہے کہ رعیت کو خلاف شرع باتوں اور بدعتوں سے روکے اور باز رکھے) کریب نے کہا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور وہ بات پوچھی۔ آپ نے فرمایا کہ ام سلمہ سے پوچھو (اس سے معلوم ہوا کہ مفتی کو اگر معلوم ہو کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو سائل کو اُس کے پاس

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَسْمَعُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَأْخِرِيْ عَنْهُ قَالَتْ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا ابْنَةَ أَبِيْ أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهٗ أَتَانِيْ أُنَاسٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

بھیجدے اور اس میں حسد نہ کرے) پھر میں اُن لوگوں کے پاس آیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب کی ان کو خبر دی (اس سے پیغام لے جانیوالے کا ادب معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنی رائے سے تصرف نہیں کیا کہ ام سلمہ کے پاس جائیں بلکہ جنہوں نے بھیجا تھا ان کو اطلاع دیدی) پھر ان لوگوں نے مجھے ام سلمہ کے پاس روانہ کیا وہی پیغام دیکر جو حضرت کے پاس میں لے گیا تھا۔ تب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا سُنا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ منع کرتے تھے۔ پھر میں نے آپ کو پڑھتے دیکھا۔ اب سنو کہ جب میں نے آپ کو پڑھتے دیکھا اور آپ عصر پڑھ چکے تھے اور میرے گھر میں آئے اور میرے پاس قبیلہ بنی حرام انصار میں کی چند عورتیں بیٹھی تھیں سو میں نے ایک لڑکی کو بھیجا اور اور اس سے کہا کہ تم حضرت کے بازو کھڑے رہنا اور ان سے عرض کرنا کہ ام سلمہ گذارش کرتی ہیں کہ اے اللہ کے رسول میں سنتی تھی کہ آپ ان رکعتوں سے منع فرماتے تھے اور پھر آپ کو پڑھتے دیکھتی ہوں (اس سے معلوم ہوا کہ جب اپنے پیشوا سے کوئی خلاف دیکھے تو سوال کرے ادب سے۔ اگر وہ بھول گیا ہوگا تو اس سے باز آئیگا ورنہ اس کی حکمت بیان کرے گا) پھر اگر آپ تمہاری طرف اشارہ کریں ہاتھ سے تو تم پیچھے کھڑی رہنا (معلوم ہوا کہ اشارہ کرنے سے نماز نہیں جاتی۔ ام سلمہ فرماتی ہیں کہ پھر اس لڑکی نے ویسا ہی کیا اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ پیچھے ہٹ گئی۔ پھر جب آپ پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ اے بیٹی ابی امیہ کی تم نے ان رکعتوں کا حکم پوچھا جو عصر کے بعد میں نے پڑھیں۔ اس کا سبب یہ تھا کہ میرے پاس قبیلہ عبد القیس کے کچھ لوگ اسلام لائے تھے اور اپنی قوم کا پیغام تو میں اُن میں مشغول رہا اور ظہر کے بعد کی دو رکعت نہیں پڑھ سکا سو وہ یہی تھیں۔

فائدہ۔ اس حدیث سے کئی فائدے ہوئے۔ اول یہ کہ ظہر کے بعد دو رکعت ثابت ہوئی۔ دوسرے جب سنت روزمرہ کی قضا ہو اس کی ادا مستحب ہے اور شافعیہ کے نزدیک یہی مذہب صحیح ہے اور ثابت ہوا کہ جو نماز کسی سبب سے ہو وہ اوقات مکروہہ میں بھی جائز ہے بخلاف اس کے جس کا کوئی سبب نہ ہو کہ وہ مکروہ ہے جیسا ہم اوپر کہہ آئے ہیں۔ اور معلوم ہوا کہ صلوٰۃ لیل و نہار کی دو۔ دو رکعت ہے اور جمہور کا یہی مذہب ہے۔ اور معلوم ہوا کہ جب دو چیزیں جمع ہوں تو جس میں مصلحت زیادہ ہو اس کو اختیار کریں جیسے آپ نے ظہر کی

سنت کو چھوڑ دیا اور قوم کی ہدایت کو مقدم رکھا اس لئے کہ اسلام کسی قوم کا ایک شخص کی سنت سے اولیٰ ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَیْنِ اللَّتَیْنِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ كَانَ یُصَلِّیْهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ اِنَّهٗ شُغِلَ عَنْهُمَا اَوْ نَسِیَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ اَثْبَتَهُمَا وَكَانَ اِذَا صَلّٰی صَلٰوةً اَثْبَتَهَا

ترجمہ۔ ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اُن دو رکعتوں کے بارے میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر کے بعد پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ عصر سے پہلے پڑھا کرتے تھے پھر ایک بار آپ کو کچھ کام ہو گیا یا بھول گئے تو عصر کے بعد پڑھی۔ اور آپ کی عادت تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے تو ہمیشہ پڑھا کرتے پھر اس کو بھی ہمیشہ پڑھا کرتے تھے۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ دو رکعتیں عصر کے قبل کی سنت ہیں اور قاضی عیاض نے کہا کہ اس کو ظہر کی سنت سمجھنا چاہیئے تاکہ سب روایتوں میں تطبیق ہو جائے اور سنت ظہر کو یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ عصر کے قبل پڑھی جاتی ہیں۔ پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمانا بہت صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِیْ قَطُّ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے پاس تو عصر کے بعد کی دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلٰوتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ قَطُّ سِرًّا وَّلَا عَلَانِیَةً رَكْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دو نمازیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے گھر میں کبھی ترک نہیں کیں نہ چھپے نہ کھلے دو رکعتیں فجر سے پہلے اور دو عصر کے بعد۔

فائدہ۔ یعنی عصر کی جب سے بھول گئے اور بعد عصر کے ایک بار پڑھی جب سے مداومت کی اور فجر کی تو ہمیشہ پڑھتے ہی تھے۔

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ قَالَا نَشْهَدُ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ یَوْمُهُ الَّذِیْ كَانَ یَكُوْنُ عِنْدِیْ اِلَّا صَلَّاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ ابواسحاق نے اسود اور مسروق سے روایت کی کہ دونوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فِي بَيْتِي تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

کی باری جس دن میرے ہاں ہوتی اس دن ضرور دو رکعت پڑھتے یعنی عصر کے بعد کی۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ
نماز مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے پڑھنے کا بیان

عَنْ مُخْتَارِ ابْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَضْرِبُ الْأَيْدِيَ عَلٰى صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّي عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَانَا۔

ترجمہ۔ مختار بن فلفل نے کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان نفلوں کے بارے میں پوچھا جو عصر کے بعد پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہاتھ مارتے تھے نماز پر جو لوگ بعد عصر کے پڑھتے تھے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دو رکعت پڑھتے تھے بعد غروب آفتاب کے نماز مغرب سے پہلے، سو میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی یہ دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کو پڑھتے ہوئے دیکھا کرتے تھے اور نہ اس کا حکم کرتے (یعنی بطریق وجوب کے) اور نہ اس سے منع فرماتے تھے۔

فائدہ۔ اس روایت سے مغرب کی اذان اور فرض کے بیچ میں دو رکعتوں کا مستحب ہونا ثابت ہوا اور یہی صحیح ہے کہ یہ مستحب ہیں اور ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین کی مثل احمد اور اسحاق کے اس کو مستحب کہا ہے اور ابوبکر و عمر و عثمان و علی اور دوسرے صحابہ اس کو مستحب نہ جانتے تھے اور اسی طرح مالک اور اکثر فقہاء اور نخعی نے ان کو بدعت کہا ہے مگر یہ روایتیں اُن سب پر حجت ہیں۔

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَرَكَعُوا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى أَنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ مدینہ میں ہم لوگوں کی عادت تھی کہ جب مؤذن مغرب کی اذان دیتا تھا سب لوگ ستونوں کی آڑ میں دوڑ کر دو رکعت پڑھتے تھے یہاں تک کہ نیا آدمی اگر مسجد میں آتا تھا جانتا تھا کہ نماز ہو چکی۔ غرض اس کثرت سے لوگ ان رکعتوں کو پڑھتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ

ترجمہ۔ مغفل کے صاحبزادے عبداللہ

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ قَالَھَا ثَلَاثًا قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ لِمَنْ شَاءَ

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر اذان اور تکبیر کے درمیان میں دو رکعت نماز ہے۔ تین بار یہی فرمایا اور تیسری بار فرمایا جس کا جی چاہے پڑھے۔ (یعنی مؤکدہ نہیں)

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان سے عبدالاعلیٰ نے ان سے جریری نے ان سے عبداللہ بن بریدہ نے ان سے عبداللہ بن مغفل نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل اس کے مگر انہوں نے تیسری بار کی جگہ چوتھی بار روایت کیا کہ آپ نے فرمایا جس کا جی چاہے۔

بَابُ صَلٰوۃِ الْخَوْفِ

نمازِ خوف کا بیان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ بِاِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ رَکْعَۃً وَّطَائِفَۃُ الْاُخْرٰی مُوَاجِھَۃُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا وَقَامُوْا فِیْ مَقَامِ اَصْحَابِھِمْ مُقْبِلِیْنَ عَلَی الْعَدُوِّ وَجَاءَ اُولٰئِکَ ثُمَّ صَلّٰی بِھِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَۃً ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَضٰی ھٰؤُلَاءِ رَکْعَۃً وَّھٰؤُلَاءِ رَکْعَۃً

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوف کے وقت ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے تھا۔ پھر یہ گروہ چلا گیا اور دشمن کے آگے گروہ اول کی جگہ کھڑا ہوا اور گروہ اول آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے ساتھ بھی ایک رکعت ادا کی۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا اور ہر گروہ نے ایک ایک رکعت اپنی الگ الگ ادا کرلی۔

فائدہ۔ نماز خوف کے باب میں روایتیں بہت ہیں اور سب صورتیں روا ہیں اور افضلیت اور اولویت میں ہر ایک نے ایک صورت پسند کی ہے چنانچہ اس روایت کو اوزاعی اور اشہب مالکی نے اختیار کیا ہے اور شافعی کے نزدیک جائز ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان دونوں گروہوں نے ایک ایک رکعت مل کر ادا کی مگر صحیح یہ ہے کہ الگ الگ ادا کی۔

عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْخَوْفِ وَیَقُوْلُ صَلَّیْتُھَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْمَعْنٰی

ترجمہ۔ سالم بن عبداللہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ وہ بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز خوف کا اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھی ہے

جیسے اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهِ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوْا وَجَاءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَإِذَا كَانَ خَوْفٌ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَصَلِّ رَاكِبًا اَوْ قَائِمًا تُوْمِئُ اِيْمَاءً

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز خوف پڑھی بعض دن اس طرح کہ ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک غنیم کے آگے اور آپ نے لوگوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر وہ لوگ غنیم کی طرف گئے اور دوسرے آئے اور ان کے ساتھ بھی ایک ایک رکعت پڑھی۔ پھر دونوں گروہوں نے اپنی اپنی دوسری رکعت ادا کرلی۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جب خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو سواری پر یا کھڑے کھڑے اشارہ سے پڑھو۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا صَفَّيْنِ صَفٌّ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ وَقَامُوْا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَاَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ الَّذِيْ كَانَ مُؤَخَّرًا

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں حاضر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز خوف میں۔ پھر ہم سب نے دو صفیں کیں حضرت کے پیچھے اور اس وقت دشمن ہمارے اور قبلہ کے بیچ میں تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر اولیٰ کہی اور ہم سب نے بھی کہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی۔ پھر آپ نے اور ہم نے رکوع سے سر اٹھایا پھر سجدہ کو جھکے آپ بھی اور وہ صف بھی جو آپ کے قریب تھی اور دوسری صف دشمن کے آگے کھڑی رہی پھر جب حضرت سجدہ کر چکے اور وہ صف بھی جو آپ کے قریب تھی کھڑی ہو گئی پیچھے کی صف والے سجدہ میں گئے اور جب کھڑی ہو گئی پیچھے کی صف آگے ہو گئی اور آگے کی پیچھے ہو گئی اور رکوع کیا نبی صلی

فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِیْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِیْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيْعًا قَالَ جَابِرٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ حَرَسُكُمْ هٰؤُلَاءِ بِاُمَرَائِهِمْ

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہم سب نے آپ کے ساتھ رکوع کیا (یعنی دونوں صفوں نے) پھر آپ نے اور ہم سب نے سر اٹھایا۔ پھر آپ سجدہ میں گئے اور اس صف کے لوگ جو آپ کے پاس تھے کہ وہ پہلی رکعت میں پیچھے تھے سب سجدہ میں گئے اور پچھلی صف دشمن کے روبرو کھڑی رہی۔ (یعنی جو پہلی رکعت میں آگے تھی) پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ کر چکے اور وہ صف جو آپ کے پاس تھی تب پچھلی صف سجدہ میں جھکی اور انہوں نے سجدہ کیا پھر سلام پھیر دیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم سب نے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا جیسے آج کل تمہارے چوکیدار تمہارے سرداروں کے ساتھ کرتے ہیں۔

فائدہ۔ اس حدیث کے ساتھ امام شافعیؒ اور ابن ابی لیلیٰؒ اور ابی یوسفؒ نے تمسک کیا ہے کہ جب دشمن قبلہ کی طرف ہو اسی طرح ادا کریں اور شافعیؒ کے نزدیک آگے کی صف کا پیچھے ہو جانا اور پیچھے کا آگے ہو جانا جائز ہے جیسا اس روایت میں آچکا اور اگر اپنی جگہ میں رہیں اور آگے پیچھے نہوں جب بھی روا ہے جیسا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں وارد ہوا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا مِّنْ جُهَيْنَةَ فَقَاتَلُوْنَا قِتَالًا شَدِيْدًا فَلَمَّا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَوْ مِلْنَا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً لَاقْتَطَعْنَاهُمْ فَاَخْبَرَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالُوْا اِنَّهُمْ سَتَاْتِيْهِمْ صَلٰوةٌ هِیَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنَ الْاَوْلَادِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَالَ صَفَّنَا صَفَّيْنِ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ قَالَ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْاَوَّلُ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جہاد کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت میں ایک قوم سے قبیلہ بنی جہینہ کی اور وہ بہت لڑے۔ پھر جب ہم ظہر پڑھ چکے مشرکوں نے کہا کاش کہ ہم ان پر ایک بارگی حملہ کرتے تو ان کو کاٹ ڈالتے۔ اور جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی خبر دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے ذکر کیا اور مشرکوں نے کہا کہ انکی اور ایک نماز آتی ہے کہ وہ انکو اولاد سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ پھر جب عصر کا وقت آیا ہم نے دو صفیں باندھ لیں (یعنی آگے پیچھے) اور مشرک قبلہ کی طرف تھے اور تکبیر اولیٰ کہی

فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْأَوَّلُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الثَّانِي فَقَامُوا مَقَامَ الْأَوَّلِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْأَوَّلُ وَقَامَ الثَّانِي فَلَمَّا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ ثُمَّ خَصَّ جَابِرٌ أَنْ قَالَ كَمَا يُصَلِّي أُمَرَاؤُكُمْ هٰؤُلَاءِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہم سب نے اور رکوع کیا ہم سب نے اور آپ نے (یعنی دونوں صفیں رکوع تک شریک رہیں) اور سجدہ کیا آپ نے اور پہلی صف نے۔ پھر جب آپ اور پہلی صف کھڑی ہوگئی دوسری صف نے سجدہ کیا اور اگلی صف پیچھے اور پچھلی آگے ہوگئی اور اللہ اکبر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہم نے اور رکوع کیا آپ نے اور ہم سب نے اور سجدہ کیا آپ کے ساتھ صف اول نے اور دوسری صف ویسی ہی کھڑی رہی۔ پھر جب دوسرے بھی سجدہ کر چکے تو سب بیٹھ گئے اور سب کو سلام دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ ابو الزبیر نے کہا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے ایک بات اور بھی کہی کہ جیسے آجکل یہ تمہارے حاکم کرتے ہیں۔

عَنْ سَهْلِ ابْنِ أَبِي حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فَصَفَّهُمْ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ فَصَلَّى بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ خَلْفَهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ تَقَدَّمُوا وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ كَانُوا قُدَّامَهُمْ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ تَخَلَّفُوا رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ۔

ترجمہ۔ سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے یاروں کے ساتھ نماز خوف یوں ادا کی کہ اپنے پیچھے دو صفیں کیں اور اگلی صف جو آپ سے قریب تھی ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور پھر کھڑے رہے یہاں تک کہ جو لوگ آپ کے پیچھے تھے انہوں نے ایک رکعت اپنی باقی ادا کر لی پھر وہ پیچھے ہو گئے اور پیچھے والے آگے ہو گئے۔ پھر آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور بیٹھ گئے یہاں تک کہ جو آپ کے پیچھے تھے انہوں نے ایک رکعت باقی ادا کر لی پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔

فائدہ۔ اس حدیث کو مالک اور شافعی اور ابوثور وغیرہ نے اختیار کیا ہے اور جائز سب صورتیں ہیں جتنی مروی ہوئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

عَنْ صَالِحِ ابْنِ خَوَّاتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً

ترجمہ۔ صالح بن خوات رضی اللہ عنہ نے ایسے کسی شخص سے روایت کی جس نے نماز خوف پڑھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صَفَّتْ وَصَلَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ

وسلم کے ساتھ ذات الرقاع کے دن (ایک غزوہ کا نام ہے اس میں صحابہ نے اپنے پیروں پر چیتھڑے باندھے تھے) کہ ایک گروہ نے صف باندھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور ایک گروہ غنیم کے آگے رہا پھر آپ نے اپنے ساتھ کی صف کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ کھڑے رہے اور اس صف والوں نے اپنی نماز پوری پڑھ لی پھر وہ چلے گئے اور دشمن کے آگے پرا باندھ لیا اور دوسرا گروہ آیا اور آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت باقی ادا کی پھر آپ بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے اپنی نماز پوری کرلی پھر آپ نے ان سب پر سلام کیا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَأَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَخَافُنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ قَالَ فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ قَالَ فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا فَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلے یہاں تک کہ ہم ذات الرقاع تک پہنچے (رقاع ایک پہاڑی کا نام ہے) تو ہماری یہ چال تھی کہ جب ہم کسی سایہ دار درخت پر پہنچتے تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے چھوڑ دیتے پھر ایک دن ایک مشرک آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار ایک درخت میں لٹکی ہوئی تھی اس نے تلوار لیکر میان سے نکال لی اور آپ سے کہا کہ کیوں تم مجھ سے ڈرتے رہو۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس نے کہا کون تمہیں میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے آپ نے فرمایا اللہ مجھے بچا سکتا ہے تیرے ہاتھ سے۔ پھر صحابہ نے اس کو دھمکایا اور اس نے تلوار میان میں کرلی۔ اتنے میں اذان ہوئی نماز کی تو آپ نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھی پھر وہ پیچھے چلے گئے اور دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھی اور آپ کی چار رکعت ہوئی اور سب کی دو۔ دو رکعت۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض پڑھنے والے کو نفل پڑھنے والے کی اقتدا

درست ہے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخیر کی دو رکعتوں میں متنفل تھے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور حکایت کیا گیا ہے یہ مذہب بصری سے اور طحاوی حنفی نے جو دعوی کیا ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے ان کا دعویٰ مقبول نہیں اس لئے کہ نسخ کی کوئی دلیل نہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرًا اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰی رَكْعَتَیْنِ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَصَلّٰی بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَیْنِ

ترجمہ۔ ابی سلمہ بن عبد الرحمٰن نے روایت کی جابر سے کہ انہوں نے پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز خوف کی۔ اور پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت اور پھر پڑھی دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت۔ تو آپ نے چار رکعت پڑھیں، ہر گروہ کے ساتھ دو رکعت

فائدہ۔ اس سے وہی مسئلہ ثابت ہوا کہ متنفل کے پیچھے فرض کی نماز روا ہے اور مذہب حنفی اس کے خلاف ہے اور وہ جو خلاف کرتے ہیں محض بے دلیل ہے۔

كِتَابُ الْجُمُعَةِ جمعہ کا بیان

فائدہ۔ جمعہ بضم میم اور بسکون اور بفتح میم سب جائز ہے چنانچہ فراء سے یہی مروی ہے اور واحدی وغیرہ ارباب لغت نے بھی یہی لکھا ہے اور ایام جاہلیت میں جمعہ کے دن کو یوم العروبہ کہتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْتِیَ الْجُمُعَةَ فَلْیَغْتَسِلْ

ترجمہ۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب ارادہ کرے کوئی تم میں کا کہ جمعہ کی نماز کو آئے تو غسل کر لیوے

فائدہ۔ جمعہ کے دن غسل کو بعض لوگوں نے واجب کہا ہے چنانچہ بعض صحابہ اور اہل ظاہر کا یہی مذہب ہے اور ابن منذر نے امام مالک سے یہی نقل کیا ہے اور حسن بصری سے بھی یہی منقول ہے اور جمہور سلف اور خلف سے آیا ہے کہ وہ مستحب ہے اور واجب نہیں اور جمہور نے بھی کئی روایتوں سے تمسک کیا ہے چنانچہ ایک مرفوع روایت میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے وضو کیا تو خیر وہ بھی بہی اور جو نہایا تو نہانا افضل ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلّٰی

ترجمہ۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اور آپ منبر پر تھے کہ جو تم میں جمعہ کی نماز کو آئے تو نہا لے۔

مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن رافع نے اُن سے عبدالرزاق نے ان سے ابن جریج نے اُن سے ابن شہاب نے اُن سے سالم نے اور عبداللہ نے کہ دونوں صاحبزادے ہیں عبداللہ بن عمر کے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل اس روایت کے۔ اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے حرملہ بن یحییٰ نے ان سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سالم بن عبداللہ نے ان کو عبداللہ نے کہ سُنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل اس کے جو اوپر مذکور ہوا۔

عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ فَقَالَ اِنِّي شُغِلْتُ الْيَوْمَ فَلَمْ اَنْقَلِبْ اِلَى اَهْلِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَلَمْ اَزِدْ عَلٰى اَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوْءُ اَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ

ترجمہ۔ سالم بن عبداللہ اپنے باپ سے راوی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے (اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے) اور حضرت عمرؓ نے ان کو پکارا کہ یہ کونسا وقت ہے آنے کا (یعنی پہلے سے آنا تھا) تو انہوں نے کہا مجھے آج کام ہوگیا اور میں گھر میں نہیں گیا تھا کہ اذان سُنی تو مجھ سے کچھ نہ ہوا فقط وضو کرلیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وضو بھی سہی مگر تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غسل کا حکم دیتے تھے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ فَعَرَّضَ بِهٖ عُمَرُ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَاَخَّرُوْنَ بَعْدَ النِّدَاءِ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا زِدْتُ حِيْنَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ اَنْ تَوَضَّأْتُ ثُمَّ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دن جمعہ کا خطبہ لوگوں میں پڑھتے تھے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا حال ہوگا اُن لوگوں کا جو اذان کے بعد دیر لگاتے ہیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے امیر المومنین جب

أَقْبَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ

میں سے اذان سنی تو اور کچھ نہیں کیا سوا وضو کے کہ وضو کیا اور آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا خیر وضو بھی سہی اور تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کوئی جمعہ کو آئے تو ضرور نہائے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

ترجمہ۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن کا نہانا ہر بالغ کو واجب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَمِنَ الْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْعَبَاءِ وَيُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ فَتَخْرُجُ مِنْهُمُ الرِّيحُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هَذَا

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ باری باری آتے تھے اپنے گھروں سے اور مدینہ کے بلند محلوں سے اور عبائیں پہنی تھیں (اونٹوں کے بالوں کی) اور ان پر غبار پڑتا تھا اور بدبو نکلتی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اُن میں سے اور فرمایا اگر تم آج کے دن نہایا کرو تو خوب ہو اور آپ میرے پاس تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ أَهْلَ عَمَلٍ وَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ كُفَاةٌ فَكَانُوا يَكُونُ لَهُمْ تَفَلٌ فَقِيلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ محنتی تھے اور اُن کے پاس نوکر چاکر تو تھے ہی نہیں اس لئے ان میں بدبو آنے لگی تو ان کو حکم دیا گیا کہ جمعہ کے دن نہایا کرو تو خوب ہو۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَسِوَاكٌ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ بُكَيْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَقَالَ فِي الطِّيبِ وَلَوْ مِنْ طِيبِ الْمَرْأَةِ۔

ترجمہ۔ ابوسعید خدری نے اپنے باپ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر جوان کو جمعہ کے دن نہانا اور مسواک کرنا ہے اور تھوڑی خوشبو لگا لے جتنی ہو سکے مگر بکیر نے عبدالرحمٰن کا ذکر نہیں کیا اور خوشبو کے بارے میں کہا اگرچہ عورت کی خوشبو ہو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول

طَاؤُسٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَيَمَسُّ طِيبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ

کہ غسل جمعہ کے باب میں تھا تو طاؤس نے کہا ابن عباس سے کہ لگائے خوشبو یا تیل اگر اس کی گھر والی کے پاس ہو تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں یہ نہیں جانتا۔

مسلم نے کہا روایت کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے اُن سے محمد بن بکر نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے ہرون نے اُن سے ضحاک نے دونوں نے ابن جریج سے اسی اسناد سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کا حق ہے ہر مسلمان پر کہ ہر ہفتہ میں ایک بار نہائے اور اپنا سر اور بدن دھوئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو نہائے جمعہ کے دن جنابت سے (اس میں صاف اشارہ ہے کہ اپنی بی بی سے صحبت بھی کرے) پھر جائے یعنی اول گھڑی میں تو اس نے گویا ایک اونٹ کی قربانی کی۔ اور جو دوسری ساعت میں گیا اُس نے گویا ایک گائے کی اور جو تیسری ساعت میں گیا اس نے گویا ایک دنبہ کیا اور جو چوتھی ساعت میں گیا اس نے گویا ایک مرغی کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا اس نے ایک انڈا قربان کیا۔ پھر جب امام نکل آیا (یعنی خطبہ پڑھنے لگا) تو فرشتے (یعنی حاضری نویس مسجد کے دروازہ پر حاضری لکھتے تھے) وہ مسجد میں حاضر ہو گئے اور خطبہ سننے لگے (غرض اس وقت جو آیا اس کی حاضری نہیں لکھی گئی اور آنے کے ثواب سے محروم رہا اگرچہ نماز کا ثواب پائے۔

فائدہ۔ اس میں اختلاف ہے کہ یہ گھڑیوں کا حساب دن کے شروع سے ہے یا زوال کے بعد سے۔ امام مالک اور ان کے اکثر یاروں اور قاضی حسین اور امام الحرمین کا مذہب تو یہ ہے کہ ان گھڑیوں سے مراد زوال کے بعد کے چند لحظے ہیں اور ان کے نزدیک زوال کے بعد جانا چاہیے اور اُن لوگوں نے دعویٰ کیا ہے کہ یہی معنے لغوی ہیں۔ اور امام شافعیؒ اور جمہور اصحاب ان کے کا مذہب یہ ہے کہ دن کے شروع سے جانا چاہیے۔ اور اُن گھڑیوں

کا حساب ان کے نزدیک دن کے شروع سے ہے اور حبیب مالکی اور جماہیر علماء کا یہی مذہب ہے اور نسائی کی روایت میں آیا ہے کہ جب امام نکلتا ہے تو فرشتے صحیفے کو لپیٹ دیتے ہیں اور پھر کسی کی حاضری نہیں لکھتے۔ غرض دلائل سے قوی مذہب یہی ہے کہ قبل زوال مسجد میں جانا چاہئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت بھی یہی تھی۔

عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ

ترجمہ۔ سعید بن مسیب کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے ساتھی سے کہو چپ رہو جمعہ کے دن جس وقت امام خطبہ پڑھتا ہو تو تم نے بھی ایک لغو بات کہی (یعنی اشارہ سے چپ کرنا ضروری ہے اتنی بات بھی منع ہے)

مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے عبدالملک بن شعیب نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ان کے دادا نے اُن سے عقیل بن خالد نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عمر بن عبدالعزیز نے ان سے عبداللہ بن ابراہیم نے اور ابن مسیب نے دونوں سے روایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مثل اس روایت کے جو ابھی گذری۔ اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے محمد بن حاتم نے ان سے محمد بن بکر نے ان سے ابن جریج نے اُن سے ابن شہاب نے ان دونوں سندوں سے بھی اس کے مثل حدیث مروی ہوئی ہے مگر ابن جریج نے کہا ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغِيْتَ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ هِيَ لُغَةُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هُوَ فَقَدْ لَغَوْتَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو اپنے ساتھی سے کہے چپ رہو جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو تو نے لغو بات کی۔ ابوالزناد نے کہا لَغِيْتَ ابوہریرہ رضی اللہ عنہا کی بولی ہے اور یہ لفظ اصل میں لَغَوْتَ ہے۔

فائدہ۔ قرآن سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ لغو میں واؤ ہے یا نہیں جیسے کہ فرمایا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے وَالْغَوْا فِيْهِ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت کوئی بات نہ کرنا چاہئے اور اگر کسی کو چپ بھی کرے تو اشارہ سے غرض کلام کو بعض علماء نے حرام کہا ہے اور شافعی کے اس میں دو قول ہیں۔ اور قاضی نے کہا کہ امام مالک اور

امام ابو حنیفہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہم اور عامہ علماء کا مذہب ہے کہ اس وقت چپ رہنا واجب ہے خطبہ سننے کے لئے اور نخعی اور شعبی اور بعض سلف سے منقول ہے کہ یہ واجب نہیں مگر جب کہ خطبہ میں قرآن پڑھا جائے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ جب امام سے دور ہو اور خطبہ نہ سنتا ہو تب بھی چپ رہنا واجب ہے سو جمہور کا تو یہی قول ہے کہ چپ رہنا واجب ہے۔ اور نخعی اور احمد اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ واجب نہیں۔

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّهُوَ يُصَلِّیْ وَيَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ زَادَ قُتَيْبَةُ فِیْ رِوَايَتِهٖ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جو بندہ مسلمان اس وقت نماز پڑھتا ہو اور اللہ سے کوئی چیز مانگے تو بیشک اللہ تعالیٰ اسکو دے۔ قتیبہ نے اپنی روایت میں ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ گھڑی بہت تھوڑی ہے،

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُّصَلِّیْ يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَقَالَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا وَيُزَهِّدُهَا۔

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جو مسلمان اس وقت کھڑا نماز پڑھتا ہو اور اللہ سے کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ بیشک اس کو عطا کرے اور اپنے ہاتھ سے آپ نے اشارہ کیا کہ وہ بہت تھوڑی ہے اور اس کی بے رغبتی دلاتے تھے۔

مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابن مثنیٰ نے اُن سے ابن عدی نے ان سے ابن عون نے ان سے محمد نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے مثل اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے حمید بن مسعدہ الباہلی نے ان سے بشر نے ان سے محمد نے ان سے ابو ہریرہ نے کہا ابو ہریرہ نے کہ فرمایا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثل اس کے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَّسْاَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ وَهِیَ سَاعَةٌ خَفِيْفَةٌ۔

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ نہیں مانگتا اس میں کوئی مسلمان کسی خیر کو مگر اللہ تعالیٰ اس کو ضرور دیتا ہے اور وہ ساعت بہت تھوڑی ہے،

مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابن رافع نے اُن سے عبد الرزاق نے اُن سے

معمر نے ان سے ہمام بن منبہ نے اُن سے ابوہریرہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اس میں یہ نہیں کہا کہ وہ ساعت بہت تھوڑی ہے۔

فائدہ۔ اگلے لوگوں کا اختلاف ہے کہ وہ ساعت کب ہے اور اس کے کیا معنی کہ وہ دعا مانگنے والا کھڑا نماز پڑھتا ہو۔ غرض بعضوں نے کہا کہ وہ عصر سے مغرب تک ہے اور مراد یصلی سے یعنی نماز سے دعا ہے اس لئے کہ صلوٰۃ کے معنے دعا بھی آئے ہیں۔ اور کھڑے ہونے سے مراد یہ ہے کہ دعا کے ساتھ قیام کرتا ہو یعنی دعا میں مشغول ہو۔ اور کسی نے کہا وہ جب سے امام نکلا ہے اس وقت سے نماز سے فارغ ہونے تک اور کسی نے کہ وہ نماز کے شروع سے اس کے ختم تک ہے اور ان کے نزدیک صلوٰۃ سے نماز ہی مراد ہے اور بعضوں نے کہا وہ جب سے ہے کہ امام منبر پر بیٹھتا ہے نماز سے فارغ ہونے تک۔ اور بعضوں نے کہا وہ اخیر گھڑی ہے جمعہ کے دن کی اور قاضی نے کہا اور سب اقوال کے مقدمہ میں آثار مروی ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور بعضوں نے کہا وہ زوال کے قریب ہے۔ اور بعضوں نے کہا زوال سے اس وقت تک ہے کہ سایہ ایک ہاتھ ہو جائے اور بعضوں نے کہا وہ سارے دن میں چھپی ہوئی ہے جیسے لیلۃ القدر چھپی ہوئی ہے اور بعضوں نے کہا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے اور قاضی نے کہا یہ مراد نہیں ہے کہ وہ ان سب وقتوں میں ہوتی ہے مگر مراد یہ ہے کہ ان سب وقتوں میں سے کسی وقت میں ہوتی ہے اور صحیح بلکہ صواب وہ ہے جو روایت کیا مسلم نے ابوموسیٰ کی روایت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اس وقت سے ہے کہ امام بیٹھتا ہے (یعنی منبر پر نماز کے تمام ہونے تک)

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ ابْنِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَسَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هِیَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰی اَنْ تُقْضَی الصَّلٰوةُ۔

ترجمہ۔ ابوبردہ نے کہا مجھ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تم نے اپنے باپ سے جمعہ کی ساعت کے باب میں کچھ سنا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ بیان کرتے ہوں۔ میں نے کہا کہ ہاں میں نے ان سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے وہ گھڑی اس وقت سے ہے کہ امام بیٹھے (یعنی منبر پر) نماز کے ختم ہونے تک

پس یہ قول اس باب میں صحیح ہے اس لئے کہ حدیث مرفوع میں آچکا ہے اور باقی اقوال ظن ہیں وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا یعنی حق کے سامنے ظن کیا کام آتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَفِیْہِ اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ وَفِیْہِ اُخْرِجَ مِنْھَا

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر ان دنوں میں کا جن میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے کہ اسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی میں جنت میں گئے اور اور اسی میں وہاں سے نکلے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ فِیْہِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ وَفِیْہِ اُخْرِجَ مِنْھَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا فِی الْجُمُعَۃِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہتر ان دنوں میں کا جن میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے کہ اسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی میں جنت میں گئے اور اسی میں وہاں سے نکلے اور قیامت نہ ہوگی مگر اسی دن۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑے بڑے کام جمعہ کے دن ہوئے اور ہوں گے خواہ وہ فضیلت کے ہوں یا نہوں۔ اور یہ سب اس لئے بیان فرمائے کہ آدمی اس میں نیکی کے لئے تیار ہوں اور اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور ابوبکر بن عزی نے کتاب احوذی شرح ترمذی میں کہا ہے کہ خروج آدم علیہ السلام کا جنت سے یہ بھی ایک فضیلت ہو سکتی ہے کہ یہ نکلنا سبب ہوا اُن کی اولاد کے پیدا ہونے کا اور انبیاء اور رسل کے ظاہر ہونے کا۔ اور قیامت کا ہونا سبب ہے دوستان خدا کے بامراد جنت میں جانے کا اور دشمنان خدا کے نامراد دوزخ میں داخل ہونے کا۔ غرض کہ اس حدیث سے تمام دنوں پر جمعہ کی فضیلت ثابت ہوئی۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بَیْدَ اَنَّ کُلَّ اُمَّۃٍ اُوْتِیَتِ الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِیْنَاہُ مِنْ بَعْدِھِمْ ثُمَّ ھٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیْنَا ھَدَانَا اللّٰہُ لَہٗ فَالنَّاسُ لَنَا فِیْہِ تَبَعٌ اَلْیَھُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰی بَعْدَ غَدٍ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم پچھلے لوگ ہیں اور قیامت کے دن آگے بڑھ جانے والے ہیں۔ فقط اتنی بات ہے کہ ہر امت کو ہم سے پہلے کتاب ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد۔ پھر یہ دن جو ہم پر اللہ نے فرض کیا اس کی ہم کو راہ بتا دی اور سب لوگ ہمارے پیچھے ہیں کہ یہود کی عید جمعہ کے دوسرے دن ہوتی ہے اور نصاریٰ کی تیسرے دن (یعنی ہفتہ اور اتوار کو)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ

الْآخِرُوْنَ وَالسَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمِثْلِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مثل اوپر کی روایت کے مروی ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَنَحْنُ اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ هَدَانَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَالْيَوْمُ لَنَا وَغَدًا لِلْيَهُوْدِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم سب کے پیچھے ہیں اور قیامت کے دن سب کے آگے ہو جانے والے ہیں اور ہم جنت میں سب سے پہلے داخل ہونگے مگر اتنی بات البتہ ہے کہ ان لوگوں کو کتاب ہم سے پہلے ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد اور انہوں نے سچی بات میں اختلاف کیا سو یہ جمعہ کا دن وہی ہے جس میں اختلاف کیا۔ اور اللہ نے ہم کو راہ بتا دی۔ پھر یہ جمعہ کا دن تو ہمارے لئے ہے اور دوسرا دن یہود کا (یعنی ہفتہ) اور تیسرا دن نصاریٰ کا (یعنی اتوار)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ فَهُمْ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ فَالْيَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم دنیا میں سب امتوں سے پیچھے ہیں اور قیامت میں سب سے آگے مگر اتنا ہے کہ ان لوگوں کو ہم سے پہلے ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد۔ اور یہ وہ دن ہے (یعنی جمعہ) جو ان پر فرض کیا گیا تھا اور اس میں انہوں نے اختلاف کیا۔ سو اللہ نے ہم کو راہ بتا دی سو وہ لوگ ہمارے پیچھے (یعنی ان کی عید ہماری عید کے پیچھے ہے) سو یہود کی عید کل ہے اور نصاریٰ کی پرسوں۔

عَنْ رِبْعِيِّ ابْنِ خِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الْاَحَدِ فَجَاءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِيَوْمِ

ترجمہ۔ ربعی اور حذیفہ دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بھلا دیا جمعہ کو ان لوگوں کیلئے جو ہم سے پہلے تھے سو یہود کی عید ہفتہ اور نصاریٰ کی اتوار کو ہوئی اور اللہ ہمارے ساتھ

الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيِّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّاصِلِ الْمَقْضِيِّ بَيْنَهُمْ

آیا اور ہم کو راہ بتائی جمعہ کے دن کی غرض جمعہ اور ہفتہ اور اتوار عید کے دن کی یہ ترتیب اور وہ ایسے ہی لوگ ہمارے پیچھے رہیں گے قیامت کے دن۔ ہم دنیا میں سب سے پیچھے ہیں اور قیامت میں سب سے آگے ہمارا فیصلہ ہوگا اور ایک روایت میں یہ لفظ ہے المقضی بینھم۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے ابو کریب نے اُن سے ابن ابی الزائدہ نے اُن سے سعد نے اُن سے ربعی بن خراش نے اُن سے حذیفہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو راہ بتائی گئی جمعہ کی اور لوگوں کو بھلا دیا جو ہم سے پہلے تھے اور ساری روایت مثل ابن فضیل کے بیان کی (یعنی جو اوپر گذری)۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلٰٓئِكَةٌ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَآءُوْا يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِي الْبَدَنَةَ ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَقَرَةً ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِي الْكَبْشَ ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِي الْبَيْضَةَ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے ہر دروازہ پر مسجد کے دروازوں میں سے فرشتے لکھتے ہیں کہ فلانا سب سے پہلے آیا اس کے بعد وہ اس کے بعد وہ۔ پھر جب امام منبر پر بیٹھتا ہے۔ سب فرشتے اعمال نامہ لپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ آکر سننے لگتے ہیں۔ اور جو اول آیا اس کے ثواب کی مثل ایسی ہے جیسے کوئی ایک اونٹ قربانی کرے۔ اس کے بعد جو آیا وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک گائے کرے۔ اس کے بعد جو آئے وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک بینڈھا کرے۔ اس کے بعد جو آئے وہ ایسا ہے جیسے کوئی مرغی کرے۔ اس کے بعد جو آئے وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک انڈا خدا کی راہ میں دے۔

مسلم نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن یحییٰ اور عمر ناقد نے سفیان سے۔ انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل اس کے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰى

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

كُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكٌ يَكْتُبُ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ مَثَّلَ الْجَزُوْرَ ثُمَّ نَزَّلَهُمْ حَتّٰى صَغَّرَ اِلٰى مَثَلِ الْبَيْضَةِ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَحَضَرُوا الذِّكْرَ

مسجد کے ہر دروازے پر ایک فرشتہ ہوتا ہے کہ وہ سب سے پہلے جو آتا ہے اُس کو ایسا لکھتا ہے جیسے کسی نے اونٹ قربانی کیا پھر درجہ بدرجہ جو پیچھے آتے جاتے ہیں انکو گھٹاتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے مثل لکھتا ہے جس نے ایک انڈا خدا کی راہ میں دیا۔ پھر جب امام منبر پر بیٹھتا نامہ اعمال لپیٹ دیا اور ہر دروازے کے فرشتے آکر خطبہ سننے لگے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ جس نے غسل کیا اور جمعہ میں آیا اور جتنی تقدیر میں تھی نماز پڑھی اور خطبہ سے فارغ ہونے تک چپ رہا پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی اس کے گناہ بخشے گئے اس جمعہ سے گذشتہ جمعہ تک اور تین دن کے اور زیادہ۔

فائدہ ۔اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے بعد قبل نیت باندھنے کے ضروری بات کرنا روا ہے اور قبل خطبہ کے نوافل مستحب۔ اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور خطبہ کے وقت چپ رہنا واجب ہے اور غسل کی فضیلت۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو وضو کرے اور خوب وضو کرے پھر جمعہ میں آئے اور خطبہ سنے اور چپ رہے اُس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخشے جائینگے اور تین دن کے اور زیادہ اور جو کنکریوں سے کھیلے اس نے بے فائدہ کام کیا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيْحُ نَوَاضِحَنَا قَالَ حَسَنٌ فَقُلْتُ لِجَعْفَرٍ فِيْ اَيِّ سَاعَةٍ تِلْكَ قَالَ زَوَالُ الشَّمْسِ

ترجمہ۔ عبداللہ کے فرزند جابر نے کہا کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (یعنی جمعہ کی) پھر لوٹ کر آرام دیتے تھے اپنے پانی لادنے کے اونٹوں کو حسن نے جعفر سے کہا کہ اس وقت کیا وقت ہوتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ آفتاب ڈھلنے کا وقت۔

عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَتٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الْجُمُعَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّىْ ثُمَّ نَذْهَبُ اِلٰى جِمَالِنَا فَنُرِيْحُهَا زَادَ عَبْدُ اللّٰهِ فِىْ حَدِيْثِهٖ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ يَعْنِى النَّوَاضِحَ۔

ترجمہ۔ جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کب نماز پڑھتے تھے جمعہ کی۔ انہوں نے کہا کہ جب وہ نماز پڑھ چکے تھے تب ہم جاتے تھے اور اپنے اونٹوں کو آرام دیتے تھے۔ عبداللہ نے اپنی روایت میں یہ بات زیادہ کی کہ آرام پاتے ہیں جب آفتاب ڈھل جاتا ہے یعنی پانی لادنے والے اونٹ۔

عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ سہل نے کہا ہم دوپہر کا سونا اور پھر دن چڑھے کا کھانا نسوتے اور نہ کھاتے تھے مگر نماز جمعہ کے بعد۔ ابن حجر نے اپنی روایت میں یہ بات زیادہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں۔

عَنْ اِيَاسِ ابْنِ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ

ترجمہ۔ ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا ہم جمعہ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جب سورج جاتا تھا پھر لوٹتے تھے سایہ ڈھونڈھتے ہوئے (یعنی دیواروں کا سایہ نہ ہوتا تھا)

عَنْ اِيَاسِ ابْنِ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّىْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ فَنَرْجِعُ وَمَا نَجِدُ لِلْحِيْطَانِ فَيْئًا نَسْتَظِلُّ بِهٖ

ترجمہ۔ ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ۔ اور جب لوٹتے تھے (یعنی بعد نماز جمعہ کے) تو دیواروں کا سایہ نہ پاتے تھے کہ جس کی آڑ میں آئیں۔

فائدہ۔ ان سب روایتوں سے جمعہ کا جلدی پڑھنا ثابت ہوتا ہے مگر امام مالک اور ابوحنیفہ اور شافعی اور جماہیر علماء کا صحابہ اور تابعین سے یہ مذہب ہے کہ جمعہ روا نہیں ہے مگر بعد زوال کے اور ان کا خلاف کسی نے نہیں کیا مگر امام احمد اور اسحاق نے کہ ان دونوں کے نزدیک قبل زوال جائز ہے اور اگرچہ نووی نے اس مقام میں شافعیہ وغیرہ کی تائید کی ہے مگر امام احمد کا مذہب بھی دلائل صحیحہ سے خالی نہیں اگرچہ جمہور سب کی تاویل کرتے ہیں اور جلدی کے مبالغہ پر ان روایتوں کو اتارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صحابہ صبح کا کھانا اور دوپہر کا سونا بعد نماز جمعہ کے کرتے تھے اور اس دن ان دونوں میں دیر کرتے اس لئے کہ وہ اول

وقت آتے تھے لہٰذا ان کاموں میں دیر کرتے کہ شاید تکبیر اولیٰ یا خطبہ نہ جاتا رہے اور یہ جو مروی ہے کہ ہم سایہ ڈھونڈھتے اور نہ پاتے اس کی تاویل میں کہتے ہیں کہ جمعہ اول وقت ہوتا تھا اور گھروں کی دیواریں چھوٹی تھیں اس لئے سایہ نہ ملتا تھا اور شاید سایہ تھوڑا ہوتا ہو مگر آدمی کے پورے قد چھپانے کو کفایت نہ کرتا ہو۔ اور اونٹوں کو آرام دینے سے مراد یہ ہے کہ ان کو کام چھڑا دیتے اور دانہ چارہ دیتے یا چرائی پر چھوڑ دیتے کہ صبح کے کام سے راحت پائیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ قَالَ كَمَا تَفْعَلُونَ الْيَوْمَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو جاتے جیسے تم آج کل کرتے ہو۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ

ترجمہ۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ دو خطبے پڑھا کرتے تھے اور ان کے بیچ میں بیٹھتے تھے اور خطبوں میں قرآن شریف پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّاَكَ اَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفَيْ صَلٰوةٍ

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ کھڑے ہو کر پڑھتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے اور کھڑے کھڑے پڑھتے اور جس نے تم سے کہا کہ بیٹھ کر پڑھتے اس نے خدا کی قسم جھوٹ کہا۔ میں نے آپ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَاءَتْ عِيرٌ مِّنَ الشَّامِ فَانْفَتَلَ النَّاسُ اِلَيْهَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ الَّتِي فِي الْجُمُعَةِ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا اِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے دن سو ایک بار ایک ٹانڈا آیا ملک سے (غلہ لیکر) اور لوگ اس کے پاس دوڑ گئے صرف بارہ آدمی آپ کے ساتھ رہ گئے اُس پر یہ آیت اتری جمعہ کو جب دیکھتے ہیں تجارت یا کوئی کھیل کی چیز تو دوڑ جاتے ہیں اُس طرف اور تجھ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔

عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَلَمْ يَقُلْ قَائِمًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر اُس نے قائماً کا لفظ نہیں کہا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدِمَتْ سُوَيْقَةٌ قَالَ فَخَرَجَ النَّاسُ اِلَيْهَا فَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا اَنَا فِيْهِمْ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے جمعہ کے دن سو ایک ٹانڈا آیا اور لوگ مسجد سے نکل گئے اور بارہ آدمی رہ گئے کہ میں بھی ان میں تھا سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور جب دیکھتے ہیں سوداگری یا کھیل اُس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور تجھ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ قَدِمَتْ عِيْرٌ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَابْتَدَرَهَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مَعَهُ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا ہے۔ اتنی بات زیادہ ہے کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما مسجد سے نہیں گئے بلکہ اُن بارہ آدمیوں میں تھے۔

فائدہ۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا مسنون ہے اور بیچ میں بیٹھنا بھی سنت ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا کہ باوجود قدرتِ قیام کے بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں۔ اور معلوم ہوا کہ جمعہ میں دو خطبے ضروری ہیں اور حسن بصری اور اہل ظاہر وغیرہ کا مذہب ہے کہ بغیر خطبہ کے بھی جمعہ صحیح ہے اور ابن عبد البر نے کھڑے ہو کر پڑھنے پر اجماع نقل کیا ہے۔ ابوحنیفہ رح نے کہا کہ بیٹھ کر پڑھنا بھی روا ہے اور کھڑے ہونا واجب نہیں۔ اور ابوحنیفہ اور مالک اور جمہور کے نزدیک بیٹھنا دونوں خطبوں کے بیچ میں سنت ہے واجب نہیں اور شافعی کے نزدیک فرض ہے اور شرط ہے صحت خطبہ کے طحاوی نے کہا یہ امر سوائے شافعی کے اور کسی نے نہیں کہا۔ اور شافعی کی دلیل یہ ہے کہ یوں ہی ثابت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ اور آپ نے فرمایا نماز اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھو اور خطبہ بھی مثل نماز ہے (نووی)

عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا

ترجمہ۔ کعب بن عجرہ مسجد میں داخل ہوئے اور ام حکم کا بیٹا عبد الرحمٰن بیٹھے بیٹھے خطبہ پڑھتا تھا تو انہوں نے کہا اس خبیث کو دیکھو کہ بیٹھے ہوئے خطبہ پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جب دیکھتے ہیں کسی تجارت یا کھیل کو تو اُس کی طرف دوڑ جاتے ہیں

اور تجھ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔

عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ مِيْنَاءَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ وَاَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ

ترجمہ۔ حکم بن مینار سے عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اپنے منبر کی لکڑیوں پر کہ لوگ جمعہ کے چھوڑ دینے سے باز آئیں نہیں تو اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں پر مہر کر دے گا کہ وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

فائدہ۔ یعنی اُن سے لطف و رحمت کو دور کر دے گا اور اس باب خیر کو باز رکھے گا۔ یہی قول ہے اکثر متکلمین کا۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهٗ قَصْدًا

ترجمہ۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ کی نماز اور خطبہ بیچ بیچ کا تھا (یعنی نہ بہت لمبا نہ چھوٹا)

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ اُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوٰتِ فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهٗ قَصْدًا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَيَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَاِلَيَّ وَعَلَيَّ

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ زیادہ ہو جاتا گویا وہ ایک ایسے لشکر سے ڈرانے والے تھے کہ صبح شام آیا اور فرماتے تھے کہ میں اور قیامت یوں بھیجا گیا ہوں اور اپنے کلمہ کی اور بیچ کی انگلی ملاتے اور کہتے کہ خدا کی حمد کے بعد جانو کہ ہر بات سے بہتر اللہ کی کتاب ہے اور ہر چال سے بہتر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال ہے اور سب کاموں سے بُرے نئے کام ہیں اور ہر نیا کام گمراہی ہے۔ پھر فرماتے کہ میں ہر مومن کا دوست ہوں اُس کی جان سے زیادہ۔ پھر جو مومن مر کر مال چھوڑ جائے

وہ اس کے گھر والوں کا ہے اور جو قرض یا بچے چھوڑے ان کی پرورش میری طرف ہے اور انکا خرچ مجھ پر ہے۔

فائدہ۔ اس حدیث میں کئی فائدے ہیں۔ اوّل آداب خطبہ پڑھنے والے کے کہ آواز بلند رکھے بندگان خدا کو ڈراوے۔ دوسرے قرب قیامت۔ تیسرے امابعد کا لفظ کہ یہ خطبوں میں کہنا مسنون ہے۔ چوتھے بدعت کی برائی۔ پانچویں تقسیم بدعت کا باطل ہونا۔ چھٹے محدثات یعنی نئے کاموں کی برائی خواہ عبادات میں ہو یا عادات میں۔ ساتویں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شفقت مومنوں پر جو ہزاروں ماں باپ سے بڑھ کر ہے۔ آٹھویں یہ کہ ابتدائے اسلام میں آپ کی عادت تھی کہ جو مرے اور قرضہ چھوڑ جائے اور کچھ مال اس کے موافق نہ چھوڑے تو اس پر آپ نماز جنازہ نہ پڑھتے تھے۔ پھر جب ملک فتح ہوئے تب آپ نے یہ حکم دیا جو حدیث میں مذکور ہوا۔

عَنْ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثُمَّ يَقْرُنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَيْمُوْنٍ ثُمَّ قَرَنَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ ترجمہ۔ جعفر نے اسی اسناد سے روایت کی اور عبدالعزیز نے اپنی روایت میں کہا پھر اپنی دو انگلیاں ملاتے اور ابن میمون نے کہا اپنی بیچ کی اور انگوٹھے کے ساتھ کی انگلی ملاتے۔

عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَانَتْ خُطْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُثْنِيْ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ عَلٰى اَثَرِ ذٰلِكَ وَقَدْ عَلَا صَوْتُهٗ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ

ترجمہ۔ جعفر بن محمد اپنے باپ سے اور وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کا خطبہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور پھر اس کے بعد بلند آواز سے یہ فرمایا اور اوپر کی روایت کے مثل حدیث بیان کی

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُثْنِيْ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَخَيْرُ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ۔

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے لوگوں پر اور اُن لفظوں سے اُس کی حمد وثنا کرتے تھے جو اس کی درگاہ کے لائق ہیں پھر فرماتے تھے جس کو اللہ راہ بتا دے اسکو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کوئی راہ بتانے والا نہیں۔ اور سب باتوں سے بہتر اللہ کی کتاب ہے۔ پھر بیان کی حدیث مثل حدیث ثقفی کے یعنی جو اوپر گذری۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَکَّۃَ وَ کَانَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَۃَ وَ کَانَ یَرْقِیْ مِنْ ھٰذِہِ الرِّیْحِ فَسَمِعَ سُفَھَاءَ مِنْ اَھْلِ مَکَّۃَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا مَّجْنُوْنٌ فَقَالَ لَوْ اَنِّیْ رَاَیْتُ ھٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰہَ یَشْفِیْہِ عَلٰی یَدَیَّ قَالَ فَلَقِیَہٗ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَرْقِیْ مِنْ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَاِنَّ اللّٰہَ یَشْفِیْ عَلٰی یَدَیَّ مَنْ شَاءَ فَھَلْ لَّکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ قَالَ فَقَالَ اَعِدْ عَلَیَّ کَلِمَاتِکَ ھٰٓؤُلَاءِ فَاَعَادَھُنَّ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْکَھَنَۃِ وَقَوْلَ السَّحَرَۃِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ کَلِمَاتِکَ ھٰٓؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ نَاعُوْسَ الْبَحْرِ قَالَ فَقَالَ ھَاتِ یَدَکَ اُبَایِعْکَ عَلَی الْاِسْلَامِ قَالَ فَبَایَعَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی قَوْمِکَ قَالَ وَعَلٰی قَوْمِیْ قَالَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَرِیَّۃً فَمَرُّوْا بِقَوْمِہٖ فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِیَّۃِ لِلْجَیْشِ ھَلْ اَصَبْتُمْ مِّنْ ھٰٓؤُلَاءِ شَیْئًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَصَبْتُ مِنْھُمْ مِطْھَرَۃً فَقَالَ رُدُّوْھَا فَاِنَّ ھٰٓؤُلَاءِ قَوْمُ ضِمَادٍ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ضماد مکہ میں آیا (ضماد ایک شخص کا نام ہے) اور وہ قبیلہ ازدشنوءہ میں سے تھا اور جنون اور آسیب وغیرہ کو جھاڑتا تھا تو مکہ کے نادانوں سے سنا کر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجنون ہیں (پناہ اللہ تعالیٰ کی) تو اس نے کہا ذرا میں ان کو دیکھوں شاید اللہ میرے ہاتھ سے انہیں اچھا کر دے۔ غرض آپ سے ملا اور کہا اے محمدؐ میں جنون وغیرہ کو جھاڑتا ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے جس کو چاہتا ہے شفا دیتا ہے۔ پھر آپ کو خواہش ہے تو آپ نے فرمایا ان الحمد للہ سے اما بعد تک یعنی سب خوبیاں اللہ میں ہیں۔ میں اس کی خوبیاں بیان کرتا ہوں اور اس سے مدد چاہتا ہوں جس کو اللہ راہ بتائے اُسے کون بہکائے اور جسے وہ بہکائے اُسے کون راہ بتائے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود لائق عبادت کے نہیں سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ اور بھیجے ہوئے ہیں۔ اب بعد حمد کے جو کہو کہوں۔ ضماد نے کہا پھر تو کہو ان کلمات کو (الحمد للہ کہ ضماد پر ایمان کا روپ چڑھ گیا) غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تین بار پڑھا۔ پھر ضماد نے کہا بھئی میں نے کاہنوں کی باتیں سنیں جادوگروں کے اقوال سُنے شاعروں کے اشعار سُنے مگر ان کلمات کے برابر میں نے کسی کو نہیں سُنا اور یہ تو دریائے بلاغت کی تہہ تک پہنچ گئے ہیں۔ پھر ضماد نے کہا اپنا ہاتھ لائیے

کہ میں اسلام کی بیعت کروں۔ غرض انہوں نے بیعت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تم سے اور تمہاری قوم (کی طرف) سے بیعت لیتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں میں اپنی قوم کی طرف سے بھی بیعت کرتا ہوں۔ آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بزن بھیجا اور وہ اُن (ضماد) کی قوم پر گذرے تو اس لشکر کے سردار نے کہا کہ تم نے اس قوم سے تو کچھ نہیں لوٹا۔ تب ایک شخص نے کہا کہ ہاں میں نے ایک لوٹا ان سے لیا ہے انہوں نے حکم دیا کہ جاؤ اسے پھیر دو اس لئے کہ یہ ضماد کی قوم ہے۔ (اور وہ ضماد کی بیعت کے سبب سے امان میں آچکے ہیں۔)

عَنْ وَّاصِلِ ابْنِ حَيَّانَ قَالَ قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ خَطَبَنَا عَمَّارٌ فَاَوْجَزَ وَاَبْلَغَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا اَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ اَبْلَغْتَ وَاَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

ترجمہ۔ واصل بن حبان نے کہا کہ ابو وائل نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہم پر عمار رضی اللہ عنہ نے اور بہت مختصر پڑھا اور نہایت بلیغ پھر جب وہ اترے منبر سے تو ہم نے کہا اے ابو الیقظان! تم نے بہت بلیغ خطبہ پڑھا اور نہایت مختصر کیا اور اگر میں ہوتا تو ذرا اس خطبہ کو طویل کرتا۔ تب عمارؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے کہ آدمی کا نماز کو لمبا کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا اس کے سمجھدار ہونے کی نشانی ہے سو تم نماز کو لمبا کیا کرو اور خطبہ کو چھوٹا اور بعض بیان جادو ہوتا ہے (یعنی تاثیر رکھتا ہے)

عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ اَنَّ رَجُلًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَقَدْ غَوِيَ

ترجمہ۔ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس خطبہ پڑھا اور اس نے کہا مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى (یعنی جو اطاعت کرے اللہ اور اس کے رسول کی اس نے راہ پائی اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو کیا بُرا خطیب ہے۔ یوں کہو مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا فَقَدْ غَوِيَ۔

فائدہ۔ ومن یعصہما کے لفظ کو آپ نے اس لئے پسند نہیں کیا کہ اس میں ضمیر جو ہے تو اس سے اللہ اور رسول کی برابری معلوم ہوتی ہے اور آگے ذکر کرنا اللہ کے نام کا موجب

برکت ہے فوت ہوتا ہے۔ اور ومن یعص اللہ ورسولہ کو اسی لئے پسند کیا۔

عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ

ترجمہ۔ صفوان بن یعلیٰ نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ منبر پر پڑھتے تھے ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک

فائدہ۔ اس حدیث سے خطبہ میں قرآن پڑھنا ثابت ہوا اور اس کے مشروع ہونے میں اتفاق ہے وجوب میں اختلاف اور شافعیہ کے نزدیک کچھ قرآن پڑھنا واجب ہے اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔

عَنْ اُخْتٍ لِعَمْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ

ترجمہ۔ عمرہ کی بہن رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے سورۂ قٓ والقرآن المجید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنکر یاد کی ہے کہ آپ ہر جمعہ کو خطبہ میں منبر پر پڑھا کرتے تھے۔

عَنْ عَمْرَةَ عَنْ اُخْتٍ لِعَمْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَتْ اَكْبَرَ مِنْهَا بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ ابْنِ بِلَالٍ

ترجمہ۔ عمرہ جو عمرہ کی بہن رضی اللہ عنہا ہیں کہ وہ بڑی تھیں ان سے بھی یہی روایت مروی ہوئی مثل روایت سلیمان بن بلال کے (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی)

عَنْ بِنْتٍ لِحَارِثَةَ ابْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا حَفِظْتُ قٓ اِلَّا مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِهَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَتْ وَكَانَ تَنُّوْرُنَا وَتَنُّوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا۔

ترجمہ۔ حارثہ کی بیٹی نے کہا کہ نہیں یاد کی میں نے سورہ قٓ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ مبارک سے سن کر کہ آپ اس کو ہر جمعہ میں پڑھا کرتے تھے اور ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تنور ایک تھا۔ (یہ اپنا قرب بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سبحان اللہ کیا خوش نصیب لوگ تھے کاش یہ فقیر اس تنور کا خادم ہوتا۔)

عَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ ابْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ كَانَ تَنُّوْرُنَا وَتَنُّوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا سَنَتَيْنِ اَوْ سَنَةً اَوْ بَعْضَ سَنَةٍ وَمَا اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ

ترجمہ۔ ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تنور ایک ہی تھا دو برس یا ایک برس اور کچھ ماہ تک اور نہیں سیکھا میں نے سورہ قٓ کو مگر رسول اللہ

الْمُجِيدِ اِلَّا عَنْ لِّسَانِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے کہ آپ اس کو ہر جمعہ میں منبر پر پڑھتے تھے جب لوگوں پر خطبہ پڑھتے۔

عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ رَاٰى بِشْرَ ابْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَقُوْلَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ

ترجمہ۔ عمارہ بن رویبہ نے بشر مروان کے بیٹے کو دیکھا کہ منبر پر ہاتھ اٹھائے ہے (یعنی دعا کے لئے) تو کہا کہ اللہ خراب کرے ان دونوں ہاتھوں کو میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے کہ اس سے زیادہ نہ کرتے تھے اور اشارہ کیا اپنے کلمہ کی انگلی سے۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا بدعت ہے اور روا نہیں ہے۔ اور مالک اور اصحاب شافعیہ کا اور فقہا کا یہی مذہب ہے۔

عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَاَيْتُ بِشْرَ ابْنَ مَرْوَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ عُمَارَةُ ابْنُ رُوَيْبَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ ترجمہ۔ حصین نے بشر کو جمعہ کے دن ہاتھ اٹھاتے دیکھا (یعنی خطبہ میں) اور عمارہ نے وہی کہا جو اوپر مذکور ہوا۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک شخص آیا۔ آپ نے پوچھا تم نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اٹھو دو رکعت پڑھ لو (یعنی سنت)۔

فائدہ۔ یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور فقہائے محدثین کا کہ جب مسجد میں آئے اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو دو رکعت ادا کر لینا مستحب ہے اور مختصر پڑھے اور اس کے بعد خطبہ سننے لگے اور اس کے بغیر بیٹھنا مسجد میں مکروہ ہے مگر بعض جہال پہلے بیٹھ لیتے ہیں پھر اٹھ کر ادا کرتے ہیں اور بعض جہال خطبہ اول سنکر دوسرے خطبہ میں کھڑے ہو کر پڑھنے لگتے ہیں۔ یہ خدا جانے کس نے ان کو سکھایا ہے۔ اور ابو حنیفہ وغیرہ کا مذہب ہے کہ خطبہ کے وقت نہ پڑھے اور حدیثیں ان پر حجت ہیں۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی مجھ سے ابو بکر بن شیبہ نے اور یعقوب دورقی نے ابن علیہ سے اس نے ایوب سے اس نے عمرہ سے اس نے جابرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیسے حماد نے کہا مگر دو رکعت کا ذکر نہیں کیا۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے۔ آپ نے فرمایا تم نے نماز پڑھی اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اٹھو اور دو رکعت پڑھو اور قتیبہ کی ایک روایت میں ہے دو رکعت پڑھو۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ اَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ ارْكَعْ ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْاِمَامُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ جب کوئی آئے اور امام خطبہ پڑھنے کو صف سے نکل چکا ہو دو رکعت پڑھ لے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْهُمَا ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا سلیک غطفانی جمعہ کے دن آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر بیٹھے تھے اور سلیک بیٹھ گئے نماز نہ پڑھی۔ آپ نے فرمایا تم نے دو رکعت پڑھی انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اٹھو اور ان کو پڑھ لو۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ يَا سُلَيْكُ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا ثُمَّ قَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا سلیک آئے جمعہ کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اور وہ آکر بیٹھ گئے آپ نے فرمایا اے سلیک اٹھو اور دو رکعت پڑھ لو اور مختصر پڑھو۔ پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی آئے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو ضروری ہے دو رکعت مختصر ادا کرے۔

فائدہ۔ اس حدیث کے حکم عام نے مذہب حنفیہ کو پاش پاش کر دیا معلوم ہوا کہ انکو یعنی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ حدیث نہیں پہنچی۔

عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُو رِفَاعَةَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا قَالَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا

ترجمہ۔ حمید بن ہلال نے کہا ابو رفاعہ رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ خطبہ پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے کہا میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ایک مردِ غریب (مسافر) اپنا دین دریافت کرنے کو آیا ہے نہیں جانتا کہ اس کا دین کیا ہے۔ پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور اپنا خطبہ چھوڑ کر میرے پاس تک آگئے اور ایک کرسی لائے میں جانتا ہوں کہ اسکے پائے لوہے کے تھے۔ آپ اس پر بیٹھ گئے (معلوم ہوا کرسی پر بیٹھنا منع نہیں) اور مجھے سکھانے لگے جو اللہ نے آپ کو سکھایا تھا۔ پھر آپ نے آکر خطبہ کو تمام کیا (یہ کمال خلق تھا اور معلوم ہوا کہ ضروری بات خطبہ میں روا ہے۔)

عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ بَعْدَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ

ترجمہ۔ ابن ابی رافع نے کہا مروان نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں خلیفہ کیا اور آپ مکہ کو گیا۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی نماز پڑھائی اور سورہ جمعہ کے بعد دوسری رکعت میں سورۂ منافقون پڑھی پھر میں اُن سے ملا اور کہا کہ آپ نے وہ سورتیں پڑھیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کوفہ میں پڑھتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ جمعہ میں یہی پڑھتے تھے۔ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تقلید سے نہیں پڑھتا بلکہ متبع دلیل ہوں۔ سبحان اللہ صحابہ کو اس قدر تقلید سے نفرت تھی کہ یہ کہنا پسند نہیں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کی سند بتائی۔ افسوس ہے ان پر جو تقلید پر جان دیتے ہیں۔)

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ حَاتِمٍ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْأُولَى وَفِي الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلَ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ ابْنِ بِلَالٍ ترجمہ عبید اللہ بن ابی رافع نے وہی روایت بیان کی مگر اتنا فرق ہے کہ اس میں کہا پہلی رکعت میں سورہ جمعہ

پڑھی اور دوسری میں سورہ منافقون۔ اور عبدالعزیز کی روایت میں مثل سلیمان بن بلال کے ہے۔

فائدہ۔ اس سے ان دونوں سورتوں کے جمعہ میں پڑھنے کا استحباب ثابت ہوا۔

عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ

ترجمہ۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدوں اور جمعہ میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھا کرتے تھے۔ اور جب جمعہ اور عید دونوں ایک دن میں ہوتیں تب بھی انہی سورتوں کو دونوں نمازوں میں پڑھتے تھے۔

مسلم نے فرمایا یہی روایت کی مجھ سے قتیبہ نے ان سے ابوعوانہ نے ان سے ابراہیم نے اسی اسناد سے۔

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَسْأَلُهُ أَيَّ شَيْءٍ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِوَى سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

ترجمہ۔ عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ضحاک بن قیس نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ میں سوائے سورۂ جمعہ کے اور کونسی سورت پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا ہل اتاک حدیث الغاشیہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الم سجدہ اور ہل اتی علی الانسان حین من الدھر پڑھتے تھے اور نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ اور منافقون۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے ابن نمیر نے انہوں نے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے مخول نے اسی اسناد سے مثل اس کے دونوں نمازوں میں۔ اور مسلم نے فرمایا روایت کی مجھ سے ابوکریب نے ان سے وکیع نے دونوں نے سفیان سے اسی اسناد سے مثل اس کے دونوں نمازوں میں جیسے سفیان نے روایت کی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ وَهَلْ اَتٰی

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی فجر میں الٓمٓ تنزیل اور ہل اتی پڑھتے تھے

فائدہ۔ اس سے ان سورتوں کے پڑھنے کا استحباب ثابت ہوا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِی الصُّبْحِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمّٓ تَنْزِیْلُ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی وَفِی الثَّانِیَةِ هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی صبح کو الٓم تنزیل پہلی رکعت میں اور ہل اتی علی الانسان حین من الدہر لم یکن شیئاً مذکوراً دوسری میں پڑھتے تھے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمُ الْجُمُعَةَ فَلْیُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جمعہ پڑھے تو اس کی چار رکعت سنت پڑھ لے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّیْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوْا اَرْبَعًا زَادَ عَمْرٌو فِیْ رِوَایَتِهٖ قَالَ ابْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ سُهَیْلٌ فَاِنْ عَجِلَ بِكَ شَیْءٌ فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ فِی الْمَسْجِدِ وَرَکْعَتَیْنِ اِذَا رَجَعْتَ۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم جمعہ پڑھ چکو تو چار رکعت پڑھ لو۔ عمرو نے اپنی روایت میں یہ زیادہ کیا کہ ابن ادریس نے کہا سہیل نے کہا اگر تم کو کچھ جلدی ہو تو مسجد میں دو رکعت اور گھر میں لوٹ کر دو رکعت پڑھ لو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مُصَلِّیًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْیُصَلِّ اَرْبَعًا وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ مِنْکُمْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بعد جمعہ کے نماز پڑھے تو چار رکعت پڑھ لے اور جریر کی روایت میں منکم کا لفظ نہیں۔

فائدہ۔ معلوم ہوا کہ یہ چار رکعتیں واجب نہیں مستحب ہیں۔ اور محدثین رحمہم اللہ کی احتیاط دیکھئے کہ ایک لفظ جو جریر کی روایت میں نہ تھا اس کو بھی بیان کر دیا۔ حالانکہ اس کو اصل مطلب میں کچھ داخل نہ تھا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ کَانَ اِذَا صَلَّی الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ فِیْ بَیْتِهٖ ثُمَّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی عادت تھی کہ جب جمعہ پڑھ چکتے تھے تو گھر آ کر دو رکعت ادا کرتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ۔

علیہ وسلم بھی یہی کرتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ وَصَفَ تَطَوُّعَ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ قَالَ يَحْيٰى أَظُنُّنِي قَرَأْتُ فَيُصَلِّي أَوْ أَلْبَتَّةَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفلوں کو بیان کیا اور کہا کہ جمعہ کے بعد کچھ نہ پڑھتے جب تک گھر نہ لوٹ آتے پھر گھر میں دو رکعت پڑھتے۔ یحییٰ نے کہا کہ مجھے خیال گذرتا ہے کہ میں نے پڑھا ہے (یعنی امام مالک کے روبرو قرارت حدیث کے وقت) پھر اُن کو ضرور پڑھتے

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ

ترجمہ۔ سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھتے۔

عَنْ عُمَرَ ابْنِ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّ نَافِعَ ابْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَتَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ أَنْ لَا تُوْصَلَ صَلٰوةٌ بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ

ترجمہ۔ عمر بن عطار نے کہا کہ نافع بن جبیر نے ان کو سائب کی طرف بھیجا اور کچھ ایسی چیز کو پوچھا جو انہوں نے دیکھی تھی معاویہ سے نماز میں تو سائب نے کہا ہاں میں نے انکے ساتھ جمعہ پڑھا ہے مقصورہ میں۔ پھر جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہوا اور نماز پڑھی۔ پھر جب وہ اندر گئے تو مجھے بلا بھیجا اور کہا کہ تم نے جو آج کیا ایسا پھر نہ کرنا (یعنی فرض اور سنت کے بیچ میں نہ بات کی نہ اس جگہ سے ہٹے) اور جب جمعہ پڑھ چکنا تو جب تک کوئی بات نہ کرنا یا نکلنا نہیں، تب تک کوئی نماز نہ پڑھنا اور کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی حکم فرمایا ہے کہ ہم دونوں نمازوں کو ایسا نہ ملادیں کہ ان کے بیچ میں نہ بات کریں اور نہ نکلیں۔

فائدہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ فرض اور سنت میں فرق کر دینا چاہیے کہ دونوں کے بیچ میں یا بات کرے یا کہیں چلا جائے۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا روایت کی مجھ سے ہارون نے اُن سے حجاج بن محمد نے ان سے ابن جریج نے ان سے عمر بن عطار نے کہ نافع بن جبیر نے ان کو بھیجا سائب کے پاس اور بیان کی حدیث مثل اوپر کی روایت کے مگر اتنا فرق ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب امام نے سلام پھیرا میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور امام کا ذکر نہیں کیا۔

كِتَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ — نماز عیدین کا بیان

فائدہ۔ نماز عیدین شافعی اور جمہور اصحاب شافعی اور جماہیر علماء کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے اور ابوسعید اصطخری شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک واجب۔ غرض جب ہم قائل ہوں کہ فرض کفایہ ہے تو اگر ایک ملک کے لوگ بالکل اسکو چھوڑ دیں تو ان کے ساتھ قتال واجب ہے اور یہی حکم ہے تمام فرض کفایہ کا۔ اور اگر سنت کے قائل ہوں تو ان کے تارکین سے قتال واجب نہو گا مانند سنت ظہر وغیرہ کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس صورت میں بھی قتال واجب ہوگا اس لئے کہ یہ شعار ظاہر ہے اسلام کا اور عید کو عید اس لئے کہتے ہیں کہ بار بار عود کرتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ صَلٰوةَ الْفِطْرِ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيْهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ قَالَ فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ حِيْنَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى جَاءَ النِّسَاءَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَقَالَ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْهَا اَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ لَّمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا مِنْهُنَّ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَا يَدْرِيْ حِيْنَئِذٍ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ فِدًى لَّكُنَّ اَبِيْ وَاُمِّيْ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيْمَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گیا نماز فطر کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم سب کے ساتھ تو ان سب بزرگوں کا قاعدہ تھا کہ نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے اور اس کے بعد خطبہ پڑھتے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اترے یعنی خطبہ پڑھ کر گویا میں انکی طرف دیکھ رہا ہوں۔ جب انہوں نے لوگوں کو ہاتھ سے اشارہ کر کے بٹھانا شروع کیا پھر ان کی صفیں چیرتے ہوئے آپ عورتوں کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے اور آپ نے یہ آیت پڑھی یا ایہا النبی سے آخر تک یہاں تک کہ فارغ ہوئے آپ اس سے اور پھر فرمایا کہ تم نے اس سب کا اقرار کیا اس میں سے ایک عورت نے کہا کہ ہاں اے نبی اللہ تعالیٰ کے۔ راوی نے کہا معلوم نہیں وہ کون تھی پھر انہوں نے صدقہ دینا شروع کیا اور بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلایا اور کہا لاؤ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں اور وہ سب چھلے اور انگوٹھیاں اتار اتار کر بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

فائدہ۔ اس آیت کے معنی یہ ہیں اے نبی! جب آویں تیرے پاس ایمان لانیوالیاں عورتیں اور بیعت کریں وہ تجھ سے کہ نہ شریک کریں گی اللہ کے ساتھ کسی کو (یعنی نبی و ولی پنجہ عدہ گور چلہ امام امام زادہ کسی کو) اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کرینگی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ کسی پر اپنے ہاتھ پاؤں سے بہتان باندھیں گی اور نہ کسی دستوری بات میں تیری نافرمانی کرینگی تو ان سے بیعت لے لے اور ان کیلئے اللہ سے بخشش مانگ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ تمام ہوا ترجمہ آیت کا اور یہ آیت سورہ ممتحنہ میں ہے۔ غرض اس آیت کے موافق آپ نے ان سے اقرار لیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عیدین میں خطبہ نماز کے بعد ہے بخلاف جمعہ کے اور عورتوں کو نصیحت کرنا مستحب ہے۔ اور عورتوں کا عیدین میں حاضر ہونا مسنون ہے۔ اور صدقہ کی ترغیب دینا مستحب ہے۔ اور عورتوں کا مردوں سے دور رہنا مستحب ہے اور ضروری اور صدقہ تطوع میں ایجاب و قبول ضروری نہیں صرف دینا اور لینا کافی ہے۔ اور عورت کو اپنے مال میں سے شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ دینا روا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ ثُمَّ خَطَبَ فَرَاٰى اَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَاَتَاهُنَّ فَذَكَّرَهُنَّ وَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَائِلٌ بِثَوْبِهٖ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِي الْخَاتَمَ وَالْخُرْصَ وَالشَّيْءَ

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی خطبہ سے پہلے اور خیال کیا کہ آپ کا خطبہ عورتوں نے نہیں سنا۔ پھر آپ ان کے پاس گئے اور ان کو نصیحت کی اور صدقہ کا حکم دیا اور بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے کھڑے تھے اور عورتوں میں سے کوئی انگوٹھی ڈالتی اور کوئی چھلا اور کوئی اور کچھ۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورتیں دور ہوں تو امام خطبہ کے بعد ان کے پاس جا کر کچھ نصیحت کرے اور ان کو اوامر و نواہی ضروریہ سمجھائیں۔

مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابو الربیع نے ان سے حماد نے اور کہا روایت کی مجھ سے یعقوب دورقی نے ان سے اسمٰعیل نے دونوں نے روایت کی ایوب سے اسی اسناد سے مثل اس کے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید فطر کے پہلے نماز پڑھی پھر لوگوں پر خطبہ پڑھا اور جب فارغ

قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِينَ النِّسَاءُ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَاءٍ زَكَاةَ يَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ صَدَقَةً يَتَصَدَّقْنَ بِهَا حِينَئِذٍ تُلْقِي الْمَرْأَةُ فَتَخَهَا وَيُلْقِينَ وَيُلْقِينَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَحَقًّا عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ حِينَ يَفْرُغُ فَيُذَكِّرَهُنَّ قَالَ إِيْ لَعَمْرِي إِنَّ ذٰلِكَ يَحِقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ

ہوئے اُترے اور عورتوں میں تشریف لائے اور ان کو نصیحت کی اور وہ بلال کے ہاتھ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اور بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے اور عورتیں صدقہ ڈالتی جاتی تھیں۔ راوی نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا کہ صدقہ فطر تھا۔ انہوں نے کہا نہیں یہ اور صدقہ تھا کہ وہ دیتی تھیں۔ غرض ہر عورت چھلے ڈالتی تھی اور پھر دوسری اور پھر تیسری۔ میں نے عطاء سے کہا کہ اب بھی امام کو واجب ہے کہ عورتوں کے پاس جائے جب خطبہ سے فارغ ہو اور ان کو نصیحت کرے۔ تو انہوں نے کہا کیوں نہیں قسم ہے مجھے اپنی جان کی بیشک اماموں کا حق ہے کہ ان کے پاس جائیں اور خدا جانے انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ اب اس پر عمل نہیں کرتے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ يَوْمَ الْعِيدِ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَحَثَّ عَلَى طَاعَتِهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سَفِلَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ فَقَالَتْ لِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لِأَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكْوٰةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ قَالَ فَجَعَلْنَ يَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ يُلْقِينَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ أَقْرِطَتِهِنَّ وَخَوَاتِيمِهِنَّ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نماز عیدین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھا سو آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی بغیر اذان اور تکبیر کے پھر بلال پر تکیہ لگا کر کھڑے ہوئے اور حکم کیا اللہ سے ڈرنے کا اور ترغیب دی اس کی فرمانبرداری کی اور لوگوں کو سمجھایا اور نصیحت کی پھر عورتوں کے پاس گئے اور انکو سمجھایا بجھایا اور فرمایا خیرات کرو کہ اکثر تم میں سے جہنم کی ایندھن ہیں سو ایک عورت ان کے بیچ سے کھڑی ہوگئی کالے رخساروں والی اور اس نے عرض کی کہ کیوں اے رسول اللہ کے! آپ نے فرمایا اس لئے کہ شکایت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری۔ راوی نے کہا پھر وہ خیرات کرنے لگیں اپنے زیور

میں سے اور ڈالتی تھیں بلال کے کپڑے میں اپنے کانوں کی بالیاں اور ہاتھوں کے چھلے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحٰى ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ حِيْنٍ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَنِيْ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنْ لَّا أَذَانَ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِيْنَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا إِقَامَةَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَيْءَ وَلَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَلَا إِقَامَةَ

ترجمہ۔ ابن عباس نے اور جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اذان نہ عید فطر میں ہوتی تھی نہ عید اضحےٰ میں پھر میں نے ان سے پوچھا تھوڑی دیر کے بعد اسی بات کو (یہ قول ہے ابن جریج راوی کا) تو انہوں نے کہا (یعنی ان کے شیخ عطار نے) کہ خبر دی مجھے جابر بن عبداللہ انصاری نے کہ نہ اذان ہوتی تھی عید فطر میں جب امام نکلتا تھا اور نہ بعد اس کے نکلنے کے اور نہ تکبیر ہوتی تھی نہ اذان اور نہ اور کچھ وہ دن ایسا ہے کہ اس دن نہ اذان ہے نہ تکبیر۔

فائدہ۔ اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ جو نادان لوگ صلوٰۃ وغیرہ اس دن پکارتے ہیں یہ بدعت ہے اور اس کو مسنون جاننا حماقت ہے اور اس پر تمام علماء کا اجماع ہے اور سلف سے اس میں خلاف منقول نہیں۔

عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ أَوَّلَ مَا بُوْيِعَ لَهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ فَلَا تُؤَذِّنْ لَهَا قَالَ فَلَمْ يُؤَذِّنْ لَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَهُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ إِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَإِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ قَالَ فَصَلّٰى ابْنُ الزُّبَيْرِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

ترجمہ۔ عطار نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا ابن زبیر کی طرف جب اُن سے اول اول لوگوں نے بیعت کی تھی کہ نماز فطر میں اذان نہیں دی جاتی سو تم آج اذان نہ دلوانا تو ابن زبیر نے اذان نہیں دلوائی اور یہ بھی کہلا بھیجا کہ خطبہ نماز کے بعد ہونا چاہیئے اور وہ یہی کرتے تھے سو ابن زبیر نے بھی نماز خطبہ سے پہلے پڑھی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دونوں عیدوں کی کئی بار بغیر اذان کے اور بغیر اقامت کے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما یہ سب عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْاَضْحٰی وَیَوْمَ الْفِطْرِ فَیَبْدَاُ بِالصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلّٰی صَلَاتَهٗ قَامَ فَاَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِیْ مُصَلَّاهُمْ فَاِنْ کَانَ لَهٗ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ ذَکَرَهٗ لِلنَّاسِ اَوْ کَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ بِغَیْرِ ذٰلِکَ اَمَرَهُمْ بِهَا وَکَانَ یَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا وَکَانَ اَکْثَرَ مَنْ یَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَلَمْ یَزَلْ کَذٰلِکَ حَتّٰی کَانَ مَرْوَانُ ابْنُ الْحَکَمِ فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ حَتّٰی اَتَیْنَا الْمُصَلّٰی فَاِذَا کَثِیْرُ ابْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰی مِنْبَرًا مِنْ طِیْنٍ وَلَبِنٍ فَاِذَا مَرْوَانُ یُنَازِعُنِیْ یَدَهٗ کَاَنَّهٗ یَجُرُّنِیْ نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَاَنَا اَجُرُّهٗ نَحْوَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِکَ مِنْهُ قُلْتُ اَیْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ یَا اَبَا سَعِیْدٍ قَدْ تُرِکَ مَا تَعْلَمُ قُلْتُ کَلَّا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تَاْتُوْنَ بِخَیْرٍ مِمَّا اَعْلَمُ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ انْصَرَفَ

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید قرباں اور عید فطر میں جب نکلتے تو پہلے نماز پڑھتے پھر جب نماز کا سلام پھیرتے لوگوں کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوتے اور لوگ سب بیٹھے رہتے اپنی نماز کی جگہ پر۔ پھر اگر آپ کو کسی لشکر روانہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو لوگوں سے بیان کرتے یا اور کوئی کام ہوتا تو اس کا حکم دیتے یا فرماتے۔ صدقہ دو۔ صدقہ دو۔ صدقہ دو۔ اور اکثر عورتیں اس دن صدقہ دیتیں پھر گھر کو لوٹتے۔ غرض آپ کی یہی عادت رہی یہاں تک کہ مروان بن حکم حاکم ہوا اور میں اس کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ہو کر نکلا یہاں تک کہ عیدگاہ میں آئے اور وہاں کثیر بن صلت نے ایک منبر بنا رکھا تھا کیچڑ اور اینٹوں سے۔ مروان مجھ سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگا گویا وہ مجھے منبر کی طرف کھینچتا تھا اور میں اس کو نماز کی طرف پھر جب میں نے یہ دیکھا تو اس سے کہا نماز کا پہلے پڑھنا کہاں گیا۔ اس نے کہا اے ابو سعید چھٹ گئی وہ سنت جو تم جانتے ہو میں نے کہا ہرگز نہیں ہو سکتا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ تم بہتر کام کر سکو جو میں چاہتا ہوں (یعنی بدعت سنت کے برابر نہیں ہو سکتی بہتر ہونا تو کجا) غرض یہ بات میں نے اس سے تین بار کہی پھر پھرا۔

فائدہ۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ انہوں نے نماز کے بعد اس سے یہ گفتگو کی اور نماز خطبہ کے بعد بھی مروان کے ساتھ پڑھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز خطبہ کے بعد بھی روا ہے اور اگر کوئی پڑھ لے تو صحیح ہو جائیگی مگر سنت ترک ہو گی بخلاف نماز جمعہ کے کہ وہ خطبہ سے آگے صحیح نہیں ہو سکتی۔

عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ اَمَرَنَا تَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ ہم کو حکم دیا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اَنْ نُّخْرِجَ فِی الْعِیْدَیْنِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَاَمَرَ الْحُیَّضَ اَنْ یَّعْتَزِلْنَ مُصَلَّی الْمُسْلِمِیْنَ

کہ ہم عیدین میں لیجائیں جوان کنواری لڑکیاں اور پردہ نشین عورتوں کو اور حکم دیا کہ حیض والیاں مسلمانوں کی نماز کی جگہ سے ذرا دور رہیں۔

عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کُنَّا نُؤْمَرُ بِالْخُرُوْجِ فِی الْعِیْدَیْنِ وَالْمُخَبَّاَۃُ وَالْبِکْرُ قَالَتِ الْحُیَّضُ یَخْرُجْنَ فَیَکُنَّ خَلْفَ النَّاسِ یُکَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ ترجمہ۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے وہی مضمون مروی ہوا۔ اتنی بات زیادہ ہے کہ حیض والیاں لوگوں کے پیچھے رہیں اور ان کے ساتھ تکبیر کہتی رہیں۔

عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّخْرِجَھُنَّ فِی الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی الْعَوَاتِقَ وَالْحُیَّضَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَاَمَّا الْحُیَّضُ فَیَعْتَزِلْنَ الصَّلٰوۃَ وَیَشْھَدْنَ الْخَیْرَ وَدَعْوَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِحْدَانَا لَا یَکُوْنُ لَھَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْھَا اُخْتُھَا مِنْ جِلْبَابِھَا۔

ترجمہ۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ لیجائیں ہم عید فطر اور عید قرباں میں کنواری جوان لڑکیوں کو اور حیض والیوں کو اور پردہ والیوں کو۔ سو حیض والیاں جدا رہیں نماز کی جگہ سے اور حاضر ہوں اس کار نیک میں اور مسلمانوں کی دعا میں۔ میں نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے! ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا کہ اڑھا دے بہن اس کی اپنی چادر۔

فائدہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ عیدگاہ میں عورتوں کا حاضر ہونا بھی مستحب ہے اور نیکی کے کام پر ایک دوسرے کو مانگے چیز دینا موجب ثواب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمَ الْاَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُصَلِّ قَبْلَھَا وَلَا بَعْدَھَا ثُمَّ اَتَی النِّسَاءَ وَمَعَہٗ بِلَالٌ فَاَمَرَھُنَّ بِالصَّدَقَۃِ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَۃُ تُلْقِیْ خُرْصَھَا وَتُلْقِیْ سِخَابَھَا

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید قرباں اور عید فطر میں نکلے اور دو رکعت پڑھی کہ نہ اس سے پہلے نماز پڑھی نہ بعد میں۔ پھر عورتوں کے پاس گئے اور آپ کے ساتھ بلال تھے پھر حکم کیا عورتوں کو صدقہ کا۔ پھر کوئی تو اپنے چھلے نکالنے لگی اور کوئی لونگوں کے ہار جو اُن کے گلوں میں تھے۔

مسلم علیہ الرحمۃ نے کہا روایت کی مجھ سے عمر ناقد نے ان سے ابن ادریس نے اور کہا اور روایت کی مجھ سے ابوبکر بن نافع نے اور محمد بن بشار نے۔ دونوں نے کہا روایت کی ہم سے غندر نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اسی روایت کے۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلَ اَبَا وَاقِدِ اللَّيْثِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

ترجمہ۔ عبید اللہ نے کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اضحے اور فطر میں کیا پڑھتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آپ ان میں قٓ والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔

عَنْ اَبِيْ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَاَلَنِيْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَمَّا قَرَأَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ الْعِيْدِ فَقُلْتُ بِاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ۔ ترجمہ ابو واقد نے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر گزرا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْاَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَبِمَزْمُوْرِ الشَّيْطٰنِ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا۔

ترجمہ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے گھر ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں تھیں کہ وہ بعاث کا قصہ جو انصار نے نظم کیا تھا گا رہی تھیں (بعاث وہ لڑائی تھی جو اوس اور خزرج انصار کے دو قبیلوں میں کفر کی حالت میں ہوئی تھی اور اس میں اوس جیتے تھے) اور وہ لڑکیاں گانے کا پیشہ نہیں کرتی تھیں تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ شیطان کی تان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں اور وہ عید کا دن تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو بکر سب کی عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے (یعنی ان کو دل خوش کرنے دو)۔

فائدہ۔ نووی نے کہا گانے میں علماء کا اختلاف ہے۔ اہل حجاز کی ایک جماعت اسکو مباح کہتی ہے اور مالک کی ایک روایت بھی یہی ہے اور ابو حنیفہ اور اہل عراق نے حرام کہا ہے اور شافعی کے مذہب میں مکروہ ہے اور امام مالک کا یہی مذہب مشہور ہے۔ اور جن لوگوں نے مباح کہا ہے انکی دلیل یہی حدیث ہے۔ اور جن لوگوں نے منع کیا ہے انہوں نے جواب دیا ہے کہ یہ گانا شجاعت اور بہادری اور جرأت بڑھانے والا تھا اور اس میں کوئی مفسدہ نہ تھا بخلاف اُس گانے کے جو رغبت دلانے والا ہے شر کی اور زنا کی۔ اور قاضی نے کہا ہے کہ ان لڑکیوں کا گانا اشعار جنگ اور فخر شجاعت اور ظہور کا غلبہ تھا۔ اور اس میں لڑکیوں کے فساد کا وہم بھی نہیں تھا اور یہ گانا اس قسم میں نہ تھا جس میں اختلاف ہے اور یہ تو صرف شعر پ

کا پڑھنا تھا ذرا بلند آواز سے اور اسی لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ کچھ گانے والیاں نہ تھیں کہ جو شوق دلاتی ہیں فحش کی اور یاد دلاتی ہیں شورش شباب اور جوش جوانی کو۔ نہ اُن کے اشعار ایسے تھے جن سے یہ شر و زبیدا ہوں کہ ان کو غزل کہتے ہیں کہ اس کے لئے یہ مثل مشہور ہے الغناء رقیۃ الزنا یعنی غنا زنا کا منتر ہے۔ اور نہ وہ گانا اُن لڑکیوں کا ایسا تھا جس میں گٹکرے ہو اور تانیں ہو اور آوازوں کا ملانا اور لفظوں کا گھٹانا بڑھانا اور عرب کا قاعدہ ہے کہ صرف شعروں کے پڑھنے کو گانا کہتے ہیں۔ غرض یہ گانا وہ ہرگز نہیں جس میں اختلاف ہے بلکہ یہ مباح ہے اور صحابہ نے اس کو روا رکھا ہے کہ یہ صرف شعروں کا پڑھنا ہے جس میں کوئی مضمون فسق کا نہیں۔ اور جائز رکھا ہے آخر انہوں نے اُن اشعار کو جو اونٹوں کے چلانے کے لئے پڑھے جاتے ہیں اور پڑھے گئے اشعار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو۔ غرض یہ سب مباح ہیں حرام نہیں۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ بیان کی ہم سے یہی روایت یحییٰ بن یحییٰ نے اور ابوکریب نے دونوں نے ابو معاویہ سے اس نے ہشام سے اسی اسناد سے اور اس میں یہ ہے کہ وہ دو لڑکیاں تھیں کہ دف سے کھیلتی تھیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تُغَنِّيَانِ وَتَضْرِبَانِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِثَوْبِهٖ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَقَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ وَاَنَا جَارِيَةٌ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْعَرِبَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے گھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور میرے پاس دو لڑکیاں تھیں منیٰ کے دنوں میں (یعنی ذی الحجہ کی گیارھویں رہویں وغیرہ میں) کہ وہ گا رہی تھیں اور دف بجاتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سر کو چادر سے لپیٹے ہوئے تھے۔ غرض ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں کو جھڑک دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا کپڑا اٹھایا اور فرمایا اے ابوبکر ان لڑکیوں کو چھوڑ دو اس لئے کہ یہ عید کے دن ہیں۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مجھے اپنی چادر سے چھپائے ہوئے تھے اور میں ان حبشیوں کا تماشا دیکھتی تھی جو کھیل رہے تھے اور میں لڑکی تھی تو خیال کرو کہ جو لڑکی کم سن اور کھیل کود کی طالبہ ہوگی وہ کتنی دیر تک تماشا دیکھے گی۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صالحین کے مکان کھیل کود کی چیزوں سے

پاک رہنا چاہئے اور صالحین کے رفیقوں کو ضروری ہے کہ جب ایسی چیز دیکھیں تو خود منع کریں کہ اس بزرگ کو اس کی تکلیف نہ پہنچے۔ اس میں اس بزرگ کا ادب اور بڑائی ہے اور حضرت جو چپ رہے تو اس وجہ سے کہ وہ لڑکیاں ایک مباح کام میں تھیں اور آپ نے منہ اس لئے ڈھانپ لیا کہ وہ شرمائیں نہیں۔ اور اس میں آپ کی رافت اور رحمت اور حلم تھا اور معلوم ہوا کہ دف وغیرہ کا مباح ہے سرور اور خوشی کے وقت پس نکاح وغیرہ میں روا ہے۔ اور معلوم ہوا کہ ایام منیٰ بھی عیدین میں داخل ہے کہ قربانی اس میں جائز ہے اور روزہ حرام ہے اور تکبیر مستحب ہے۔ اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ وہ حبشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں کھیلتے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہتھیاروں کا کھیل مثلاً بندوق کی گولی یا تیر کا نشانہ یا بانک پٹہ وغیرہ نیت جہاد مسجد میں سیکھنا اور کھیلنا روا ہے۔ اگر عورتیں ایسے کھیل مردوں کے دیکھیں تو روا ہے بغیر اس کے کہ ان مردوں کی نظر عورتوں کے بدن پر پڑے۔ اور اگر عورت کی نظر کسی اجنبی پر شہوت سے پڑے تو باتفاق حرام ہے اور اگر شہوت کا خیال نہ ہو اور فتنہ کا خوف بھی نہ ہو تو شافعیہ کے اس میں دو قول ہیں۔ اصح قول یہ ہے کہ منع ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ اور ام حبیبہ کو ایک اندھے سے پردہ کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تم تو اسے دیکھتی ہو اگرچہ وہ اندھا ہے۔ غرض جو لوگ اس نظر کو بھی حرام کہتے ہیں وہ حضرت عائشہ کی اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اول تو اس میں تصریح نہیں ہے کہ ان کے بدنوں کو دیکھتی تھیں اگرچہ احیاناً نظر پڑ جائے بلکہ ان کے کھیل کود کو دیکھتی تھیں۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ شاید پردہ اترنے سے پہلے کا ہو۔ غرض اس حدیث سے بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن خلق اور مواسات اپنی بی بیوں کے ساتھ ثابت ہوا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهِ لِكَيْ اَنْظُرَ اِلٰى لَعِبِهِمْ ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ اَجْلِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّتِيْ اَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ حَرِيْصَةً عَلَى اللَّهْوِ۔

ترجمہ۔ سب مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ میرے حجرے کے دروازہ پر کھڑے ہو کر اپنی چادر سے مجھے چھپائے ہوئے تھے اور حبشی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد مبارک میں اپنے ہتھیاروں سے کھیلتے تھے تاکہ میں ان کے کھیل کو دیکھوں پھر کھڑے رہتے تھے میرے لئے یہاں تک

کہ ہیں ہی (اسیر ہوکر) لوٹ جاتی تھی تو خیال کرو کہ جو لڑکی کم سن اور کھیل کی شوقین ہوگی وہ کتنی دیر تک تماشا دیکھے گی (یعنی جب تک حضرت کھڑے رہتے تھے اور بیزار نہ ہوتے تھے یہ کمال خلق تھا)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَ حَوَّلَ وَجْهَهُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَانْتَهَرَنِيْ وَقَالَ مِزْمَارُ الشَّيْطٰنِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَ كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ يَلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَاِمَّا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِمَّا قَالَ تَشْتَهِيْنَ تَنْظُرِيْنَ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَقَامَنِيْ وَرَاءَهُ خَدِّيْ عَلَى خَدِّهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ دُوْنَكُمْ يَا بَنِيْ اَرْفِدَةَ حَتّٰى اِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِيْ

ترجمہ۔ مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میرے گھر آئے اور میرے پاس دو لڑکیاں گا رہی تھیں بعاث کی لڑائی کو اور آپ بچھونے پر لیٹ گئے اور اپنا منہ انکی طرف سے پھیر لیا اور پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور مجھے جھڑکا کہ انہیں شیطان کی تان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا انکو چھوڑ دو (یعنی گانے دو) پھر جب وہ غافل ہو گئے میں نے ان دونوں کے چٹکی لی کہ وہ نکل گئیں اور وہ عید کا دن تھا اور سودان ڈھالوں اور نیزوں سے کھیلتے تھے۔ سو مجھے یاد نہیں کہ میں نے حضرت سے خواہش ظاہر کی یا حضرت نے خود فرمایا کہ تم اسے دیکھنا چاہتی ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ پھر مجھے آپ نے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرماتے تھے اے اولاد ارفدہ کی تم اپنے کھیل میں مشغول رہو یہاں تک کہ جب میں تھک گئی تو آپ نے فرمایا کہ بس میں نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا جاؤ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ حَبَشٌ يَزْفِنُوْنَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُ رَاْسِيْ عَلٰى مَنْكِبِهٖ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰى لَعِبِهِمْ حَتّٰى كُنْتُ اَنَا الَّتِيْ اَنْصَرِفُ عَنِ النَّظَرِ اِلَيْهِمْ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ایک بار عید کے دن حبشی آکر مسجد میں کھیلنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلایا اور میں نے آپ کے شانے پر سر رکھا اور ان کے کھیل کو دکو دیکھنے لگی یہانتک کہ میں ہی ان کے دیکھنے سے بیزار ہو جاتی تھی۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور روایت کی مجھ سے یحییٰ بن یحییٰ نے ان سے یحییٰ بن زکریا

سنے۔ اور کہا روایت کی مجھ سے ابن نمیر نے ان سے محمد نے دونوں نے ہشام سے اسی اسناد سے اور انہوں نے مسجد کا ذکر نہیں کیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِلَعَّابِيْنَ وَدِدْتُ أَنِّيْ أَرَاهُمْ فَقَالَتْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ عَلَى الْبَابِ أَنْظُرُ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ عَطَاءٌ فُرْسٌ أَوْ حَبَشٌ قَالَ وَقَالَ لِيَ ابْنُ عَتِيْقٍ بَلْ حَبَشٌ

ترجمہ۔ مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کھیلنے والوں سے کہلا بھیجا کہ میں چاہتی ہوں ان کو دیکھوں۔ اور کھڑے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میں بھی دروازہ پر کھڑی ہوئی اور آپ کی گردن اور کانوں کے بیچ میں سے دیکھتی تھی اور وہ مسجد میں کھیلتے تھے۔ عطاء نے کہا وہ فارس کے لوگ تھے ابن عتیق نے کہا نہیں حبشی تھے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ إِذْ دَخَلَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَهْوٰى إِلَى الْحَصْبَاءِ يَحْصِبُهُمْ بِهَا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حبشی کھیلتے تھے اپنے تیروں سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور کنکریوں کی طرف جھکے کہ ان کو ماریں تو آپ نے فرمایا اے عمر انکو کھیلنے دو۔

کتاب صلوٰۃ الاستسقاء نماز استسقاء کا بیان

فائدہ۔ علماء کا اجماع ہے کہ استسقاء سنت ہے۔ اور اس میں اختلاف ہے کہ نماز استسقاء مسنون ہے یا نہیں۔ ابوحنیفہ کا قول ہے کہ نماز مسنون نہیں صرف پانی کیلئے دعا کرے اور یہ مذہب تمام سلف اور خلف صحابہ اور تابعین اور متقدمین و متاخرین سب کے خلاف ہے۔ اور ان سب کے مقابل میں اکیلے ان کا قول کیونکر مقبول ہو سکتا ہے اگرچہ انہوں نے اُن حدیثوں سے تمسک کیا ہے جن میں صلوٰۃ کا ذکر نہیں ہے اور جمہور نے اُن حدیثوں سے تمسک کیا ہے جو صحیحین وغیرہ میں وارد ہوئی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استسقاء میں دو رکعت ادا کی۔ اور جن روایتوں میں نماز کا ذکر نہیں تو بعض محمول ہیں اس پر کہ راوی بھول گیا اور بعض میں احتمال ہے کہ اختصار کی راہ سے راوی نے ذکر نہیں کیا اور بعض روایتوں میں ایسا وارد ہوا ہے کہ آپ نے خطبہ جمعہ میں استسقا کے لئے دعا کی کہ وہ استسقاء کے لئے بھی کافی سمجھی گئی۔ اور اگر کہیں نماز نہ پڑھنا مروی ہوا تو مراد اس سے یہ ہے کہ بغیر نماز کے صرف دعا پر بھی اکتفا کرنا بھی روا ہے اور اس کے روا

ہونے میں کچھ اختلاف نہیں۔ غرض جن حدیثوں میں نماز کا ذکر آچکا ہے وہ مقدم سمجھی جائینگی اس لئے کہ اس میں زیادتی علم کی ہے اور ثقہ لوگ جو زائد بات بیان کریں وہ مقبول ہے غرض خلاصہ یہ کہ استسقاء تین قسم ہیں۔ اوّل صرف دعا بغیر نماز کے۔ دوسرے خطبہ جمعہ میں یا فرض نماز کے بعد دعا کرنا اور یہ اول سے اولیٰ ہے۔ اور تیسرے دو رکعت ادا کرنا اور دو خطبے پڑھنا اور اس سے قبل اور بعد صدقہ اور روزہ اور توبہ اور نیکیاں اور خیرات بجالانا یہ سب سے کامل ہے (نووی)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدِ الْمَازِنِي يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن زید مازنی فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدگاہ کی طرف نکلے اور پانی مانگا اور آپ نے چادر مبارک کو اُلٹا دیا گویا نیک فال تھا کہ پروردگار ہمارا اسی طرح رت بدل دے۔) جب قبلہ کی طرف منہ کیا۔

فائدہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ استسقاء کے لئے باہر نکلنا مستحب ہے اس لئے کہ اس میں عاجزی اور تواضع زیادہ ہے اور لوگوں کے جمع ہونے کے لئے بھی کشادگی ہے اور معلوم ہوا کہ چادر کا اُلٹنا بھی مستحب ہے۔ شافعیہ نے کہا ہے کہ جب خطبہ ثانی کا ثلث ہو جائے جب اُلٹے۔ اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد کا اور جماہیر علماء کا کہ سب چادر کا الٹنا مستحب جانتے ہیں بخلاف حنفیہ کے کہ وہ بلا دلیل اسکی سنیت کا انکار رکھتے ہیں۔ اور یہ نہیں مگر حدیث کے تھوڑا جاننے سے سبب سے اور شافعیہ کے نزدیک مقتدیوں کو بھی سنت ہے اور یہی مذہب مالک وغیرہ کا ہے اور استسقاء کی دو رکعت ہے اور امام شافعی اور جماہیر کا مذہب یہ ہے کہ نماز خطبہ سے پہلے ہے اور لیث نے کہا بعد خطبہ کے۔ اور امام مالک بھی پہلے لیث کے موافق پھر جمہور کے ساتھ ہو گئے۔ اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ اگر خطبہ کو نماز سے پہلے پڑھا تو بھی روا ہے مگر افضل یہ ہے کہ نماز اول ادا کرے مثل نماز عید کے۔ اور شافعی اور ابن جریر کا مذہب یہ ہے صلوٰۃ استسقاء کے قبل تکبیریں کہے مثل عید کے اور یہی مروی ہے ابن مسیب اور عمر بن عبدالعزیز اور مکحول سے اور جمہور کا مذہب ہے کہ یہ تکبیریں نہ کہے اور اذان اور تکبیر اقامت نہ کہنے پر اجماع ہے مثل عید کے مگر الصلوٰۃ جامعۃ کا مضائقہ نہیں (نووی)

عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهٗ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

ترجمہ۔ عبادہ بن تمیم نے اپنے چچا سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدگاہ کی طرف نکلے اور پانی مانگا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر کو لوٹا اور دو رکعت پڑھی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ وَاَنَّهٗ لَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَا سْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ

ترجمہ۔ عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدگاہ کی طرف نکلے اور پانی کیلئے دعا مانگی اور جب ارادہ کیا کہ دعا کریں تو قبلہ کی طرف ہوئے اور اپنی چادر کو اُلٹا۔

عَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِيْمِ الْمَازِنِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَمَّهٗ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِيْ فَجَعَلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَيَدْعُو اللّٰهَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

ترجمہ۔ عباد بن تمیم مازنی نے اپنے چچا سے سُنا جو صحابی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن استسقا کے لئے نکلے اور لوگوں کی طرف پیٹھ کی۔ اور اللہ سے دعا کرنے لگے اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور چادر الٹی اور دو رکعت پڑھیں۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِى الدُّعَآءِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ دعا میں ہاتھ اٹھاتے تھے ایسے کہ آپ کے بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

فائدہ۔ ہاتھوں کا اتنا بلند اٹھانا آپ سے استسقا ہی میں مروی ہے اور دُعا میں اتنا بلند نہ ہوتا اگرچہ اٹھایا جاتا۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَاَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ اِلَى السَّمَآءِ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ہتھیلیوں کی پیٹھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

فائدہ۔ بلا کے دور ہونے قحط کے دفع ہونے کے لئے جب دعا کرے تو ایسے ہی مسنون ہے کہ ہاتھوں کو پشت آسمان کی طرف کرے اور جب کچھ مانگے تو ہاتھوں کی پیٹھ آسمان کی طرف کرے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ دُعَآئِهٖ اِلَّا فِى الْاِسْتِسْقَآءِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ غَيْرَ اَنَّ عَبْدَ الْاَعْلٰى قَالَ يُرٰى بَيَاضُ اِبْطِهٖ اَوْ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں اٹھاتے تھے ہاتھ کسی دعا میں مگر استسقا میں یہانتک اٹھاتے کہ آپ کے دونوں بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔ اور عبد الاعلیٰ کی روایت

میں راوی کو شک ہے کہ ایک بغل کو یا دونوں بغلوں کو۔

فائدہ۔ چونکہ دوسری روایات صحیحہ سے ہاتھ اٹھانا اور دعاؤں میں بھی ثابت ہو چکا ہے کہ وہ روایات قریب تیس کے ہیں اور اس حدیث کی تاویل یوں کرتے ہیں کہ یہاں مبالغہ کے ساتھ اٹھانا مقصود ہے۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی مجھ سے ابن مثنی نے ان سے یحیٰی نے ان سے ابن ابی عروبہ نے اُن سے قتادہ نے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی اس کے مانند۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ مِّنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَّخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيْثُنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا قَالَ اَنَسٌ وَّلَا وَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَّلَا قَزَعَةٍ وَّمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِّنْ بَيْتٍ وَّلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَائِهٖ سَحَابَةٌ مِّثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ قَالَ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَّخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهٗ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک شخص مسجد میں جمعہ کے دن آیا اس دروازہ سے کہ دار القضا کی طرف ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے خطبہ پڑھتے تھے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے لوگوں کے مال برباد ہو گئے اور راہیں بند ہو گئیں سو آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ ہم کو پانی دے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا کہ یا اللہ ہم کو پانی دے یا اللہ ہم کو پانی دے یا اللہ ہم کو پانی دے انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم آسماں میں نہ گھٹا دیکھتے تھے نہ بدلی کا کوئی ٹکڑا اور ہم میں اور سلع کے بیچ میں نہ کوئی گھر تھا نہ محلہ (سلع ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ کے قریب) غرض سلع کے پیچھے سے ایک بدلی اٹھی ڈھال کے برابر اور جب آسمان کے بیچ میں آئی تو پھیل گئی اور مینہ برسنے لگا۔ (یہ آپ کا معجزہ ہے اور اللہ کا فضل ہے کہ آپ کی دعا کو ایسا جلد قبول کیا ورنہ پانی کا یہاں گمان نہ تھا) پھر اللہ کی قسم ہم نے

الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَانْقَلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ فَسَأَلْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ قَالَ لَا اَدْرِيْ

آفتاب نہ دیکھا ایک ہفتہ تک۔ پھر وہی شخص آیا اسی دروازہ سے دوسرے جمعہ کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اور پھر آپ کے آگے کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مال برباد ہو گئے اور راستے بند ہو گئے تو آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ بارش کو روک دے پھر آپ نے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور عرض کیا اے اللہ! ہمارے گرد برساؤ، نہ ہمارے اوپر۔ یا اللہ ٹیلوں پر اور بلندیوں پر اور نالوں پر اور درختوں کے اُگنے کی جگہ پر برساؤ۔ غرض مینہ فوراً کھل گیا اور ہم دھوپ میں نکلے۔ شریک نے کہا میں نے انس سے پوچھا کیا یہ وہی شخص تھا جو پہلے آیا تھا۔ انہوں نے کہا میں نہیں جانتا۔ (بخاری کی روایت میں آیا ہے کہ وہ پہلا ہی شخص تھا

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استسقا میں دعا بھی کافی ہے اور مینہ کی موقوفی کے لئے دعا کا طریقہ معلوم ہوا مگر اس کیلئے لوگوں کا میدان میں اجتماع اور نماز مشروع نہیں۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هَلَكَ الْاَمْوَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنَاهُ وَفِيْهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلٰى نَاحِيَةٍ اِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ مِثْلِ الْجَوْبَةِ وَسَالَ وَادِيْ قَنَاةَ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِّنْ نَّاحِيَةٍ اِلَّا اَخْبَرَ بِجَوْدٍ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ایک قحط پڑا اور آپ ایک دن جمعہ کو منبر پر خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گاؤں والا کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہمارے مال برباد ہو گئے اور لڑکے بالے بھوکے مر گئے اور اخیر تک حدیث بیان کی حدیث اول کے ہم معنی اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے دعا میں عرض کیا اے اللہ ہمارے گرد برسا نہ ہم پر۔ غرض آپ جدھر ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے اُدھر سے بدلی کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ ہم نے مدینہ کو دیکھا کہ آنگن کی طرح بیچ میں سے کھل گیا اور قنات کا نالا ایک مہینے تک بہتا رہا اور کوئی شخص باہر سے نہیں آیا مگر اس نے ارزانی کی خبر دی۔

فائدہ۔ قنات مدینہ کے نالوں میں سے ایک نالہ کا نام ہے۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے

يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوا وَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الْأَعْلَى فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوَالَيْهَا وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ

جمعہ کا اور لوگ آپ کے آگے کھڑے ہوئے اور پکار کر کہا کہ اے نبی اللہ کے! مینہ نہیں برستا اور درختوں کے پتے سوکھ گئے اور جانور مر گئے اور بیان کی حدیث آخر تک اور عبد الاعلیٰ کی روایت میں یہ ہے آخر مینہ مدینہ پر سے کھل گیا اور اس کے ارد گرد برستا رہا اور مدینہ میں ایک بوند نہ گرتی تھی اور میں نے دیکھا کہ ٹوپی کی طرح بیچ میں کھلا ہوا تھا۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے یہی حدیث ابو کریب نے ان سے اسامہ نے اُن سے سلیمان بن مغیرہ نے اُن سے ثابت نے ان سے انس نے مانند اوپر کی روایت کے اور اس میں یہ بات زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بدلیوں کو اکٹھا کر دیا اور ہمارا یہ حال رہا کہ زبردست آدمی بھی اپنے گھر جانے کو ڈرتا تھا (یعنی مینہ کی شدت سے)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَزَادَ فَرَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَمَزَّقُ كَأَنَّهُ الْمُلَاءُ حِينَ تُطْوَى

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ ایک گاؤں کا آدمی جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ منبر پر تھے اور بیان کی حدیث آخر تک اور زیادہ کیا اس میں اتنا کہ دیکھا میں نے بدلی کو گویا کہ ایک چادر تھی کہ لپیٹ دی گئی اس طرح پھٹتی تھی۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ حَتَّى أَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم پر برسات ہوئی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ سو کھول دیا آپ نے اپنا کپڑا یہاں تک کہ پہنچا آپ پر مینہ اور ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ نے ایسا کیوں کیا۔ آپ نے فرمایا اس لئے کہ یہ ابھی اپنے پروردگار کے پاس سے آیا ہے۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پروردگار تعالیٰ شانہ کی ذات مقدس اوپر ہے اور مینہ اوپر ہی سے آتا ہے اور بعض متبعان جہم نافہم جو یہ تاویل کرتے ہیں کہ وہ ابھی پروردگار کا پیدا کیا ہوا ہے۔ یہ تاویل جب صحیح ہوتی کہ معنے ظاہری اس کے نہ بنتے اور

جب معنے ظاہری بلا تکلف بنتے ہوں تو تاویل کی کیا ضرورت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الرِّيْحِ وَالْغَيْمِ عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرَّ بِهٖ وَذَهَبَ عَنْهُ ذٰلِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنِّيْ خَشِيْتُ أَنْ يَكُوْنَ عَذَابًا سُلِّطَ عَلٰى أُمَّتِيْ وَيَقُوْلُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ رَحْمَةٌ

ترجمہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قاعدہ تھا کہ جب اندھی اور بدلی کا دن ہوتا تو آپ کے چہرہ مبارک پر خوف معلوم ہوتا (یعنی عذاب الٰہی سے ڈرتے) اور گھڑی آگے جاتے گھڑی پیچھے۔ پھر اگر مینہ برس گیا تو خوش ہوتے اور آپ کا خوف جاتا رہتا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ شاید یہ کوئی عذاب نہو جو اللہ نے میری امت پر بھیجا ہو اور جب مینہ دیکھتے تو فرماتے کہ یہ رحمت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ قَالَتْ وَإِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهٗ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفْتُ ذٰلِكَ عَائِشَةُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَعَلَّهٗ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا

ترجمہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جب جھونکے کی آندھی آتی اللھم سے ارسلت بہ تک پڑھتے یعنی یا اللہ میں اس ہوا کی بہتری مانگتا ہوں اور جو اس کے اندر ہے اس کی بہتری اور جو اس میں بھیجا گیا ہے اس کی بہتری۔ اور پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور جو اس کے اندر ہے اس کی برائی سے اور جو اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے اس کی بُرائی سے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آسمان پر بدلی اور بجلی کڑکتی ہے تو آپ کا رنگ بدل جاتا اور باہر نکلتے اور اندر آتے اور آگے آتے اور پیچھے جاتے۔ پھر اگر مینہ برسنے لگتا تو آپ کی گھبراہٹ جاتی رہتی۔ غرض اس بات کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پہچانا اور آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اے عائشہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہو جیسے عاد کی قوم نے دیکھ کر کہا تھا کہ یہ بدلی ہے جو ہمارے نالوں کے آگے آئی ہے اور کہنے لگے کہ یہ بدلی ہم پر برسنے والی ہے۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کا کوئی درجہ ایسا نہیں کہ اس کو خدا کا خوف نہ رہے بلکہ جتنا اس شاہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ کا قرب ہوتا جاتا ہے اتنا ہی خوف اس کی بے نیازی کا اور بے پرواہی کی راہ سے بڑھتا جاتا ہے اور بندہ کو لازم ہے کہ ہر آن اس تعالیٰ شانہ کی صفات کاملہ کا مراقبہ کرتا رہے اور اس کے عذاب اور عقاب سے پناہ مانگتا رہے۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَى النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَتْ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهَةُ قَالَتْ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا

ترجمہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی نہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قہقہہ مار کر ہنستے ہوئے کہ آپ کے حلق کا کوا نظر آنے لگتا بلکہ آپ کی یہ عادت تھی کہ مسکراتے تھے اور جب بدلی کو دیکھتے یا آندھی تو آپ کے چہرہ میں ڈر معلوم ہونے لگتا سو میں نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے میں اور لوگوں کو دیکھتی ہوں کہ وہ جب بدلی کو دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اس امید سے کہ اس میں پانی ہوگا اور جب آپ بدلی کو دیکھتے ہیں تو آپ کے چہرہ پر ناگواری ظاہر ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! مجھے خوف رہتا ہے اس کا کہیں اس میں عذاب نہ ہو اس لئے کہ ایک قوم ہوا ہی کے عذاب سے ہلاک ہو چکی ہے اور جب اس نے عذاب کو دیکھا تو یوں کہا کہ یہ بدلی ہے ہم پر برسنے والی۔

فائدہ۔ سچ ہے یہ مصرع ؎ نزدیکاں را بیش بود حیرانی۔ اس شاہنشاہ بلند بارگاہ قہار جبار سے جب ایسے مقدس اور پاکیزہ لوگ یوں ڈرتے ہیں تو ہم گناہ گاروں کو کتنا ڈرنا چاہیے مگر افسوس صد افسوس ہے کہ ہم سے کچھ اس کے ڈرنے کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ۔

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے خدا کے حکم سے صبا سے مدد دی گئی اور عاد دبور سے ہلاک کی گئی ہے۔

فائدہ۔ صبا وہ ہوا ہے جو مشرق سے آتی ہے جس کو پروائی کہتے ہیں اور دبور جو

مغرب سے آئے اور اسے پچھیاؤ کہتے ہیں۔

عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ سعید بن جبیر نے اوپر کی روایت کے مثل روایت کی۔

كِتَابُ الْكُسُوفِ

کسوف کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ فَأَطَالَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ آيَاتِ اللهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَكَبِّرُوا وَادْعُوا اللهَ وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ إِنْ مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ وَفِي ر

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا سو آپ نماز میں کھڑے ہوئے اور بہت دیر تک قیام کیا پھر رکوع کیا اور بہت لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے اور بہت قیام کیا مگر پہلے قیام سے کم پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم۔ پھر سجدہ کیا (یہ ایک رکعت میں دو رکوع ہوئے اور شافعی کا یہی مذہب ہے) پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک قیام کیا مگر قیام اول سے کم۔ پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے مگر قیام اول سے کم (یہ بھی دو رکوع ہوئے) پھر سجدہ کیا اور فارغ ہوئے اور آفتاب اتنے میں کھل گیا تھا۔ پھر لوگوں پر خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اور ان میں گہن نہیں لگتا نہ کسی کی موت سے نہ زندگی سے۔ پھر جب تم گہن دیکھو تو اللہ کی بڑائی بیان کرو اور اس سے دعا کرو اور نماز پڑھو اور خیرات کرو۔ اے امت محمدؐ! اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں اس

رِوَایَةِ مَالِكٍ اَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ۔

بات میں کہ اس کا غلام یا باندی زنا کرے اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی امت! اللہ کی قسم ہے جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے ہوتے تو بہت روتے اور تھوڑا ہنستے۔ سن لو میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا۔ اور مالک کی روایت میں یہ ہے کہ سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔

فائدہ۔ علماء کا اجماع ہے کہ نماز خسوف سنت ہے اور امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور کا مذہب ہے کہ باجماعت اس کو ادا کریں اور اہل عراق (یعنی حنفیوں) نے کہا ہے کہ الگ الگ پڑھیں مگر مذہب اول احادیث صحیحہ کی رو سے صحیح ہے اور امام شافعی کا مذہب ہے کہ ہر رکعت میں دو رکوع کرے اور دو مرتبہ قیام کرے مگر سجدے ہر رکعت میں دو ہی ہیں۔ اور حنفیوں کے نزدیک مثل اور نمازوں کے ایک ہی رکوع ہر رکعت میں ہو۔ مگر شافعی مذہب احادیث صحیحہ کے موافق ہے اور ابن عبد البر نے بھی اس کو صحیح کہا ہے اور بعض روایتوں میں ہر رکعت میں تین رکوع بھی آئے ہیں اور چار بھی مگر دو کے راوی بہت احفظ اور اضبط ہیں مگر قوی مذہب یہ ہے کہ جس طرح چاہے ادا کرے باقی رہی سورہ فاتحہ سو قیام اول میں تو باتفاق علماء پڑھنا ضروری ہے اور قیام ثانی میں بھی پڑھنا یہ مذہب ہے شافعی اور مالک کا اور جمہور صحابہ کا اور محمد بن مسلمہ کا مالکیہ میں سے یہ قول ہے کہ قیام ثانی میں پڑھنا نہ چاہئے اور طول قرارت باتفاق علماء افضل ہے اور قصر بھی روا ہے۔ اور سجدہ کے طول کے بھی محققین قائل ہیں اور اعوذ پڑھنا بھی ہر قیام میں قبل فاتحہ کے مستحب ہے اور دو خطبے بھی بعد نماز کے مستحب ہیں۔ یہ مذہب ہے شافعی اور اسحاق اور ابن جریر اور فقہائے محدثین کا اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک خطبہ مستحب نہیں۔ اور شافعی کی دلیل احادیث صحیحہ ہیں جو صحیحین وغیرہ میں وارد ہوئی ہیں مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہی روایت یحییٰ بن یحییٰ نے ان سے ابو معاویہ نے ان سے ہشام بن عروہ نے اسی سند سے اور یہ زیادہ کیا کہ آپ نے فرمایا بعد حمد کے بیشک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں ہیں۔ اور یہ بھی زیادہ کیا کہ پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ آگاہ رہو میں نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهٗ فَاقْتَرَأَ

ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں سورج گہن ہوا اور آپ نکلے مسجد میں اور نماز کو کھڑے ہوئے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُو الطَّاهِرِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَقَالَ اَيْضًا فَصَلُّوْا حَتّٰى يُفَرِّجَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُّعِدْتُّمْ حَتّٰى لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اُرِيْدُ اَنْ اٰخُذَ قِطْفًا مِّنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ جَعَلْتُ اُقَدِّمُ وَقَالَ الْمُرَادِيُّ اَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ وَرَاَيْتُ فِيْهَا عَمْرَو ابْنَ لُحَيٍّ وَّهُوَ الَّذِيْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ وَانْتَهٰى حَدِيْثُ اَبِي الطَّاهِرِ عِنْدَ قَوْلِهٖ فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ

اور اللہ اکبر کہا اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لمبی قرارت پڑھی پھر اللہ اکبر کہا اور بہت لمبا رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور ربنا لک الحمد اور پھر کھڑے رہے اور لمبی قرارت پڑھی کہ پہلی قرارت سے ذرا کم تھی۔ پھر اللہ اکبر کہہ کے دوسرا رکوع کیا لمبا مگر پہلے رکوع سے پھر کہا سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد پھر سجدہ کیا۔ اور ابوطاہر راوی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ پھر سجدہ کیا۔ اور دوسری رکعت میں ایسا ہی کیا یہاں تک کہ چار رکوع پورے ہوئے اور چار سجدے (یعنی دو رکعت میں۔ ہر رکعت میں دو رکوع کئے اور دو سجدے) اور آپ کے فارغ ہونے سے پہلے سورج صاف ہو گیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں پر خطبہ پڑھا اور اللہ کی تعریف کی اُن لفظوں سے جو اس کی شان کے لائق ہیں پھر فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور کسی کی موت اور زندگی کے سبب سے اُن میں گہن نہیں ہوتا (یعنی صرف اللہ کے حکم سے ہوتا ہے) پھر جب تم گہن کو دیکھو تو جلد نماز پڑھنے لگو اور یہ بھی فرمایا کہ یہاں تک نماز پڑھو کہ اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے اوپر سے کھول دے۔ اور فرمایا آپ نے کہ میں نے اس جگہ وہ سب چیزیں دیکھیں جن کا تم سے وعدہ ہوا ہے چنانچہ میں نے اپنے کو دیکھا کہ چاہتا ہوں کہ ایک گچھا لیلوں جنت میں جب تم نے مجھ کو دیکھا تھا کہ میں آگے بڑھا تھا۔ اور مرادی راوی نے اتقدم کہا معنے دونوں کے ایک ہیں اور بیشک میں نے

جہنم کو دیکھا کہ ایک ٹکڑا دوسرے کو توڑ رہا ہے جب تم نے مجھ کو دیکھا تھا کہ میں پیچھے کو ہٹا تھا اور میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو دیکھا (ایک کا نام ہے) اور اسی نے سب سے پہلے سانڈ چھوڑے اور ابو طاہر راوی کی حدیث تو وہیں تمام ہو گئی جہاں آپ نے فرمایا تھا کہ جلدی نماز پڑھو اور اس کے بعد کچھ ذکر ہی نہیں کیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِیًا اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعُوْا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَصَلّٰی اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِیْ رَكْعَتَیْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ

ترجمہ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سورج گہن ہوا اور آپ نے مدینہ میں ایک پکارنے والے کو بھیجا کہ یوں پکار دے کہ سب لوگ مل کر نماز ادا کرو غرض لوگ جمع ہو گئے اور آپ نے آگے بڑھ کر تکبیر کہی (یعنی تکبیر اولیٰ) اور چار رکوع کئے دو رکعتوں میں اور چار سجدے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ فِیْ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَاءَتِهٖ فَصَلّٰی اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِیْ رَكْعَتَیْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَ الزُّهْرِیُّ وَاَخْبَرَنِیْ كَثِیْرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰی اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِیْ رَكْعَتَیْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ

ترجمہ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورج گہن کی نماز میں قرارت پکار کر پڑھی اور چار رکوع کئے اور چار سجدے دو رکعتوں میں ۔ زہری نے کہا کہ خبر دی مجھے کثیر بن عباس نے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار رکوع کئے دو رکعتوں میں اور چار سجدے کئے ۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی مجھ سے حاجب بن ولید نے ان سے محمد بن حرب نے ان سے محمد بن ولید نے ان سے زہری نے ان سے کثیر بن عباس نے ان سے ابن عباس نے بیان کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سورج گہن کے دن جیسے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ۔

عَنْ عُبَیْدِ ابْنِ عُمَیْرٍ یَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ مَنْ اُصَدِّقُ حَسِبْتُهٗ یُرِیْدُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِیَامًا شَدِیْدًا یَقُوْمُ قَائِمًا ثُمَّ یَرْكَعُ ثُمَّ یَقُوْمُ ثُمَّ یَرْكَعُ ثُمَّ یَقُوْمُ ثُمَّ یَرْكَعُ رَكْعَتَیْنِ فِیْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ

ترجمہ - عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ روایت کی مجھ سے اس شخص نے جس کو میں سچا جانتا ہوں مراد اس شخص سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں کہ ایک بار سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ۔ اور آپ نماز میں بڑی دیر

وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ وَكَانَ اِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا فَاِذَا رَاَيْتُمْ كُسُوْفًا فَاذْكُرُوا اللّٰهَ حَتّٰى يَنْجَلِيَا

تک کھڑے رہے اس طرح کہ ایک بار تے کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے پھر کھڑے ہو پھر رکوع کرتے پھر کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے غرض پڑھتے دو رکعت کہ ہر رکعت میں تین رکوع ہوتے اور دونوں رکعتوں میں چار سجدے۔ اور جب فارغ ہوئے آفتاب صاف ہوگیا اور جب رکوع کرتے اللہ اکبر کہتے پھر رکوع میں جاتے اور جب سر اٹھاتے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور بعد نماز خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ پھر فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کی موت و حیات کے سبب سے گہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں نسے ہے کہ ان سے اللہ ڈراتا ہے۔ پھر جب تم گہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو یہاں تک کہ دونوں صاف ہوجائیں

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھ رکوع کئے (یعنی دو رکعت میں) اور چار سجدے۔

عَنْ عَمْرَةَ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً اَتَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُعَذَّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُوْرِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَخَرَجْتُ فِيْ نِسْوَةٍ بَيْنَ ظَهْرَيِ الْحُجَرِ فِي الْمَسْجِدِ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَرْكَبِهٖ حَتّٰى اَنْتَهٰى اِلٰى مُصَلَّاهُ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ فَقَامَ وَ

ترجمہ۔ عمرہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آکر سوال کرنے لگی اور اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول کیا لوگوں کو قبروں میں عذاب ہوگا۔ عمرہ نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ اللہ کی۔ پھر سوار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن صبح کو ایک سواری پر اور سورج گہن ہوا۔ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ میں بھی نکلی اور عورتوں

قَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَسَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ فَكُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

کے ساتھ حجروں کے پیچھے سے مسجد میں آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی سواری سے اترے اور اپنی نماز کی جگہ تک تشریف لے گئے جہاں ہمیشہ امامت کرتے نماز میں اور کھڑے ہوئے اور بہت لمبا قیام کیا اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر آپ نے بہت لمبا قیام کیا پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا پھر اٹھے اور بہت لمبا قیام کیا مگر وہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا اور آفتاب صاف ہوا۔ اور فرمایا کہ میں نے تم کو دیکھا کہ تم قبروں میں جانچے جاؤ گے جیسے دجال کے وقت جانچے جاؤ گے۔ عمرہ نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ فرماتی تھیں کہ میں نے اس کے بعد سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پناہ مانگا کرتے تھے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور روایت کی ہم سے حدیث بن محمد بن مثنے نے ان سے عبدالوہاب نے۔ اور کہا مسلم نے کہ بیان کی ہم سے یہی روایت ابن ابی عمر نے ان سے سفیان نے۔ دونوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے مثل سلیمان بن بلال کی روایت کے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوْا يَخِرُّوْنَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِكَ فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سورج گہن ہوا اور ان دنوں میں بڑی گرمی تھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے یاروں کے ساتھ نماز پڑھی اور بہت لمبا قیام کیا یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور

ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تُوْلَجُوْنَهٗ فَعُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوْ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا اَخَذْتُهٗ اَوْ قَالَ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصُرَتْ يَدِيْ عَنْهُ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ وَرَاَيْتُ اَبَا ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ وَاِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُرِيْكُمُوْهُمَا فَاِذَا خَسَفَا فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ

لمبا قیام کیا پھر دو سجدے کئے پھر کھڑے ہوئے اور اسی طرح کیا۔ غرض چار رکوع ہوئے اور چار سجدے (یعنی دو رکعتیں) پھر فرمایا کہ جتنی چیزیں ایسی ہیں کہ تم اُن میں جاؤ گے (یعنی دوزخ و جنت و قبر و حشر وغیرہ) وہ سب میرے آگے آئیں اور جنت تو ایسی آگے آئی کہ اگر میں ایک گچھا اس میں سے لینا چاہتا تو ضرور ہی لے لیتا یا یہ فرمایا کہ میں نے اس میں سے ایک گچھا لینا چاہا تو میرا ہاتھ نہ پہنچا اور دوزخ میرے آگے آئی اور ایک بنی اسرائیل کی عورت کو دیکھا کہ ایک بلی کی وجہ سے اس پر عذاب ہو رہا ہے کہ اس نے بلی کو باندھ دیا تھا اور اسے نہ تو کھانے کو دیا اور نہ اسے کھولا تاکہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔ اور دوزخ میں ابوثمامہ عمرو بن مالک کو دیکھا کہ اپنی آنتیں دوزخ میں کھینچتا ہے۔ اور عرب کا یہ خیال تھا کہ سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے شخص کے مرنے سے۔ اور آپ نے فرمایا کہ وہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کہ وہ تم کو دکھاتا ہے۔ پھر جب انہیں گہن لگے تو نماز پڑھو جب تک وہ کھل نہ جائے۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بیان کی یہی روایت مجھ سے ابوغسان مسمعی نے اُن سے عبدالملک نے اُن سے ہشام نے اسی اسناد سے مثل اس کے۔ مگر اس میں یہ ہے کہ دیکھا میں نے ایک عورت بڑے آواز والی لمبی کالی کو اور یہ نہیں فرمایا کہ وہ بنی اسرائیل میں کی تھی۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صغیرہ گناہوں پر بھی پکڑ ہوتی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ کافر ہو۔ بلی کے سبب سے اس پر عذاب اور زیادہ ہو گیا یا مسلمان ہو اور سوا دوزخ کے اور آگ کے اور کسی طرح کا عذاب اس پر ہوتا ہو چنانچہ حدیث میں یہ صاف نہیں ہے کہ وہ دوزخ میں تھی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا سورج گہن ہوا ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جس دن آپ کے

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ اِنَّمَا انْکَسَفَتْ لِمَوْتِ اِبْرَاہِیْمَ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ سِتَّ رَکَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ بَدَاءَ فَکَبَّرَ ثُمَّ قَرَاءَ فَاَطَالَ الْقِرَآءَۃَ ثُمَّ رَکَعَ نَحْوًا مِّمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فَقَرَأَ قِرَآءَۃً دُوْنَ الْقِرَآءَۃِ الْاُوْلٰی ثُمَّ رَکَعَ نَحْوًا مِّمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فَقَرَاءَ قِرَآءَۃً دُوْنَ الْقِرَآءَۃِ الثَّانِیَۃِ ثُمَّ رَکَعَ نَحْوًا مِّمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَکَعَ اَیْضًا ثَلَاثَ رَکَعَاتٍ لَیْسَ فِیْہَا رَکْعَۃٌ اِلَّا الَّتِیْ قَبْلَہَا اَطْوَلُ مِنَ الَّتِیْ بَعْدَہَا وَرُکُوْعُہٗ نَحْوٌ مِّنْ سُجُوْدِہٖ ثُمَّ تَاَخَّرَ وَتَاَخَّرَتِ الصُّفُوْفُ خَلْفَہٗ حَتّٰی انْتَہَیْنَا وَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ حَتَّی انْتَہٰی اِلَی النِّسَآءِ ثُمَّ تَقَدَّمَ وَتَقَدَّمَ النَّاسُ مَعَہٗ حَتّٰی قَامَ فِیْ مَقَامِہٖ فَانْصَرَفَ حِیْنَ انْصَرَفَ وَقَدْ اٰضَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ یٰاَیُّہَا النَّاسُ اِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَاِنَّہُمَا لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَاِذَا رَاَیْتُمْ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِکَ فَصَلُّوْا حَتّٰی تَنْجَلِیَ مَا مِنْ شَیْءٍ تُوْعَدُوْنَہٗ اِلَّا قَدْ رَاَیْتُہٗ فِیْ صَلٰوتِیْ ہٰذِہٖ لَقَدْ جِیْءَ بِالنَّارِ وَذٰلِکُمْ حِیْنَ رَاَیْتُمُوْنِیْ تَاَخَّرْتُ مَخَافَۃَ اَنْ یُّصِیْبَنِیْ مِنْ لَفْحِہَا حَتّٰی رَاَیْتُ فِیْہَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ

صاحبزادے ابراہیم انتقال کر گئے تھے۔ سو لوگوں نے کہا کہ ابراہیم کی موت سے سورج گہن ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوئے اور چار سجدوں کے ساتھ چھ رکوع کئے اس طرح کہ پہلے اللہ اکبر کہا اور قرات کی اور لمبی قرات کی پھر رکوع کیا قریب قیام کے (یعنی طول میں) پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قرات کی دوسری قرات سے کم پھر رکوع کیا قیام کے برابر پھر سر اٹھایا اور سجدہ کو جھکے اور دو سجدے کئے۔ پھر کھڑے ہوئے اور پھر رکوع کئے تین رکوع کہ ان میں کوئی رکعت نہ تھی۔ اور ہر پچھلا رکوع اپنے پہلے رکوع سے کم تھا اور ہر رکوع سجدہ کے برابر تھا پھر آپ پیچھے ہٹے اور سب صفیں آپ کے ساتھ پیچھے ہٹیں یہاں تک کہ ہم عورتوں کے قریب پہونچ گئے۔ پھر آپ آگے بڑھے اور سب لوگ آپ کے ساتھ آگے بڑھے (سبحان اللہ کیا اطاعت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) پھر آپ اپنی جگہ پر کھڑے ہوگئے۔ اور نماز سے فارغ ہوئے۔ اس وقت کہ آفتاب کھل چکا تھا۔ پھر فرمایا۔ اے لوگو! سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اور بے شک ان دونوں میں کسی آدمی کے مرنے سے گہن نہیں لگتا ہے۔ پھر جب تم دیکھو۔ اس میں سے کچھ تو نماز پڑھو، یہاں تک کہ وہ صاف ہوجائے [illegible] کوئی ایسی چیز نہیں رہی، جس کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے کہ میں نے

كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ إِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِي وَإِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِي رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا ثُمَّ جِيءَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكَ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَقَدَّمْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي مَقَامِي وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوا إِلَيْهِ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ لَا أَفْعَلَ فَمَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هٰذِهِ۔

اس کو نہ دیکھا ہو اس اپنی نماز میں چنانچہ دوزخ آئی اور جب یہ آئی کہ جب تم نے مجھے دیکھا کہ پیچھے ہٹا اس ڈر سے کہ شاید اس کی لُو مجھے لگ جائے (سبحان اللہ اتنے بڑے نبی کو اللہ اُن پر رحمت کرے اور سلام بھیجے۔ دوزخ سے اتنا خوف ہو۔ پھر ہم کو کتنا لازم ہے) اور وہ یہاں تک قریب ہوئی کہ میں نے اس میں ٹیڑھے منہ کی لکڑی کو دیکھا کہ وہ اپنے تئیں گھسیٹتا تھا آگ میں اور دنیا میں حاجیوں کی اس طرح چوری کرتا تھا کہ اس نے اپنی لکڑی میں کسی چیز کو اٹکایا (یعنی چادر کپڑا وغیرہ) اگر اس کا مالک آگاہ ہوا تو اس نے کہا بھئی میری لکڑی میں اٹک گئی تھی۔ اور اگر اس کا مالک غافل ہو گیا تو وہ لیکر چلدیا اور یہاں تک کہ میں نے اس بلی والی کو دیکھا کہ اس نے بلی کو باندھ رکھا اور نہ کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ خود زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی یہاں تک کہ بھوک سے مرگئی۔ پھر جنّت کو میرے آگے لائے اور وہ اس وقت آئی جب تم نے مجھ کو دیکھا کہ میں آگے بڑھا یہاں تک کہ میں اپنی جگہ جا کر کھڑا ہوا اور میں نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور چاہتا تھا کہ اس کے کچھ پھل توڑلوں کہ تم دیکھو۔ پھر میں نے خیال کیا کہ نہ کروں۔ غرض چیزوں کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز ایسی نہیں رہی۔ جو میں نے اپنی اس نماز میں نہ دیکھی ہو۔

عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَىٰ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ يُصَلُّونَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ آيَةٌ قَالَتْ نَعَمْ فَأَطَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِيَامَ جِدًّا حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ أَوِ الْغَشْيُ فَأَخَذْتُ قِرْبَةً مِنْ مَاءٍ إِلَىٰ جَنْبِي فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَىٰ رَأْسِي أَوْ عَلَىٰ وَجْهِي مِنَ الْمَاءِ قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

ترجمہ:۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا اور میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی وہ نماز پڑھتی تھیں۔ سو میں نے کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہی کہ نماز پڑھ رہے ہیں تو انھوں نے اپنے سر سے آسمان کو اشارہ کیا۔ میں نے کہا ایک نشانی ہے (یعنی اللہ کی قدرت کی) انھوں نے اشارہ سے کہا۔ ہاں۔ (اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں ضرورت کے وقت اشارہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ وَخَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ مَا مِنْ شَیْءٍ لَمْ اَکُنْ رَاَیْتُہٗ اِلَّا قَدْ رَاَیْتُہٗ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا حَتَّی الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ وَاِنَّہٗ قَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ قَرِیْبًا اَوْ مِثْلَ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِکَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَیُؤْتٰی اَحَدُکُمْ فَیُقَالُ لَہٗ مَا عِلْمُکَ بِھٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِکَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَیَقُوْلُ ھُوَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَنَا بِالْبَیِّنَاتِ وَالْھُدٰی فَاَجَبْنَا وَاَطَعْنَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَیُقَالُ لَہٗ نَمْ قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اِنَّکَ لَتُؤْمِنُ بِہٖ فَنَمْ صَالِحًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِکَ قَالَتْ اَسْمَاءُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَقُلْتُ۔

جائز ہے) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت لمبا قیام کیا کہ مجھے غش آنے لگا اور میں نے ایک مشک سے جو میرے بازو پر تھی۔ اپنے سر اور منہ پر پانی ڈالنا شروع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب کھل گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب کھُل گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد و ثنا کی پھر اس کے بعد کہا کوئی چیز ایسی نہیں رہی جسے میں نے پہلے نہ دیکھا تھا مگر یہاں میں نے اس کو کھڑے کھڑے دیکھ لیا۔ یہانتک کہ میں نے جنت اور دوزخ کو بھی دیکھا۔ اور میری طرف وحی بھیجی گئی کہ تم اپنی قبروں میں جانچے جاؤ گے جیسے دجّال کے فتنہ سے جانچے جاؤ گے اور ہر ایک کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے گا کہ تو اس شخص کو کیا جانتا تھا۔ اگر قبر والا مومن ہے تو کہے گا کہ وہ محمد ہیں۔ اللہ کے بھیجے ہوئے اور اُن پر رحمت کرے اور سلامتی وہ ہمارے پاس کھلے معجزے اور سیدھی راہ کی خبر لیکر آئے اور ہم نے اُن کی حدیث قبول کی اور اُن کا کہنا مانا۔ تین بار وہ یہی جواب دیگا۔ پھر وہ (یعنی فرشتہ) اس سے کہے گا کہ تو سوجا اور ہم کو معلوم تھا کہ تو ایماندار ہے سو اچھا بھلا سو تا رہ۔ اور منافق کہتا ہے (یعنی فرشتہ کو) کہ میں نہیں جانتا۔ میں لوگوں سے سنتا تھا کچھ کہتے تھے۔ سو میں نے بھی کہدیا (یعنی لوگوں کی دیکھا بھالی سے میں بھی کچھ کہتا رہا، کوئی امر تحقیق سے میرے یقین میں نہ تھا معلوم ہوا کہ وہ شخص لوگوں کا مقلد بے معنیٰ تھا اور مضمون رسالت کے دل سے تحقیق اور تصدیق نہ کرتا تھا۔ مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابو بکر نے اور ابو کریب نے۔ دونوں نے ابو اسامہ سے اس نے ہشام سے اس نے فاطمہ سے اس نے اسما سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس آئی اور لوگوں کو کھڑے دیکھا اور وہ نماز پڑھتی تھیں۔ سو میں نے کہا کیا حال ہے لوگوں کا اور بیان کی حدیث مثل حدیث ابن نمیر کے

جو انھوں نے ہشام سے روایت کی۔

عَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَا تَقُلْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَلٰكِنْ قُلْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ

ترجمہ۔ عروہ نے کہا۔ سورج کو کسوف ہوا نہ کہو بلکہ کہو سورج کو خسوف ہوا۔

فائدہ۔ کسوف اور خسوف دونوں کے معنے ایک ہیں اور چاند اور سورج دونوں کے لئے دونوں لفظ بولنا صحیح ہے اور ایک قول ضعیف ہے کہ سورج کے لئے کسوف کہنا چاہیئے اور چاند کے لئے خسوف۔ اور قاضی عیاض نے اس کے خلاف دعویٰ کیا ہے مگر قول ان کا اس آیت سے رد ہوتا ہے۔ وَخَسَفَ الْقَمَرُ اور جمہور اہل علم کا قول ہے کہ خسوف اور کسوف دونوں میں جائز ہے کہ پورا گہن نہ ہو اور کچھ روشنی باقی رہے۔ اور بعضوں نے کہا کہ خسوف وہ ہے جس میں ذرا رنگ بدل جائے اور کسوف وہ ہے کہ پورا تغیر آ جائے خواہ چاند میں اور خواہ سورج میں۔ اور امام لیث نے کہا کہ خسوف وہ ہے جو پورے میں ہو اور کسوف وہ جو تھوڑے میں۔ اور یہ قول عروہ کا جو اوپر مذکور ہوا اس کے وہی قائل ہیں اور کوئی قائل نہیں۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا قَالَتْ فَزِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَتْ تَعْنِيْ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاَخَذَ دِرْعًا حَتّٰى اُدْرِكَ بِرِدَائِهِ فَقَامَ لِلنَّاسِ قِيَامًا طَوِيْلًا لَوْ اَنَّ اِنْسَانًا اَتٰى لَمْ يَشْعُرْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ مَا حَدَّثَ اَنَّهُ رَكَعَ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ۔

ترجمہ۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن گھبرائے۔ مراد یہ تھی کہ جس دن سورج گہن ہوا تھا اور آپ نے گھبراہٹ سے کسی عورت کی بڑی چادر اوڑھ لی اور چلے۔ یہاں تک کہ آپ کی چادر آپ کو لا کر دی اور نماز میں اتنی دیر کھڑے رہے کہ اگر کوئی شخص آتا تو یہ بھی نہ جانتا کہ آپ نے رکوع کیا ہے۔ جیسے رکوع آپ سے مروی ہوئے ہیں بہت دیر تک کھڑے رہنے کے سبب سے۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی مجھ سے سعید بن یحییٰ نے اُن سے اُن کے باپ نے اُن سے ابن جریج نے اسی اسناد سے مثل اس کے اور اس میں یہ کہا کہ کھڑے ہوئے بہت دیر تک کہ کھڑے ہوتے تھے پھر رکوع کرتے تھے اور یہ بھی زیادہ کیا کہ اسماء رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ میں دیکھتی تھی ایک عورت کو جو مجھ سے بوڑھی تھی۔ اور دوسری کو جو مجھ سے زیادہ بیمار تھی۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَزِعَ فَاَخْطَاَ بِدِرْعٍ حَتّٰى

ترجمہ۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گذرا اور اس کے بعد کہا کہ میں نے اپنی حاجت پوری کی اور پھر مسجد

أُدْرِكَ بِرِدَائِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَتْ فَقَضَيْتُ حَاجَتِي ثُمَّ جِئْتُ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى رَأَيْتُنِي أُرِيدُ أَنْ أَجْلِسَ ثُمَّ أَلْتَفِتُ إِلَى الْمَرْأَةِ الضَّعِيفَةِ فَأَقُولُ هٰذِهِ أَضْعَفُ مِنِّي فَأَقُومُ فَرَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى لَوْ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ خُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَمْ يَرْكَعْ۔

میں آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ نماز کو کھڑے ہیں تو میں بھی ان کے ساتھ کھڑی ہوئی اور بہت لمبا قیام کیا یہاں تک کہ میں اپنے تئیں دیکھتی تھی کہ جی چاہتا تھا کہ بیٹھ جاؤں اور ایک ضعیف عورت کو دیکھا تو میں نے دل میں کہا یہ تو مجھ سے زیادہ ضعیف ہے پھر میں کھڑی رہی پھر آپ نے رکوع کیا اور بہت لمبا رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اور آتا تو جانتا کہ آپ نے ابھی رکوع نہیں کیا (یعنی قومہ قیام کے برابر تھا)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا قَدْرَ نَحْوِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا۔ اور آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور بہت لمبا قیام کیا۔ سورہ بقرہ کے برابر پھر رکوع کیا بہت لمبا۔ پھر سر اٹھایا اور بہت لمبا قیام کیا۔ مگر پہلے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر رکوع کیا لمبا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا۔ پھر قیام کیا لمبا اور وہ پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا لمبا اور پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا پھر قیام کیا لمبا مگر وہ پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا لمبا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب کھل گیا اور فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کہ گہن نہیں لگتا ہے ان میں سے کسی کی موت سے نہ کسی کی زندگی سے۔ پھر جب تم ان کو دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ پھر

تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَفَفْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا بِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ أَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

لوگوں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس جگہ پر کچھ لیا پھر دیکھا آپ رک گئے تو آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا اور اس میں سے ایک خوشہ کو لیا۔ اگر میں اسے توڑ لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اسے کھاتے رہتے اور میں نے دوزخ کو دیکھا۔ سو آج کی برابر میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا اور اکثر بسنے والی اس کی عورتیں دیکھیں۔ لوگوں نے عرض کیا یہ کیوں اے رسول اللہ کے! آپؐ نے فرمایا ان کی ناشکری کی وجہ سے۔ لوگوں نے عرض کیا کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں۔ اگر ساری دُنیا کا کوئی ان پر احسان کرے۔ پھر وہ عورت اس کی طرف سے کوئی بات خلاف مرضی دیکھے تو کہنے لگے گی کہ میں نے تم سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

مسلم رحؒ نے کہا اور بیان کی ہم سے یہ روایت محمد بن رافع نے ان سے اسحاق یعنے ابن عیسےٰ نے، اُن سے مالک نے اُن سے زید بن اسلم نے اسی اسناد سے مثل اس کے صرف اتنا ہی کہا کہ انہوں نے کہا ثم رایناك تكعكعت یعنے پھر دیکھا ہم نے آپ کو کہ پیچھے ہٹے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب سورج گہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آٹھ رکوع کئے اور چار سجدے (یعنی دو رکعت میں) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى فِي كُسُوفٍ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ قَالَ وَالْأُخْرٰى مِثْلُهَا۔

ترجمہ۔ مطلب اس کا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لَمَّا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُودِيَ الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَرَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ۔ ترجمہ

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں سورج گہن ہوا اور پکارا گیا کہ سب مل کر نماز پڑھیں اور آپؐ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں دو رکوع کئے اور سورج صاف ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی اتنے لمبے رکوع سجدے نہیں کئے۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ یُخَوِّفُ اللّٰہُ بِھِمَا عِبَادَہٗ وَاِنَّھُمَا لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْھَا شَیْئًا فَصَلُّوْا وَادْعُوا اللّٰہَ حَتّٰی یُکْشَفَ مَا بِکُمْ۔

ترجمہ۔ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ سورج اور چاند دونوں نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں میں سے کہ اللہ ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور وہ کسی کے مرنے کے سبب سے نہیں گہناتیں پھر جب تم گہن دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو یہاں تک کہ اللہ اس بلا سے تم کو دور کر دے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَیْسَ یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَلٰکِنَّھُمَا اٰیَتَانِ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا۔

ترجمہ۔ مضمون اس کا بھی وہی ہے کہ جب تم گہن دیکھو تو اٹھو اور نماز پڑھو۔

عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ وَوَکِیْعٍ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ یَوْمَ مَاتَ اِبْرَاھِیْمُ فَقَالَ النَّاسُ انْکَسَفَتْ لِمَوْتِ اِبْرَاھِیْمَ رَضِیَ اللّٰہُ۔ ترجمہ۔ اسمٰعیل سے یہی روایت اس اسناد سے مروی ہے مگر اتنی بات زیادہ ہے کہ جس دن آپ کے صاحبزادہ ابراہیم کا انتقال ہوا اس دن سورج گہن ہوا اور لوگوں نے کہا۔ ان ہی کی موت سے یہ ہوا۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَزِعًا یَخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ السَّاعَۃُ حَتّٰی اَتَی الْمَسْجِدَ فَقَامَ یُصَلِّیْ بِاَطْوَلِ قِیَامٍ وَّرُکُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ مَا رَاَیْتُہٗ یَفْعَلُہٗ فِیْ صَلٰوۃٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ اِنَّ ھٰذِہِ الْاٰیَاتِ الَّتِیْ یُرْسِلُ اللّٰہُ لَا تَکُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِہٖ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یُرْسِلُھَا یُخَوِّفُ بِھَا عِبَادَہٗ فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْھَا شَیْئًا فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِکْرِہٖ وَدُعَائِہٖ وَاسْتِغْفَارِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ

ترجمہ۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا تو آپ گھبرا کر اٹھے کہ قیامت آئی اور مسجد میں آئے اور کھڑے نماز پڑھتے رہے جس میں قیام اور رکوع اور سجدہ بہت لمبا تھا کہ میں نے اتنا لمبا ان کی کسی نماز میں نہیں دیکھا۔ پھر فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں کہ اللہ ان کو بھیجتا ہے۔ یہ کسی کی موت اور زندگی کے سبب سے نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان سے اپنے

ابْنُ الْعَلَاءِ كَسَفَتْ وَقَالَ يُخَوِّفُ عِبَادَهُ۔

بندوں کو ڈراتا ہے۔ پھر جب تم ایسے کچھ دیکھو تو اللہ کے آگے گڑگڑا کے اسے یاد کرو اور اس سے دعا کرو اور اس سے بخشش مانگو اور ابن علاء کی روایت میں کَسَفَتْ کا لفظ ہے اور یہ ہو کہ وہ اللہ ڈراتا ہے اپنے بندوں کو۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَرْمِي بِأَسْهُمِي فِي حَيٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهُنَّ وَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ مَا يَحْدُثُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي انْكِسَافِ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَدْعُو وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ حَتّٰى جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَرَأَ سُورَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ۔

ترجمہ۔ عبد الرحمٰن بن سمرہ نے کہا کہ میں تیر پھینک رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں کہ سورج گہن ہوا اور میں نے تیروں کو پھینک دیا اور دل میں کہا کہ دیکھوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کون سا نیا کام ہوتا ہے۔ سورج گہن میں آج کے دن۔ پس ان تک پہنچا تو وہ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے اور دعا کرتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے اور اس کی تعریف کرتے تھے اور لا الہ الا اللہ کہتے تھے۔ یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا اور آپ نے دو رکعت پڑھی اور دو سورتیں پڑھیں۔

فائدہ۔ اس روایت سے ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے سورج گہن نماز ہونے کے بعد پڑھی مگر یہ مراد نہیں مگر راوی نے مضمون مقدم و مؤخر روایت کیا۔ ہر فعل کو آپ کے جمع کر کے رکھدیا اور چونکہ دوسری روایت انہی سے آچکا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب پہنچے تو آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اس لئے یہ شبہ جاتا رہا کہ بعد کسوف کے آپ نے نماز پڑھی ہو۔ اور آخر کے دو قیاموں میں دو سورتیں پڑھیں۔ پچھلی رکعت میں اور نماز گہن کے وقت شروع اور گہن تمام ہونے کے بعد تمام ہوئی سب روایتوں کے ملانے سے یہی معلوم ہوتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحٰبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ أَرْتَمِي بِأَسْهُمٍ لِي بِالْمَدِيْنَةِ فِي حَيٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى مَا حَدَثَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلٰوةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُو حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا قَالَ فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُورَتَيْنِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

ترجمہ۔ اسکا وہی ہے جو اوپر گذر چکا۔ صرف اتنا فرق ہو کہ راوی نے کہا جب میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو آپکو نماز میں ہاتھ اٹھائے ہوئے پایا کہ آپ تسبیح کرتے تھے اور اللہ کی حمد و لا الہ الا اللہ کہتے تھے اور اللہ کی بڑائی کرتے تھے اور

دعا کرتے تھے یہاں تک کہ آفتاب کھل گیا۔ جب آپ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعتیں تمام کیں۔

فائدہ۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ وہ نماز میں آگر پڑھتے تھے جیسا ہم نے اوپر کہا تھا
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سُمْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا اَتَرَامٰی بِاَسْہُمِیْ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِھِمَا ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ کَانَ یُخْبِرُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِہٖ وَلٰکِنَّھُمَا اٰیَتَانِ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْھُمَا فَصَلُّوْا

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خبر دی کہ آپ نے فرمایا سورج اور چاند کسی کے مرنے جینے سے نہیں گہناتے بلکہ وہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم ان کو دیکھو تو نماز پڑھو۔

عَنِ الْمُغِیْرَۃِ ابْنِ شُعْبَۃَ یَقُوْلُ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ مَاتَ اِبْرَاھِیْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِہٖ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْھُمَا فَادْعُوا اللّٰہَ وَصَلُّوْا حَتّٰی یَنْکَشِفَ ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔

کِتَابُ الْجَنَائِزِ — جنازوں کا بیان

فائدہ۔ جنازہ مشتق ہے جنز سے کہ چھپانے کے معنی میں ہے اور جنازہ جیم کے زبر سے بھی درست ہے مگر جیم کے زیر سے فصیح ہے۔ اور بعضوں نے کہا کہ جب جیم کے زبر سے کہیں تو مردہ مراد ہے اور جب زیر سے کہیں تو وہ چیز مراد ہوگی جس پر مردہ ہے اور بعضوں نے بالعکس کہا ہے اور جمع اس کی جنائز زبر ہی سے آتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ترجمہ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بیماروں کو جو قریب مرنے کے ہوں ان کو لا الٰہ الا اللہ سکھاؤ۔

فائدہ۔ ان کو لا الٰہ الا اللہ سکھاؤ اس لئے کہ ان کا آخر کلام لا الٰہ الا اللہ ہو کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جس کا یہ آخر کلام ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔ اور یہ تلقین کا حکم مستحب ہے اور علماء کا اس پر اجماع ہے۔ اور مکروہ ہے بیمار کو حکم کرنا اور بار بار اس کو

کہنا کہ کہیں تنگ آکر انکار نہ کر بیٹھے بلکہ لازم ہے کہ اس کے پاس اس کلمہ کو پڑھیں تاکہ وہ بھی سُن کر پڑھنے لگے اور جب وہ ایک بار پڑھ لے پھر چپ ہو رہیں۔ ہاں اگر پھر کچھ اور بات کرے تو پھر تلقین کر دیں تاکہ اس کا آخری کلمہ کلمۂ توحید ہو۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور بیان کی ہم سے یہی روایت قتیبہ بن سعید نے ان سے عبدالعزیز نے یعنی دراوردی نے اور کہا روایت کی مجھ سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان سے خالد بن مخلد نے ان سے سلیمان بن بلال نے دونوں نے اسی سند سے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِیْبُہٗ مُصِیْبَۃٌ فَیَقُوْلُ مَا اَمَرَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰہُ لَہٗ خَیْرًا مِّنْھَا قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَۃَ قُلْتُ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ مِّنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَوَّلُ بَیْتٍ ھَاجَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّیْ قُلْتُھَا فَاَخْلَفَ اللّٰہُ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَرْسَلَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاطِبَ ابْنَ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ یَخْطُبُنِیْ لَہٗ فَقُلْتُ اِنَّ لِیْ بِنْتًا وَّاَنَا غَیُوْرٌ فَقَالَ اَمَّا ابْنَتُھَا فَنَدْعُو اللّٰہَ اَنْ یُّغْنِیَھَا عَنْھَا وَاَدْعُو اللّٰہَ اَنْ یَّذْھَبَ بِالْغَیْرَۃِ

ترجمہ۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سُنا تھا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اس کو مصیبت پہنچے اور وہ یہ کہے جو اللہ نے حکم کیا ہے کہ ہم سب اللہ کا مال ہیں اور ہم سب اسی کی طرف جانے والے ہیں یا اللہ مجھے اس مصیبت کا ثواب دے اور اس کے بدلہ میں اس سے اچھی عنایت فرما مگر اللہ تعالیٰ اس سے بہتر چیز اس کو دیتا ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ابوسلمہ (یعنی ان کے شوہر) انتقال کر گئے تو میں نے کہا اب ان سے بہتر کون ہوگا اس لئے کہ اُن کا پہلا گھر تھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی۔ پھر میں نے یہی دعا پڑھی (اِنَّا لِلّٰہِ سے وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا تک) تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوسلمہؓ کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو شوہر بنا دیا اور میری طرف حاطب بن ابی بلتعہ کو روانہ کیا کہ وہ مجھے حضرتؐ کا پیغام دینے آئے۔ میں نے عرض کیا کہ میری ایک بیٹی ہے اور مجھ میں غصہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ ان کی بیٹی کے لئے تو ہم اللہ سے دعا کریں گے کہ اللہ ان کو بیٹی کے فکر سے بے غم کر دے گا اور ان کے غصہ کے لئے ہم دعا کریں گے کہ وہ اللہ کھو دے گا۔

فائدہ۔ اس سے انا للہ اور اس کے بعد کی دعا کی فضیلت ثابت ہوئی۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِیْبُہُ مُصِیْبَۃٌ فَیَقُوْلُ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا اِلَّا اَجَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ مُصِیْبَتِہٖ وَاَخْلَفَ لَہٗ خَیْرًا مِّنْھَا قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّیَ اَبُوْ سَلَمَۃَ قُلْتُ کَمَا اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْلَفَ اللّٰہُ لِیْ خَیْرًا مِّنْہُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر ہو چکا۔

مسلم رحمہ اللہ نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن عبداللہ نے ان سے ان کے باپ نے ان سے سعید نے ان سے عمر نے یعنی ابن کثیر نے ان سے ابن سفینہ نے جو مولیٰ ہیں ام سلمہ کے جو بی بی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ انہوں نے فرمایا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ابواسامہ کی حدیث کے مانند جو اوپر گذری اور اس میں یہ زیادہ کیا کہ ام سلمہ نے کہا جب ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے کہا ان سے بہتر کون ہوگا کہ وہ صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالدیا کہ میں نے اسی دعا کو پڑھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آئی۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبَا سَلَمَۃَ قَدْ مَاتَ قَالَ قُوْلِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَہٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْہُ عُقْبٰی حَسَنَۃً قَالَتْ فَقُلْتُ فَاَعْقَبَنِیَ اللّٰہُ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ لِّیْ مِنْہُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم بیمار کے پاس آؤ یا میت کے پاس تو اچھی بات کہو اس لئے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں اس پر جو تم کہتے ہو آگے وہی قصہ ہے ابوسلمہ کی وفات کا جو اوپر کی روایتوں میں گذرا

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَلَمَۃَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُہٗ فَاَغْمَضَہٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَہُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَھْلِہٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ

ترجمہ۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوسلمہ کی عیادت کو آئے اور ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں پھر ان کو بند کر دیا اور فرمایا کہ جب جان نکلتی ہے تو آنکھیں اس کے پیچھے لگی رہتی ہیں اور لوگوں نے ان کے گھر میں رونا شروع کر دیا تو آپ نے فرمایا اپنے لئے اچھی ہی دعا کرو اس لئے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں

فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ۔

تمہاری باتوں پر۔ پھر آپ نے دعا کی یا اللہ بخش دے ابی سلمہ کو اور بلند کر ان کا درجہ ہدایت والوں میں۔ اور تو خلیفہ ہو جا ان کے باقی رہنے والے عزیزوں میں۔ اور بخش دے ہمکو اور اُن کو اے پالنے عالموں کے اور کشادہ کر انکی قبر کو اور روشنی کر اُس میں۔

عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَاخْلُفْهُ فِي تَرِكَتِهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَوْسِعْ فِي قَبْرِهِ وَلَمْ يَقُلْ اِفْسَحْ وَزَادَ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ وَدَعْوَةٌ اُخْرٰى سَابِعَةٌ نَسِيتُهَا

ترجمہ۔ خالد الحذاء نے اسی اسناد سے مانند اوپر کے روایت کی اور اس میں یہ کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا میں عرض کیا کہ یا اللہ خلیفہ ہو تو ان کا ان کے بال بچوں میں جو یہ چھوڑ مرے ہیں اور کہا کہ یا اللہ ان کی قبر چوڑی کر اور اِفْسَحْ کا لفظ نہیں کہا اور یہ بھی زیادہ کیا کہ خالد نے کہا اور ایک دعا کی اپنی ساتویں چیز کے لئے کہ وہ میں بھول گیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَوْا الْإِنْسَانَ إِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهُ قَالُوا بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ حِينَ يَتْبَعُ بَصَرُهُ نَفْسَهُ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدمی کو دیکھو کہ جب مر جاتا ہے تو آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں۔ لوگوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اس کا سبب یہ ہے کہ اس کی نگاہ جان کے پیچھے جاتی ہے۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور یہی حدیث روایت کی مجھ سے قتیبہ بن سعید نے اُن سے عبد العزیز نے یعنی قد آوردی نے اُن سے علماء نے اسی سند سے۔

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ وَفِي أَرْضِ غُرْبَةٍ لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الصَّعِيدِ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا قَدْ أَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ

ترجمہ۔ عبید بن عمیر نے کہا کہ ام سلمہؓ نے کہا جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے کہا یہ مسافر پرائی زمین میں مر گیا۔ میں اس کے لئے ایسا روؤں گی کہ لوگوں میں اس کا خوب چرچا ہوگا۔ غرض میں نے رونے کی تیاری کی ایک عورت اور آگئی مدینہ کے اوپر کے محلہ سے وہ چاہتی تھی کہ میرا ساتھ دے کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے آگے آئے اور فرمایا کہ کیا تو شیطان کو بلانا چاہتی ہے اس گھر میں جس میں سے اللہ نے اس کو دو بار نکالا ہے

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر میں رونے سے باز رہی اور نہ روئی۔
فائدہ۔ نوحہ کرنا گویا شیطان کو مہمان بلانا ہے اور یہ اخلاق تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ام سلمہ سے کچھ نہ کہا اس لئے کہ وہ شدت غم میں تھیں اور دوسری عورت کو روک دیا کہ وہ بھی سمجھ کر رونے سے باز رہیں۔

عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ إِحْدَى بَنَاتِهِ تَدْعُوهُ وَتُخْبِرُهُ أَنَّ صَبِيًّا لَهَا أَوِ ابْنًا لَهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُولِ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَأَخْبِرْهَا إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَعَادَ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ أَقْسَمَتْ لَتَأْتِيَنَّهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمْ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا فِي شَنَّةٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

ترجمہ۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک صاحبزادی نے آپ کو پیغام بھیجا اور بلایا اور خبر بھیجی کہ ایک لڑکا موت کے قریب ہے تو آپ نے اس سے کہا کہ تو لوٹ جا اور ان سے کہدے کہ اللہ ہی کا تھا جو اس نے لیا اور جو دیا اور ہر چیز کی اس کے نزدیک ایک عمر مقرر ہے سو تو ان کو حکم کر کہ وہ صبر کریں اور اللہ سے ثواب کی امید رکھیں۔ وہ خبر لانے والا پھر آیا اور عرض کیا کہ وہ آپ کو قسم دیتی ہیں کہ آپ ضرور تشریف لائیں (اس سے دوسرے کو قسم دینا جائز ہوا) پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل بھی چلے۔ اور اسامہ کہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ پھر اُس لڑکے کو آپ کے آگے اُٹھا لائے اور وہ دم توڑتا تھا گویا ایک کھاکھاتی تھی سو آپ کی مبارک آنکھیں رونے لگی اور سعد نے کہا یہ کیا ہے اے اللہ کے رسول (یعنی رونے کو صبر کے خلاف سمجھا) آپ نے فرمایا یہ رحمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ اپنے بندوں میں سے اُنہی پر رحمت کرتا ہے جو دوسروں پر رحمت کرتے ہیں۔

فائدہ۔ معلوم ہوا کہ فقط آنکھوں سے رونا صبر کے خلاف نہیں البتہ چیخنا چلانا بیان کرنا کپڑے پھاڑنا بال نوچنا چھاتی کوٹنا رانیں پیٹنا گھرے سے بچھاڑیں کھانا شیوہ ایمان نہیں۔

مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن عبداللہ نے اُن سے ابن فضیل نے اور روایت کی ہم سے ابو بکر نے ان سے ابو معاویہ نے۔ دونوں نے عاصم احول سے اسی

اسناد سے مگر حدیث حماد کی پوری اور لمبی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهٗ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَّسَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهٗ فِيْ غَشِيَّةٍ فَقَالَ اَقَدْ قَضٰى قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ سعد بن عبادہ بیمار ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو دیکھنے کو آئے اور عبدالرحمن اور سعد اور عبداللہ ان کے ساتھ تھے۔ پھر جب ان کے پاس آئے تو بیہوشش پایا تو آپ نے فرمایا کہ کیا انکا انتقال ہو گیا۔ لوگوں نے عرض کیا نہیں (اس سے معلوم ہوا کہ نبیوں کو علم غیب نہیں ہوتا) پھر آپ رونے لگے اور لوگوں جب دیکھا آپ کو روتے ہوئے تو سب رونے لگے۔ آپ نے فرمایا سنتے ہو اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسوؤں پر اور دل کے غم پر عذاب نہیں کرتا وہ تو اس پر عذاب کرتا ہے اور آپ نے زبان کی طرف اشارہ کیا یا اس پر ہی رحم کرتا ہے (یعنی جب کلمہ خیر منہ سے نکالے تو رحم کرتا ہے اور جب کلمہ شر نکالے تو عذاب کرتا ہے)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَدْبَرَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَخَا الْاَنْصَارِ كَيْفَ اَخِيْ سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ صَالِحٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّعُوْدُهٗ مِنْكُمْ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهٗ وَنَحْنُ بِضْعَةَ عَشَرَ مَا عَلَيْنَا نِعَالٌ وَّلَا خِفَافٌ وَّلَا قَلَانِسُ وَلَا قُمُصٌ نَمْشِيْ فِيْ تِلْكَ السِّبَاخِ حَتّٰى جِئْنَاهُ فَاسْتَاْخَرَ قَوْمُهٗ مِنْ حَوْلِهٖ حَتّٰى دَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ مَعَهٗ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار کا ایک شخص آیا اور سلام کیا اور پھر لوٹا اور آپ نے پوچھا اے انصار کے بھائی میرا بھائی سعد کیسا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اچھا ہے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے کون ان کی عیادت کرتا ہے۔ آپ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے اور ہم دس پر کئی آدمی تھے کہ نہ ہمارے پاس جوتیاں تھیں نہ موزے نہ ٹوپیاں نہ کرتے (یہ کمال زہد تھا صحابہ کا اور دنیا سے بیزاری تھی) اور ہم چلے جاتے

تھے اس کنکریلی زمین میں یہاں تک کہ ان تک پہنچے اور لوگ جو سعد کے پاس تھے وہ ہٹ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ لوگ جو آپ کے ساتھ تھے اُن کے پاس گئے۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صبر وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو (اس لئے کہ آخر میں تو ہر ایک کو صبر آ ہی جاتا ہے مثل ہے شام کے مردے کو کب تک روئے۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى عَلَى امْرَاَةٍ تَبْكِيْ عَلٰى صَبِيٍّ لَهَا فَقَالَ اتَّقِى اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ فَقَالَتْ وَمَا تُبَالِيْ مُصِيْبَتِيْ فَلَمَّا ذَهَبَ قِيْلَ لَهَا اِنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهَا مِثْلُ الْمَوْتِ فَاَتَتْ بَابَهٗ فَلَمْ تَجِدْ عَلٰى بَابِهٖ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ اَوَّلِ صَدْمَةٍ اَوْ قَالَ عِنْدَ اَوَّلِ الصَّدْمَةِ

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے لڑکے پر رو رہی تھی تو آپ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ اس نے کہا تم کو میری سی مصیبت نہیں پہنچی ہے۔ پھر جب آپ چلے گئے تو لوگوں نے کہا وہ تو اللہ کے رسول تھے۔ تو اس کو ایسا برا معلوم ہوا کہ گویا موت ہو گئی (یعنی آپ کو جواب دینا برا معلوم ہوا اور وہ آپ کے دروازہ پر آئی اور وہاں کوئی چوکیدار نہ پایا (جیسے دنیاداروں کے دروازے پر ہوتا ہے) اور عرض کیا یارسول اللہ میں نے آپ کو نہیں پہچانا۔ آپ نے فرمایا صبر تو وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو۔

مسلم رحمہ اللہ نے کہا اور یہی روایت کی ہم سے یحییٰ بن حبیب حارثی نے اُن سے خالد نے یعنی ابن حارث نے اور روایت کی ہم سے عقبہ بن مکرم نے ان سے عبدالملک بن عمرو نے اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے احمد بن ابراہیم نے ان سے عبدالصمد نے سب نے کہا روایت کی ہم سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند عثمان بن عمر کی روایت کے اور وہی قصہ بیان کیا۔ اور عبدالصمد کی روایت میں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے کہ وہ قبر کے پاس بیٹھی تھی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَكَتْ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَهْلًا يَا بُنَيَّةُ اَلَمْ تَعْلَمِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ۔ عبداللہ نے کہا کہ حضرت عمر پر حفصہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں (یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں) تو حضرت عمرؓ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ

نے فرمایا اے میری بیٹی چپ رہو۔ کیا تم جانتی نہیں ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مردہ پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے۔

فائدہ۔ اس بارہ میں کئی روایتیں حضرت عمرؓ اور ان کی صاحبزادی سے مروی ہوئی ہیں اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو سب فقہاء اور مجتہدوں کی ماں ہیں ان میں کلام فرماتی ہیں اور فرماتی ہیں کہ ان راویوں کو شبہ ہو گیا حضرتؐ ایسا کیوں فرمانے لگے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى یعنی کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائیگا پھر اوروں کے رونے سے میت پر کیوں عذاب ہونے لگا۔ اور یہ حدیث جس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ استدلال کرتے ہیں یہ تو حضرتؐ نے ایک یہودیہ عورت کے لئے فرمائی تھی کہ لوگ تو اس کے لئے رو رہے ہیں اور اس پر عذاب ہو رہا ہے۔ غرض اس پر عذاب اس کے کفر کی جہت سے تھا نہ اُن کے رونے سے۔ اور علماء نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایتوں کی تاویل یوں کی ہے کہ مراد ان سے وہ مردہ ہے جو رونے اور نوحہ کرنے کے لئے وصیت کر گیا ہو اور اس کی وصیت پر عمل ہو تو بیشک اس پر عذاب ہوگا اور جس میت پر لوگ خود روئیں اور اس نے وصیت نہ کی ہو یا اس کے دل میں کراہت نوحہ سے تو اس پر غیروں کے رونے سے کیوں عذاب ہونے لگا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ کوئی کسیکا بوجھ نہ اُٹھائیگا۔ اور عرب کی عادت تھی کہ رونے کی وصیت کیا کرتے تھے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ میت اپنے لوگوں کے رونے کو سنتا ہے اور اس سے تکلیف پاتا ہے اور اُن پر غم کھاتا ہے اور دل دکھاتا ہے قاضی عیاض نے اس قول کو پسند کیا ہے اور سب قولوں سے عمدہ کہا ہے (نووی)

عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ

ترجمہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف ہوتی ہے قبر میں اس کے اوپر نوحہ کرنے کے سبب سے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے بیہوش ہو گئے اور لوگ ان پر چیخ کر رونے لگے۔ پھر جب ان کو ہوش ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زندہ کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ لَمَّا اُصِیْبَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ جَعَلَ صُهَیْبٌ یَقُوْلُ وَا اَخَاهُ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ یَا صُهَیْبُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ الْحَیِّ

ترجمہ۔ ابوبردہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو صہیب رو کر کہنے لگے کہ ہائے میرے بھائی۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے صہیب تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زندہ کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اُصِیْبَ عُمَرُ اَقْبَلَ صُهَیْبٌ مِّنْ مَّنْزِلِهٖ حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَامَ بِحِیَالِهٖ یَبْکِیْ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ عَلٰی مَ تَبْکِیْ اَعَلَیَّ تَبْکِیْ فَقَالَ اِیْ وَاللّٰهِ لَعَلَیْكَ اَبْکِیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یُّبْکٰی عَلَیْهِ یُعَذَّبُ قَالَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِمُوْسَی ابْنِ طَلْحَةَ فَقَالَ کَانَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ اِنَّمَا کَانَ اُولٰٓئِكَ الْیَهُوْدُ

ترجمہ۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخم لگا تو صہیب رضی اللہ عنہ اپنے گھر کے اور حضرت عمر رض کے پاس پہنچے اور ان کے آگے کھڑے ہو کر رونے لگے سو حضرت عمر نے فرمایا تم کیوں روتے ہو؟ کیا مجھ پر روتے ہو انہوں نے کہا کہ ہاں اللہ کی قسم آپ ہی پر روتا ہوں اے مومنوں کے سردار۔ تب حضرت عمر نے فرمایا قسم ہے اللہ کی تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس پر لوگ روئیں وہ عذاب کیا جاتا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے اس کا ذکر موسیٰ بن طلحہ سے کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ یہ لوگ یہود تھے جن کو حضرت نے ایسا فرمایا تھا۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا طُعِنَ عَوَّلَتْ عَلَیْهِ حَفْصَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ یَا حَفْصَةُ اَمَا سَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمُعَوَّلُ عَلَیْهِ یُعَذَّبُ وَعَوَّلَ عَلَیْهِ صُهَیْبٌ فَقَالَ عُمَرُ یَا صُهَیْبُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْمُعَوَّلَ عَلَیْهِ یُعَذَّبُ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب حضرت عمر رض زخمی ہوئے تو حفصہ ان پر چیخ کر رونے لگیں تو انہوں نے کہا تم نے سُنا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جس پر چیخ کر روئیں اس پر عذاب ہوتا ہے اور صہیب بھی ان پر چیخ کر رونے لگے تو ان کو بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جس پر چیخ کر روئیں تو اُس پر عذاب ہوتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں

كُنْتُ جَالِسًا إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُمَا وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ جَنَازَةَ أُمِّ أَبَانَ
بِنْتِ عُثْمَانَ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ
فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُودُهُ
قَائِدٌ فَأُرَاهُ أَخْبَرَهُ بِمَكَانِ ابْنِ عُمَرَ
فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي فَكُنْتُ بَيْنَهُمَا
فَإِذَا صَوْتٌ مِنَ الدَّارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ
كَأَنَّهُ يَعْرِضُ عَلَى عَمْرٍو أَنْ يَقُومَ فَيَنْهَاهُمْ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ
قَالَ فَأَرْسَلَهَا عَبْدُ اللهِ مُرْسَلَةً فَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كُنَّا مَعَ أَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ
نَازِلٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ لِي اذْهَبْ
فَاعْلَمْ لِي مَنْ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَذَهَبْتُ فَإِذَا
هُوَ صُهَيْبٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ
فَقُلْتُ إِنَّكَ أَمَرْتَنِي أَنْ أَعْلَمَ لَكَ مَنْ ذَلِكَ
الرَّجُلُ وَإِنَّهُ صُهَيْبٌ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا
فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ مَعَهُ أَهْلَهُ قَالَ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ أَهْلُهُ
وَرُبَّمَا قَالَ أَيُّوبُ مُرْهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا
لَمْ يَلْبَثْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ أُصِيبَ فَجَاءَ
صُهَيْبٌ يَقُولُ وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ
تَعْلَمْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ قَالَ أَيُّوبُ أَوَلَمْ تَعْلَمْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ
بِبُكَاءِ أَهْلِهِ قَالَ فَأَمَّا عَبْدُ اللهِ فَأَرْسَلَهَا مُرْسَلَةً وَأَمَّا
عُمَرُ فَقَالَ بِبَعْضِ فَقُمْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ
رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَحَدَّثْتُهَا بِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَتْ لَا
وَاللهِ مَا قَالَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

بیٹھا تھا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بازو پر اور
ہم سب ام ابان حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ کی صاحبزادی کے جنازہ کے منتظر
تھے اور ان کے (یعنی ابن عمر) کے پاس
عمر بن عثمان تھے۔ اور ابن عباس بھی آئے
کہ انکو ایک شخص لاتا تھا جو ان کو لے آیا کرتا
تھا (یعنی وہ نابینا تھے) پھر گمان کرتا ہوں
میں کہ خبر دی ان کو ابن عمر کی جگہ سے پھر
وہ آئے اور میرے بازو پر بیٹھ گئے اور
اُن دونوں (یعنی ابن عمر اور ابن عباس)
کے بیچ میں تھا کہ اتنے میں گھر میں سے
ایک رونے کی آواز آئی۔ اور ابن عمر نے
کہا گویا اشارہ کیا عمر کی طرف کہ وہ کھڑے
ہو کر ان رونے والوں کو منع کر دیں (یعنی
ان کو سنانے کے لئے کہا) کہ سنا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ
فرماتے تھے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے
اس کے لوگوں کے رونے سے اور
عبداللہ بن عمر نے اسکو عام فرمایا (یعنی اس
کی قید نہ لگائی کہ یہ حدیث حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے یہود کے لئے فرمائی تھی)
اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ
ہم امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے ساتھ تھے یہاں تک کہ جب بیداء میں
پہنچے (بیداء ایک مقام کا نام ہے) یکایک
ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک درخت کے
سایہ میں اترا ہوا ہے تو مجھ سے امیرالمومنین
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جاؤ اور معلوم کرو
کہ یہ کون شخص ہے۔ پھر میں گیا اور میں نے

سَلَّمَ قَطُّ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَحَدٍ وَّ لٰكِنَّهُ قَالَ اِنَّ الْكَافِرَ يَزِيْدُهُ اللهُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَذَابًا وَّاِنَّ اللهَ لَهُوَ اَضْحَكَ وَ اَبْكٰى لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى قَالَ اَيُّوْبُ قَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَوْلُ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ اِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُوْنِّيْ عَنْ غَيْرِ كَاذِبَيْنِ وَلَا مُكَذَّبَيْنِ وَلٰكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ

دیکھا کہ وہ صہیب تھے۔ پھر میں لوٹا اور میں نے کہا مجھے آپ نے حکم دیا تھا کہ دیکھو یہ کون ہے تو میں نے دیکھا کہ وہ صہیب ہیں۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ جاؤ اور ان کو حکم دو کہ ہم سے ملیں۔ میں نے کہا اُنکے ساتھ انکی بیوی بھی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا مضائقہ ہے اگرچہ ہو۔ پھر جب مدینہ میں آئے تو کچھ دیر ہی نہ لگی کہ امیر المومنین زخمی ہو گئے اور صہیب آئے اور کہنے لگے کہ ہائے میرے بھائی اور ہائے میرے صاحب۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم جانتے نہیں ہو یا تم نے سُنا نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ مردہ اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب پاتا ہے۔ پھر کہا عبداللہ نے مطلق کہدیا کہ اُن کے رونے سے عذاب پاتا ہے اور حضرت عمر نے یہ کہا تھا کہ بعض لوگوں کے رونے سے عذاب پاتا ہے۔ پھر میں کھڑا ہوا (یہ قول عبداللہ بن ابی ملیکہ کا ہے) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے یہ سب بیان کیا جو ابن عمر نے کہا تب انہوں (یعنی ام المومنین) نے فرمایا نہیں یہ بات نہیں ہے قسم اللہ کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کبھی کہ مردہ کو اس کے لوگوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے بلکہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ کافر پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب اور زیادہ ہو جاتا ہے اور رُلاتا بھی وہی ہے اور ہنساتا بھی وہی ہے (یعنی اللہ) اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ ایوب نے کہا کہ ابن ملیکہ نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا قاسم بن محمد نے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خبر پہنچی حضرت عمر اور ابن عمر کے قول کی تو انہوں نے فرمایا کہ تم ایسے لوگوں کی بات کہتے ہو کہ وہ جھوٹ نہیں بولتے اور نہ ان کی بات کوئی سمجھ سکتا ہے مگر سُننے میں کبھی غلطی ہو جاتی ہے (یعنی مراد یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات یہود یا کسی اور کافر کے لئے فرمائی تھی سننے والوں نے اس کو ہر شخص کے لئے عام سمجھ لیا)

فائدہ۔ نووی نے کہا کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جس چیز کا ظن غالب ہو اس پر قسم کھا سکتے ہیں جیسے ام المومنین رضی اللہ عنہا نے قسم کھائی۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتْ ابْنَةٌ لِّعُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ قَالَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا قَالَ فَحَضَرَهَا ابْنُ

ترجمہ۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا حضرت عثمان کی صاحبزادی انتقال کیا مکہ میں اور ہم آئے کہ ان کے جنازہ میں شریک ہوں

عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَاِنِّي
لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا اَوْ قَالَ جَلَسْتُ اِلَى اَحَدِهِمَا
ثُمَّ جَاءَ الْاٰخَرُ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِي فَقَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِعَمْرِو
ابْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مُوَاجِهُهٗ
اَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ
بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ
حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ
حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ
ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ
الرَّكْبُ فَذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ اِذَا هُوَ صُهَيْبٌ
قَالَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ادْعُهُ لِي قَالَ فَرَجَعْتُ
اِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا اَنْ اُصِيْبَ عُمَرُ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُوْلُ وَا اَخَاهُ
وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا
صُهَيْبُ اَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ
اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ لَا وَاللّٰهِ
مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ اَحَدٍ
وَلٰكِنْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا
بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ
حَسْبُكُمُ الْقُرْاٰنُ اَنْ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ
اُخْرٰى قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما
بھی آئے اور میں اُن دونوں کے بیچ
میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ یوں ہوا کہ پہلے میں
ایک صاحب کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرے
صاحب جو آئے تو میرے بازو پر بیٹھے (اس لئے
میں اُن دونوں کے بیچ میں ہو گیا) پھر
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرو بن
عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا اور وہ اُنکے
آگے بیٹھے تھے اور کہ تم اس رونے سے
منع نہیں کرتے اس لئے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میت پر
عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے
رونے سے اس پر۔ ابن عباس رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو یوں
کہتے تھے کہ بعض گھر والوں کے رونے
سے (یعنی تم نے بعض کا لفظ چھوڑ دیا)
پھر حدیث بیان کی اور کہا کہ میں حضرت عمر کے
ساتھ مکہ سے لوٹا ہوا آتا تھا یہاں تک کہ جب
ہم بیدا میں پہنچے تو وہاں چند سوار ایک درخت
کے سایہ کے نیچے دیکھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
مجھ سے فرمایا کہ یہ دیکھو یہ سوار کون ہیں؟
میں نے دیکھا تو وہ صہیب رضی اللہ عنہ
تھے۔ پھر میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو
خبر دی تو انہوں نے کہا ان کو بلاؤ۔ ابن
عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں ان کے پاس
گیا اور صہیب سے کہا چلو اور امیر المومنین
سے ملو۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کو زخم لگا تو صہیب ان کے پاس آئے
اور رونے لگے اور کہنے لگے ہائے میرے

عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى قَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ فَوَاللّٰهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ شَيْءٍ

بھائی اور ہائے میرے صاحب۔ پھر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے صہیب رضی اللہ عنہ کو اے صہیب کیا تم میرے اوپر روتے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میت پر بعض لوگوں کے رونے سے عذاب کیا جاتا ہے۔ تب ابن عباس نے کہا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا میں نے اس کا ذکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو انہوں نے کہا اللہ عمر پر رحم کرے حضرت نے ایسا نہیں فرمایا اللہ کی قسم کہ اللہ تعالیٰ کسی کے رونے سے مومن پر عذاب نہیں کرتا بلکہ یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کافر کا عذاب اس کے لوگوں کے رونے سے زیادہ کر دیتا ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم کو قرآن کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں فرماتا ہے کہ کوئی کسی کا بوجھ اٹھانے والا نہیں۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایسی بات پر فرمایا کہ اللہ ہی ہنساتا ہے اور وہی رُلاتا ہے۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر کچھ نہیں کہا۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے عبد الرحمن بن بشر نے اُن سے سفیان نے ان سے عمرو نے ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ انہوں نے کہا ہم جنازہ میں تھے کہ وہ ام ابان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کا تھا۔ اور بیان کی حدیث اور مرفوع کہا ایوب اور ابن جریج نے اور حدیث ان دونوں کی پوری ہے عمرو کی حدیث سے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ

ترجمہ۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مردہ پر زندہ کے رونے سے عذاب ہوتا ہے

عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَحْفَظْ اِنَّمَا مَرَّتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ وَهُمْ يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَنْتُمْ تَبْكُوْنَ وَاِنَّهٗ لَيُعَذَّبُ۔

ترجمہ۔ ہشام اپنے باپ عروہ سے راوی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آگے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے اس کہنے کا ذکر ہوا کہ مردہ پر اس کے لوگوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ ابو عبد الرحمن پر رحمت کرے کہ انہوں نے سنا کچھ اور اس کو یاد نہ رکھا۔ حقیقت اسکی یوں ہے کہ ایک یہودی کا جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے آیا اور لوگ اس پر روتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ تم روتے ہو اور اس پر عذاب ہوتا ہے۔

عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ فَقَالَ وَهَلَ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيْئَتِهِ اَوْبِذَنْبِهِ وَاِنَّ اَهْلَهُ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهِ الْاٰنَ وَذٰلِكَ مِثْلُ قَوْلِهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيْبِ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِيْهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ اِنَّهُمْ لَيَسْمَعُوْنَ مَا اَقُوْلُ وَقَدْ وَهِلَ اِنَّمَا قَالَ اِنَّهُمْ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ مَا كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَأَتْ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ يَقُوْلُ حِيْنَ تَبَوَّؤُا مَقَاعِدَهُمْ مِّنَ النَّارِ

ترجمہ۔ ہشام نے وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گذر چکا ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ (یعنی عبداللہ بن عمرؓ) بھول گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہی فرمایا تھا کہ اس پر عذاب ہوتا ہے اس کے گناہ اور خطا کے سبب سے اور لوگ اس پر رو رہے ہیں اس وقت اور یہ قول بھول عبداللہ کی ایسی ہے کہ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدر کے کنویں پر جس میں بدر کے مشرکوں کے مقتول تھے کھڑے ہو کر جو فرمایا اور عبداللہ نے یوں روایت کی کہ وہ لوگ سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں اور عبداللہ بھول گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب وہ جانتے ہیں کہ جو میں ان سے کہا کرتا تھا (یعنی انکی زندگی میں) وہ سچ نکلا۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت پڑھی کہ تو نہیں سنا سکتا مردے کو اور نہ سنا سکتا ہے اُن کو جو قبروں میں ہیں۔ ان کے اس حال کی خبر دیتا ہے جب وہ جگہ پکڑ چکے دوزخ کی بیٹھکوں میں۔

مسلم رحمہ اللہ نے کہا اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابوبکر نے اُن سے وکیع نے اُن سے ہشام نے اسی سند سے ابو اسامہ کی روایت کے مثل معنوں میں اور حدیث اسامہ رضی اللہ عنہ کی پوری ہے۔

فائدہ۔ اس حدیث سے تہذیب و اخلاق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا معلوم ہوا کہ مسائل مختلفہ میں کس خوبی اور حسن سے عبداللہ بن عمرؓ کا ذکر کیا۔ ایک جگہ فرمایا کہ اللہ اُن پر رحم کرے۔ دوسری بار فرمایا کہ وہ بھول گئے بخلاف اس زمانہ کے کہ مناظرات باہمی میں کیسی کیسی خلاف تہذیب باتیں قلم و زبان سے نکلتی ہیں۔

عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللهُ لِاَبِي

ترجمہ۔ عمرہ نے خبر دی کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آگے ذکر ہوا کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے سے

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهٗ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا

توحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ ابو عبدالرحمٰن کو بخشے انہوں نے جھوٹ نہیں کہا مگر بھول چوک ہو گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک یہودی عورت پر گزرے کہ لوگ اُس پر رو رہے تھے تو آپ نے فرمایا یہ تو اس پر روتے ہیں قبر میں عذاب ہوتا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ بِالْكُوْفَةِ قَرَظَةُ ابْنُ كَعْبٍ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ۔ علی بن ابی ربیعہ نے کہا پہلے جس پر کوفہ میں نوحہ ہوا وہ قرظہ کعب کا بیٹا تھا اور مغیرہ نے سن کر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا کہ جس پر نوحہ کیا جائیگا اس کو اس کے سبب سے قیامت کے دن عذاب ہوگا۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی مجھ سے علی بن حجر نے اُن سے علی بن مسلم نے ان سے قیس بن محمد نے اُن سے علی بن ربیعہ نے اُن سے مغیرہ بن شعبہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مثل اوپر کے روایت کی۔ اور مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابن ابی عمر نے اُن سے مروان بن معاویہ نے ان سے سعید بن عبید طائی نے ان سے علی بن ربیعہ نے ان سے مغیرہ بن شعبہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مثل اس روایت کے۔

عَنْ اَبِيْ مَالِكِ الْاَشْعَرِيِّ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ الْفَخْرُ فِي الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ

ترجمہ۔ ابو مالک نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں جاہلیت (یعنی زمانہ کفر) کی چار چیزیں ہیں کہ لوگ ان کو نہ چھوڑیں گے ایک اپنے حسب پر فخر کرنا۔ دوسرے دوسروں کے نسب پر طعن کرنا۔ تیسرے تاروں سے پانی کی امید رکھنا اور چوتھے بیان کر کے رونا۔ اور بیان کرنے والے اگر توبہ نہ کرے اپنے مرنے سے پہلے تو قیامت جب ہوگی تو اس پر گندھک کا پیرہن اور کھجلی کی اوڑھنی ہوگی۔

فائدہ۔ اس حدیث سے بیان کر کے رونے کی حرمت ثابت ہوئی اور یہ معلوم ہوا

کہ جب تک موت کی علامات مثل غرغرہ کے ظاہر نہ ہوں تب تک توبہ قبول ہوتی ہے اس کے بعد نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ لَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ زَيْدِ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ قَالَتْ وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَّذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ فَاَتَاهُ فَذَكَرَ اَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ فَاَمَرَهُ الثَّانِيَةَ اَنْ يَّذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَتْ فَزَعَمَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اذْهَبْ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ وَاللّٰهِ مَا تَفْعَلُ مَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ کے قتل کی خبر آئی تو آپ غمگین بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ان کو دروازہ کی دراڑ سے دیکھتی تھی کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ اے رسول اللہ کے جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں (یعنی چیخ چلا کر جو شرع میں منع ہے) تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ ان کو روکو پھر وہ گیا اور پھر آیا اور عرض کیا کہ انہوں نے نہیں مانا آپ نے پھر دوبارہ اس کو فرمایا کہ جاؤ اور ان کو روک دو۔ وہ پھر گیا اور پھر آیا اور عرض کیا کہ اللہ کی قسم ہم کو انہوں نے ہرا دیا اے رسول اللہ کے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں خیال کرتی ہوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ جا ان کے منہ میں خاک ڈال دے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا تیرے ناک میں اللہ خاک بھرے کہ نہ تو وہ کام کرتا ہے جس کا حضرت تجھے حکم فرماتے ہیں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑتا ہے کہ تکلیف سے چھوٹ کر بیٹھیں۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان سے عبداللہ بن نمیر نے۔ اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے ابوالطاہر نے ان سے عبداللہ بن وہب نے ان سے معاویہ نے اور کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے احمد بن ابراہیم نے ان سے عبدالصمد نے ان سے عبدالعزیز نے یعنی ابن مسلم نے ان سب نے روایت کی یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے اس کے مانند۔ اور عبدالعزیز کی روایت میں یہ لفظ ہیں وَمَا تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعِيِّ یعنی نہ چھوڑا تو نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھکانے سے۔

فائدہ۔ اس روایت سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ان کا رونا نوحہ اور چیخنے کے ساتھ تھا ورنہ آپ ان کے رونے میں اتنا مبالغہ نہ فرماتے اس لئے کہ آنسوؤں سے رونا منع نہیں ہے اور اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علو ہمت معلوم ہوتی ہے کہ اس شدت رنج میں بھی امر معروف سے باز نہ آئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اصحاب کی شان سے بعید ہے کہ وہ چیخ کر روتے ہوں اور آپ کا منع فرمانا استحباب کے طریق پر تھا۔

عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ اَخَذَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْبَیْعَةِ اَنْ لَّا نَنُوْحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ اِلَّا خَمْسٌ اُمُّ سُلَیْمٍ وَّاُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ اَبِیْ سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ اَوِ ابْنَةُ اَبِیْ سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ

ترجمہ۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے بیعت کے ساتھ اقرار لیا کہ ہم نوحہ نہ کریں تو کسی نے اقرار کو پورا نہ کیا مگر پانچ عورتوں نے ام سلیم اور ام علاء اور ابی سبرہ کی بیٹی جو عورت تھیں معاذ کی یا یوں کہا کہ ابی سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بی بی۔

عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ اَخَذَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْبَیْعَةِ اَنْ لَّا نَنُوْحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا غَیْرُ خَمْسٍ مِنْهُنَّ اُمُّ سُلَیْمٍ ترجمہ۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے وہی مضمون بیان کیا اور پانچ عورتوں میں سے ام سلیم کا نام لیا۔

عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ قَالَتْ كَانَ مِنْهُ النِّیَاحَةُ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ فَاِنَّهُمْ كَانُوْا اَسْعَدُوْنِیْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَلَا بُدَّ لِیْ مِنْ اَنْ اُسْعِدَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ

ترجمہ۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب یہ آیت اتری یبایعنک یعنی جب مومن عورتیں تیرے پاس آئیں بیعت کرنے کو تو ان سے بیعت لے کہ نہ شریک کریں وہ اللہ کے ساتھ کسی کو اور وہ کسی دستور کی بات میں تیری نافرمانی نہ کریں۔ تو ان باتوں میں جن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے بیعت لی نوحہ بھی تھا پھر میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کہیں نوحہ نہ کروں گی مگر فلاں شخص کے قبیلہ میں اس لئے کہ وہ میرے نوحہ میں جاہلیت کے زمانہ میں شریک ہوئی تھی تو مجھے بھی انکے ساتھ شریک ہونا ضروری ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خیر فلاں قبیلہ میں سہی۔

فائدہ۔ اس حدیث سے بھی نوحہ کا حرام ہونا ثابت ہوا کہ آپ نے سب عورتوں سے اقرار لیا کہ کہیں نوحہ نہ کریں اور ام عطیہ سے بھی اقرار لیا کہ وہ بھی کہیں نوحہ نہ کریں سوا اس قبیلہ کے

اور شارع کو اختیار ہے کہ بعض حکم میں کسیکو خاص کر دے۔

مُحَمَّدِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا نُنْهٰى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

محمد بن سیرین نے کہا کہ ام عطیہ نے کہا کہ ہم کو جنازہ کے ساتھ چلنے سے روکا جاتا تھا مگر تاکید سے نہیں روکا جاتا تھا۔

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ

ترجمہ۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم ان کی صاحبزادی کو نہلاتے تھے (یعنی انکے جنازہ کو) تو آپ نے فرمایا ان کو نہلاؤ تین بار یا پانچ بار اس سے زیادہ اگر تم مناسب جانو پانی سے اور بیری کے پتوں سے اور ڈال دو آخر میں کافور یا فرمایا تھوڑا سا کافور۔ پھر جب نہلا چکو تو مجھے خبر دو۔ پھر جب ہم نہلا چکے تو آپ کو خبر دی اور آپ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینک دیا اور فرمایا کہ اس کو اندر کا کپڑا کر دو ان کے کفن کا (یعنی برکت کے لئے) اور اس سے ثابت ہوا کہ مرد کے کپڑے سے عورت کو کفن دیسکتے ہیں

فائدہ۔ معلوم ہوا کہ تین بار غسل دینا تو ضروری ہے اور اگر دیکھیں کہ ابھی اور طہارت کے لئے ضرورت ہے تو پانچ بار سات بار نہلائیں مگر طاق ہو۔ اور اگر تین ہی بار صفائی حاصل ہو تو چوتھی بار ضرورت نہیں۔ اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ صاحبزادی ام کلثوم تھیں مگر صحیح یہ ہے کہ یہ زینب تھیں اور آخری پانی میں کافور دینا مستحب ہے اور یہی قول ہے شافعیہ کا اور مالک اور احمد اور جمہور علماء کا اگرچہ حنفیہ اس کے استحباب کے قائل نہیں مگر یہ حدیث ان پر حجت ہے حالانکہ کافور بدن کو پاک کرتا ہے جسم کو سخت کرتا ہے اور جلدی سڑنے نہیں دیتا اور خوشبو ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ نیکیوں کے کپڑوں کے کپڑے سے برکت لینا روا ہے۔

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ فائدہ۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم نے کنگھی کر کے ان کے بالوں کی تین لٹیں کیں۔

فائدہ۔ یعنی ایک لٹ آگے بالوں کی اور دو پیچھے کیں جیسے اور روایتوں میں آیا ہے اور اس سے کنگھی کرنا بالوں میں میت کے مستحب ہوا اور یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور اوزاعی کا اگرچہ حنفیہ کے نزدیک مستحب نہیں اور یہ حدیث ان پر حجت ہے

عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ تُوُفِّیَتْ اِحْدٰی بَنَاتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّۃَ قَالَتْ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَہٗ وَفِیْ حَدِیْثِ مَالِکٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَتِ ابْنَتُہٗ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یَزِیْدَ ابْنِ زُرَیْعٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ۔

ترجمہ۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک صاحبزادی کی وفات ہوگئی اور ابن علیہ کی روایت میں ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور ہم انکی صاحبزادی کو غسل دیتی تھیں۔ اور مالک کی روایت میں ہے کہ داخل ہوئے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ کی صاحبزادی کی وفات ہوئی جیسے یزید بن زریع کی حدیث ہیں ایوب سے مروی ہے اور ایوب محمد سے وہ ام عطیہ سے روایت کرتے ہیں۔

عَنْ حَفْصَۃَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ بِنَحْوِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ اِنْ رَاَیْتُنَّ ذٰلِکِ فَقَالَتْ حَفْصَۃُ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ وَجَعَلْنَا رَاْسَھَا ثَلَاثَۃَ قُرُوْنٍ

ترجمہ۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے ایسا ہی روایت کیا مگر اتنا ہے کہ اس میں یوں کہا کہ غسل دو ان کو تین بار یا پانچ یا سات بار۔ اس سے زیادہ اگر تم ضرورت سمجھو اور حفصہ نے کہا کہ ام عطیہ نے کہا کہ ہم نے ان کے سر کے بال کے تین لڑیں کر دیں۔

عَنْ حَفْصَۃَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَ اغْسِلْنَھَا وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا قَالَتْ وَ قَالَتْ اُمُّ عَطِیَّۃَ مَشَطْنَاھَا ثَلَاثَۃَ قُرُوْنٍ ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اغْسِلْنَھَا وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا وَاجْعَلْنَ فِی الْخَامِسَۃِ کَافُوْرًا اَوْ شَیْئًا مِّنْ کَافُوْرٍ فَاِذَا غَسَلْتُنَّھَا فَاَعْلِمْنَنِیْ قَالَتْ فَاَعْلَمْنَاہُ فَاَعْطَانَا حَقْوَہٗ وَقَالَ اَشْعِرْنَھَا اِیَّاہُ۔

ترجمہ۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی زینب وفات فرمائیں تو آپ نے ہم سے فرمایا کہ ان کو طاق بار نہلاؤ تین یا پانچ بار۔ اور پانچویں بار کے پانی میں کافور یا فرمایا تھوڑا سا کافور ڈال دو۔ پھر جب نہلا چکو تو مجھے خبر دو۔ پھر جب ہم نے خبر دی تو آپ نے تہبند پھینک دیا اور فرمایا کہ اس کا کپڑا کفن کے اندر کر دو (یعنی بدن سے لگا رہے یا برکت کا موجب ہو۔)

عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ اِحْدٰی

ترجمہ۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

بَنَاتِهِ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ أَثْلَاثٍ قَرْنَيْهَا وَنَاصِيَتَهَا

وسلم تشریف لائے اور ہم ان کی ایک صاحبزادی کو نہلا رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا طاق بار غسل دو یا پانچ بار یا زیادہ جیسے ایوب اور عاصم کی روایت میں آچکا۔ اور اس حدیث میں ہے کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھ دیں دونوں کنپٹیوں کی طرف کی اور ایک پیشانی کے سامنے کی۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَمَرَهَا أَنْ تَغْسِلَ ابْنَتَهُ قَالَ لَهَا ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا

ترجمہ۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا اپنی صاحبزادی کے غسل کا تو فرمایا ہر عضو کو داہنی طرف سے شروع کرنا اور پہلے وضو کے اعضاء کو دھونا۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُنَّ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا۔ ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ شَيْءٌ يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةٌ فَكُنَّا إِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رَأْسِهِ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعُوهَا مِمَّا يَلِي رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔

ترجمہ۔ خباب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اللہ کی راہ میں ہجرت کی۔ ہماری غرض یہ تھی کہ اللہ راضی ہو۔ سو ہماری مزدوری اللہ پر ہو چکی۔ سو ہم میں سے کسی نے تو ایسا کیا کہ اس نے اپنی مزدوری کا کوئی دنیا میں نہ کھایا انہی میں سے مصعب بن عمیر تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے کہ ان کے کفن کو ایک چادر کے سوا کچھ نہ ملا۔ وہ بھی ایسی تھی کہ جب ہم ان کے سر پر ڈالتے تو پیر نکلے رہتے (کھل جاتے) اور جو پیر پر ڈالتے تو سر نکلا رہتا (کھل جاتا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چادر تو سر پر ڈال دو اور پیروں کو اذخر سے چھپا دو (اذخر ایک گھاس ہے مدینہ میں بہت ہوتی ہے) اور ہم میں سے کوئی ایسا ہے کہ اس کے پھل پک گئے اور وہ اس میں چن چن کھاتا ہے (یعنی دنیا میں بھی ایمان کے سبب سے ترقی پائی)۔

فائدہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ کفن میت کے راس المال سے دینا چاہئے اور وہ قرضوں کی ادائیگی پر مقدم ہے اس لئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے کفن کا حکم فرمایا اور یہ نہ پوچھا کہ اس پر دین ہے یا نہیں اور اذخر ایک خوشبودار گھاس ہوتی ہے۔ اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کفن کم ہو تو سر کی طرف کر دیں اور پیر کھلے رہیں اور کسی اور چیز سے ڈھانپ دیں اور اگر بہت کم ہو تو ستر عورت کر دیں اس لئے کہ اس کا ڈھانپنا فرض ہے اور اس سے صحابہ کرام کا اخلاص اور زہد معلوم ہوتا ہے کہ بغیر کسی لذت دنیاوی کے اللہ و رسول کے عاشق تھے اور خدا کی راہ میں جان دینا فخر جانتے تھے اس حال میں بھی اللہ پاک کے شکر گذار اور ثنا خواں تھے۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ اعمش سے بھی یہی روایت مروی ہوئی۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِّنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ وَّاَمَّا الْحُلَّةُ فَاِنَّمَا شُبِّهَ عَلَى النَّاسِ فِيْهَا اَنَّهَا اشْتُرِيَتْ لَهٗ لِيُكَفَّنَ فِيْهَا فَتُرِكَتِ الْحُلَّةُ وَكُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ فَاَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ لَاَحْبِسَنَّهَا حَتّٰى اُكَفِّنَ فِيْهَا نَفْسِيْ ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِيَهَا اللّٰهُ لِنَبِيِّهٖ لَكَفَّنَهٗ فِيْهَا فَبَاعَهَا وَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو سحول کے بنے ہوئے تھے (سحول شام میں ایک جگہ کا نام ہے) جو روئی کے تھے کہ ان میں کرتا تھا نہ عمامہ اور حلہ کا لوگوں کو شبہ ہوگیا۔ حقیقت یہ ہے کہ حلہ آپ کے لئے خریدا گیا تھا کہ آپ کو کفن دیں پھر نہ دیا اور تین چادروں میں دیا جو سفید سحول کی بنی ہوئی تھیں اور حلہ کو عبداللہ بن ابی بکر نے لیا اور کہا میں اسے رکھ چھوڑوں گا اور میں اپنا کفن اسی سے کروں گا پھر کہا اگر اللہ کو یہ پسند ہوتا تو اس کے نبی کے کفن کے کام آتا سو اس کو بیچ ڈالا اور اس کی قیمت خیرات کر دی

فائدہ۔ حلہ عرب میں چادر اور تہبند کو کہتے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین ہی کپڑوں میں کفن دیا کیونکہ چوتھا کپڑا اس کے ساتھ نہ تھا اور یہی ظاہر حدیث ہے اور یہی تفسیر کی امام شافعی رحمۃ اللہ نے اور جمہور علماء نے اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ نے کہا مستحب ہے کہ ان تین کے سوا قمیص اور عمامہ بھی ہو اور انہوں نے اس حدیث کا مطلب یہ کیا ہے کہ یہ تین کپڑے عمامہ اور قمیص کے سوا تھے اور اس صورت میں پانچ کپڑے ہونگے مگر یہ ضعیف ہے اس لئے کہ کسی معتبر روایت سے ثابت نہیں ہوا کہ آپ کے کفن میں قمیص اور عمامہ تھا۔ اور گویا اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جس قمیص میں آپ کو غسل دیا تھا وہ

بعد غسل اتار لیا گیا اور یہی صواب ہے اور ابن عباس سے جو مروی ہے کہ آپ کو کفن دیا گیا تین کپڑوں میں اور ایک حلہ میں اور ان دو کرتوں میں جن میں آپ نے وفات فرمائی تو یہ روایت ضعیف ہے اور حجت لانے کے قابل نہیں اس لئے کہ یزید بن ابی زیاد ایک راوی اسکا ایسا ہے کہ اس کے ضعف پر سب نے اتفاق کیا ہے علی الخصوص جب اور ثقہ راویوں کے خلاف کہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اُدْرِجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُلَّةٍ يَمَنِيَّةٍ كَانَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ نُزِعَتْ عَنْهُ وَكُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ سُحُوْلٍ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ فِيْهَا عِمَامَةٌ وَّلَا قَمِيْصٌ فَرَفَعَ عَبْدُ اللّٰهِ الْحُلَّةَ فَقَالَ اُكَفَّنُ فِيْهَا ثُمَّ قَالَ لَمْ يُكَفَّنْ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُكَفَّنُ فِيْهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یمن کے حلہ میں لپیٹا تھا جو عبداللہ بن ابی بکر کا تھا پھر اتار ڈالا۔ اور آخر میں یہ ہے کہ اسی حلہ کو خیرات کر دیا۔

عَنْ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْهِ قِصَّةُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ ترجمہ۔ ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی روایت بیان کی مگر اس میں عبداللہ کا ذکر نہیں ہے

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهَا فِيْ كَمْ كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ سُحُوْلِيَّةٍ ترجمہ۔ ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کفن کے کپڑے پوچھے تو انہوں نے فرمایا سحول کے تین کپڑے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ سُجِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ مَاتَ بِثَوْبِ حِبَرَةٍ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو آپ کو یمن کی ایک چادر اڑھادی گئی۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ سَوَاءً ترجمہ۔ زہری سے بھی یہی مضمون مروی ہوا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِيْ كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَقُبِرَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتّٰى يُصَلّٰى

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا اور اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کا ذکر کیا کہ ان کا انتقال ہو گیا تھا اور ان کو ایسا کفن دیا تھا جس سے

عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَّضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلَى ذٰلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ

ستر نہیں ڈھنپتا تھا اور شب کو دفن کر دیا تھا۔ پس جھڑ کا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر کہ رات کو ان کو دفن کیا کہ حضرت نے نماز نہ پڑھی اور ایسا نہ کرنا چاہیے مگر جب انسان لاچار ہو جائے اور آپ نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے (یعنی تاکہ خوب ڈھانپنے والا ہو اس کے تمام بدن کا)

فائدہ۔ شاید آپ کی خفگی اس وجہ سے ہوئی کہ بغیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے ان کو دفن کر دیا۔ اور رات کے دفن کرنے میں نمازیوں کی قلت ہوتی ہے اور جن وقتوں میں نماز مکروہ ہے اور نماز جنازہ منع۔ اس میں امام شافعی کا مذہب ہے کہ میت کا دفن کرنا مکروہ نہیں مگر یہ مکروہ ہے کہ اسی وقت کو خواہ مخواہ تاک کر دفن کیجئے اور امام مالک نے کہا ہے کہ نماز جنازہ نہ پڑھیں بعد اسفار کے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جائے اور بعد آفتاب زرد ہونے کے بھی جب تک غروب نہ ہو جائے مگر یہ کہ کسی بات کا خوف ہو اور ابو حنیفہ کے نزدیک نماز نہ پڑھیں جنازے پر طلوع و غروب اور ٹھیک دوپہر کے وقت اور لیث نے بھی جمیع اوقات نہی میں مکروہ کہا ہے دفن کو اور اچھا کفن دینے سے یہ مراد نہیں کہ اسراف کرے اور بیش قیمت کپڑا دے بلکہ مراد یہ ہے کہ کپڑا پاک و صاف ہو اور بیچ کی قیمت کا ہو (النووی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنازہ لے جانے میں جلدی کرو اس لئے کہ اگر نیک ہے تو اسے خیر کی طرف لیجاتے ہو اور اگر بد ہے تو اُسے اپنی گردن سے اتارتے ہو۔

فائدہ۔ جنازہ لے کر جلدی چلنا مستحب ہے نہ دوڑنا کہ جنازہ کے گرنے کا خوف ہو۔ اور جنازہ کا اٹھانا فرض کفایہ ہے اور اس پر اتفاق ہے کہ مرد ہی اٹھائیں اگرچہ جنازہ عورت کا ہو اس لئے کہ مرد قوی ہیں عورتوں سے۔ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ صحبت بد سے بچنا ضروری ہے اگرچہ وہ بد جنازہ بھی ہو کہ آپ نے فرمایا کہ جلدی اسے گردن سے اتار دو۔ پھر جو بد زندہ ہو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ۔

مسلم رحمہ اللہ نے کہا اور روایت کی مجھ سے محمد بن رافع اور عبد بن حمید نے دونوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے یحیی بن حبیب نے ان سے روح بن عبادہ نے ان سے محمد بن ابی حفصہ نے دونوں نے

روایت کی زہری سے انہوں نے سعید سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مگر معمر کی حدیث میں یہ ہے کہ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے مرفوع کیا اس کو یا نہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوْهَا اِلَى الْخَيْرِ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ شَرًّا تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر مذکور ہوا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ اِنْتَهٰى حَدِيْثُ اَبِیْ طَاهِرٍ وَّزَادَ الْاٰخَرَانِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ عَلَيْهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمَّا بَلَغَهُ حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ ضَيَّعْنَا فِیْ قَرَارِيْطَ كَثِيْرَةٍ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو حاضر رہے جنازہ پر جب تک کہ نماز پڑھی جائے اس کو قیراط کا ثواب ہے اور جو دفن تک حاضر رہے اس کو دو قیراط کا ثواب ہے راوی نے کہا دو قیراط کتنے ہوتے ہیں کہا کہ دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں۔ ابوطاہر کی حدیث تمام ہوگئی۔ اور دوسرے راوی نے یہ زیادہ کہا کہ ابن شہاب نے کہا کہ سالم نے کہا کہ ابن عمر کی عادت تھی کہ نماز پڑھ کر جنازہ پر چلے جاتے تھے پھر جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سنی تو کہا کہ ہم نے بہت سے قراریط ضائع کئے (یعنی افسوس کیا)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْلِهٖ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ وَفِیْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَتّٰى يُفْرَغَ مِنْهَا وَفِیْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَتّٰى تُوْضَعَ فِی اللَّحْدِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہی روایت کی ہے یہاں تک کہ دو بڑے بڑے پہاڑوں کا ذکر کیا اور عبدالاعلیٰ نے یہاں تک کہ فارغ ہو جائیں انکے دفن سے (یہ لفظ کہا) اور عبدالرزاق نے کہا کہ یہاں تک کہ رکھا جائے جنازہ قبر میں۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ثواب کا دوسرا قیراط جب ملے گا کہ دفن سے فارغ ہونے تک حاضر رہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وَّقَالَ وَمَنِ اتَّبَعَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہی مضمون روایت کیا جیسے معمر کی روایت میں گذرا اور کہا (یعنی دو قیراط اس کو ملیں گے) جو ساتھ رہے یہاں تک کہ

جنازہ دفن ہو جائے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ وَلَمْ یَتْبَعْهَا فَلَهٗ قِیْرَاطٌ فَاِنْ تَبِعَهَا فَلَهٗ قِیْرَاطَانِ قِیْلَ وَمَا الْقِیْرَاطَانِ قَالَ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ جو جنازہ کی نماز پڑھے اور ساتھ نہ جائے اس کو ایک قیراط ہے۔ اور جو ساتھ جائے اس کو دو قیراط ہیں۔ کسی نے پوچھا دو قیراط کیا ہیں فرمایا چھوٹا ان میں کا احد کے برابر ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِیْرَاطٌ وَمَنِ اتَّبَعَهَا حَتّٰى تُوْضَعَ فِی الْقَبْرِ فَقِیْرَاطَانِ قَالَ قُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ وَمَا الْقِیْرَاطُ قَالَ مِثْلُ اُحُدٍ ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهٗ قِیْرَاطٌ مِّنَ الْاَجْرِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَكْثَرَ عَلَیْنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَبَعَثَ اِلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا فَصَدَّقَتْ اَبَا هُرَیْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِیْ قَرَارِیْطَ كَثِیْرَةٍ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو جنازہ کے ساتھ جائے اس کو ایک قیراط ثواب ہے تو ابن عمر نے کہا ابوہریرہ بہت روایتیں کرتے ہیں (یعنی ان کی روایت میں شک کیا) پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ بھیجا تو انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بات کو سچ کہا تب تو ابن عمر رضی اللہ عنہ بولے کہ ہم نے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان کیا۔

فائدہ۔ اس سے کمال علم جنابہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کا اور آپ کی کمال جامعیت معلوم ہوئی کہ صحابہ کے خیال میں علی العموم یہ بات جمی ہوئی تھی کہ جس روایت میں شک ہو یا جس مسئلہ دین میں شبہ ہو تو ان سے دریافت کرو۔ سبحان اللہ ایسی ماں کس امت کو عنایت ہوئی ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذْ طَلَعَ خَبَّابٌ صَاحِبُ الْمَقْصُوْرَةِ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَلَا تَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ خَرَجَ

ترجمہ۔ عامر بن سعد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے تھے کہ خباب مقصورہ والے آئے اور کہا اے عبداللہ سنتے ہو کہ ابوہریرہ کیا کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جو جنازہ کے ساتھ اپنے گھر سے نکلے اور اس پر نماز پڑھ کر ساتھ جائے دفن ہوئے

مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَيْتِهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ تَبِعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ مِنَ الْأَجْرِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُحُدٍ فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ خَبَّابًا إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ فَيُخْبِرُهُ مَا قَالَتْ وَأَخَذَ ابْنُ عُمَرَ قَبْضَةً مِنْ حَصْبَاءِ الْمَسْجِدِ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ حَتَّى رَجَعَ إِلَيْهِ الرَّسُولُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِالْحَصَى الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ

تک اس کو دو قیراط ثواب ہے۔ ہر قیراط احد کے برابر ہے۔ اور جو نماز پڑھ کے لوٹ جائے تو اس کو احد (پہاڑ) کے برابر ثواب ہے۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خباب رضی اللہ عنہ کو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا کہ ابوہریرہ کی بات کو پوچھیں۔ وہ گئے اور لوٹ کر آئے اور ابن عمر نے ایک مٹھی کی کنکریاں ہاتھ میں لی اور ان کو لوٹ پوٹ کرنے لگے (یعنی فکر میں تھے) غرض جب وہ لوٹ کر آئے تو کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ابوہریرہ کی بات کو سچا کہتی ہیں تب عبداللہ بن عمر نے کنکریاں ہاتھ سے پھینکدیں اور کہا افسوس ہم نے بہت سے قیراط کا نقصان کیا۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ الْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ ترجمہ۔ ثوبان رضی اللہ عنہ نے وہی قیراطوں کا مضمون جو اوپر کئی روایتوں میں گذرا روایت کیا۔

مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابن بشار نے معاذ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابن مثنیٰ نے ان سے ابن ابی عدی نے ان سے سعید نے اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے زہیر نے اُن سے عفان نے اُن سے ابان نے ان سب نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے مثل اوپر کی روایت کے اور سعید اور ہشام کی روایت میں ہے کہ کسی نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا قیراط کو تو آپ نے فرمایا احد (پہاڑ) کے برابر۔

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ شُعَيْبَ بْنَ الْحَبْحَابِ فَقَالَ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کوئی مردہ ایسا نہیں کہ اس پر ایک گروہ مسلمانوں کا جس کی گنتی سو تک پہنچی ہو اور پھر سب اس کی شفاعت کریں (یعنی

حَدَّثَنِيْ بِهٖ أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ سے اس کی مغفرت کی دعا کریں) مگر ضرور ان کی شفاعت قبول ہوگی۔ راوی نے کہا میں نے یہ روایت شعیب بن حجاب سے بیان کی تو انہوں نے کہا مجھ سے انس بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے

فائدہ۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے جنازہ پر پاک عقیدہ رکھنے والے مومنوں کو جمع فرمائے اور ان کی شفاعت میرے حق میں قبول کرے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ مَاتَ ابْنٌ لَّهٗ بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهٗ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ تَقُوْلُ هُمْ أَرْبَعُوْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَخْرِجُوْهُ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَّجُلٍ مُّسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَعْرُوْفٍ عَنْ شَرِيْكِ ابْنِ أَبِيْ نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک فرزند مر گیا قدید یا عسفان میں (قدید اور عسفان مقام کے نام ہیں)، تو انہوں نے کریب سے کہا کہ دیکھو کتنے لوگ جمع ہوئے ہیں (یعنی نماز جنازہ کے لئے) کریب نے کہا میں گیا اور دیکھا لوگ جمع ہیں اور ان کو خبر کی۔ ابن عباس نے کہا تمہارے اندازے میں وہ چالیس ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ کہا جنازہ نکالو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جب مسلمان کے جنازہ میں چالیس آدمی ایسے ہوں جنہوں نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ضرور انکی شفاعت قبول کرتا ہے۔ ابن معروف کی روایت میں یوں ہے کہ انہوں نے شریک سے روایت کی انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِدًى لَكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرٌ فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک جنازہ گزرا اور لوگوں نے اسے اچھا کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی تین بار۔ دوسرا جنازہ گزرا لوگوں نے اسے کہا برا تھا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی تین بار۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ایک جنازہ گزرا اور لوگوں

وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرٌّ فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔

نے اسے اچھا کہا آپ نے تین بار فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ اور دوسرا گذرا لوگوں نے اُسے بُرا کہا آپ نے تین بار فرمایا کہ واجب ہوگئی (اس کا مطلب کیا ہے کیا چیز واجب ہوگئی) آپ نے فرمایا جس کو تم نے اچھا کہا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس کو برا کہا اس پر دوزخ واجب ہوگئی۔ تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔ تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

فائدہ۔ اس حدیث میں آپ نے ایک کلمہ کو تین تین بار اہتمام اور تاکید کے واسطے فرمایا اور صحابہ کرام کا اچھا کہنا واقع کے موافق تھا اسی لئے ان کو اللہ تعالیٰ کا گواہ کہا اور میت کو جنتی فرمایا۔ اور اللہ تعالیٰ نیکوں کے لئے مومنوں کے دلوں میں بھلائی پیدا کردیتا ہے اور بروں کے لئے برائی۔ اور صحابہ نے جس میت کو برا کہا ہے اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ کیوں برا کہا حالانکہ حدیث میں آیا ہے کہ موتے کا ذکر خیر سے کرو۔ تو جواب اسکا یہ ہے کہ ان موتی کے لئے ہے جن کا نفاق اور بدعت اور فسق کھلا ہوا نہ ہو۔ اور جو کھلا ہوا منافق یا بدعتی ہو اس کو اس نظر سے برا کہدینا کہ لوگ اس کے چال چلن سے پرہیز کریں روا ہے کہ اس میں اور زندوں کی خیر خواہی اور بھلائی ہے اور اسی لئے محدثین نے کہا ہے کہ جس کی صحابہ نے مذمت کی تھی وہ کھلا ہوا منافق تھا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَتَمُّ ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے وہی روایت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی مگر حدیث اول پوری ہے۔

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ ابْنِ رِبْعِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِّنْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَّصَبِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ

ترجمہ۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب آپ کے پاس سے ایک جنازہ گذرا کہ یہ خود آرام پانے والا ہے یا اس کے جانے سے اور لوگوں نے آرام پایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا مومن دنیا کی تکلیفوں سے آرام پاتا ہے (یعنی موت کے وقت) اور بد آدمی کے جانے سے بندے اور شہر اور درخت اور جانور آرام پاتے ہیں۔

فائدہ۔ معلوم ہوا کہ گناہ سے صرف آدمی خود ہی خراب نہیں ہوتا بلکہ تمام مخلوقات الٰہی

کو اس سے ایذا ہوتی ہے اور سب گنہگار سے تکلیف پاتے ہیں۔
مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور روایت کی مجھ سے محمد بن مثنے نے اُن سے یحیےٰ نے اور کہا روایت کی ہم سے اسحاق نے ان سے عبدالرزاق نے دونوں نے (یعنی یحیےٰ اور عبدالرزاق نے) عبداللہ بن سعید سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے کعب بن مالک کے ایک فرزند سے انہوں نے ابی قتادہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ اور یحییٰ کی حدیث میں یہ لفظ ہیں يَسْتَرِيحُ مِنْ اَذَى الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ یعنی مومن دنیا کی تکلیفوں سے اور اس کی چوٹ چپیٹ سے آرام پاتا ہے اور اللہ کی رحمت کی طرف چلا کرتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر دی جس دن انہوں نے انتقال کیا اور عیدگاہ میں گئے اور چار تکبیریں کہیں (یعنی نماز جنازہ پڑھی۔)

فائدہ۔ اس حدیث سے نماز جنازہ ثابت ہوئی اور اس پر اجماع ہے کہ وہ فرض کفایہ ہے اور صحیح ہے کہ ایک آدمی سے بھی ادا ہو جاتی ہے اور فرض اتر جاتا ہے اور تکبیرات جنازہ کا چار ہونا بھی ثابت ہوا اور مذہب شافعیہ اور جمہور کا بھی یہی ہے اور ثابت ہوئی نماز جنازہ غائب پر اگرچہ حنفیہ نے بلا دلیل اس کا خلاف کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ نَعَى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلّٰى فَصَلّٰى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خبر دی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی موت کی جس دن کہ انہوں نے انتقال کیا اور فرمایا کہ اپنے بھائی کے لئے مغفرت مانگو (یہ ہمدردی ہے) ابن شہاب نے کہا اور روایت کی مجھ سے سعید بن مسیب نے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ صف باندھی عیدگاہ میں اور نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں کہیں۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مجھ سے روایت کی عمرو ناقد نے اور حسن حلوانی نے اور عبد بن حمید نے سب نے کہا روایت کی ہم سے یعقوب نے اور وہ ابراہیم ہیں سعد کے

فرزند انہوں نے روایت کی ہم سے میرے باپ نے انہوں نے شہاب سے مانند عقیل کی روایت کے دونوں سندوں سے۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ كَرِوَايَةِ عُقَيْلٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گذر چکا۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی اصحمہ کی جس کا لقب نجاشی تھا اور چار تکبیریں کہیں۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ الْيَوْمَ عَبْدٌ لِلّٰهِ صَالِحٌ أَصْحَمَةُ فَقَامَ فَأَمَّنَا وَصَلَّى عَلَيْهِ

ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آج اللہ کے ایک نیک بندہ اصحمہ نے انتقال کیا ہے اور آپ کھڑے ہوئے اور ہمارے امام بنے اور ان پر نماز پڑھی۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخًا لَكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَّنَا صَفَّيْنِ

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے ایک بھائی کا انتقال ہو گیا سو کھڑے ہو اور اس پر نماز پڑھو۔ پھر ہم کھڑے ہوئے اور دو صفیں باندھ لیں۔

عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَا لَكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ يَعْنِي النَّجَاشِيَّ وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ إِنَّ أَخَاكُمْ ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذر چکا۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا قَالَ الشَّيْبَانِيُّ فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ مَنْ حَدَّثَكَ هٰذَا قَالَ الثِّقَةُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ حَسَنٍ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ انْتَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَبْرٍ رَطْبٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَلُّوا خَلْفَهُ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا قُلْتُ لِعَامِرٍ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ

ترجمہ۔ شعبی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قبر پر نماز پڑھی میت کی دفن کے بعد اور چار تکبیریں کہیں۔ شیبانی نے شعبی سے پوچھا کہ آپ سے یہ حدیث کس نے بیان کی۔ انہوں نے کہا ایک معتبر نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ لفظ حسن کی حدیث کے ہیں۔ اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

الثِّقَةُ مَنْ شَهِدَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا | وسلم ایک تازی قبر پر اور نماز پڑھی اُس پر اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور چار تکبیریں کہیں۔ میں نے عامر سے پوچھا کس نے تم سے کہا۔ انہوں نے کہا ایک ثقہ نے جن کے پاس ابن عباس آئے تھے۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ نے ان سے ہشیم نے اور کہا روایت کی مجھ سے حسن بن ربیع اور ابو کامل نے دونوں نے روایت کی عبدالواحد سے اور کہا روایت کی ہم سے اسحاق نے اُن سے جریر نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد بن حاتم نے ان سے وکیع نے اُن سے سفیان نے اور کہا کہ روایت کی ہم سے عبید اللہ بن معاذ نے ان سے انکے باپ نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سب سے شیبانی نے ان سے شعبی نے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل اس کے اور کسی کی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے اسحاق نے اور ہارون نے دونوں نے وہب سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اسمٰعیل سے اور کہا روایت کی ہم سے ابو غسان مسمعی نے انہوں نے یحییٰ بن ضریس سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے ابی حصین سے دونوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبر پر نماز پڑھنے کے باب میں روایت کی شیبانی کی حدیث کے مانند مگر کسی کی روایت میں چار تکبیر کہنے کا ذکر نہیں

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَبْرٍ ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبر پر نماز پڑھی۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهَا اَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ قَالَ فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْ اَمْرَهٗ فَقَالَ دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِيْ عَلَيْهِمْ

ترجمہ:۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک کالی عورت مسجد کی خدمت کرتی تھی یا ایک جوان تھا اور اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ پایا تو پوچھا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ مر گئی۔ آپ نے فرمایا تم نے مجھ کو خبر نہ کی۔ کہا گویا انہوں نے اس کو حقیر جان کر حضرت کو تکلیف دینا مناسب نہ جانا۔ آپ نے فرمایا مجھے اس کی قبر بتاؤ لوگوں نے بتائی۔ آپ نے اس پر نماز پڑھی اور فرمایا کہ قبریں اندھیرے سے بھری ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو روشن کر دیتا ہے

میری نماز پڑھنے سے اُن پر۔

فائدہ۔ اس حدیث سے قبر پر نماز جنازہ پڑھنا روا ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور اصحاب مالک نے اس میں تاویلات باطلہ کر کے اس کو ناجائز رکھا ہے۔ اور حدیث پیغمبر معصوم کے آگے کسی کا قول نہیں چل سکتا۔ اور اس حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اخلاق اور تواضع اور اپنے صحابہ کی خبر گیری اور انکے حقوق کا خیال رکھنا اور اُنکے دنیا و آخرت کے مصالح کا فکر رکھنا ثابت اور معلوم ہوتا ہے اور فرمایا کہ مجھے خبر کیوں نہ دی اس سے معلوم ہوا کہ میت کی خبر احباب کو دینا تاکہ اس کی نماز و دفن میں شریک ہوں روا ہے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ كَانَ زَیْدٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُكَبِّرُ عَلٰی جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَاِنَّهٗ كَبَّرَ عَلٰی جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُكَبِّرُهَا

ترجمہ۔ عبد الرحمن نے کہا کہ زید رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں کی نماز میں چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں اور ہم نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی پانچ بھی کہتے تھے۔

فائدہ۔ امام نووی نے کہا یہ حدیث علماء کے نزدیک منسوخ ہے۔ اور ابن عبد البر وغیرہ نے اس کے منسوخ ہونے پر اجماع نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اب کوئی شخص چار تکبیروں سے زیادہ نہ کہے اور یہ دلیل ہے اس پر کہ ان لوگوں نے زید بن ارقم کے بعد چار پر اجماع کر لیا ہے اور فقہاء کا صحیح قول یہ ہے کہ اجماع بعد اختلاف کے صحیح ہے۔ تمام ہوا قول نووی کا۔

مترجم کہتا ہے اللہ کی مدد سے کہ جب ایک معتبر راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ تکبیریں کہیں تو اجماع سے کیونکر منسوخ ہو سکتا ہے فعل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب تک خود آپ سے پانچ کی نہی بالتصریح نہ آجائے۔ اور حال یہ ہے کہ زاد المعاد میں ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پانچ تکبیریں صحیح ہوئیں اور صحابہ آپ کے بعد چار بھی کہتے تھے پانچ بھی چھ بھی اس کے بعد یہی روایت زید کی مسلم سے بیان کی اور پھر کہا امام علی بن ابی طالب نے سہل بن حنیف کے جنازہ پر چھ تکبیریں کہیں اور اہل بدر پر آپ چھ تکبیر کہا کرتے تھے اور اور صحابہ پر پانچ اور اور لوگوں پر سوا صحابہ کے چار۔ ذکر کیا اس کا دارقطنی نے اور ذکر کیا سعید بن منصور نے حکم سے انہوں نے ابن عیینہ سے کہ انہوں نے کہا صحابہ اہل بدر پر پانچ اور چھ اور سات کہا کرتے تھے اور یہ آثار صحیحہ ہیں تو چار سے زیادہ منع کرنے کا کوئی موقع نہیں ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار سے زیادہ کو منع نہیں فرمایا بلکہ آپ نے اور آپ کے بعد صحابہ نے چار سے زیادہ کہیں اور جن لوگوں نے منع کیا ہے انہوں نے ابن عباس کی روایت سے دلیل پکڑی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اخیر جنازہ پر جو نماز پڑھی اس میں چار ہی تکبیریں کہیں اور یہ آپ کا اخیر فعل ہے۔ اور اخیر سے اخیر فعل آپ کا لیا جاتا ہے۔ اور اس حدیث میں خلال اپنے علل میں کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے حارث نے خبر دی ہے کہ کسی نے امام احمد سے پوچھا ابی الملیح کی روایت کو میمون سے جو انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے اور یہی حدیث پڑھی تو امام احمد نے فرمایا یہ کذب ہے اس کی کچھ اصل نہیں اور یہ حدیث روایت کی ہے محمد بن زیاد طلحان نے اور وہ حدیثیں اپنے دل سے گھڑا کرتا تھا۔ اور منع کرنے والوں نے اس سے بھی دلیل پکڑی ہے کہ میمون بن مہران نے ابن عباس سے روایت کی کہ فرشتوں نے جب آدم علیہ السلام پر نماز پڑھی تو چار تکبیریں کہیں اور کہا یہ تمہارے لئے سنت ہے اے بنی آدم۔ اور اس حدیث کا حال سنئے کہ اثرم نے کہا کہ محمد بن معاویہ نیشاپوری کا ذکر ابو عبداللہ کے پاس آیا یعنی امام احمد کے پاس تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس کی حدیثوں کو دل سے گھڑی ہوئی جانتا ہوں پھر ذکر کیا اسی روایت کو ابی الملیح سے کہ وہ راوی ہیں میمون سے وہ ابن عباس سے کہ فرشتوں نے آدم علیہ السلام کی نماز پڑھی اور چار تکبیریں کہیں تو اس کو ابو عبداللہ امام احمد نے بڑی انوکھی بات جانی اور کہا ابو الملیح کی روایتیں بہت صحیح ہوتی ہیں اور وہ اللہ سے بہت ڈرنے والے تھے اور پاک تھے کہ ایسی روایتیں بیان کریں اور یہ بات کہ اس روایت کو ابو الملیح کی طرف منسوب کریں ان کو بہت ناگوار ہوئی اور منع کرنے والوں نے بیہقی کی روایت سے دلیل پکڑی جو یحییٰ نے ابی سے روایت کی۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرشتوں نے آدم علیہ السلام پر نماز پڑھی اور چار تکبیریں کہیں یہ روایت صحیح نہیں اور مرفوعاً اور موقوفاً دونوں طرح مروی ہے کہ معاذ کے یار سب چار تکبیریں کہا کرتے تھے چنانچہ علقمہ نے عبداللہ سے کہا کہ معاذ کے یار شام سے آئے ہیں اور انہوں نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں تو عبداللہ نے کہا تکبیریں کچھ مقرر نہیں ہیں امام جتنی تکبیریں کہے تم بھی کہو اور جب وہ سلام پھیرے تم بھی سلام پھیر دو۔

عَنْ عَامِرِ ابْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ

ترجمہ۔ عامر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ آگے چلا جائے یا زمین پر اتارا جائے۔

فائدہ۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جنازہ دیکھ کر اٹھ کھڑے ہونے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حکم منسوخ ہے چنانچہ مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہم کا یہی مذہب ہے اور امام احمد اور اسحاق اور ابن حبیب نے

اور ابن ماجشون مالکی نے کہا ہے کہ اختیار ہے چاہے کھڑا ہو یا نہو اور جنازہ کے ساتھ گیا ہے اس کے بیٹھنے میں بھی اختلاف ہے۔ بعضوں نے کہا صحابہ اور سلف میں سے جب تک جنازہ رکھا نہ جائے نہ بیٹھے اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق اور محمد بن حسن کا یہی قول ہے اور قبر پر جب تک جنازہ دفن نہ ہو کھڑا ہونے میں بھی اختلاف ہے بعضوں نے مکروہ کہا ہے بعضوں نے اس پر عمل کیا ہے اور شافعیہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ کھڑا ہونا مستحب نہیں اور یہ حدیث منسوخ ہے حضرت علی کی روایت سے اور متولی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ کھڑا ہونا مستحب ہے اور یہی مذہب پسندیدہ ہے غرض کھڑا ہونا مستحب ہے اور نہ کھڑا ہونا جائز ہے اور دعوے منسوخ ہونے کا ایسی جگہ ٹھیک نہیں جہاں تطبیق ہو سکتی ہو دو روایتوں میں

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور روایت کی ہم سے یہی حدیث قتیبہ نے ان سے لیث نے اور روایت کی ہم سے ابن رمح نے ان سے لیث نے اور روایت کی ہم سے حرملہ نے ان سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس نے ان سب نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے اور یونس کی روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے (آگے وہی روایت ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔

عَنْ عَامِرِ ابْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ

ترجمہ۔ عامر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص جنازہ دیکھے تو اگر اس کے ساتھ جانے والا نہ ہو تو کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ آگے نکل جائے یا زمین پر رکھا جائے آگے جانے سے پہلے۔

مسلم رحمہ اللہ نے کہا اور روایت کی مجھ سے ابو کامل نے ان سے حماد نے اور روایت کی مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے ان سے اسمٰعیل نے دونوں نے ایوب سے اور کہا روایت کی مجھ سے ابن مثنے نے ان سے یحیٰے ان سے عبید اللہ نے اور روایت کی ہم سے محمد بن مثنے نے ان سے ابن ابی عدی نے ان سے ابن عون نے اور روایت کی مجھ سے محمد بن رافع نے ان سے عبد الرزاق نے ان سے ابن جریج نے۔ ان سب نے نافع سے اسی اسناد سے مانند حدیث لیث بن سعد کے مگر ابن جریج کی روایت میں یہ لفظ ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الْجَنَازَۃَ فَلْیَقُمْ حِیْنَ یَرَاھَا حَتّٰی تُخَلِّفَہٗ اِنْ کَانَ غَیْرَ مُتَّبِعِھَا یعنی جب تم میں سے کوئی جنازہ کو دیکھے تو چاہیئے کہ کھڑا ہو جائے جب اس کو دیکھے یہاں تک کہ جنازہ آگے چلا جائے اگر اس کو

جنازہ کے ساتھ جانا نہیں ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اتَّبَعْتُمْ جَنَازَۃً فَلَا تَجْلِسُوْا حَتّٰی تُوْضَعَ

ترجمہ۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جنازہ کے ساتھ جائے تو جب تک وہ رکھا نہ جائے اُس وقت تک نہ بیٹھے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَہَا فَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی تُوْضَعَ

ترجمہ۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے جب تک وہ رکھا نہ جائے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ مَرَّتْ جَنَازَۃٌ فَقَامَ لَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَہٗ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہَا یَہُوْدِیَّۃٌ فَقَالَ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک جنازہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ پھر ہم نے عرض کیا یارسول اللہ وہ تو یہودی عورت کا جنازہ ہے۔ آپ نے فرمایا موت گھبراہٹ کی چیز ہے پھر جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

عَنْ جَابِرٍ یَقُوْلُ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ لِجَنَازَۃِ یَہُوْدِیٍّ حَتّٰی تَوَارَتْ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابی کھڑے رہے ایک یہودی کے جنازہ کے لئے یہاں تک کہ وہ آنکھوں سے چھپ گیا۔

عَنْ جَابِرٍ یَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَۃٍ مَرَّتْ بِہٖ حَتّٰی تَوَارَتْ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازہ کیلئے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ چھپ گیا۔

عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی اَنَّ قَیْسَ ابْنَ سَعْدٍ وَّسَہْلَ ابْنَ حُنَیْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کَانَا بِالْقَادِسِیَّۃِ فَمَرَّتْ بِہِمَا جَنَازَۃٌ فَقَامَا فَقِیْلَ لَہُمَا اِنَّہَا مِنْ اَہْلِ الْاَرْضِ فَقَالَ اَلَیْسَتْ نَفْسًا

ترجمہ۔ ابن ابی لیلیٰ نے کہا کہ قیس بن سعد اور سہل بن حنیف دونوں قادسیہ میں تھے اور انکے پاس سے ایک جنازہ گذرا اور وہ کھڑے ہوئے سو ان سے کہا گیا کہ

وہ اسی زمین کے لوگوں میں سے ہے (یعنی کفار میں سے تو ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گیا اور آپ کھڑے ہو گئے تو عرض کیا کہ وہ یہودی ہے) آپ نے فرمایا آخر جان تو ہے۔

مسلم رحمہ اللہ نے کہا روایت کی مجھ سے قاسم بن ذکریا نے ان سے عبید اللہ نے اُن سے شیبانی نے ان سے اعمش نے ان سے عمرو بن مرہ نے اسی اسناد سے اور اس میں یہ لفظ ہیں کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اور ایک جنازہ گذرا

عَنْ وَاقِدِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاٰنِیْ نَافِعُ ابْنُ جُبَیْرٍ وَنَحْنُ فِیْ جَنَازَةٍ قَائِمًا وَّقَدْ جَلَسَ یَنْتَظِرُ اَنْ تُوْضَعَ الْجَنَازَةُ فَقَالَ لِیْ مَا یُقِیْمُكَ فَقُلْتُ اَنْتَظِرُ اَنْ تُوْضَعَ الْجَنَازَةُ لِمَا یُحَدِّثُ اَبُوْسَعِیْدِ الْخُدْرِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ نَافِعٌ فَاِنَّ مَسْعُوْدَ ابْنَ الْحَکَمِ حَدَّثَنِیْ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ

ترجمہ۔ واقد نے کہا کہ مجھ کو نافع نے دیکھا کہ میں ایک جنازہ کے ساتھ کھڑا تھا اور وہ بیٹھے ہوئے انتظار کرتے تھے جنازہ کے اترنے کا سو انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم کس کے منتظر کھڑے ہو۔ میں نے کہا میں منتظر ہوں جنازے کے رکھنے کا۔ اس حدیث کے خیال سے جو روایت کی ابو سعید خدری نے کہ نافع نے کہا کہ مسعود بن الحکم نے روایت کی حضرت علی سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے پھر بیٹھ گئے۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن مثنیٰ اور اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمرو نے سب نے تفقی سے۔ ابن مثنیٰ نے کہا کہ عبد الوہاب نے کہا سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہا کہ خبر دی مجھے واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ انصاری نے کہ نافع بن جبیر نے خبر دی کہ مسعود بن الحکم انصاری نے انکو خبر دی کہ سُنا انہوں نے علی بن ابی طالب سے کہ جنازوں کے حق میں فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے کھڑے ہو جاتے تھے (یعنی جنازہ دیکھ کر) پھر بیٹھنے لگے۔ اور یہ حدیث اس لئے روایت کی کہ نافع بن جبیر نے دیکھا واقد بن عمرو کو کہ وہ کھڑے رہے یہاں تک کہ جنازہ رکھا گیا اور کہا مسلم رحمہ اللہ نے کہ روایت کی ہم سے بھی حدیث ابو کریب نے ان سے ابو زائدہ نے ان سے یحییٰ نے اسی اسناد سے

عَنْ عَلِیٍّ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَاَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ

ترجمہ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ دیکھا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَعْنِي فِي الْجَنَازَةِ | وآلہ وسلم کو کھڑے ہوئے پھر ہم بھی کھڑے ہوئے اور وہ بیٹھنے لگے پھر ہم بھی بیٹھنے لگے یعنی جنازہ میں۔

فائدہ۔ اب تم کو یقین ہوگیا کہ ہم جو اوپر کہہ آئے تھے کہ کھڑا ہونا امر مستحب ہے اور بیٹھ جانا روا ہے۔ یہی بات روایتوں کی رو سے بہت ٹھیک ہے۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور روایت کی مجھ سے یہی حدیث محمد بن بکر نے اور عبداللہ بن سعید دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ نے اور وہ قطان ہیں انہوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے۔

عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ

ترجمہ۔ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور میں نے آپ کی دعا میں سے یہ لفظ یاد رکھے اللہم سے النار تک یعنی یا اللہ بخش اسکو اور رحم کر اور اپنی عنایت سے اس کی مہمانی کر اور اس کا گھر (قبر) کشادہ کر اور اس کو پانی اور برف اور اولوں سے دھو دے اور اس کو گناہوں سے صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ہو جاتا ہے اور اس کو گھر کے بدلے اس سے بہتر گھر دے اور اس کے لوگوں سے بہتر لوگ دے اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی دے اور جنت میں لیجا اور عذاب قبر سے بچا یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کہ یہ مردہ میں ہوتا۔

فائدہ۔ میں نے آرزو کی کہ یہ مردہ میں ہوتا تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا مجھے پہنچتی۔ اور فقیر مترجم آرزو کرتا ہے کہ یہ مردہ میں ہوتا تاکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے مزے میں لوٹتا۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور روایت کی مجھ سے عبدالرحمن بن جبیر نے ان سے ان کے باپ نے اُن سے عوف بن مالک نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی حدیث مانند اس روایت کے۔ مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے انہوں نے معاویہ سے انہی دونوں سندوں سے ابن وہب کی روایت کے مانند۔

عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ یَّقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَاعْفُ عَنْہُ وَعَافِہٖ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِمَاءٍ وَّثَلْجٍ وَّبَرَدٍ وَّنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَقِہٖ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّیْتُ اَنْ لَّوْ کُنْتُ اَنَا الْمَیِّتَ لِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی ذٰلِکَ الْمَیِّتِ ترجمہ۔ عوف رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی آخر حدیث تک جسکا ترجمہ اوپر ہو چکا۔

عَنْ سَمُرَۃَ ابْنِ جُنْدُبٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَلّٰی عَلٰی اُمِّ کَعْبٍ مَّاتَتْ وَھِیَ نُفَسَاءُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوۃِ عَلَیْھَا وَسْطَھَا

ترجمہ۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ نے کعب کی ماں پر نماز پڑھی اور وہ نفاس میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کیلئے ان کی کمر کے برابر کھڑے ہوئے۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے یہی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان سے ابن مبارک نے اور یزید بن ہارون نے اور کہا روایت کی مجھ سے علی بن حجر نے ان سے ابن مبارک اور فضل بن موسیٰ نے ان سب نے روایت کی حسین سے اسی اسناد سے اور کعب کی ماں کا ذکر نہیں کیا۔

عَنْ سَمُرَۃَ ابْنِ جُنْدُبٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَقَدْ کُنْتُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامًا فَکُنْتُ اَحْفَظُ عَنْہُ فَمَا یَمْنَعُنِیْ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا اَنَّ ھٰھُنَا رِجَالًا ھُمْ اَسَنُّ مِنِّیْ وَقَدْ صَلَّیْتُ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی امْرَاَۃٍ مَّاتَتْ فِیْ نِفَاسِھَا فَقَامَ عَلَیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوۃِ وَسْطَھَا وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ مُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ بُرَیْدَۃَ قَالَ فَقَامَ عَلَیْھَا لِلصَّلٰوۃِ وَسْطَھَا

ترجمہ۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں لڑکا تھا اور آپ کی حدیثیں یاد رکھتا مگر اس لئے نہ بولتا تھا کہ مجھ سے بوڑھے لوگ وہاں موجود ہوتے تھے (سبحان اللہ یہ کمال سعادت مندی اور بزرگوں کا ادب ہے) اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ایک عورت پر کہ وہ نفاس میں تھی اور آپ نماز کے وقت اس کے بیچ میں کھڑے ہوئے۔ اور ابن مثنیٰ کی روایت کا مضمون بھی یہی ہے۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ

ترجمہ۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا

أُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرٍ فَرَکِبَ حِیْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَۃِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِیْ حَوْلَہٗ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک گھوڑا آیا ننگی پیٹھ کا اور آپ اس پر سوار ہوئے اور ہم آپ کے گرد پیدل تھے جب ابن دحداح کے جنازہ سے آپ لوٹے تھے۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوٹتے وقت جنازہ سے سوار ہو کر چلنے

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی ابْنِ الدَّحْدَاحِ ثُمَّ أُتِیَ بِفَرَسٍ عُرْیٍ فَعَقَلَہٗ رَجُلٌ فَرَکِبَہٗ فَجَعَلَ یَتَوَقَّصُ بِہٖ وَنَحْنُ نَتَّبِعُہٗ نَسْعٰی خَلْفَہٗ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَمْ مِّنْ عِذْقٍ مُّعَلَّقٍ اَوْ مُدَلًّی فِی الْجَنَّۃِ لِابْنِ الدَّحْدَاحِ وَقَالَ شُعْبَۃُ لِاَبِی الدَّحْدَاحِ

ترجمہ۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن دحداح (کے جنازہ) کی نماز پڑھی پھر آپ کے پاس ایک ننگی پیٹھ کا گھوڑا لایا گیا اور اس کو ایک شخص نے پکڑا پھر آپ سوار ہوئے اور وہ کودتا تھا اور ہم سب آپ کے پیچھے تھے اور دوڑتے تھے سو ایک شخص نے قوم میں سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابن دحداح کے لئے جنت میں کتنے خوشے لٹک رہے ہیں

عَنْ سَعْدِ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ هَلَکَ فِیْهِ اِلْحَدُوْا لِیْ لَحْدًا وَّانْصِبُوْا عَلَیَّ اللَّبِنَ نَصْبًا کَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی بیماری میں فرمایا جس میں انتقال ہوا کہ میرے لئے لحد بنانا اور اس پر کچی اینٹیں لگانا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بنائی گئی۔

فائدہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ لحد بنانا مستحب ہے جس کو بغلی قبر کہتے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے باتفاق صحابہ ایسی ہی قبر بنی تھی اور اس میں تو کچی اینٹیں لگی تھیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطِیْفَۃٌ حَمْرَاءُ

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر میں سرخ چادر ڈال دی گئی۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ابو حمزہ کا نام نصر بن عمران ہے اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے کہ دونوں نے سرخس میں انتقال کیا (یہ دونوں اس سند کے راوی ہیں)

عَنْ ثُمَامَۃَ ابْنِ شُفَیٍّ حَدَّثَہٗ قَالَ کُنَّا مَعَ فَضَالَۃَ ابْنِ عُبَیْدٍ بِاَرْضِ الرُّوْمِ بِرُوْدِسَ فَتُوُفِّیَ صَاحِبٌ لَّنَا فَاَمَرَ فَضَالَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ

ترجمہ۔ ثمامہ بن شفی نے کہا کہ ہم فضالہ کے ساتھ تھے روم کے ملک میں رودس میں (کہ نام جزیرہ اور مقام کا ہے) اور

عَنْهُ بِقَبْرِهٖ فَسُوِّیَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْمُرُ بِتَسْوِیَتِھَا

ہمارا ایک یار مر گیا تو فضالہ نے حکم دیا کہ اس کی قبر برابر کی جائے اور انہوں نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ حکم فرماتے تھے ہماری قبروں کے برابر کرنے کا۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ قبر زمین سے اونچی نہ کی جائے اور نہ اونٹ کے کوہان کی سی بنائی جائے اور ایک بالشت سے زیادہ اونچی کرنا نہایت برا ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور قاضی عیاض نے نقل کیا ہے کہ افضل یہ ہے کہ کوہان کی طرح یعنی ماہی پشت بنائیں اور یہی مذہب ہے مالک کا۔ غرض اونچی قبریں بنانا اور پختہ کرنا اور گنبدوں کا تیار کرنا یہ سب باجماع امت اور باتفاق علماء حرام اور ممنوع ہے اور اس کو افضل اعمال قرار دینا اور شعار اسلام خیال کرنا گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑنا ہے۔

عَنْ اَبِی الْھَیَّاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَلَا اَبْعَثُکَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَہٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَہٗ

ترجمہ۔ ابی الہیاج اسدی نے کہا مجھ سے حضرت علی نے فرمایا کہ میں تم کو بھیجتا ہوں اس کے لئے جس کے لئے مجھ کو بھیجا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ چھوڑوں میں کوئی تصویر مگر مٹادوں اس کو اور نہ چھوڑوں کوئی بلند قبر مگر اس کو زمین کے برابر کروں۔

مسلم رحمہ اللہ نے کہا روایت کی مجھ سے ابوبکر بن خلاد نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے سفیان سے۔ کہا سفیان نے روایت کی مجھ سے حبیب نے اسی اسناد سے یہی حدیث اور اس میں یہ لفظ ہیں وَلَا صُوْرَۃً اِلَّا طَمَسْتَھَا یعنی نہ چھوڑوں میں کوئی تصویر مگر یہ کہ مٹادوں اس کو۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّقْعَدَ عَلَیْہِ وَاَنْ یُّبْنٰی عَلَیْہِ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ قبروں کو پختہ کریں اور اس سے کہ اس پر بیٹھیں اور اس سے کہ ان پر گنبد بنائیں۔

فائدہ۔ امام نووی نے کہا اس سے پختہ قبروں کی نہی ثابت ہوئی اور اس کے اوپر عمارتوں کا بنانا منع ہوا اور قبروں پر بیٹھنا حرام ہوا۔ یہی مذہب ہے شافعی کا اور جمہور علماء کا اور امام مالک نے موطا میں کہا ہے مراد اس سے قبروں کے اوپر بیٹھنا ہے اور اسی طرح تکیہ لگانا اور مکان بنانا اور امام شافعی نے ام میں کہا ہے کہ بہتیرے

اماموں کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ قبروں کے گنبدوں وغیرہ کے گرانے کا حکم دیتے تھے اور فقہاء نے وہ مٹی جو قبر سے نکلے اس سے زیادہ مٹی لگانا تک قبر میں مکروہ کہا ہے پختہ بنانا اور عمارت کھڑی کرنے کا تو کیا ذکر ہے۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور روایت کی مجھ سے ہارون نے اُن سے حجاج نے اور کہا روایت کی مجھ سے محمد بن رافع نے ان سے عبدالرزاق نے دونوں نے روایت کی ابن جریج سے انہوں نے ابن زبیر سے کہ سُنا انہوں نے جابر سے کہ کہتے تھے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل اس کے جو اوپر مذکور ہوا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ عَنْ تَقْصِيصِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے منع فرمایا قبروں کے پختہ بنانے سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَّجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلٰى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی ایک انگارے پر بیٹھے اور اس کے کپڑے جل جائیں اور اس کی کھال تک پہنچے تو بھی بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھے۔

مسلم رحمہ اللہ نے کہا اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے ان سے عبدالعزیز نے اور کہا روایت کی مجھ سے عمرو ناقد نے اُن سے ابواحمد نے ان سے سفیان نے ان دونوں نے روایت کی سہیل سے اسی اسناد سے مانند اس کے جو اوپر گزر چکی۔

عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا إِلَيْهَا

ترجمہ۔ ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قبر پر نہ بیٹھو اور نہ اس کی طرف نماز پڑھو۔

عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا إِلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزر چکا۔

مسجد میں نماز جنازہ درست ہونے کا بیان

عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْ أَنْ يَّمُرَّ بِجَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْمَسْجِدِ فَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ ابْنِ الْبَيْضَاءِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ

ترجمہ۔ عباد بن عبداللہ نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ سعد بن ابی وقاص کا جنازہ مسجد کے اندر لائیں تاکہ آپ بھی نماز پڑھیں تو لوگوں نے اس سے تعجب کیا تب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا جلدی بھول گئے لوگ اس کو، نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

سہیل بن بیضاء پر مسجد ہی میں۔

فائدہ۔ ایک روایت میں آیا کہ بیضاء کے دو بیٹوں پر نماز پڑھی آپ نے مسجد میں اور ایک روایت میں ان کا نام بھی سہیل آیا اور اُن کے بھائی کا علماء نے کہا ہے کہ بیضاء کے تین بیٹے تھے سہل اور صفوان اور ماں انکی بیضاء تھی کہ نام ان کا دعد تھا اور بیضاء ان کا وصف تھا اور ان لڑکوں کا باپ وہب تھا۔ اور اس حدیث میں دلیل ہے امام شافعی کو اور اکثر لوگوں کو کہ وہ نماز جنازہ کو مسجد میں روا کہتے ہیں اور یہی مذہب ہے ابی حبیب مالکی کا اور احمد اور اسحاق اور ابن ذئب کا۔ اور ابوحنیفہ اور مالک کا مذہب ہے کہ نماز جنازہ مسجد میں جائز نہیں اور دلیل لائے ہیں یہ لوگ ابوداؤد کی روایت کو کہ آپ نے فرمایا کہ جو جنازہ کی نماز مسجد میں پڑھے اس کے لئے کچھ نہیں ہے۔ اور دلیل شافعی وغیرہ کی یہی سہیل کی حدیث ہے اور ابوداود کی روایت کے ان لوگوں نے بہت جواب دیئے ہیں ایک یہ ہے کہ وہ ضعیف ہے دلیل لانے کے قابل نہیں۔ امام احمد نے فرمایا ہے یہ حدیث ضعیف ہے کہ اکیلے صلح مولیٰ توءمہ نے روایت کی ہے اور وہ ضعیف ہیں اور اگر ثابت بھی ہو تو لَا شَیْءَ عَلَیْهِ کے معنے ہیں ہے یعنی اس کے لئے کچھ ملامت نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ ابْنُ وَقَّاصٍ اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَمُرُّوْا بِجَنَازَتِهٖ فِي الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّيْنَ عَلَيْهِ فَفَعَلُوْا فَوُقِفَ بِهٖ عَلٰى حُجَرِهِنَّ يُصَلِّيْنَ عَلَيْهِ ثُمَّ اُخْرِجَ بِهٖ مِنْ بَابِ الْجَنَائِزِ الَّذِيْ كَانَ اِلَى الْمَقَاعِدِ فَبَلَغَهُنَّ اَنَّ النَّاسَ عَابُوْا ذٰلِكَ وَقَالُوْا مَا كَانَتِ الْجَنَائِزُ يُدْخَلُ بِهَا الْمَسْجِدَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ مَا اَسْرَعَ النَّاسَ اِلٰى اَنْ يَعِيْبُوْا مَا لَا عِلْمَ لَهُمْ بِهٖ عَابُوْا عَلَيْنَا اَنْ يُمَرَّ بِجَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ اِلَّا فِيْ جَوْفِ الْمَسْجِدِ قَالَ مُسْلِمٌ سُهَيْلُ ابْنُ دَعْدٍ وَهُوَ ابْنُ الْبَيْضَاءِ اُمُّهٗ بَيْضَاءُ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سعد بن وقاص نے انتقال فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی ازواج مطہرات نے کہلا بھیجا کہ ان کا جنازہ مسجد میں سے لیجاؤ کہ ہم لوگ بھی نماز پڑھ لیں۔ سو ایسا ہی کیا اور ان کے حجروں کے آگے جنازہ ٹھیرا دیا کہ وہ نماز پڑھ لیں اور جنازہ کو باب الجنائز سے جو مقاعد کی طرف تھا وہاں سے باہر لیگئے اور لوگوں کو یہ خبر پہنچی تو عیب کرنے لگے اور کہا کہ جنازہ کہیں مسجد میں لاتے ہیں۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ کیا جلدی عیب کرنے لگتے جو چیز نہیں جانتے انہوں نے ہم پر عیب کیا کہ جنازہ کو مسجد میں لائے اور بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیضاء کے بیٹے

سہیل پر نماز نہیں پڑھی مگر مسجد کے اندر۔
مسلم رحمہ اللہ نے کہا کہ وہ سہیل و عد کے بیٹے ہیں کہ ماں ان کی وعد ہیں اور وصف ان کا بیضا ہے۔

عَنْ اَبِی سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّیَ سَعْدُ ابْنُ اَبِی وَقَّاصٍ فَقَالَتِ ادْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰی اُصَلِّیَ عَلَیْهِ فَاُنْکِرَ ذٰلِكَ عَلَیْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی ابْنَیْ بَیْضَاءَ فِی الْمَسْجِدِ سُهَیْلٍ وَّاَخِیْهِ

ترجمہ۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے کہا کہ جب سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان کا جنازہ مسجد میں لاؤ کہ میں نماز پڑھوں۔ لوگوں نے اس میں تامل کیا تو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیضاء کے دونوں بیٹوں سہیل اور ان کے بھائی پر مسجد میں۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَیْلَتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ اِلَی الْبَقِیْعِ فَیَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ وَلَمْ یُقِمْ قُتَیْبَةُ قَوْلَهٗ وَ اَتَاكُمْ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باری جب میرے پاس ہوتی تھی تو آخر رات میں بقیع (قبرستان) کی طرف نکلتے تھے اور کہتے تھے کہ سلام ہے تمہارے اوپر اے گھر والو مومنو! آچکا تمہارے پاس جسکا تم سے وعدہ تھا کہ کل پاؤگے ایک مدت کے بعد اور ہم اگر اللہ نے چاہا تم سے ملنے والے ہیں یا اللہ بخش بقیع غرقد والوں کو اور قتیبہ کی روایت میں و ما اتاکم کا لفظ نہیں ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ قَیْسِ ابْنِ مَخْرَمَةَ ابْنِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ قَالَ یَوْمًا اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِّیْ وَعَنْ اُمِّیْ قَالَ فَظَنَنَّا اَنَّهٗ یُرِیْدُ اُمَّهُ الَّتِیْ وَلَدَتْهُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِّیْ وَعَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَیْلَتِیَ الَّتِیْ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا عِنْدِیْ اِنْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَاءَهٗ

ترجمہ۔ محمد بن قیس نے ایک دن کہا کہ کیا میں تم کو اپنی بیتی اور اپنی ماں کی بیتی سناؤں۔ اور ہم نے یہ خیال کیا کہ شاید ماں سے وہ مراد ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے پھر انہوں نے کہا کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں تم کو اپنی بیتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیتی سناؤں۔ ہم نے کہا ضرور۔ فرمایا

وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ
طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ
يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَ مَا ظَنَّ أَنْ قَدْ رَقَدْتُ
فَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا
وَفَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا فَخَرَجَ ثُمَّ أَجَافَهُ
رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاخْتَمَرْتُ
وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلَى إِثْرِهِ
حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ
ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ
فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ
فَهَرْوَلْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ فَسَبَقْتُهُ
فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ
فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشُ حَشْيَا رَابِيَةً
قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءَ قَالَ لَتُخْبِرِينِي أَوْ
لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قَالَتْ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ
فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي قُلْتُ نَعَمْ
فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ
قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَ
رَسُولُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ
يَعْلَمْهُ اللَّهُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي
حِينَ رَأَيْتِ فَنَادَانِي فَأَخْفَاهُ مِنْكِ
فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ
عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ وَظَنَنْتُ أَنْ
قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَ
خَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ
يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ
لَهُمْ قَالَتْ قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ

ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے
یہاں تھے کہ آپ نے کروٹ لی اور اپنی
چادر لی اور جوتی نکال کر اپنے پاؤں کے
آگے رکھی اور چادر کا کنارہ اپنے بچھونے
پر بچھایا لیٹ رہے اور تھوڑی دیر اس
خیال سے ٹھیرے رہے کہ شاید میں
جاگ اٹھی پھر آہستہ سے اپنی چادر لی
اور آہستہ سے جوتی پہنی اور آہستہ
سے دروازہ کھولا اور آہستہ سے نکلے
اور پھر اس کو آہستہ سے بند کر دیا
اور میں نے بھی اپنی چادر لی اور سر پر
اوڑھی اور گھونگٹ مارا اور تہبند پہنا اور
آپ کے پیچھے چلی یہاں تک کہ آپ بقیع
پہنچے اور دیر تک کھڑے رہے پھر دونوں
ہاتھ اٹھائے تین بار پھر لوٹے اور میں بھی
لوٹی اور جلدی چلے اور میں بھی جلدی چلی
اور دوڑے اور میں بھی دوڑی اور گھر
آگئے اور میں بھی گھر آگئی مگر آپ سے آگے
آئی اور گھر میں آتے ہی لیٹ رہی - اور
آپ جب گھر میں آئے تو فرمایا اے عائشہ
کیا ہوا تم کو کہ سانس پھول رہا ہے اور
پیٹ پھولا ہوا ہے - میں نے عرض کیا
کچھ نہیں - آپ نے فرمایا کہ تم بتا دو نہیں تو
وہ باریک بین خبردار (یعنی اللہ تعالیٰ) مجھ کو
خبر دیگا - میں نے عرض کیا کہ میرے
ماں باپ آپ پر فدا ہوں اور میں نے
آپ کو خبر دی تب آپ نے فرمایا وہ جو
کالا کالا میرے آگے نظر آتا تھا وہ تم ہی
تھیں - میں نے کہا جی ہاں - تو آپ نے

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔

میرے سینے پر گھونسا مارا (یہ محبت سے تھا) کہ مجھے درد ہوا اور فرمایا کہ تو نے خیال کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تیرا حق حق دیا لیگا (یعنی تمہاری باری ہیں میں اور کسی بی بی کے پاس چلا جاؤں گا) تب میں نے کہا جب لوگ کوئی چیز چھپاتے تو ہاں اللہ اس کو جانتا ہے (یعنی اگر آپ مجھ سے کسی بی بی کے پاس جاتے تبھی تو بھی اللہ دیکھتا تھا) آپ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور جب میں نے دیکھا انہوں نے مجھے پکارا اور تم سے چھپایا تو میں نے بھی چاہا تم سے چھپاؤں اور وہ تمہارے پاس نہیں آتے تھے اور میں نے تمہارا کپڑا اُتار دیا اور میں سمجھا کہ تم سو گئے سو میں نے بُرا جانا کہ تم کو جگاؤں اور یہ بھی خوف کیا کہ تم گھبراؤ گے کہ کہاں چلے پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارا پروردگار حکم فرماتا ہے کہ تم بقیع کو جاؤ اور ان کے لئے مغفرت مانگو۔ میں نے عرض کیا کہ میں کیونکر کہوں اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا کہو سلام ہے ایمان دار گھر والوں پر اور مسلمانوں پر اللہ رحمت کرے ہم سے آگے جانے والوں پر اور پیچھے جانے والوں پر اور ہم اللہ نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہیں۔

فائدہ۔ اس حدیث سے دلیل لائے ہیں جو لوگ عورتوں کے لئے زیارت قبور کو جائز کہتے ہیں اور اس میں علماء کا اختلاف تین طور پر ہے ایک تو یہ کہ عورتوں کو زیارت حرام ہے اس لئے کہ آپ نے فرمایا لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ لعنت کرے اللہ تعالیٰ اُن عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کرتی ہیں اور دوسرے یہ کہ عورتوں کو مکروہ ہے تیسرے یہ کہ مباح ہے اور جو مباح کہتے ہیں وہ اس حدیث سے اور حدیث نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا سے دلیل پکڑتے ہیں اور اس کا جواب یوں دیا ہے کہ اس میں اجازت کا صیغہ مذکر ہے پھر اجازت میں عورتیں داخل نہیں اور اصول میں بھی مذہب مختار ہے کہ صیغہ مذکر میں عورات داخل نہیں۔

عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُوْلُ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ وَفِيْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ

ترجمہ۔ سلیمان بن بریدہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو سکھلاتے تھے جب وہ قبروں کی طرف نکلتے پس ان میں کا کہنے والا کہتا یہ لفظ ابوبکر کی روایت کے ہیں۔ سلام ہو گھر والوں پر اور زہیر کی روایت میں (یہ لفظ ہیں) سلام ہو تم پر اے

لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ

صاحب گھروں کے مومنوں اور مسلمانوں سے اور تحقیق ہم اگر اللہ نے چاہا تو تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ ہم اپنے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لِاُمِّیْ فَلَمْ یَاْذَنْ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُہٗ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِیْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں نے اپنی ماں کی بخشش مانگنے کے لئے اللہ سے اذن مانگا پس نہ اذن دیا مجھ کو اور میں نے اس کی قبر کی زیارت کے لئے پس مجھ کو اذن دیدیا۔

عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمْسِکُوْا مَا بَدَا لَکُمْ وَنَهَیْتُکُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَۃِ کُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا وَقَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ

ترجمہ۔ بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تم کو منع کرتا تھا قبروں کی زیارت سے سو تم اب زیارت کیا کرو اور منع کرتا تھا تم کو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کو سو اب جب تک چاہو رکھو اور منع کرتا تھا میں تم کو نبیذ بنانے سے مگر مشکوں میں سو اب پینے کے برتنوں میں سے جس میں چاہو بناؤ مگر نشہ کی چیز نہ پیو۔ ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا کہ روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔

مسلم رحمہ اللہ نے کہا اور روایت کی ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے ان سے ابوخیثمہ نے ان سے زبید نے ان سے محارب نے ان سے ابن بریدہ نے اور کہا گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور شک واقع ہوا ابوخیثمہ کو انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا روایت کی ہم سے ابوبکر نے ان سے قبیصہ نے ان سے سفیان نے ان سے علقمہ نے ان سے سلیمان نے ان سے ان کے باپ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ اور کہا روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے اور عبد بن حمید نے ان سب سے روایت کی عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے عطار سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ بریدہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب نے ابی سنان کے مانند روایت کی (یعنی جو اوپر گذری)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ

ترجمہ۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ	نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لائے جس نے اپنے آپ کو ایک چوڑے

تیر سے مار ڈالا تھا تو آپ نے اس پر نماز نہ پڑھی۔

فائدہ۔ اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے اُن لوگوں نے جو فاسق پر نماز جنازہ کو منع کرتے ہیں اور اُس پر کہ جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا ہو چنانچہ یہی مذہب ہے عمر بن عبدالعزیز اور اوزاعی کا اور حسن اور نخعی اور قتادہ اور مالک اور ابو حنیفہ اور امام شافعی اور جماہیر علماء کا مذہب ہے کہ اس پر نماز پڑھیں اور اس حدیث کا جواب یہ دیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود نماز نہیں پڑھی تاکہ لوگ ڈریں اور اس حرکت سے باز آجائیں۔ اور صحابہ نے نماز پڑھی اور یہ ایسی بات ہے جیسے آپ قرضدار پر نماز نہ پڑھتے تھے اور صحابہ کو نماز سے منع نہ کرتے تھے تاکہ لوگ قرض سے ڈریں اور اس کا خیال رکھیں۔ اور قاضی نے کہا ہے کہ تمام مسلمانوں کا مذہب ہے کہ ہر مسلمان پر نماز پڑھیں اگرچہ اس پر حد ماری گئی ہو یا اس کو رجم کیا ہو اور جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا ہو اور ولد الزنا ہر سب پر۔ اور امام مالک وغیرہ کا قول ہے کہ جو امام ہو وہ ان کی نماز سے پرہیز کرے کہ فساق ڈریں اور ان کو جھڑکی اور تنبیہ ہو۔

الحمدللہ دوسری جلد بھی خدائے عزوجل کی مہربانی سے بخیر وخوبی ختم ہوئی۔ تیسری جلد بھی زیر طباعت ہے وہ بھی جلد طلب فرمائیے